علمِ صرف کی شہرہ آفاق کتاب علم الصیغہ کی آسان ترین "اردو شرح"

ترجمہ و توضیح

ابو اویس مفتی محمد یوسف القادری

شبیر برادرز

علمِ صرف کی شہرہ آفاق کتاب علم الصیغہ
کی آسان ترین اردو شرح
اغراضِ
علم الصیغہ
ابو اویس مفتی محمد یوسف القادری
شبیر برادرز ®
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

تنبیہ

ہمارا ادارہ شبیر برادرز کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جواب دہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے۔

باہتمام ———— ملک شبیر حسین
سن اشاعت ———— جولائی 2018ء
سرورق ———— اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور 0322-7202212
طباعت ———— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ ———— روپے

واحد تقسیم کار
شبیر برادرز®
اردو بازار لاہور فون: 042-37246006

اسٹاکسٹ
نظامیہ کتاب گھر پشاور
سلیم یوسف
0300-3778024

الانتساب

میں اپنی اس حقیر سی کاوش کو

اپنے استاذ گرامی !محترم المقام............

مقصود احمد چوہدری (آف گوالمنڈی لاہور)

رحمۃ اللّٰہ تعالی علیہ و سقی اللّٰہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

کی ذات اقدس کی طرف منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں

جنکی حسن تربیت اور نگاہ کرم سے یہ ناچیز !
دین کی خدمت کرنے کے لائق ہوا

اک ٹھنڈک سی انہیں حاصل رہے زیر زمین — آئے فردوس بریں سے قبر میں موجِ نسیم
رات دن رکھے خدا! ان کو بڑے آرام سے — رات دن مدفن پہ برسے رحمتِ رب کریم

ابواویس
مفتی محمد یوسف القادری
12/11/2018

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارفِ علمِ صرف

علم صرف کی تعریف:

علم صرف وہ علم ہے جس سے صیغوں کی پہچان حاصل ہوتی ہے......ایک صیغے سے دوسرا صیغہ بنانے......اور لفظوں کو گردانئے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے۔

علم صرف کا موضوع:

اَلْکَلِمَۃُ مِنْ حَیْثُ الصِّیْغَۃِ ......کہ کلمہ صیغہ ہونے کی حیثیت سے۔

غرض وغایت:

صِیَانَۃُ الذِّھْنِ عَنِ الْخَطَاءِ اللَّفْظِیِّ صیغوں کو پہچاننے کے سلسلے میں ذہن کو لفظی غلطی سے بچانا۔

علم صرف کو سب سے پہلے جمع فرمانے والے:

سب سے پہلے ابوعثمان بکر مازنی علیہ الرحمۃ نے علم صرف کو جمع کیا ہے......جن کا وصال 248یا249 ہجری میں ہوا ہے......ان سے پہلے علم صرف بھی علم نحو میں داخل وشامل تھا......امام مبرد کہتے ہیں کہ لَمْ یَکُنْ بَعْدَ سِیْبَوَیْہِ اَعْلَمَ بِالنَّحْوِمِنْ اَبِیْ عُثْمَانَ الْمَازِنِیِّ ۔......سیبویہ کے بعد علم نحو میں ابوعثمان سے بڑا کوئی عالم نہیں پیدا ہوا......جو بھی اس سے مناظرہ کرتا تھا...... ہار جاتا تھا......حتیٰ ان کے ساتھ مناظرے میں تو امام اخفش بھی ہار گئے تھے۔
رحمھم اللہ تعالیٰ علیم اجمعین ۔

علم صرف کی اہمیت:

مشہور مقولہ ہے کہ اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْھَا
کہ علم صرف تمام علوم کی ماں ہے اور علم نحو تمام علوم کا باپ ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

علم صرف ونحو کے واضع وموجد

اس فن کو وضع کرنے کے سلسلے میں لوگوں کا اختلاف ہے......کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ مولائے کائنات حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اس فن کے واضع اول ہیں......جبکہ بعض دوسرے علماء کا کہنا ہے کہ ابوالاسود الدؤلی نے اپنے معاصرین وتلامذہ نصر بن عاصم لیثی اور عبدالرحمٰن بن ہرمز کی معاونت ومساعدت سے اس فن کو وضع کیا......اور بعض علماء کی تحقیق یہ ہے کہ ابوالاسود الدؤلی ہی اس فن کے واضع اول ہیں۔

اسباب تو آپ جانتے ہیں کہ لوگوں کی بول چال اور قرآن کی قرأت میں لحن واقع ہو رہا تھا......اور عوام وخواص دونوں ہی اس نقص سے خود کو دور رکھ پانے مین ناکام تھے......چنانچہ ایسا ہی حضرت علیؓ کے سامنے بھی ہوا......کہ لوگوں نے قرآن کی تلاوت اور عام بول چال مین غلطیاں کیں......اسی دوران ابوالاسود الدؤلی بارگاہ مولا علی شیر خدا میں حاضر ہوئے تو دیکھا......کہ حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ سر جھکائے ہوئے خاموش متفکر بیٹھے ہیں......تو پوچھا:

حضور!......کس چیز کے بارے میں آپ فکر مند ہیں؟......حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے تمہارے شہر میں لحن سنا ہے......اس لئے میں اصول عربی میں ایک کتاب لکھنے کے بارے میں سوچ رہا ہوں......ابو الاسود الدؤلی نے یہ سن کر عرض کی......کہ اگر حضور! آپ نے ایسا کر دیا تو لغت کو زندگی وبقاء مل جائیگی......

ابوالاسود الدؤلی کہتے ہیں کہ میں دو تین دنوں کے بعد......پھر حاضر ہوا تو آپ نے ہمارے سامنے ایک صفحہ کچھ تحریر کیا ہوا رکھا......جس میں لکھا ہوا تھا۔

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: اَلْکَلَامُ کُلُّہٗ اِسْمٌ وَفِعْلٌ وَحَرْفٌ فَالْاِسْمُ مَااَنْبَأَعَنِ الْمُسَمّٰی وَالْفِعْلُ مَااَنْبَأَعَنْ حَرْکَۃِ الْمُسَمّٰی وَالْحَرْفُ مَااَنْبَأَعَنْ مَعْنًی لَیْسَ بِاالْاِسْمِ وَلَابِالْفِعْلِ ثُمَّ تَتَبَّعْہُ وَزِدْفِیْہِ وَاعْلَمْ یَااَبَاالْاَسْوَدِ اَنَّ الْاَسْمَاءَ ثَلَاثَۃٌ ظَاھِرٌ، وَمُضْمَرٌ وَشَیْءٌ لَیْسَ بِظَاھِرٍ وَلَامُضْمَرٍ وَاِنَّمَامُتَفَاضِلُ الْعُلَمَاءِ فِیْ مَعْرِفَۃِمَالَیْسَ بِظَاھِرٍوَلَا مُضْمَرٍ"۔

﴿ترجمہ﴾: "کلام! اسم فعل، حرف ہے۔اسم وہ ہے جو معنیٰ ومسمی بتائے۔فعل وہ ہے جو مسمی کی حرکت بتائے اور حرف وہ ہے جو ایسا معنیٰ بتائے جو نہ اسم ہو نہ فعل ہو۔پھر آپ اس سلسلہ میں تلاش وجستجو کیجئے اور اضافہ کیجئے اور یاد رکھ لیں!۔اے ابوالاسود کہ اسماء تین طرح کے ہوتے ہیں ظاہر، مضمر اور کچھ وہ جو نہ ظاہر

ہیں اور نہ مضمر۔ علماء اس تیسری قسم کی معرفت میں ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں''۔

پھر ابوالاسود الدؤلی وہاں سے چلے گئے......اور انھوں نے کچھ معلومات اکٹھی کیں......اور فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں پیش کیا......جن میں حروف ناصبہ بھی تھے......یعنی اِنَّ، اَنَّ، لَیْتَ اور لَعَلَّ......اس پر حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا...... لٰکِنَّ کا ذکر نہیں کیا؟......تو میں نے عرض کی اسے میں نے حروف ناصبہ میں شمار نہیں کیا......تو فرمایا کہ یہ بھی انہیں میں سے ہے......تو میں نے اسے بھی ان (اِنَّ، اَنَّ، لَیْتَ اور لَعَلَّ) میں شامل کر لیا......یہی روایت فریق اول کی دلیل ہے۔

اس روایت کی درایت مشکوک ہے......تنقید و تحلیل سے واضح ہوتا ہے کہ یہ ایک ضعیف اور گھڑی ہوئی روایت ہے......کیونکہ اس میں نہ تو دلیلیں ذکر کی گئی ہیں......اور نہ ہی مثالوں کا ذکر ہے...... بلکہ پختہ و مدون نحو کے طرز پر قانون و کلیہ بیان کر دیا گیا ہے......حالانکہ اس طرح کی پختگی! بعد کے نحوی سیبویہ کی ''اَلْکِتَابُ'' میں بھی نہیں ملتی......حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهُ الْکَرِیْمَ کے عہد میں کلام کو مظہر و مضمر میں تقسیم کرنا بعید از قیاس بات معلوم ہوتی ہے......نیز یہ روایت صرف متاخرین کے ہاں ملتی ہے متقدمین کے ہاں اس طرح کی کسی روایت کا کوئی تذکرہ نہیں۔

فریق ثانی کا خیال ہے کہ ابوالاسود الدؤلی، نصر بن عاصم لیثی اور عبدالرحمٰن بن ہرمز کی مشترکہ جدوجہد سے فن نحو کی ایجاد عمل میں آئی...... اس رائے کی وجہ صرف یہ ہو سکتی ہے...... کہ ان تینوں حضرات میں معاصرت پائی جاتی ہے اس لئے اس عمل میں تینوں کو سہیم و شریک قرار دے دیا گیا...... ورنہ بغیر کسی دلیل کے اس رائے کو قبول کر لینے کی بھی کوئی وجہ وجیہ نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ فن نحو کے واضع و موجد ابوالاسود الدؤلی تنہا ہیں......اس لئے کہ متقدمین اسی کے ہی قائل ہیں...... جو کہ عہدِ وضعِ فن کے نہایت قریب ہیں......طبقات و تراجم اور تاریخ علوم و فنون کی کتابوں میں اسی بات کی صراحت ملتی ہے۔

☆ چنانچہ ابن سلام 271 ہجری فرماتے ہیں۔

اَوَّلُ مَنْ وَضَعَ الْعَرَبِیَّةَ وَفَتَحَ بَابَهَا اَبُو الْاَسْوَدِ وَضَعَ بَابَ الْفَاعِلِ وَالْمَفْعُوْلِ وَالْمُضَافِ وَحُرُوْفَ الْجَرِّ وَالنَّصْبِ وَالْجَزْمِ

☆ ابن قتیبہ متوفی 276 ہجری لکھتے ہیں ''هُوَ اَوَّلُ مَنْ وَضَعَ الْعَرَبِیَّةَ''

☆ ابن ندیم نے ''فہرست'' میں ذکر کیا ہے۔

''اَنَّ اَبَا الْاَسْوَدِ هُوَ وَاضِعُ عِلْمِ النَّحْوِ''

ان تمام لوگوں کی دلیلیں مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کر لینا دشوار نہیں...... کہ ابوالاسود نے ہی فن صرف و نحو کے

ابتدائی و بنیادی قوانین واصول کی طرف غیر منضبط طریقہ پر اشارے کئے...... جو بعد میں فن کی شکل وصورت اختیار کر گئے ...... یہاں ایک اہم امر کا تذکرہ بھی نہایت ضروری ہے کہ "علم صرف ونحو" دو مختلف علوم وفنون کے طور پر مرتب و مدون نہیں ہوئے...... بلکہ یہ دونوں علوم! مراحل ایجاد ووضع میں ایک ساتھ ہی وجود پذیر ہوئے...... یہی وجہ ہے کہ متقدمین کی تمام کتابوں اور مباحث میں ایک ساتھ ہی پائے جاتے ہیں...... اور جو علماء وائمہ اور قراء نحو کے موجدین میں شمار کئے جاتے ہیں...... وہی لوگ فن صرف کے بھی موجد وواضع ہیں۔

خلیل بن احمد الفراہیدی

خلیل بن احمد الفراہیدیؒ اپنے عہد میں علمائے بصرہ میں سے سب سے زیادہ علم وفضل والے تصور کئے جاتے تھے...... اور تمام لوگوں میں نہایت متقی و پرہیزگار، تارک الدنیا اور خدا ترس ہونے کی حیثیت سے بھی مشہور وممتاز تھے...... اللہ پاک نے انہیں ایسی نادر عقل وسوچ عطا فرمائی تھی کہ جس علم وفن کی طرف بھی وہ متوجہ ہوئے...... اسے منظم و مرتب کر دیا...... اس کے قوانین ودقائق کو مستنبط ومستخرج کر کے ہی چھوڑا۔

تاریخ عرب میں یہی وہ پہلی ذات ہے جس نے قاموس ومعجم کی ترتیب وضع کی...... اور لغت وڈکشنری لکھنے کی ایجاد وابتداء فرمائی...... علم عروض کے موجد وبانی یہی ہیں...... علم قرأت کے اماموں میں سے ایک امام آپ بھی ہیں...... علم لغت وشریعت میں جہاں آپ کو امامت حاصل تھی...... وہیں اپنے زمانے کے تمام علوم عقلیہ کے شیخ اتم تھے...... علم صرف و نحو میں تو تاریخ کے ابواب میں کوئی بھی آپ کا ہمسر وہم پلہ دکھائی نہیں دیتا...... نئے نئے قوانین واصول کے اکتشافات اور ایجادات کا جو حیرت انگیز سلسلہ آپ کے ہاں نظر آیا ہے...... وہ دور دور تک کہیں اور دیکھنے کو نہیں ملتا۔

یہ الگ بات ہے کہ امام خلیل نے فن صرف ونحو میں کوئی جامع کتاب تو نہیں چھوڑی...... جیسا کہ امام خلیل کے سوانح نگاروں کا خیال ہے...... سوائے ان چند رسائل کے جن کا ذکر کچھ جگہوں پر ملتا ہے...... جیسے "رسالہ معانی الحروف" ...... "حالات اعراب"...... "عوامل میں"۔

قفطی کا خیال ہے کہ یہ تمام رسائل امام خلیل کی طرف منسوب ہیں...... جبکہ امام خلیل علیہ الرحمۃ نے اس علم وفن میں کوئی کتاب تحریر نہیں کی...... البتہ ان کے شاگرد رشید امام سیبویہ نے ان فنون کی کثیر ابحاث اس طرح ان کی طرف منسوب کر کے لکھی ہیں...... گویا کہ امام سیبویہ اسی کام پر مامور تھے کہ امام خلیل کی کوئی بھی اہم ایسی رائے نہ ترک کریں جس کا تعلق کسی بھی طرح ان دونوں علوم کے قواعد ومسائل سے ہو۔

حتیٰ کہ قدیم نحاۃ کا کہنا ہے کہ امام سیبویہ کی کتاب! امام سیبویہ اور ان کے استاذ امام خلیل علیہ الرحمۃ کی تصنیف کردہ ہے، اور اس بات کو نحویوں نے مختلف انداز سے بیان کیا ہے......

☆ چنانچہ ثعلب کہتے ہیں اَلْاُصُوْلُ وَالْمَسَائِلُ فِی الْکِتَابِ لِلْخَلِیْلِ کہ سیبویہ کی کتاب میں تمام اصول ومسائل

امام خلیل کے ہی بیان کردہ ہیں۔

ابو الطیب لغوی کہتے ہیں عَقَدَ سِیْبُوَیْهِ بِلَفْظِهٖ وَلَفْظِ الْخَلِیْلِ کہ سیبویہ نے اپنی کتاب میں کچھ اپنی چیزیں بیان کیں اور کچھ چیزیں اپنے استاذ امام خلیل علیہ الرحمۃ کی بیان کیں۔

سیرافی کہتے ہیں عَامَّةُ الْحِکَایَةِ فِیْ کِتَابِ سِیْبُوَیْهِ عَنِ الْخَلِیْلِ اُسْتَاذِهٖ کہ بالعموم یہ بات کہی جاتی ہے کہ امام سیبویہ کی کتاب میں بیان کردہ تمام اصطلاحات ان کے استاذ امام خلیل علیہ الرحمۃ کی ہی ہیں۔

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جو بھی صرف ونحو کی اولین کتاب ''اَلْکِتَاب'' کا مطالعہ کریگا اسے ثعلب نحوی کے اس قول کا ضرور احساس ہوگا کہ صرف ونحو کے اصول اور امہات مسائل امام خلیل علیہ الرحمۃ کی ہی کارگردگی کا ثمر ہیں۔

یاد رکھیں کہ اس امر میں اتفاق ہے کہ امام خلیل سے پہلے ''صرف ونحو'' میں کچھ اہم پیش رفت ہو چکی تھی ...... بالخصوص ابن ابی اسحاق ...... اور عیسیٰ بن عمر ...... اور ابو عمرو بن العلاء کی کاوشیں تو نا قابل فراموش ہیں ...... لیکن یہ ساری کاوشیں نہایت ابتدائی، غیر منطقی اور بالکل سادہ قسم کی تھیں ...... جنہیں کسی طرح بھی علم وفن کا نام نہیں دیا جا سکتا ...... یہ تو امام خلیل کا ہی کارنامہ ہے کہ انہوں نے ان فنون کے قواعد وارکان کی طرح بناء و بنیاد ڈالی کہ دیکھتے ہی دیکھتے ایک شاندار، مضبوط و مستحکم محل تعمیر کر دیا ...... ان کی مصطلحات کو مرسوم فرمایا ...... اور اصول وقواعد کو منضبط کیا ...... جو ان کے فروع ومسائل کو حاوی ہو۔

امام خلیل علیہ الرحمۃ نے اپنے اساتذہ واسلاف سے علم صرف ونحو کو نہایت سادہ ترین طریقہ پر سے حاصل کیا اور اسکے ساتھ پوری جدوجہد سے لگے رہے ...... یہاں تک کہ ان فنون کی وہ شکل ہماری نگاہوں کے سامنے آگئی ...... کہ جسے آج ہم صرف ونحو کی صورت میں دیکھ رہے ہیں ...... اسلئے ہم یہ کہنے میں بالکل حق بجانب ہیں کہ فن صرف ونحو کی تکمیل وتمامیت کا سہرا جہاں سیبویہ کے سر جاتا ہے ...... وہیں یہ بات بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ان علوم کے قوانین واصول کی وضع وایجاد کا سارا کردار حضرت امام خلیل کے ناخن عقل ہی کا کمال ہے۔

امام سیبویہ:

عمرو بن عثمان بن قنبر معروف بسیبویہ! بنی حارث بن کعب کے موالی سے تعلق رکھتے ہیں ...... سیبویہ دراصل عجمی لقب ہے جو ان کے فارسی الاصل ہونے کی نشاندہی کرتا ہے ...... ان کی پیدائش شیراز کے گاؤں میں سے ''بیضاء'' نامی گاؤں میں ہوئی ...... اسی گاؤں میں یا شیراز میں آپ نے تعلیم حاصل کی ...... لیکن مزید علوم وفنون سیکھنے کے شوق میں بصرہ چلے آئے ...... اور ابھی وہ عمر کے ابتدائی حصہ ہی میں تھے ...... کہ فقہاء ومحدثین کی درسگاہوں میں حاضری دینے لگے ...... بالخصوص حماد بن سلمہ بن دینار! بصرہ کے مشہور محدث کی درسگاہ سے متعلق ہو گئے ...... مگر ایک حادثہ رونما ہوا کہ ان کے استاذ نے انہیں متوجہ کیا کہ جناب! آپ زبان عربی کے نطق واستعمال میں لحن وخطاء کرتے ہیں ...... اور احادیث تک میں

بھی غلطی کر جاتے ہیں...... پس امام سیبویہ نے پختہ ارادہ کر لیا کہ لغت ونحو میں بھرپور مہارت حاصل کریں گے...... پس اس وقت سے نحویوں اور لغویوں کی درسگاہوں سے گہرا رشتہ قائم کر لیا...... آپ کے اساتذہ میں عیسٰی بن عمر...... اخفش کبیر...... اور یونس بن حبیب کا تذکرہ ملتا ہے...... لیکن جس استاذ نے ان کی علمی زندگی پر سب سے زیادہ گہرا اثر ڈالا وہ حضرت امام خلیل بن احمد الفراہیدی علیہ الرحمۃ ہیں...... امام سیبویہ نے علم صرف ونحو میں وہ سب کچھ حاصل کر لیا جو امام خلیل علیہ الرحمۃ کی درسگاہ سے میسر ہو سکتا تھا...... یہی وجہ ہے کہ سیبویہ نے اپنی کتاب میں 322 جگہوں پر امام خلیل علیہ الرحمۃ کے نام کی تصریح کی ہے...... اور 522 جگہوں پر ان کا اشارۃً وکنایۃً ذکر کیا ہے۔

۞ امام سیبویہ نے اپنی تعلیم میں دو طریقے اختیار کیے...... ایک املاتی...... اور دوسرا استفساری...... اس طور پر کہ ہر سوال کا جواب اور ہر رائے اور عرب سے مروی تمام تر شواہد لکھتے...... اس طرح امام خلیل علیہ الرحمۃ کے تمام تر صرفی ونحوی نظریات آپ علیہ الرحمۃ نے محفوظ کر لئے۔

۞ امام خلیل علیہ الرحمۃ کی وفات کے بعد اپنی عین جوانی میں امام سیبویہ علیہ الرحمۃ ان کے جانشین مقرر ہوئے...... کیونکہ سیبویہ نے کل صرف 35 سال ہی کی عمر پائی اور 180 ہجری میں انتقال فرما گئے...... مگر پھر بھی ان کو اللہ تعالیٰ نے وہ علم عطا فرمایا تھا کہ امام خلیل علیہ الرحمۃ کے بعد بصرہ میں سب سے بڑے عالم تصور کئے جاتے تھے۔

اخفش اوسط اور قطرب جیسے ماہرین وائمہ! امام سیبویہ علیہ الرحمۃ کی درسگاہ کے خوشہ چیں رہے...... اور ان کی شاگردگی کی حیثیت سے جانے وپہچانے گئے...... امام سیبویہ نے اپنی اسی درسگاہ میں ہی مصروفیات کے دوران فن صرف ونحو کی پہلی تحریر ''اَلْکِتَابُ'' اخفش اوسط...... سعید بن مسعدہ...... کے اصرار پر مرتب ومدون کی...... اور وہ ان کی زندگی ہی میں بغداد سے لے کر حلقۂ علم ودانش تک مقبول ومشہور ہو گئی...... بیشتر نحاۃ نے اپنے اپنے لب ولہجہ میں اس کتاب کی تعریف وتوصیف کی ہے۔ چنانچہ ابوعثمان مازنی! تلمیذ اخفش اوسط کہتے ہیں مَنْ اَرَادَاَنْ یَّعْمَلَ کِتَابًا کَبِیْرًا فِی النَّحْوِ بَعْدَسِیْبَوَیْہِ فَلْیَسْتَحْیِ علماء وطلباء سیبویہ کی اس کتاب کو ''قرآن نحو'' کہتے تھے...... یہی وہ پہلی کتاب ہے جس نے باضابطہ نحو کو ایک فن کے طور پر پیش کیا اور اس کے سارے لوگ اس کتاب کے خوشہ چین رہے۔

اخفش اوسط

یہ حضرت ابوالحسن سعید بن مسعدہ ہیں...... جو اپنے استاذ سیبویہ کی طرح فارسی الاصل ہیں...... انہوں نے نہ صرف یہ کہ سیبویہ سے شرف تلمذ پایا...... بلکہ وہ سب کچھ اپنے استاذ سے حاصل کر لیا جو ان کے پاس تھا...... انہوں نے ہی کتاب سیبویہ کی روایت کی...... بلکہ یہی شخصیت ہی کتاب سیبویہ کے حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہیں...... اس لئے کہ ان کے علاوہ اور کسی نے امام سیبویہ سے ان کی کتاب نہیں پڑھی...... آپ خود ہی فرماتے ہیں کُنْتُ اَسْأَلُ سِیْبَوَیْہِ عَمَّا اَشْکَل عَلَیَّ مِنْہُ فِاِن تعصب الشَّیْءَ مِنْہُ قَرَأْتُہُ عَلَیْہِ۔ امام سیبویہ علیہ الرحمۃ کے بعد انہی کی درسگاہ میں

بیٹھ کر آپ علیہ الرحمۃ ان کی کتاب پڑھاتے ......املاء کراتے ......درس دیتے......اور شرح فرماتے...... جو فی اورما زنی نحاۃ ان کی درسگاہ میں زانوئے تلمیذ طے کرتے......اور ان کی درسگاہ سے صرف بصری نحویوں نے استفادہ نہیں کیا...... بلکہ علماء کوفہ نے بھی خوب خوب سیرابی حاصل کی ......کوفیوں کے امام کسائی اور فراء ان کی درسگاہ کے حاضر باش رہے...... جب امام اخفش نے دیکھا کہ ان کے کوفی تلامذہ صرف ونحو کے مختلف فیہ ،متفرق مسائل کی طرف خصوصی توجہ رکھتے ہیں......تو انھوں نے ان کیلئے کتاب ''المسائل الکبیر'' تحریر فرمائی ......اور اس کے علاوہ بھی متعدد کتابیں تصنیف کیں جو زمانے کی نذر ہو کر رہ گئیں جیسے کتاب الاوسط فی النحو ......کتاب القائیس ......کتاب الاشتقاق......اور کتاب المسائل الصغیر۔

☆ امام اخفش علیہ الرحمۃ نے اپنی آخری عمر میں بصرہ ترک کر کے بغداد میں سکونت اختیار کر لی تھی اور یہاں بھی طلباء ہر طرف سے ان کے حلقہ درس میں شامل ہونے کیلئے جوق در جوق حاضر ہوئے اور شرف تلمذ سے بہرہ ور ہوتے رہے...... یہاں تک 211 ہجری میں ان کا وصال ہو گیا۔

☆ امام سیبویہ کے بعد امام اخفش بصریوں کے ائمہ نحاۃ میں سے سب سے اعلیٰ درجہ کی حامل شخصیت شمار کئے جاتے ہیں......نحاۃ بصرہ میں یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے امام سیبویہ سے اختلاف کا دروازہ کھولا ......اور بہت سے مسائل میں اپنے استاذ امام سیبویہ کی مخالفت کی ......بعد میں کوفیوں نے انہیں مسائل میں توسیع پیدا کر دی ......اور اس طرح ایک مدرسہ و مذہب نحوی کی داغ بیل پڑ گئی۔......لیکن یہ سارے اختلافات اگر بنظر غائر دیکھے جائیں تو سب کے سب فرعی نظر آئیں گے ......کیونکہ نحو اور اس کے اصول اور اس کے بنیادی قواعد کی ایجاد و تکمیل اور با ضابطہ تدوین! امام سیبویہ علیہ الرحمۃ اور ان کے استاذ امام خلیل علیہ الرحمۃ کے ہاتھوں انجام پذیر ہو چکی تھی...... یہاں تک استاذ شاگرد نے گویا کہ آنے والی نسلوں کے لئے فروعی اختلافات کے علاوہ کچھ اور جگہ باقی نہیں چھوڑی تھی۔

☆ یہ ایک حقیقت ہے کہ امام اخفش ہی مدرسہ و مذہب کوفی کے حقیقی بانی و استاذ ہیں...... اس وجہ سے نہیں کہ وہ کوفیوں کے امام کسائی اور فراء کے استاذ ہیں...... بلکہ اس وجہ سے کہ کوفیوں کے ان دونوں اماموں نے زیادہ تر اپنی آراء میں حضرت امام اخفش ہی کی پیروی کی ہے...... جبکہ انھوں نے سیبویہ اور خلیل کی آراء سے اختلاف کیا ہے......اور اب یہ کہنا برمحل ہوگا۔صرف ونحو کے موجد و واضع امام خلیل بن احمد الفراہیدی ہیں ......اور امام سیبویہ نے امام خلیل علیہ الرحمۃ کی آراء کو بنیاد بناتے ہوئے کچھ دیگر متقدمین و معاصرین کی آراء کے ساتھ ایک جامع انسائیکلو پیڈیا تیار کیا......اور اس طرح علم نحو اپنے اصول وضوابط کے ساتھ مدون و مسجل ہو گیا...... جبکہ اخفش نے ان متقدمین کی آراء سے اختلاف کر کے اپنے تلامذہ کسائی وفراء کے ہاتھوں ایک نئے مدرسہ و مذہب نحوی کی بنیاد رکھوا دی...... جسے بعد میں مذہب کوفی کہا جانے لگا ......۔

مُدَوِّن علمِ صرف ابوعثمان المازنی

ابوعثمان مازنی یہ بکر بن محمد بن بقیہ کے نام سے موسوم ہیں......قبیلہ شیبان کے بنی مازن سے تعلق رکھتے ہیں...... بصرہ میں پیدا ہوئے ......اور یہی پروان چڑھے......بصری نحویوں اور لغویوں کی درسگاہوں سے استفادہ کیا......خصوصیت کیساتھ اخفش کے حلقہ بگوش رہے......اور انہی سے کتاب سیبویہ پڑھی ......اور ان کی وفات کے بعد صرف ونحو میں یکتا روز گار، علماء اعلام سے شمار کئے جانے لگے......حتی کہ متقدمین نے ان کو بغیر کسی اختلاف کے! علم صرف کا امام تسلیم کرلیا۔

☆ امام ابوعثمان مازنی علیہ الرحمۃ اپنی پوری زندگی طلباء کو کتاب سیبویہ کا درس دیتے رہے......آپ علیہ الرحمۃ نے متعدد شروحات وتعلیقات تصنیف فرمائیں......ان میں **تفاسیر کتاب سیبویه** ،اور **الدیباج فی جوامع کتاب سیبویه** خاص طور پر قابل ذکر ہیں......ان کے سال وفات میں اختلاف ہے مگر مشہور وراجح 249 ہجری ہے۔

❁ امام ابوعثمان مازنی علیہ الرحمۃ نہایت ہی ذہین وفطین ،حاضر جواب اور مناظر تھے......اپنے علم وفکر میں پختہ و مضبوط تھے......اپنے حریف ومقابل پر ہمیشہ غالب رہتے......جیسا کہ فن نحو کا ذوق رکھنے والے ارباب علم وفن پر یہ بات پوشیدہ نہیں ۔ امام مازنی جہاں فن نحو کے امام تسلیم کئے گئے ہیں......وہیں علم صرف میں بھی ان کی امامت بلا اختلاف متقدمین ومتاخرین میں مسلم ہے......انھوں نے فن صرف میں ''اَلتَّصْرِیْف'' نامی اپنی نوعیت کی ایک منفرد کتاب تصنیف فرمائی جس کی شرح صرف ونحو کے امام ابن جنی نے ''المنصف'' کے نام سے تحریر کی...... جو آج بھی علماء کے حلقہ میں نہایت ہی مقبول اور مشہور ومعروف ہے۔

☆ امام مازنی علیہ الرحمۃ نے اپنی اس کتاب میں پہلی مرتبہ کتاب سیبویہ میں بکھرے ہوئے صرف کے مختلف موضوعات کو نہایت سلیقہ مندی سے علمی توجیہات کیساتھ مرتب کیا......اور اس پر بہت اضافہ بھی کیا......یہی وہ صرف کے پہلے امام ہیں جنہوں نے علم صرف میں تمرینات وتدریبات کا دروازہ کھولا......اور نہ صرف یہ کہ سیبویہ کی تحریرات وافکار کو اکٹھا کیا......بلکہ بہت سے مسائل میں بصیرت افروز اختلاف بھی کیا۔

❁ سچ یہی ہے کہ امام ابوعثمان مازنی نے علم صرف کے قواعد ومسائل کو منظّم ومنضبط فرمایا......اور انھوں نے ہی علم صرف کو علم نحو کے خلط سے علیحدہ کیا......اور اسے مستقل طور پر اوزان وبناء اور قیاس وتمرین وغیرہ سے آراستہ وپیراستہ کر کے پیش کیا......اور اپنے مابعد باحثین ابوعلی فارسی......اور ابن جنی جیسے افراد کیلئے سہولتیں فراہم کیں......گویا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے لغت کو مسخر کر دیا تھا تاکہ یہ علم صرف میں وہ سب کچھ کر دکھائیں جو امام خلیل وامام سیبویہ نے اپنے اپنے عہد میں کیا تھا......امام ابوعثمان مازنی نے پہلی بار علم صرف کو ایک حتمی وقطعی شکل وصورت میں تمام تر اصول وضوابط کیساتھ ایک کتاب میں اکٹھا کر دیا......اور اس طرح وہ مدون علم صرف کے نام سے پہچانے جانے لگے......لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ امام مازنی علیہ الرحمۃ صرف علم صرف ہی کے امام تھے بلکہ وہ علم نحو کے بھی امام تھے جیسا کہ مازنی کے شاگرد

مبرد کہتے ہیں لَمْ یَکُنْ بَعْدَ سِیْبَوَیْہِ اَعْلَمَ بِا لنَّحْوِمِنْ اَبِیْ عُثْمَانَ الْمَازِنِیّؒ ۔......اللہ پاک ان بزرگوں کے درجات بلند فرمائے اور ان کا فیض جمیع مسلمین ومسلمات اور مؤمنین ومؤمنات کو عطا فرمائے ۔

آمین وثم آمین ۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

تذکرۂ صاحب علم الصیغہ

مفتی عنایت احمد کاکوروی علیہ الرحمۃ

نام ونسب آپ علیہ الرحمۃ کا اسم گرامی ''عنایت احمد'' ہے...... آپ علیہ الرحمۃ کے والد گرامی کا اسم گرامی منشی محمد بخش بن غلام محمد ہے...... آپ علیہ الرحمۃ 9 شوال المکرّم 1228 ہجری میں ہندوستان کے ضلع بارہ بنکی کے قصبہ ''دیوہ'' میں پیدا ہوئے۔

تحصیل علم: آپ علیہ الرحمۃ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں ''دیوہ'' میں حاصل کی...... پھر 13 سال کی عمر میں رامپور تشریف لے گئے...... جہاں علامہ سید محمد بریلوی علیہ الرحمۃ اور علامہ حیدر علی ٹونکی علیہ الرحمۃ اور مولانا نورالاسلام دہلوی علیہ الرحمۃ سے مختلف علوم میں کسبِ فیض کیا...... بعدازں دہلی جا کر محدث دہلوی حضرت شاہ محمد اسحاق علیہ الرحمۃ سے علمِ حدیث حاصل کیا، پھر شیخ بزرگ علی علیہ الرحمۃ سے علومِ عقلیہ کی تکمیل کے لئے علی گڑھ تشریف لے گئے، جہاں شیخ علیہ الرحمۃ جامع مسجد کے مدرسہ میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے تھے، وہیں پر علومِ عقلیہ ونقلیہ کی تکمیل کی اور سندِ فراغ حاصل کی۔

درس وتدریس: حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی علیہ الرحمۃ فراغت کے بعد یہیں علی گڑھ میں ہی مدرس مقرر ہوئے ......اور اپنے استاذ گرامی شیخ بزرگ علی علیہ الرحمۃ کی وفات کے بعد ان کے جانشین کی حیثیت سے تشنگانِ علم کو سیراب فرماتے رہے......اور ایک سال کے بعد مفتی کے عہدہ پر فائز ہوئے...... پس اسی وجہ سے آپ مفتی عنایت احمد کے نام سے مشہور ہوئے...... پھر کچھ عرصہ کے بعد آپ علیہ الرحمۃ قاضی بھی مقرر ہوئے...... پھر یہاں سے آپ علیہ الرحمۃ بریلی شریف تشریف لے گئے...... جہاں آپ علیہ الرحمۃ ''الصدر الامین'' کے عظیم منصب پر فائز ہوئے......اور اس دوران درس وتدریس کا سلسلہ بھی جاری وساری رہا...... چار سال کے بعد صدر الصدور کا جلیل القدر عہدے سے آپ علیہ الرحمۃ کو نوازا گیا......اور آپ علیہ الرحمۃ کا تبادلہ بریلی سے آگرہ کر دیا گیا...... لیکن بریلی سے آگرہ روانہ ہونے سے قبل ہی 1857ء کی جنگِ آزادی کا قیامت خیز ہنگامہ برپا ہو گیا جس کی وجہ سے آپ علیہ الرحمۃ آگرہ نہ آسکے۔

تحریکِ آزادی اور قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ: جب انگریزوں کے خلاف جہاد شروع ہوا...... تو دیگر علماءِ حق کی طرح حضرت قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ نے بھی انگریز حکومت کے خلاف مسلمان مجاہدین کی مالی اور جانی امداد کا فتویٰ صادر

فرمایا اور خود اس جدو جہد میں عملی طور پر شریک ہوئے......لیکن جب یہ تحریک آزادی ناکام ہوئی اور انگریز حکومت کا پھر سے تسلط ہو گیا......تو حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کو گرفتار کر لیا گیا......آپ علیہ الرحمۃ پر مقدمہ چلا......اور آپ علیہ الرحمۃ کے لئے جزیرہ انڈمان (کالا پانی) کی طرف جلاوطنی کی اور وہاں دائمی قید کی سزا تجویز ہوئی۔

قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ جزیرہ انڈمان میں: قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ اس مکروہ اور زہر آلود فضا جزیرہ میں کئی سال تک رہے......یہاں بھی آپ علیہ الرحمۃ نے درس وتدریس اور تصنیف وتالیف کا سلسلہ جاری رکھا......اگرچہ آپ علیہ الرحمۃ کے پاس اس جزیرہ میں کسی قسم کی کوئی کتاب نہ تھی، لیکن اپنے غیر معمولی حافظے اور خداداد صلاحیت سے کام لیتے ہوئے اس جان سوز اسیری میں مختلف علوم وفنون میں کئی کتابیں تصنیف فرمائیں، جن کی صحت وافادیت کا اہل علم نے اعتراف کیا ہے......یہ علم الصیغہ بھی انہی ایام اسیری میں لکھی جانے والی کتاب ہے۔

جزیرہ انڈمان سے رہائی: جزیرہ کے انگریز حاکم کی فرمائش پر ''تقویم البلدان'' نامی کتاب کا عربی سے اردو میں ترجمہ کیا جو کہ دو سال میں مکمل ہوا......جس سے انگریز حاکم نے آپ علیہ الرحمۃ کی قابلیت وصلاحیت سے متاثر ہو کر آپ علیہ الرحمۃ کو رہا کر دیا......رہائی کے بعد آپ علیہ الرحمۃ نے مستقل قیام کان پور میں کیا اور وہاں ''مدرسہ فیض عام'' کی بنیاد رکھی، جو کہ کانپور کی مشہور دینی درسگاہ ہے۔

علمی مقام ومرتبہ: آپ علیہ الرحمۃ علوم عقلیہ ونقلیہ دونوں میں غیر معمولی تبحر اور مہارت تامہ رکھتے تھے......اور درس و تدریس میں اپنے منفرد طرز وبیان کی بناء پر بہت مقبولیت حاصل تھی......آپ علیہ الرحمۃ تمام علوم بڑی محنت سے پڑھاتے تھے۔

☆ آپ علیہ الرحمۃ کو فن ریاضی میں خاص کمال اور امتیاز حاصل تھا......علم ادب کا بڑا ذوق تھا......اور اردو کے بہت سے شعرا کا کلام یاد تھا......آپ علیہ الرحمۃ کی نادر تصنیفات آپ علیہ الرحمۃ کے تبحر علمی اور غیر معمولی ذہانت پر شاہد و عادل ہیں۔

تصنیفات: آپ علیہ الرحمۃ نے کئی کتب تصنیف فرمائیں۔جن میں سے چند مشہور کتب یہ ہیں۔

1: علم الفرائض۔
2: ملخصات الحساب۔
3: الکلام المبین فی آیات رحمۃ اللعالمین (حضور ﷺ کے معجزات کے بارے میں ہے)۔
4: نقشہ مواقع النجوم (جدید علم ہیئت پر ہے۔)
5: علم الصیغہ۔
6: ضمان الفردوس۔
7: وظیفہ کریمہ۔
8: فضائل درود وسلام۔
9: ترجمہ تقویم البلدان۔
10: تصدیق المسیح۔
11: تواریخ حبیب اللہ ﷺ

انتقال پر ملال: آپ علیہ الرحمۃ رہائی سے دو سال بعد 1279 ہجری میں بذریعہ بحری جہاز سفر حج پر روانہ ہوئے ......اس سفر میں امیر الحجاج یعنی قافلہ کے امیر آپ علیہ الرحمۃ ہی تھے...... 7 شوال المکرم 1279 ہجری کے روز! جدہ کے قریب جہاز ایک پہاڑی سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگیا، جس کی وجہ سے آپ علیہ الرحمۃ اپنے جمیع رفقاء سمیت بحالتِ احرام شہید ہوگئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون...... اللہ پاک قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کے درجات بلند فرمائے اور ان کا فیض ہمیں بھی عطا فرمائے۔ آمین وثم آمین۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

تذکرۂ شارح علم الصیغہ

ابواویس مفتی محمد یوسف القادری زِیْدَ مَجْدُہٗ

از: علامہ محمد خلیل قادری شیخوپورہ

نام ونسب:

آپ کا اسم گرامی محمد یوسف، کنیت ابواویس، اور نسبت القادری ہے اور والد کا اسم گرامی محمد رمضان ہے۔
آپ کا تعلق بھٹی خاندان سے ہے، آپ کی ولادت باسعادت پاکستان کے صوبہ پنجاب کے مشہور شہر ''خانیوال'' کے ایک مضافاتی علاقے چک نمبر 17/AH میں ہوئی۔

تحصیل علم اور تدریس:

آپ نے ابتداءً اپنے والد گرامی کے پاس گھر میں ناظرہ قرآن پڑھا پھر پرائمری تک سکول کی تعلیم اپنے گاؤں مین حاصل کر لینے کے بعد خانیوال شہر میں مفتی اعظم خانیوال مفتی اشفاق احمد رضوی علیہ الرحمۃ کے مدرسہ غوثیہ جامع العلوم میں قاری حاجی محمد سعیدی رحمۃ اللہ علیہ سے حفظ کیا بعدازاں علوم اسلامیہ کی تکمیل کے کے لئے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور تشریف لائے تو وہاں علوم اسلامیہ کی تکمیل کرنے کے ساتھ خصوصاً علم منطق اور علم نحو میں مہارت تامہ حاصل کی اور تنظیم المدارس پاکستان بورڈ سے ایم اے عربی اور ایم اسلامیات کی سند اعلیٰ کامیابی کے ساتھ حاصل کی، پھر تعلیم سے فراغت پا کر جامعہ نظامیہ رضویہ کی انتظامیہ نے آپ کو تدریس کے لیئے منتخب کیا، جہاں عرصہ دراز تک تدریس فرماتے رہے۔

فاضل اساتذہ کرام:

☆ مفتی اعظم پاکستان مفتی عبدالقیوم ہزاری علیہ الرحمۃ۔
☆ رأس الاتقیاء مفتی محمد اشفاق رضوی رحمۃ اللہ علیہ (خانیوالی)۔
☆ رأس الاتقیاء جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث والتفسیر حضرت شرف ملت قبلہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمۃ
☆ محترم المقام سر مقصود احمد چوہدری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آف گوالمنڈی لاہور۔
☆ استاذ الحفاظ حضرت قاری حاجی محمد رحمۃ اللہ علیہ (شجاع آبادی)۔
☆ حضرت استاذ العلماء مفتی گل احمد عتیقی صاحب۔

☆ استاذ العلماء حضرت قبلہ حافظ عبد الستار سعیدی صاحب زید مجدہ۔
☆ استاذ العلماء حضرت مفتی محمد صدیق ہزاروی صاحب زید مجدہ۔
☆ حضرت علامہ ڈاکٹر فضل حنان سعیدی صاحب۔
☆ مجاہد ملت امام الصرف حضرت علامہ خادم حسین رضوی صاحب۔
☆ حضرت استاذ العلماء علامہ صدیق نظامی صاحب۔
☆ مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد شوکت سیالوی صاحب۔

علمی قابلیت وصلاحیت:

آپ کی علمی قابلیت وصلاحیت کا عالم یہ ہے کہ درس نظامی سے فراغت حاصل کرتے ہی جب آپ نے تدریسی میدان میں قدم رکھا تو پہلے ہی سال آپ نے درس نظامی کی مشہور اور مشکل ترین کتاب شرح تہذیب کی آسان ترین شرح ''اغراض تہذیب'' کے نام پر لکھی جو علماء وطلبا میں بے حد مقبول اور مشہور ہوئی۔

❁ آپ کے ہمعصر اور رفیق سفر درس نظامی کے اساتذہ کرام بیشک تدریسی میدان میں کمال صلاحیتوں کے مالک تھے، لیکن تدریسی میدان میں آپ اپنی مثال آپ ہیں، انتہائی اختصار کے ساتھ جامع بات کرنا اور مشکل ترین بات آسان ترین اور سادے لفظوں میں بیان کرنا یہ آپ کا نمایاں خاصہ رہا۔

✿ استاذی المکرّم! جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ کے ہر دلعزیز مدرس واستاذ ہیں، ہر کلاس کے طلباء کی خواہش وتمنا یہی ہوتی کسی طرح ہمارا کوئی سبق مفتی محمد یوسف القادری صاحب کے پاس چلا جائے کیونکہ وہ علمی سمندر کو کوزے میں بند کرنے، قلیل وقت میں درسی بیان کو سمیٹنے اور دشوار گزار اور دقیق وعمیق بحث کو عام فہم اور مختصر انداز میں غبی طلباء کو بھی سمجھا دینے کی صلاحیت سے لبریز ہیں۔

❁ قبلہ استاذی المکرّم! ایک شرمیلے اور باحیاء انسان ہیں لیکن تدریسی اور تصنیفی میدان میں بڑے بے باک، نڈر اور انتہائی محنتی واقع ہوئے ہیں، مختصر اور قلیل عرصے میں آپ نے بہت زیادہ کام کیا ہے، اور قلیل ہی عرصے میں آپ نے طلباء اور کو علماء میں مقبولیت حاصل کر لی، جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ان پر خصوصی فضل وکرم ہے۔

تصانیف:

آپ نے کثیر کتب تصنیف وتالیف فرمائیں جو تحقیق وتدقیق میں بے نظیر وبے مثال ہیں جن میں سے کچھ کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

1. اغراض التہذیب لحل التہذیب وشرح التہذیب۔

2: ضیاء التركیب (شرح مائۃ عامل کی زنجیری ترکیب)
3: فوز وفلاح لحل نور الایضاح۔
4: اغراضِ سلم العلوم شرح سلم العلوم۔
5: اغراض شرح نخبۃ الفکر۔
6: اغراض کافیہ شرح کافیہ
7: اغراض جامی۔
8: اغراض العوامل، شرح! شرح مائۃ عامل عبارت، ترجمہ، توضیح، سادہ ترکیب اور ضوابط ترکیبیہ۔
9: اغراض قطبی شرح قطبی۔
10: اغراضِ مرقات شرح مرقات۔
11: اغراض شرح عقائد۔
12: اغراض مراح الارواح۔
13 خطباتِ یوسفیہ (حصہ اول)۔
14: خطباتِ یوسفیہ (حصہ دوم)۔
15: خطباتِ یوسفیہ (حصہ سوم)۔
16: اغراضِ علم الصیغہ۔
17: شرح فیض الادب۔
18: بیسک اسلامک سٹڈیز۔

زیارتِ حرمین شریفین:

آپ کو اللہ رب العزت نے 2009 عیسوی میں بصورتِ عمرہ حرمین شریفین کی زیارت سے بھی نوازا اور اس سفر میں آپ نے چار عمرے کیئے، اس مناسبت سے کہ آقائے دو جہاں ﷺ نے بھی ہجرت کے بعد چار عمرے فرمائے۔

❁ آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت قبلہ استاذ گرامی کی یہ خدمت دین قبول فرمائے اور انہیں دین و دنیا کی کامیابیاں اور بھلائیاں عطا فرمائے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

پیش لفظ

انسان کی دیگر مخلوقات سے انفرادیت وامتیازیت کی وجہ علم ہے،اور علم کی قرآن وحدیث میں متعدد مقامات پر فضیلت واہمیت بیان کی گئی ہے چنانچہ قرآن مجید میں اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ ،اور حدیث پاک میں اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ اسی سلسلے کی کڑی ہیں،اب علم تو کئی قسم کا ہے......مثلاً علم دین ہے جو دین کے لیئے حاصل کیا جاتا ہے......علم دنیا ہے جو دنیا کے لیئے حاصل کیا جاتا ہے......لیکن ان تمام اقسامِ علم میں سے علم نافع (نفع بخش علم) وہ علم ہے جو دین کے لیئے حاصل کیا جائے......اس لیئے کہ اللہ پاک نے فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ کہ انسان کی تخلیق کا مقصد دنیوی امور کی تحقیق وریسرچ نہیں ہے......بلکہ اخروی حقائق کے لیئے جدّ وجہد اور تیاری ہے......اور یہ تگ ودو اور سعی !لامحالہ علمِ دین کے بغیر ناممکن وممتنع ہے......جب سے انسان اس کرۂ ارضی پر نمودار ہوا ہے......تب سے لیکر اب تک اور اب سے قیامت تک علم دین پھیلتا چلا آیا ہے......پھیل رہا ہے......اور قیامت تک پھیلتا رہے گا...... ہر دور میں ہر پیغمبر ،رسول اور نبی اور ہر غوث ،قطب اور ولی کا یہی مشن رہا ہے......چنانچہ آقائے دوجہاں ﷺ کے لیئے قرآن مجید نے کہا فَذَکِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَکِّرٌ کہ اے محبوب ﷺ آپ ان کو (وہ سبق) یاد کروا دیجئے (جو یہ بھول چکے ہیں) اور اب آپ ہی انہیں یاد کروانے والے ہیں......حضور ﷺ سے فیض علم پا کر صحابہ کرام ،اور پھر تابعین وتبع تابعین نے اپنا اپنا فریضہ علم ادا کیا ......اور پھر وہاں سے محدثین اور ائمہ مجتہدین کا لامتناہی سلسلہ چلا جو آج ہم تک اور قیامت تک برقرار رہے گا......

☆ ہر ہر دور میں علماء وفضلاء کما حقہ فریضہ علم وعرفان اپنی طاقت وبساط کے مطابق ادا فرماتے رہے،اور فرمارہے ہیں،لیکن کچھ خوش قسمت اور خوش بخت لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں...... جو بڑے تو نہیں ہوتے......مگر بڑوں کی صحبت پا کر ......یا بڑوں والی صورت اپنا کر......وہ بڑوں میں شمار کر لئے جاتے ہیں......انہیں خوش نصیبوں میں یہ بندہ ناچیز بھی شامل ہے جو صرف علماء وطلباء کے جوتے اٹھا کر،اور ان کا ادب واحترام بجالا کر ان کی صفوں میں شمار کیا جاتا ہے......

☆ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ...... یہ کہاں ......اور......مقامِ علم! کہاں؟

الغرض! پیش نظر کتاب ''علم الصیغہ'' جو کہ درس نظامی کی مشہور ومعروف اور متداول کتاب ہے،ہر ادارے میں پڑھی پڑھائی جاتی ہے،صرفی اصطلاحات میں قدرے اختلافات پائے جانے کی وجہ سے اور فارسی زبان میں ہونے کی وجہ سے یہ انتہائی مشکل اور پیچیدہ کتاب سمجھی جاتی ہے،عام طور پر طلباء وعلماء اس کتاب سے بھاگتے ہیں، کیونکہ اس

سے پہلے وہ میزان الصرف اور منشعب پڑھ چکے ہوتے ہیں، وہ اپنی یاداشت کے خلاف کسی اصطلاح کو سننا گوارہ نہیں کر تے......اور پھر زبان فارسی میں ہونے کی وجہ سے بھی ان کے دل بوجھل ہو جاتے ہیں کیونکہ فارسی کئی مدارس میں تو پڑھا ئی ہی نہیں جاتی......اور کئی مدارس میں پڑھائی جاتی ہے لیکن کئی طلباء پڑھتے ہی نہیں بلکہ وہ ڈائریکٹ ''صرف'' کی کلاس میں بیٹھ جاتے ہیں...... معلوم ہیں مجھ کو تیرے احوال کہ میں بھی......مدت ہوئی گزرا تھا اسی راہ گزر سے

پس اس مشکل اور پیچیدہ کتاب کے حل کے لئے متعدد بار دوستوں نے کہا کہ اس کی کوئی آسان اردو شرح لکھی جائے جو کہ طلباء کے لئے آسان فہم اور ابتدائی مدرسین کے لئے پکی پکائی روٹی ہو......پس بندہ نے اس سعادت کے لئے قلم اٹھایا......تو اس کا نتیجہ ورزلٹ آپ کے سامنے ہے۔

☆ میں نے اسے سہل بنانے میں انتہائی جدو جہد اور تگ ودو کی ہے تا کہ طلباء اور ابتدائی مدرسین کے لئے یہ حل شدہ کتاب بن جائے......اور اس کتاب کے ہوتے ہوئے انہیں کسی اور شرح کی ضرورت نہ رہے......اس کتاب کے حل سے اگر کسی کو......کوئی بھی فائدہ ہو تو میں اس سے خاتمہ بالایمان اور اخروی نجات کی دعا کا ہی متمنی ہوں۔

☆ اس کتاب کو حل کرنے میں اور آسان بنانے میں !میں نے جن جن کتب کا سہارا لیا......ان تمام مدرسین وعلماء کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں دنیا وآخرت کی تمام سعادتیں اور خوشیاں عطا فرمائے۔

ابواویس

مفتی محمد یوسف القادری

12/11/2018

اظہارِ تشکر:

اس موقع پر میں اولاً اپنے والدین اور جملہ اساتذہ کرام کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ جن کی تعلیم و تربیت وحسن نظر نے مجھے اس قابل ولائق کیا، ثانیاً اپنے برادرِ کبیر **علامہ محمد یونس سعیدی** صاحب کا شکر گزار ہوں کہ جن کی تحریک و تعاون ہر حال میں ساتھ رہا......

☆ ثالثاً علامہ مولانا محمد عابد علی صاحب مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ کا شکر گزار ہوں کہ جن کا تعاون حسب معمول برقرار رہا اور وہ اپنی انمول آراء سے نوازتے رہے۔

☆ رابعاً شکر گزار ہوں عزیزم حافظ محمد حمزہ امتیاز، اور حافظ علی حمزہ اقبال کا جن کا بھرپور تعاون اور معاونت شامل حال رہی ...... میں اس تعاون پر ان کے ساتھ ساتھ ان کے والدین کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں ...... جنہوں نے صبح وشام ان بچوں کو میرے ساتھ تعاون کے لئے وقف رکھا...... اللہ تعالیٰ ان بچوں کو اور ان کے والدین کو دنیا وآخرت کی تمام بہاریں اور سعادتیں عطا فرمائے ...... اور اس کتاب کو میرے لئے ...... میرے اساتذہ کرام کے لئے ...... میرے والدین کے لئے ...... میرے اہل خانہ کے لئے اور جمیع معاونین کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔

آمین ثم آمین۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

گزارش:

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ میری جنبش قلم میں لغزش کا امکان ہے لہٰذا کسی طرح کی بھی لغزش پر تنقید برائے تنقیص سے صرف نظر کرتے ہوئے بغرض صحیح اس کی نشاندہی فرمائیں تا کہ اسے دور کیا جاسکے۔

ابو اویس

مفتی محمد یوسف القادری

12/11/2018

جوئیانوالہ موڑ شیخوپورہ

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

رائے گرامی

استاذ العلماء جامع المعقول والمنقول رأس الاتقیاء

حضرت علامہ **مولانا ہاشم علی نظامی** صاحب زیدمجدہ

سینئر استاذ جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

امابعد! دین اسلام کے عقائد واحکامات اوران کی معرفت کے بنیادی ماخذ قرآن پاک اور احادیث رسول ﷺ ہیں اوران کو سمجھ کران پر عمل کرنے کیلئے صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ کے ارشادات عالیہ اور علمائے رَبَّانِیِّیْن کی گراں قدر تحقیقات کا مطالعہ نہایت ہی ضروری ہے جبکہ صحابہ کرامؓ اور علماء عظام کی اکثر تصانیف و تالیفات عربی زبان میں ہیں بنا بریں عربی زبان کو سمجھنا اسی طرح ضروری ہے جس طرح جسم کیلئے روح ضروری ہے اسی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے مدارس دینیہ میں عربی گرائمر کو شامل نصاب کیا گیا ہے اور عربی زبان کا سمجھنا دوعلوم پر مشتمل ہے ۔(۱)صرف (۲)نحو......

صرف ونحو کے حوالہ سے یہ مقولہ مشہور ہے کہ اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْهَا کہ علم صرف تمام علوم کی ماں اور علم نحو ان کا باپ ہے جس طرح اولاد کے صحت منداور توانا ہونے کیلئے والدین کا تندرست اور قوی ہونا ضروری ہے اسی طرح ایک طالب علم کیلئے قرآن وسنت اور علوم عربیہ میں باکمال ہونے کیلئے ضروری ہے کہ وہ صرف ونحو میں مہارت تامہ رکھتا ہواس لئے جو طالب علم گرائمر میں کمزور ہوں وہ بعد میں کمزوری محسوس کرتے ہیں بخلاف اس طالب علم کے جس کی گرائمر پر گرفت مضبوط ہو دوسرے علوم کو حاصل کرنا اس لئے بے حد آسان ہو جاتا ہے۔علم صرف کے موضوع پر فارسی اور عربی میں سینکڑوں کتابیں لکھی گئی ہیں انہی کتابوں میں سے ایک اہم اور مستند کتاب ''علم الصیغہ'' ہے، جسے امام الصرف حضرت علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرما کر جوئندگان علم صرف پر احسان عظیم فرمایا......یہ کتاب ایک مقدمہ، چار ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے......مقدمہ میں کلمہ کی تقسیم اور اس کی اقسام کا بیان، حروف اصلیہ وزائدہ کا بیان ہفت اقسام اور دہ اقسام کا جامع بیان کیا گیا ہے۔

☆ پہلا باب دوفصلوں پر مشتمل ہے، پہلی فصل میں افعال کی گردانیں، اور ثلاثی مجرد کے ابواب کا بیان ہے......جبکہ دوسری فصل میں اسمائے مشتقہ اوران کی گردانوں کا ذکر ہے......اوراس کے ساتھ ساتھ ثلاثی مجرد کے 44 مصادر اوران

کے اوزان اور مثالوں کو نظم کی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔

☆ دوسرا باب فصول اربعہ پر مشتمل ہے، جن میں سے پہلی فصل میں ثلاثی مجرد کے ابواب کا تعارف، اور ان کی گردانیں ہیں، دوسری فصل میں ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق کے ابواب اور ان کی گردانیں ہیں، اور تیسری فصل میں رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کے ابواب اور ان کی گرادانیں ہیں اور چوتھی فصل میں ثلاثی مزید فیہ ملحق بر باعی کے ابواب اور ان کی گردانیں بیان کی گئیں ہیں۔

☆ تیسرا باب مہموز، معتل اور مضاعف کے بیان پر مشتمل ہے اور اس میں تین فصلین بیان کی گئی ہیں، پہلی فصل میں مہموز کا ذکر ہے اور یہ دو قسموں پر مشتمل ہے، پہلی قسم میں مہموز کے دس قواعد کا بیان ہے اور دوسری قسم میں مہموز کی مختلف ابواب کی گردانوں کا ذکر ہے۔

اور دوسری فصل میں معتل کا بیان ہے اور یہ فصل پانچ اقسام پر مشتمل ہے، جس میں سے پہلی فصل میں معتل کے قواعد بیان کیئے گئے ہیں، دوسری قسم میں مثال کی گردانیں ہیں، اور تیسری قسم میں اجوف کی گردانیں ہیں، چوتھی قسم میں ناقص ولفیف کی گردانیں ہیں، اور پانچویں قسم میں مرکبات کا بیان ہے یعنی ایسے افعال کی گردانیں ذکر کی گئی ہیں جو مہموز بھی ہوں اور معتل بھی ہوں تیسری فصل مضاعف کے بارے میں ہے، یہ دو قسموں پر مشتمل ہے، پہلی قسم میں مضاعف کے پانچ قواعد اور گردانوں کا ذکر ہے جبکہ دوسری قسم میں مرکبات ہیں، یعنی ایسی گردانوں کا ذکر ہے جو مضاعف اور مہموز سے مل کر بنتی ہیں۔

☆ چوتھا باب افادات پر مشتمل ہے یعنی کچھ ان صیغوں کے بارے میں ہے جنہیں عام صرفی شاذ قرار دیتے ہیں لیکن مصنف علیہ الرحمۃ نے اپنے استاذ گرامی حضرت سید محمد بریلوی علیہ الرحمۃ کے بیان کردہ کچھ ایسے قواعد ذکر کیئے ہیں کہ جن سے ان صیغوں کا شذوذ جاتا رہا ہے۔

☆ پھر خاتمہ میں قران پاک سے چند مشکل صیغوں کا انتخاب کر کے ان کا حل کیا گیا ہے۔

❁ فاضل جلیل عالم نبیل برادر عزیز حضرت علامہ مولانا ابو اویس مفتی محمد یوسف القادری زیدہ مجدہ نے تحریری کام کا آغاز میری یادداشت کے مطابق ضیاء التر کیب سے شروع کیا تھا...... اس کے بعد فوز و فلاح لحل نور الایضاح ...... شرح فیض الادب ...... اغراض التہذیب ...... اغراض قطبی ...... اغراض جامی ...... اغراض کافیہ ...... اغراض شرح عقائد...... اغراض مرقات ...... اغراض مراح الارواح ...... اغراض شرح نخبۃ الفکر وغیرہ جیسی درجنوں عمدہ اور مفید کتب علماء طلباء کیلئے تحریر فرمائیں اور فرمارہے ہیں۔

❁ میں سمجھتا ہوں یہ حضرت کا اہل سنت پر احسان عظیم ہے کہ کل تک ہم غیروں کے محتاج تھے...... آج ہم فخر کیساتھ یہ بات کر سکتے ہیں کہ ہمارے پاس ہمارے اساتذہ بزرگوں اور علماء اہل سنت کے تراجم وشروحات ہیں (اَلْحَمْدُلِلّٰہِ)۔

✪ اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی "اغراض علم الصیغہ" بھی ہے جس کو حضرت العلام نے بڑے عمدہ انداز احسن پرائے اور دلنشین انداز میں تحریر فرمایا ہے...... یہ علم صرف کے ہر طالب علم کی ضرورت اور گرائمر کے ہر طالب علم کی حاجت ہے ......اسے طلباء کی سہولت کے پیش نظر انتہائی سادہ اور آسان انداز میں حل فرمایا ہے...... بالعموم طلباء اس (علم الصیغہ) کے فارسی ہونے کی وجہ سے اس سے کماحقہ استفادہ نہیں کر سکتے ......لیکن علامہ محمد یوسف القادری زیدمجدہ نے اسے کھول کھول کر بیان کر دیا ہے ......اس کتاب کے ہوتے ہیں کوئی بھی "علم الصیغہ" کا طالب پریشان نہیں ہوگا ...... حضرت نے کتاب کی عربی عبارت بمع اعراب وترجمہ، فارسی عبارت بمع ترجمہ اور مخصوص مقامات پر اغراض کوسوالا ت و جوابات کی صورت میں تحریر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے حضرت العلام کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور نافع علماء وطلباء بنائے اور مصنف وشارح کیلئے صدقہ جاریہ بنائے۔

آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسٓ.

والسلام

حَرَّرَہٗ

محمد ہاشم علی نظامی

05/10/18

فہرست عنواناتِ ''اغراض علم الصیغہ''

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿عبارت﴾: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِیَدِہٖ تَصْرِیْفُ الْاَحْوَالِ وَتَخْفِیْفُ الْاَثْقَالِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْھَادِیْنَ اِلٰی مَحَاسِنِ الْاَحْوَالِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْمُضَارِعِیْنَ لَہٗ فِی الصِّفَاتِ وَالْاَعْمَالِ۔

اَمَّا بَعْدُ میگوید بندۂ نیاز مند بارگاہ ربّ صمد اَلْمُعْتَصِمُ بِذَیْلِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ محمد عنایت احمد غَفَرَلَہُ الْاَحَدُ کہ این رسالہ ایست در علم صرف، کہ بپاس خاطر شفیق محسن مجمع محاسن، حافظ وزیر علی صاحب بجزیرئہ انڈمین بمعرض تحریر در آمد۔ وُرودِ حقیر دراں جزیرہ ،نیرنگ تقدیر بودہ کتابے ازھیچ علم نزد خودنداشت، ایں رسالہ رابوضعے نگاشت، کہ بجائے میزان و منشعب وپنج گنج و زبدہ وصرف میر بکار آید،وبر فوائد دیگر، ھم مشتمل باشد نَفَعَ اللّٰہُ بِہِ الطَّالِبِیْنَ وَرَزَقَھُمْ وَاِیَّایَ اِتِّبَاعَ سُنَّۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

﴿ترجمہ﴾: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے،تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے جس کے دستِ قدرت میں حالتوں کا بدلنا ہے،اور دشوار چیزوں کا ہلکا کرنا ہے،اور درود وسلام نازل ہو اچھے کاموں کی ہدایت دینے والوں کے سردار پر،اوران کی آل پر اور تمام صحابہ پر جو اعمال وصفات میں ان کے مشابہ ہیں ،حمد وصلوۃ کے بعد سید الانبیاء کے دامن کو مضبوطی سے تھامنے والا بے نیاز رب کا محتاج بندہ محمد عنایت احمد غَفَرَلَہُ الْاَحَدُ کہتا ہے کہ یہ رسالہ علم صرف میں ہے، جو سراپا نیک اور شفقت واحسان کرنے والے حافظ وزیر علی صاحب کے دل کو خوش کرنے کیلئے ''جزیرۂ انڈمین'' میں تحریری شکل میں آیا اور حقیر کا اس جزیرہ میں آنا تقدیر کی گردش سے تھا،اور کسی بھی فن کی کوئی کتاب بھی اپنے پاس نہ تھی،اس رسالہ کو اس طریقہ پر لکھا کہ میزان ومنشعب اور پنج گنج وزُبدہ اور صرف میر کی جگہ کام آئے ،اور دوسرے فائدوں پر بھی مشتمل ہو، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے طلباء کو فائدہ دیں،اور ان طلباء کو اور مجھے رسولوں کے سردار ﷺ کی سنت کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائیں ،اللہ تعالیٰ درود وسلام نازل فرمائے ان پر اور ان کی تمام آل پر۔

﴿تشریح﴾:

خطبہ میں ایسے الفاظ لانا کہ جن سے مقصود کی طرف اشارہ ہو براعتِ استہلال کہلاتا ہے، اور یہ فصاحت و بلاغت کی قسم ہے، پس یہاں پر بھی تصریف، تخفیف، اثقال، افعال، مضارعین، اور صفات لا کر اسی چیز کا ہی قصد کیا گیا ہے۔

اشیاءِ سبعہ کا بیان:

اَمَّابَعْدُ میگوید بندہ الخ: سے غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ اشیاء سبعہ یعنی سات چیزوں کا بیان کرنا ہے۔

1: اپنا تعارف! کہ میں بے نیاز رب کی بارگاہ کا ایک محتاج اور گناہگار بندہ ہوں ......اور تاجدارِ کائنات ﷺ کی دامن اقدس کو مضبوطی سے پکڑنے والا ہوں ...... میرا نام عنایت احمد ہے ...... اللہ پاک مجھے معاف فرمائے۔

2: کتاب کے موضوع کی تعیین فرمائی ہے کہ یہ کتاب علم صرف کے بارے میں ہے۔

3: سببِ تصنیف بیان کیا کہ اس کتاب کو میں نے حافظ وزیر علی صاحب کیلئے لکھا۔

4: مقامِ تصنیف بیان کیا کہ یہ کتاب جزیرۂ انڈمین یعنی کالا پانی میں لکھی گئی ...... یاد رکھ لیں! حضرت علامہ عنایت احمد صاحب کاکوروی علیہ الرحمۃ صحیح العقیدہ سنی عالم دین تھے ...... اپنے وطن ہندوستان کی آزادی کی خاطر انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا ...... اور جگہ جگہ جا کر انگریزوں کے خلاف تقریریں کیں ...... جس کی وجہ سے برٹش حکومت نے انہیں کالا پانی جزیرہ میں قید کر دیا۔

5: حالتِ تصنیف بیان کی کہ ''علم الصیغہ'' کو میں نے قید خانے میں لکھا ...... اور اس وقت میرے پاس کسی بھی فن کی کوئی بھی کتاب موجود نہیں تھی، اور میں نے اسے صرف اپنی یادداشت کی بناء پر لکھا۔

6: عظمتِ تصنیف بیان کی ...... کہ میں نے یہ کتاب ایسی عمدہ طرز پر لکھی، کہ علم صرف کی پانچ کتابوں میزان، منشعب، پنج گنج، زبدہ اور صرفِ میر کے قائمقام بنے، یعنی یہ کتاب (علم الصیغہ) مذکورہ پانچ کتب کا نچوڑ ہے، اور علاوہ ازیں فوائد پر بھی مشتمل ہے۔

7: اپنے لئے اور طلباء کے لئے دعا کی، کہ اللہ پاک اس کتاب کے ذریعے طلباء کو فائدہ دے ...... اور ان کو اور مجھے حضور ﷺ کی سنت کی اتباع نصیب فرمائے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

کلمہ اور اس کی اقسام کا بیان

﴿عبارت﴾: این رساله مشتمل است بریك مقدمه و چهار باب و خاتمه مقدمه در تقسیم کلمه و اقسام آن ،کلمه که لفظ موضوع مفرد راگویند برسه قسم است فعل و اسم و حرف ،فعل آنکه دلالت کندبر معنی مستقل بایکے ازاز منه ثلاثه ما ضی و حال و استقبال چون ضَرَبَ وَيَضْرِبُ واسم آنکه دلالت کندبر معنی مستقل نه بایکے از ازمنه ثلاثه چون رجل ضارب و حرف آنکه دلالت کند بر معنی غیر مستقل که بے ضم کلمه دیگر فهمیده نشود چون مِنْ وَاِلٰی وَهَلْ۔

﴿ترجمہ﴾: یہ کتاب ایک مقدمہ چار باب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے،مقدمہ کلمہ کی تقسیم اور اس کی اقسام کے بیان میں ہے،کلمہ لفظ موضوع مفرد کو یعنی ایسا لفظ جو وضع کیا گیا ہو ایک معنی کیلئے،کلمہ تین قسموں پر ہے فعل اور اسم اور حرف،فعل وہ کلمہ ہے جو معنی مستقل پر دلالت کرے اور تینوں زمانوں یعنی ماضی،حال اور مستقبل میں سے کسی ایک زمانہ کیساتھ ملا ہو جیسے ضَرَبَ (مارا اس مذکر نے) اور يَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مذکر) اور اسم وہ کلمہ ہے جو دلالت کرے معنی مستقل پر اور تینوں زمانوں (حال،ماضی اور مستقبل) میں سے کسی ایک زمانے کیساتھ نہ ملا ہو جیسے رَجُلٌ (ایک مرد) اور ضَارِبٌ (مارنے والا ایک مذکر) حرف وہ کلمہ ہے جو غیر مستقل معنی پر دلالت کرے کہ بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے ہوئے سمجھا نہ جائے جیسے مِنْ اور اِلیٰ اور هَلْ

﴿تشریح﴾:

این رساله مشتمل الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ اپنی کتاب کے اجزاء کو بیان کرنا ہے کہ یہ کتاب یعنی علم الصیغہ چھ اجزاء پر مشتمل ہے......ایک مقدمہ،چار ابواب اور ایک خاتمہ۔

کلمه که لفظ الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ کلمہ کی تعریف اور اس کی اقسام کو بیان کرنا ہے۔

کہ کلمہ! اس لفظ کو کہتے ہیں جو ایک معنیٰ کے لئے وضع کیا گیا ہو۔اس کی تین قسمیں ہیں۔اسم،فعل،حرف۔

﴿سوال﴾: مصنف علیہ الرحمۃ نے کلمہ کی تقسیم کرتے ہوئے فعل کو مقدم کیوں کیا؟

﴿جواب﴾: نحوی لوگ کلمہ کی تقسیم کرتے ہوئے اسم کو مقدم رکھتے ہیں، اس لئے کہ ان کی غرض معرب اور مبنی کی بحث کرنا ہوتی ہے اور معرب اور مبنی کا زیادہ تر تعلق اسم کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے اور صرفی لوگ کلمہ کی تقسیم کرتے ہوئے فعل کو مقدم رکھتے ہیں کیونکہ ان کی غرض گردان ہوتی ہے اور گردان کا زیادہ تر تعلق فعل کے ساتھ ہوتا ہے۔

فعل کی تعریف:

فعل ان که دلالت الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ فعل کی تعریف کرنی ہے۔

❁ فعل وہ کلمہ ہے جو اپنا معنیٰ خود بتائے ......اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔

☆ یعنی فعل کے معنی سمجھنے میں کسی دوسرے لفظ کے ملانے کی ضرورت نہیں پڑتی ہے......اور یہی معنی اسم کا بھی ہے لیکن فعل کے معنی کیساتھ زمانہ بھی پایا جاتا ہے...... جیسے ضَرَبَ میں زمانہ ماضی ہے......اور اسم کے معنی کیساتھ زمانہ نہیں پایا جاتا ہے......اور یہی اسم اور فعل میں فرق ہے لیکن حرف کا معنی مستقل نہیں ہے......یعنی حرف اپنا معنی خود نہیں بتاتا ہے جب تک کہ دوسرے لفظ سے نہ ملے...... جیسے مِنْ وَاِلٰی یہ دونوں جب تک دوسرے لفظ سے نہیں ملیں گے ان کا معنیٰ سمجھ میں نہ آئے گا مثلاً مِنْ کو جب بَصَرَہ سے ملایا اور اِلٰی کو کُوْفَہ سے ملایا اور سِرْتُ مِنَ الْبَصَرَةِ اِلَی الْكُوْفَةِ کہا یعنی میں نے بصرہ سے کوفہ تک سیر کی تو اس وقت میرے سیر کی ابتداء بصرہ سے ہو رہی ہے۔

معنیٰ مستقل اور معنیٰ غیر مستقل:

❁ اور اصطلاح میں معنیٰ مستقل وہ معنی ہے جو بغیر کلمہ کے ملائے ہوئے سمجھ میں آجائے ......اور معنی غیر مستقل وہ معنی ہے جو دوسرے کلمہ کے ملائے سمجھ میں نہ آئے۔

اسم کی تعریف:

اسم آنکه دلالت الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ اسم کی تعریف کرنی ہے۔

کہ اسم وہ کلمہ ہے جو اپنا معنیٰ خود بیان کرے اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔ جیسے رَجُلٌ

حرف کی تعریف:

حرف انکه دلالت الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ حرف کی تعریف کرنی ہے۔

کہ حرف: وہ کلمہ ہے جو اپنا خود بیان نہ کر سکے بلکہ اپنا معنیٰ بیان کرنے میں دوسرے کلمے کا محتاج ہو۔

جیسے مِنْ وَاِلٰی یہ دونوں جب تک دوسرے لفظ سے نہیں ملیں گے ان کا معنیٰ سمجھ میں نہ آئے گا مثلاً مِنْ کو جب بَصَرَہ سے ملایا اور اِلٰی کو کُوْفَہ سے ملایا اور سِرْتُ مِنَ الْبَصَرَةِ اِلَی الْكُوْفَةِ کہا یعنی میں نے بصرہ سے کوفہ تک سیر کی تو پھر سمجھ میں آیا کہ من ابتداء کے معنیٰ پر مشتمل ہے اور الیٰ انتہاء کے معنیٰ پر مشتمل ہے۔

معنیٰ وزمانہ کے اعتبار سے فعل کی تقسیم

﴿عبارت﴾: فعل باعتبار معنی و زمانه برسه قسم است ماضی و مضارع و امر ـماضی آنکه دلالت کندبر وقوع معنی درزمانه گزشته چون فَعَلَ کردآن یك مردور زمانه و مضارع آنکه دلالت کند بر وقوع معنی در زمانه حال یا آئنده چون یَفْعَلُ میکند یا خواهد کردآن یك مرد در زمانۂ حال یا آینده و امر آن که دلالت کندبر طلب کارے از فاعل مخاطب بزمانه آینده چون اِفْعَلْ بکن تو یك مرد بزمانه آینده۔

﴿ترجمہ﴾: فعل معنی اورزمانہ کے اعتبار سے تین اقسام پر مشتمل ہے،(۱)ماضی (۲)مضارع (۳)امر۔ ماضی وہ فعل ہے جوگزرے ہوئے زمانے میں معنی کے واقع ہونے پر دلالت کرے جیسے فَعَلَ کیااس ایک مذکر نے زمانہ گزشتہ میں...... اور مضارع وہ فعل ہے جو دلالت کرے معنی کے ثابت ہونے پر زمانہ موجودہ یا آئندہ میں جیسے یَفْعَلُ کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مذکر زمانہ موجودہ یا زمانہ آئندہ میں......اورامروہ فعل ہے جو فاعل مخاطب سے کسی کام کے طلب پر دلالت کرے زمانہ آئندہ میں ۔جیسے اِفْعَلْ کرتو ایک مذکر زمانہ آئندہ میں ۔

﴿تشریح﴾:

فعل باعتبار معنی الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ فعل کی زمانہ کے اعتبار سے تقسیم کرنی ہے۔ کہ فعل کی باعتبارِ زمانہ تین قسمیں ہیں ۔ (۱)ماضی ۔ (۲)مضارع ۔ (۳)امر۔

ماضی ،مضارع اورامر:

☆ ذیل میں ہرایک کی تعریف ملاحظہ فرمائیں ۔

✿ ماضی وہ فعل ہے جوکسی کام کے وقوع پر دلالت کرے زمانہ گزشتہ میں ۔جیسے فَعَلَ کیااس ایک مرد نے گزشتہ زمانے میں ۔

✿ مضارع وہ فعل ہے جوکسی کام کے وقوع پر دلالت کرے زمانہ موجودہ یا زمانہ آئندہ میں ۔جیسے یَفْعَلُ کرتا ہے یا کریگا وہ ایک مرد حال یا استقبال میں ۔

❁ فعل امر وہ فعل ہے جو کسی کام کی طلب پر دلالت کرے فاعل مخاطب سے زمانہ آئندہ میں ۔ جیسے اِفْعَلْ کرتو ایک مرد زمانہ آئندہ ۔

☆ یعنی اگر وہ فعل ایسا ہے کہ فاعل اسے کر چکا ہے تو اس کو فعل ماضی کہیں گے۔
اور اگر وہ فعل ایسا ہے کہ فاعل اسے فی الحال کر رہا ہے تو اس ے حال کہیں گے۔
اور اگر وہ فعل ایسا ہے کہ فاعل زمانہ آئندہ میں اسے کریگا تو اسے استقبال کہیں گے۔
اور اگر کسی مخاطب شخص سے زمانہ آئندہ میں کسی کام کے کرنے کا مطالبہ کیا جائے تو اسے فعل امر کہیں گے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

منسوب الیہ کے اعتبار سے فعل کی تقسیم

﴿عبارت﴾: ماضی ومضارع اگر نسبت فعل دران بفاعل یعنی کنندئہ کار باشد معروف باشد چون ضَرَبَ زد آن یك مرد و یَضْرِبُ می زندیا خواهد زد آن یك مرد و اگر بمفعول باشد یعنی آن کاربروواقع شده باشد مجهول بود چون ضُرِبَ زده شد آن یك مرد وَ یُضْرَبُ زده می شود یا باز ده خواهد شد آن یك مردو امرمذکور نمی باشد مگر معروف ماضی و مضارع معروف و مجهول اگر دلالت بر ثبوت کارے کند اثبات باشد چون نَصَرَ، یَنْصُرُ واگر بر نفی دلالت کند نفی چون مَاضَرَبَ وَلَا یَضْرِبُ۔

﴿ترجمہ﴾: ماضی اور مضارع میں اگر فعل کی نسبت فاعل یعنی کام کرنے والے کیساتھ ہو تو معروف ہوگا جیسے ضَرَبَ مارا اس ایک مذکر نے اور یَضْرِبُ مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مذکر اور اگر فعل کی نسبت مفعول کیساتھ ہو یعنی جس پر کام واقع ہوا ہو اس کیساتھ ہو تو مجہول ہوگا جیسے ضُرِبَ مارا گیا وہ ایک مذکر اور یُضْرَبُ مارا جاتا ہے یا مارا جائیگا وہ ایک مذکر اور امر مذکور نہیں ہوتا ہے مگر معروف ۔ پھر ماضی اور مضارع معروف و مجہول اگر کسی کام کے ثبوت پر دلالت کرے تو مثبت ہوگا جیسے نَصَرَ، یَنْصُرُ اور اگر کسی کام کی نفی پر دلالت کرے تو منفی ہوگا جیسے مَاضَرَبَ نہیں مارا اس ایک مذکر نے مَاضُرِبَ نہیں مارا گیا وہ ایک مذکر ۔ لَا یَضْرِبُ نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا وہ ایک مذکر لَا یُضْرَبُ نہیں مارا جاتا ہے یا نہیں مارا جائیگا وہ

ایک مذکر۔

﴿تشریح﴾:

ماضی و مضارع اگر الخ سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ منسوب الیہ کے اعتبار سے فعل کی تقسیم کرنی ہے۔

☆ باعتبارِ منسوب الیہ فعل کی دو قسمیں ہیں۔(۱) معروف۔(۲) مجہول۔

فعل معروف اور فعل مجہول:

❁ اگر فعل کی نسبت فاعل کی طرف کی گئی ہو تو اسے فعل معروف کہیں گے......فعل ماضی ہو......یا مضارع ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ......یایَضْرِبُ زَیْدٌ۔ ان دونوں فعلوں میں زَیْدٌ اضَرَبَ اور یَضْرِبُ کا فاعل ہے۔

☆ اور اگر فعل کی نسبت مفعول کی طرف کی گئی ہو تو اسے فعل مجہول کہیں گے......اور فعل کی نسبت مفعول کی طرف اسی وقت ہوگی جب فعل کا فاعل مذکور نہ ہو جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ مارا گیا زید۔اس مثال میں ضُرِبَ فعل اور زَیْدٌ مفعول بہ ہے اور ضُرِبَ کی نسبت زَیْدٌ مفعول بہ کی طرف ہو رہی ہے اور یہاں ضُرِبَ ماضی مجہول ہے۔

❁ جس طرح فعل! معروف و مجہول ہوتا ہے......اسی طرح مصدر بھی معروف و مجہول ہوتا ہے......کیونکہ فعل کی طرح مصدر کے بھی فاعل و مفعول ہوتے ہیں۔

﴿نوٹ﴾: فعل امر کی مذکورہ تعریف صرف امر حاضر معروف پر ہی صادق آتی ہے، اس لئے کہ فاعل مخاطب صرف امر حاضر معروف کا ہی ہوتا ہے......رہی بات امر حاضر مجہول کی اور امر غائب معلوم و مجہول کی! تو وہ مصنف علیہ الرحمۃ کے ''امر'' نہیں بلکہ مضارع باللام ہیں یعنی مضارع کے ہی صیغوں پر لام کو داخل کر دیا گیا ہے۔

امر مذکور نمی الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ فعل امر کی جو تعریف کی گئی ہے(فعل امر وہ فعل ہے جو کسی کام کی طلب پر دلالت کرے فاعل مخاطب سے زمانہ آئندہ میں) وہ! فعل مضارع معروف سے بنایا جائے گا۔

اثبات و نفی کے اعتبار سے فعل کی تقسیم:

ماضی و مضارع الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ اثبات و نفی کے اعتبار سے فعل کی تقسیم کرنی ہے۔

کہ اثبات و نفی کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مثبت۔ (۲) منفی۔

کہ ماضی اور مضارع! معروف ہوں یا مجہول اگر کسی کام کے ثابت ہونے کو بتلائیں تو مثبت کہلائیں گے جیسے نَصَرَ اور یَنْصُرُ اور اگر ماضی اور مضارع کسی کام کے نہ ہونے پر دلالت کریں تو منفی کہلائیں گے۔مَاضَرَبَ وَلَایَضْرِبُ۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

حروفِ اصلیہ کی تعداد کے اعتبار سے تقسیم

﴿عبارت﴾: فعل باعتبار تعداد حروف اصلی بردو قسم است ثلاثی ورباعی ثلاثی آنکه سه حروف اصلی دراو باشد چون نَصَرَ وَيَنْصُرُ رباعی آنکه چهار حروف اصلی دراو باشد چون بَعْثَرَ يُبَعْثِرُ وهریکے ازاں هر دو مجرد باشد که حروف اصلی ثلثه یا اربعه زیادتی در ماضی نداشته باشد یا مزید فیه که دراں در ماضی زیادت بر حروف اصلی باشد مثال مجرد نَصَرَ يَنْصُرُ مثال ثلاثی مزید فیه اِجْتَنَبَ اَكْرَمَ مثال رباعی مجرد بَعْثَرَ مثال رباعی مزید تَسَرْبَلَ اِبْرَنْشَقَ۔

﴿ترجمہ﴾: حروف اصلی کی تعداد کے اعتبار سے فعل دو قسم پر ہے ثلاثی اور رباعی ۔ثلاثی وہ فعل ہے کہ اس میں تین حرف اصلی ہوتے ہیں جیسے نَصَرَ اور يَنْصُرُ اور رباعی وہ فعل ہے کہ اس میں چار حرف اصلی ہوتے ہیں جیسے بَعْثَرَ يُبَعْثِرُ اور ان دونوں میں سے ہر ایک یا مجرد ہوگا کہ اس کی ماضی میں تین یا چار حروف اصلی کے علاوہ کوئی زائد حرف نہ ہوگا یا مزید فیہ کہ اس کے ماضی میں حروف اصلیہ کے علاوہ کوئی زائد حرف بھی ہوگا جیسے اِجْتَنَبَ اور اَكْرَمَ رباعی مجرد کی مثال بَعْثَرَ اور رباعی مزید فیہ کہ مثال تَسَرْبَلَ اور اِبْرَنْشَقَ۔

﴿تشریح﴾:

فعل باعتبار تعداد الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ حروفِ اصلیہ کی تعداد کے اعتبار سے فعل کی تقسیم کر نی ہے۔کہ باعتبارِ تعدادِ حروفِ اصلیہ فعل کی دو قسمیں ہیں۔(۱) ثلاثی ۔ (۲) رباعی ۔

ثلاثی : وہ فعل ہے کہ جس میں تین حروف اصلی ہوں ......ثلاثی کی مثال ماضی میں نَصَرَ ہے اور مضارع میں يَنْصُرُ ہے ''ن ،ص ،ر'' حروف اصلی ہیں......مضارع کے صیغے میں ''الف ،تاء ،یاء ،نون'' یہ علامتیں ہیں ۔

رباعی : وہ فعل ہے کہ جس میں چار حروف اصلی ہوں۔جیسے بَعْثَرَ اس میں ''ب ،ع ،ث ،ر'' چار حروف اصلی ہیں......اسی طرح مضارع کا صیغہ يُبَعْثِرُ ہے اس میں بھی ''ب ،ع ،ث ،ر'' اصلی ہیں......اور یا مضارع کی علامت ہے۔

۞ یاد رکھ لیں !اصل میں فعل کی یہ دو ہی قسمیں ہیں۔(۱) ثلاثی ......(۲) رباعی ۔......رہی بات ثلاثی مزید فیہ اور

رباعی مزید وغیرہ کی.....تو وہ سب ان کے تابع ہیں۔

ثلاثی ورباعی کی تقسیم:

وھریکے ازاں ھر دو الخ سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ فعل ثلاثی اور رباعی کی تقسیم کرنی ہے۔

کہ فعل ثلاثی ورباعی میں سے ہرایک کی دو قسمیں ہیں۔(۱) مجرد۔ (۲) مزید فیہ۔

تو اس طرح یہ چار قسمیں ہونگی۔(۱) ثلاثی مجرد۔(۲) ثلاثی مزید فیہ۔(۳) رباعی مجرد۔(۴) رباعی مزید فیہ۔

ثلاثی مجرد: وہ فعل ہے کہ جس کی ماضی میں تین حروف اصلی سے زائد کوئی حرف نہ ہو۔

جیسے نَصَرَ۔ضَرَبَ اور سَمِعَ وغیرہ۔

ثلاثی مزید فیہ: وہ فعل ہے کہ جس کی ماضی میں تین حروف اصلی سے زائد بھی کوئی حرف ہو۔

جیسے اَکْرَمَ اس میں الف زائد ہے اور اِجْتَنَبَ اس میں الف اور تا زائد ہے۔

رباعی مجرد: وہ فعل ہے کہ جس کی ماضی میں چار حروف اصلی سے زائد کوئی حرف نہ ہو۔جیسے بَعْثَرَ ۔

رباعی مزید فیہ : وہ فعل ہے کہ جس کی ماضی میں چار حروف اصلی سے زائد بھی کوئی حرف ہو۔

جیسے تَسَرْبَلَ ،اِبْرَنْشَقَ

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

اقسام حروف کے اعتبار سے فعل کی تقسیم

﴿عبارت﴾: فعل باعتبار اقسام حروف بر چهارم قسم است صحیح و مهموزومعتل و مضاعف صحیح آنست که در حروف اصلی وے همزه و حرف علت و دو حرف یك جنس نباشد حرف علت واؤوالف وياء را گویند که مجموعه آن وائے باشد امثله که گزشته از صحیح بوده و مهموز آن که در حروف اصلی وے همزه باشد پس اگر بجائے فاء باشد آن را مهموز فا گویند چوں اَمَرَ واگر بجائے عین باشد مهموز عین چوں سَأَلَ واگر بجائے لام باشد مهموز لام چوں قَرَأَ۔

﴿ترجمہ﴾: حروف کی اقسام کے اعتبار سے فعل کی چار قسمیں ہیں ،صحیح اور مہموز اور معتل اور مضاعف ۔صحیح وہ فعل ہے کہ اس کے حروف اصلی میں ہمزہ اور حرف علت اور دو حرف ایک جنس کے نہ ہوں اور حرف علت

واؤاور الف اور یاء کو کہتے ہیں اس کا مجموعہ وائے ہے گزری ہوئی مثالیں صحیح کی تھیں مہموز وہ فعل ہے کہ اس کے حروف اصلی میں سے کوئی حرف ہمزہ ہو پھر اگر ہمزہ فاء کلمہ کی جگہ ہو تو اس کو مہموز فاء کہتے ہیں جیسے اَمَـرَ اور اگر عین کلمہ کی جگہ ہو تو اس کو مہموز عین کہتے ہیں جیسے سَـــأَلَ اور اگر لام کلمہ کی جگہ ہو تو اس کو مہموز لام کہتے ہیں جیسے قَرَأَ۔

﴿تشریح﴾:

فعل باعتبار اقسام الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ اقسام حروف کے اعتبار سے فعل کی تقسیم کرنی ہے، کہ حروف کی اقسام کے اعتبار سے فعل کی چار قسمیں ہیں۔(۱) صحیح۔(۲) مہموز۔(۳) معتل۔(۴) مضاعف۔

❁ اس لئے کہ اگر فعل ایسے حروف سے مرکب ہے جن میں سے کوئی حرف ہمزہ اور حرف علت نہ ہو اور نہ ہی دو حروف صحیح ایک جنس کے ہوں تو ایسے فعل کو صحیح کہتے ہیں جیسے نَصَرَ یہ ایسا فعل ہے کہ اس کے حروف اصلی میں ہمزہ اور حرف علت اور دو حروف صحیح ایک جنس کے نہیں ہیں، اور اگر حروف اصلیہ کی جگہ کوئی حرف ہمزہ ہو تو اسے مہموز کہتے ہیں اور مہموز کی تین قسمیں ہیں۔مہموز الفاء......مہموز العین......اور مہموز اللام۔

صحیح اور مہموز کی تعریف:

صحیح: وہ فعل ہے کہ جس کے حروفِ اصلی میں حرفِ علت، ہمزہ اور دو حرف ایک جنس کے نہ ہوں۔ جیسے ضَرَبَ، نَصَرَ۔

مہموز: وہ فعل ہے کہ جس کے حروفِ اصلی میں ہمزہ ہو......پھر اس کی تین قسمیں ہیں۔

مہموز الفاء: وہ فعل ہے جس کے فاء کلمہ کے مقابلے میں ہمزہ ہو۔جیسے اَمَرَ۔

مہموز العین: وہ فعل ہے کہ جس کے عین کلمہ کے مقابلے میں ہمزہ ہو۔جیسے سَأَلَ۔

مہموز اللام: وہ فعل ہے کہ جس کے لام کلمہ کے مقابلے میں ہمزہ ہو۔قَرَأَ۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

معتل کی تعریف و تقسیم

﴿عبارت﴾: معتل آنکہ در حروف اصلی وے حرف علت بودا کریك باشد آن راسہ قسم است معتل فا......کہ آنرا مثال گویند چوں وَعَدَ وَیَسَرَ ومعتل عین کہ آن را جوف گویند چوں قَالَ وَبَاعَ ومعتل لام کہ آنرا ناقص گویند چوں دَعَاوَرَمٰی واگر دو حرف علت باشد

آنرا لفیف گویند و آن بردو قسم است مقرون که هر دو حرف علت متصل باشد چون طَوَیٰ ومفروق اگر منفصل باشد چون وَقٰی مضاعف آن است که در حروف اصلی وے دو حرف یك جنس باشد چون فَرَّ وَزَلْزَلَ۔

﴿ترجمہ﴾: معتل وہ فعل ہے کہ اس کے حروف اصل میں کوئی حرف علت ہو اگر حرف علت ایک ہو تو اس کی تین قسمیں ہیں معتل فا...... کہ اس کو مثال کہتے ہیں جیسے وَعَدَ اس سے ایک مرد نے وعدہ کیا اور یَسَرَ نرم ہو اوہ ایک مذکر معتل عین کہ اس کو اجوف کہتے ہیں جیسے قَالَ کہا اس ایک مذکر نے اور بَاعَ بیچا اس کو ایک مذکر نے اور معتل لام کہ اس کو ناقص کہتے ہیں جیسے دَعَا پکارا اس ایک مذکر نے اور رَمٰی پھینکا اس ایک مذکر نے اور اگر حرف علت دو ہوں اس کو لفیف کہتے ہیں اور وہ دو قسموں پر ہے مقرون کہ دونوں حرف علت متصل ہوں جیسے طَوَیٰ لپیٹا اس ایک مذکر نے اور مفروق اگر دونوں حرف علت جدا جدا ہوں جیسے وَقٰی حفاظت کیا اس ایک مذکر نے مضاعف وہ ہے کہ اس کے حروف اصلیہ میں دو حرف صحیح ایک جنس کے ہوں جیسے فَرَّ بھاگا وہ ایک مذکر اور زَلْزَلَ ڈرایا اس ایک مذکر نے۔

﴿تشریح﴾:

معتل آنکه در حروف الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ معتل کی تعریف و تقسیم کرنی ہے۔

معتل کی تعریف: وہ فعل ہے کہ جس کے حروفِ اصلیہ میں حرفِ علت ہو۔

معتل کی تقسیم: معتل کی دو قسمیں ہیں۔......

(۱) معتل بیک حرف......(یعنی وہ جس میں ایک حرف علت ہو)۔......

(۲) معتل بدو حرف......(یعنی وہ جس میں دو حرف علت ہوں)۔

معتل بیک حرف کا بیان:

✿ اگر فعل میں ایک حرف علت ہو تو اس کی تین قسمیں ہیں۔

1: **معتل الفاء**......وہ ہے کہ اس کے فاء کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ہو جیسے وَعَدَ۔

مثال کی وجہ تسمیہ:

☆ معتل الفاء کو مثال بھی کہتے ہیں اور مثال کہنے کی وجہ یہ ہے کہ معتل الفاء بعض جگہوں کے علاوہ معتل فاء کی گردان صحیح کی طرح ہوتی ہے اس لئے اس کو مثال کہتے ہیں۔

2: **معتل العین:** وہ ہے جس کے عین کلمہ کے مقابلے میں حرفِ علت ہو......جیسے قَالَ جو کہ اصل میں قَوَلَ ہے۔

اجوف کی وجہ تسمیہ:

معتل العین کو اجوف بھی کہتے ہیں...... کیونکہ اجوف! جوف سے بنا ہے اور جوف کا معنیٰ ''پیٹ'' ہے اور پیٹ جسم کے درمیان یعنی سینہ اور سرین کے بیچ ہوتا ہے تو جس طرح پیٹ درمیان میں ہوتا ہے ایسے ہی حرف علت اگر عین کلمہ کی جگہ ہو تو وہ بھی فاء اور لام کلمہ کے درمیان ہو گا اسی لئے اس کو اجوف بھی کہتے ہیں، کہ اس میں حرف علت فا کلمہ اور لام کلمہ کے درمیان ہوتا ہے۔

3: **معتل اللام**: وہ جس کے لام کلمہ کے مقابلے میں حرفِ علت ہو......اس کو ناقص بھی کہتے ہیں۔ جیسے دَعَا، رَمٰی ......دَعَا اصل میں دَعَوَ تھا اور رَمٰی اصل میں رَمَیَ تھا۔

ناقص کی وجہ تسمیہ:

معتل اللام کو ناقص اسلئے کہتے ہیں کہ حرف علت کے آخر میں آجانے کی وجہ سے صیغہ میں نقص آجاتا ہے۔

معتل بدو حرف کا بیان:

✿ اور اگر فعل میں دو حرفِ علت ہوں تو اسے معتل کیساتھ ساتھ لفیف بھی کہتے ہیں لیکن اس کا نام معتل بدو حرف ہے، جیسا کہ ماقبل میں بیان ہوا......معتل بدو حرف کی بھی دو قسمیں ہیں۔

(۱) **لفیف مفروق**: وہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں دو حروفِ علت الگ الگ ہوں یعنی فاء اور لام کلمہ کے مقابلے میں دو حرفِ علت ہوں۔ جیسے وَقٰی۔

لفیفِ مفروق کی وجہ تسمیہ:

لفیف مفروق کو مفروق اس لئے کہتے ہیں کہ مفروق کا معنی ہے جدا کیا ہوا اس قسم میں دو حرف علت کے درمیان ایک حرف صحیح بھی ہوتا ہے جس نے دونوں حروف علت کے درمیان جدائی ڈال دی ہوتی ہے جیسے وَقٰی۔

(۲) **لفیف مقرون**: وہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں دو حروف علت ایک ساتھ ہوں یعنی فاء اور عین کلمہ کے مقابلے میں ہوں جیسے یَوْمٌ یا عین اور لام کلمہ کے مقابلے میں ہوں۔ جیسے طَوٰی۔

لفیفِ مقرون کی وجہ تسمیہ:

لفیفِ قرون کو لفیفِ مقرون اسلئے کہتے ہیں کہ مقرون کا معنی ہے ملا ہوا......اور اس قسم میں دونوں حرف علت متصل ہوتے ہیں۔ جیسے طَوٰی اس مثال میں واؤ اور الف کے درمیان کوئی صحیح حرف نہیں آیا ہے، مضاعف کی مثال فَرَّ مضاعف ثلاثی ہے اصل میں فَرَرَ تھا پہلی را کو ساکن کر کے دوسری را کو اس میں ادغام کر دیا فَرَّ ہو گیا اور زَلْزَلَ مضاعف رباعی ہے اس میں فا کلمہ اور لام اول اور عین کلمہ اور لام ثانی ایک جنس کے ہیں۔

مضاعف کا بیان:

مضاعف آن است الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ مضاعف کا بیان کرنا ہے۔

مضاعف کا لغوی معنیٰ دوگنا۔

مضاعف: وہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں دو حرف ایک جنس کے ہوں۔

مضاعف کی وجہ تسمیہ:

مضاعف کا معنیٰ ہے دوگنا ہے دوگنا ہے اور اس میں بھی دو حرف ایک جنس کے ہوتے ہیں، پس گویا کہ یہ دوگنا کیا ہوا ہے ......اسے ''اصم'' بھی کہا جاتا ہے، اصم کا معنیٰ سخت ہے اور ایک جنس کے دو حروف مکرر ہونے کی وجہ سے اس میں شدت اور سختی پائی جاتی ہے۔

☆ مضاعف کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مضاعف ثلاثی۔ (۲) مضاعف رباعی۔

مضاعف ثلاثی: وہ ہے کہ جس میں دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوں یعنی خواہ فاء اور عین کلمہ میں ہوں یا عین اور لام کلمہ میں ہوں جیسے دَدَنَ......مَدَّ جو کہ اصل میں مَدَدَ ہے۔

مضاعف رباعی: وہ ہے جس کے فاء اور لام اول......عین اور لام ثانی کے مقابلے میں دو حرف ایک جنس کے ہوں۔ جیسے زَلْزَلَ، عَسْعَسَ۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

ابحاث مذکورہ کا خلاصہ

﴿عبارت﴾: پس کل اقسام دہ باشد یک صحیح وسہ مہموز وپنج معتل ویک مضاعف صرفیان بسبب کثرت مباحث صرفیہ ہفت را اعتبار کردہ اند کہ دریں بیت مذکور اندبیت صحیح است و مثال است و مضاعف لفیف و ناقص و مہموز واجوف۔

﴿ترجمہ﴾: پس فعل کی کل دس قسمیں ہیں ایک صحیح اور تین مہموز اور پانچ معتل اور ایک مضاعف صرفیوں نے فن صرف کی بحثوں کے زیادہ ہونے کے سبب صرف سات قسموں کا اعتبار کیا ہے جو اس شعر میں مذکور ہیں ۔(۱) صحیح (۲) مثال (۳) مضاعف (۴) لفیف (۵) ناقص (۶) مہموز (۷) اجوف۔

﴿تشریح﴾:

پس کل اقسام الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ یہاں تک دس اقسام بیان ہوگئی

ہیں، ایک صحیح، تین مہموز، پانچ معتل اور ایک مضاعف......صرفی لوگ مباحث صرفیہ کی کثرت کی بدولت اختصاراً انہیں سات اقسام قرار دیتے ہیں...... جوکہ اس شعر میں مذکور ہیں۔

صحیح است ومثال است ومضاعف　　　　لفیف و ناقص ،مہموز واجوف

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

اشتقاق وعدم اشتقاق کے اعتبار سے اسم کی تقسیم

﴿عبارت﴾: اسم برسہ قسم است مصدر و مشتق و جامد مصدر آنکہ دلالت کندبر کارے ودر آخر معنی فارسیش دَنْ یا تَنْ باشد چون الضرب زدن والقتل کشتن و مشتق آنکہ بر آوردہ باشد از فعل چون ضَارِبٌ وَمِنْصَرٌ وجامد آنکہ نہ مصدر باشد و نہ مشتق چون رَجُلٌ وَجَعْفَرٌ مصدر و مشتق مثل فعل خود ثلاثی ورباعی مجرد ومزید فیہ می باشد وہم باقسام دہ گا نہ صحیح وغیر ہ منقسم می شودوجامد باعتبار تعداد حروف یا ثلاثی می باشد مجرد چون رجل ومزید فیہ چون حِمَارٌ یا رباعی مجردچون جَعْفَرٌ و مزید فیہ چون قِرْطَاسٌ یا خماسی مجرد چون سَفَرْجَلٌ ومزید فیہ چون قَبَعْثَرىٰ وباعتبار انواع حروف اقسام دہ گانہ منقسم می شود چون فعل تصریفات بسیارمی دار دو اسم کم و حرف مطلقا ندار د لهٰذا نظر صرفی بیشتر متعلق بفعل است۔

﴿ترجمہ﴾: اسم تین قسم پر ہے مصدر، مشتق اور جامد۔ مصدر وہ اسم ہوتا ہے جو کسی کام پر دلالت کرے اور اس کے فارسی معنی کے آخر میں دَنْ یا تَنْ ہوگا جیسے الضرب زَدَنْ ۔(مارنا) اور القتل کشتن (قتل کرنا) اور مشتق وہ اسم ہے جو فعل سے بنایا گیا ہو جیسے ضَارِبٌ مارنے والا اور مِنْصَرٌ مدد کرنے کا آلہ اور جامد وہ اسم ہے جو نہ مصدر اور مشتق جیسے رجل (مرد) جَعْفَرٌ (نہر اور دودھ دینے والی اونٹنی) مصدر اور مشتق اپنے فعل کی طرح ثلاثی اور رباعی مجرد اور مزید فیہ ہوتے ہیں، نیز صحیح، مہموز، معتل اور مضاعف ہو کر دس قسموں میں تقسیم ہوتے ہیں اور جامد حروف کی تعداد کے اعتبار سے ثلاثی ہوگا جیسے رجل اور مزید فیہ جیسے حِمَارٌ یا رباعی مجرد جیسے جَعْفَرٌ اور مزید فیہ جیسے قِرْطَاسٌ (کاغذ) یا خماسی مجرد ہوگا جیسے سَفَرْجَلٌ اور یا خماسی مزید فیہ ہوگا جیسے قَبَعْثَرىٰ (بڑا یا زبردست اونٹ) اور جامد حروف کی قسموں کے اعتبار سے دس قسموں میں منقسم ہوگا چونکہ فعل زیادہ گردان رکھتا ہے اور اسم کم اور حرف مطلق طور سے گردان نہیں رکھتا لہٰذا صرفیوں کی نظر اکثر فعل سے متعلق ہے۔

﴿تشریح﴾:

اسم بر سہ قسم الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ اسم کی تقسیم کرنی ہے کہ اسم کی تین قسمیں ہیں۔
(۱)مصدر۔ (۲)مشتق۔ (۳)جامد۔

مصدر کی تعریف: وہ اسم ہے جو کسی کام کے ہونے یا کرنے پر دلالت کرے اور اس کی پہچان فارسی میں یہ ہے کہ اس کے معنی کے آخر میں دَنْ یا تَنْ ہوگا اور اردو میں یہ ہے کہ اس کے آخر میں ''نا'' آئیگا جیسے مارنا اور کھانا۔

مصدر اور اسم مصدر میں فرق:

بعض حضرات کے نزدیک تو ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے...... دونوں ہی ایک چیز ہیں، اور اکثر متقدمین کی رائے بھی یہی ہے جبکہ متاخرین ان دونوں میں فرق کرتے ہیں، کہ

مصدر: وہ ہوتا ہے کہ جس میں دو باتیں پائی جائیں۔
(۱) وہ فقط وصف پر دلالت کرے۔ (۲) اس میں اپنے فعل کے تمام حروف موجود ہوں خواہ لفظاً موجود ہوں یا تقدیراً موجود ہوں یا تعویضاً موجود ہوں اور اس کے حروف اپنے فعل کے حروف کے برابر ہوں یا زیادہ ہوں لیکن کم نہ ہوں۔

لفظاً کی مثال: ضَرْبٌ ! اس میں ضَرَبَ کے تمام حروف موجود ہیں۔

تقدیراً کی مثال ھُدًی اس کا فعل ھَدَیَ ہے، اب ھُدًی میں تلفظ کے اعتبار سے یاء اگر چہ محذوف ہے لیکن اصل کے اعتبار سے موجود تھی، بعد میں حذف ہوگئی، تو تقدیراً یاء موجود ہے۔

تعویضاً کا مطلب یہ ہے کہ حرفِ محذوف کے عوض میں کوئی اور حرف آیا ہو جیسے عِدَةٌ ! وَعَدَ کا مصدر ہے...... یہ اصل میں وِعْدٌ تھا اس میں اگر چہ واؤ محذوف ہے لیکن تعویضا واؤ موجود ہے کہ اس کے عوض تاء آئی ہے۔

اسم مصدر: وہ ہوتا کہ جس میں یہ مذکورہ باتیں نہ پائی جائیں، وہ محض وصف پر دلالت نہ کرتا ہو بلکہ ایک اعتبار سے اس نے اسم کی حیثیت اختیار کی ہو...... اور اس میں اپنے فعل کے سارے حروف موجود نہ ہوں بلکہ اس کے حروف اپنے فعل کے حروف سے کم ہوں۔ جیسے عَطَاءٌ یہ اَعْطٰی سے اسم مصدر ہے (خود مصدر اِعْطَاءٌ ہے) یہ اسم مصدر اس لئے ہے کہ یہ محض وصف پر دلالت نہیں کرتا کہ اس کا معنیٰ دینا نہیں ہے بلکہ عَطَاءٌ اس چیز کو کہتے ہیں جو دی جائے، تو اس نے اسم کی حیثیت اختیار کی ہے یہ اِعْطَاءٌ کا اسم مصدر ہے اور اس میں اپنے فعل کے تمام حروف موجود نہیں، بلکہ کم ہیں، کیونکہ اَعْطٰی فعل کے شروع میں ہمزہ ہے جو عَطَاء کے شروع میں نہیں، اسی طرح کَلَامٌ یہ کَلَّمَ سے اسم مصدر ہے کیونکہ یہ محض وصف پر دلالت نہیں کرتا، اس کا معنیٰ ہے بات چیت، گفتگو، اگر وصف پر دلالت کرتا تو اس کا معنیٰ ہوتا گفتگو کرنا۔ کیونکہ مصدر کی علامت یہ ہے کہ اس کے اردو کے معنیٰ کے آخر میں ''نا'' آتا ہے جیسے تَکْلِیْمًا کا معنیٰ ہے کَلَام کرنا، یہ مصدر

ہے اور اس کَلَامٌ میں اپنے فعل کے تمام حروف موجود نہیں ہیں بلکہ اس سے کم ہیں، کیونکہ کَلَّمَ میں دو لام ہیں جبکہ کَلَامٌ میں ایک لام ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

مشتق کی تعریف: وہ اسم ہے جو فعل سے بنایا گیا ہو۔ جیسے ضَارِبٌ جو بنا ہے یَضْرِبُ سے۔ اور مِنْصَرٌ جو بنا ہے یَنْصُرُ سے۔

جامد کی تعریف: وہ اسم ہے جو نہ مصدر ہو......اور نہ ہی مشتق ہو۔ یعنی وہ نہ تو کسی سے بنا ہو اور نہ ہی اس سے کوئی بنایا جائے......جیسے رَجُلٌ (یہ اسم جامد ثلاثی کی مثال ہے)......اور جَعْفَرٌ (یہ اسم جامد رباعی کی مثال ہے)۔

حروف اصلیہ کی تعداد کے اعتبار سے مصدر و مشتق کی تقسیم:

مصدر و مشتق مثل فعل الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ حروف اصلیہ کی تعداد کے اعتبار سے مصدر و مشتق کی تقسیم کرنی ہے......کہ جیسے فعل کی حروف اصلی کی تعداد کے اعتبار سے چار قسمیں تھیں......اسی طرح مصدر و مشتق کی بھی حروف اصلیہ کی تعداد کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں۔

☆ یعنی جس طرح فعل ثلاثی مجرد......اور ثلاثی مزید فیہ......اور رباعی مجرد......اور رباعی مزید فیہ ہوتا ہے......اسی طرح مصدر اور مشتق بھی ثلاثی مجرد......اور ثلاثی مزید فیہ......اور رباعی مجرد......اور رباعی مزید فیہ ہوتا ہے......۔

اقسام حروف کے اعتبار سے مصدر و مشتق کی تقسیم

وھم باقسام دہ الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ اقسام حروف کے اعتبار سے مصدر و مشتق کی تقسیم کرنی ہے۔ کہ جس طرح فعل کی اقسام حروف کے اعتبار سے دس قسمیں تھیں، اسی طرح مصدر و مشتق کی بھی اقسام حروف کے اعتبار سے دس قسمیں ہیں یعنی ایک صحیح، تین مہموز، پانچ معتل اور ایک مضاعف، اب ہر ایک کی مثال پیش کی جاتی ہے

❁ مصدر صحیح جیسے اَلنَّصْرُ......مصدر معتل فا جیسے اَلْوَعْدُ......مصدر معتل عین جیسے اَلْقَوْلُ......مصدر معتل لام جیسے اَلرَّمْیُ......مصدر مہموز فا جیسے اَلْاَمْرُ......مصدر مہموز لام جیسے اَلْقِرَأَۃُ......مصدر مہموز العین جیسے اَلسُّوَالُ......مصدر مضاعف کی مثال اَلْمَدُّ......مصدر لفیف مفروق کی مثال اَلْوِقَایَۃُ......مصدر لفیف مقرون کی مثال جیسے اَلطَّیُّ۔

❁ اسم مشتق کی صحیح مہموز معتل لفیف اور مضاعف کی مثالیں اس طرح ہیں مشتق ثلاثی مجرد صحیح جیسے ضَارِبٌ......مہموز فا کی مثال اٰمِرٌ......مہموز عین کی مثال سَائِلٌ......مہموز لام کی مثال قَارِیٌٔ......معتل فاء جیسے وَاعِدٌ......معتل عین جیسے قَائِلٌ......معتل لام جیسے رَامِیٌ......لفیف مفروق جیسے وَاقِیٌ......مشتق لفیف مقرون جیسے طَائِیٌ......نیز مشتق ثلاثی مزید معتل فا جیسے مُوَقِّرٌ......معتل عین مُعَیَّنٌ......معتل لام جیسے مُنَادِی......لفیف مفروق جیسے مُوَلِّیٌ......لفیف مقرون

کی مثال مُحْیٍ...... مشتق مہموز فا کی مثال مُؤْتَمِرٌ...... مشتق صحیح کی مثال مُسْتَخْرِجٌ اور مشتق مضاعف جیسے مُحِبٌّ۔

وجامد باعتبار تعداد حروف الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ باعتبار تعداد حروف !اسم جامد کی تقسیم کرنی ہے۔
کہ حروف اصلیہ کی تعداد کے اعتبار سے جامد کی چھ قسمیں ہیں۔

اسم جامد کی چھ اقسام:

نمبر شمار	اقسام	مثالیں	معانی
1	ثلاثی مجرد	رَجُلٌ	مرد
2	ثلاثی مزید فیہ	حِمَارٌ	گدھا
3	رباعی مجرد	جَعْفَرٌ	چھوٹی نہر
4	رباعی مزید فیہ	قِرْطَاسٌ	کاغذ
5	خماسی مجرد	سَفَرْجَلٌ	بہی پھل
6	خماسی مزید فیہ	قَبَعْثَرٰی	موٹا اونٹ

اوزان اسم جامد:

اسم جامد کی یہ جو چھ اقسام ابھی بیان ہوئیں ہیں (۱) ثلاثی مجرد۔(۲) ثلاثی مزید فیہ۔(۳) رباعی مجرد۔ (۴) رباعی مزید فیہ۔(۵) خماسی مجرد۔(۶) خماسی مزید فیہ۔ان میں سے ہر ہر قسم کے کچھ نہ کچھ اوزان ہیں، اور اسم جامد ان میں سے کسی ایک وزن پر استعمال ہوگا، بعض کے اوزان مقرر ہیں اور بعض کے اوزان غیر متعین ہیں۔

اسم جامد ثلاثی مجرد کے 10 اوزان ہیں:

نمبر شمار	وزن	مثال	معنیٰ	نمبر شمار	وزن	مثال	معنیٰ
1	فَعَلٌ	فَرَسٌ	گھوڑا	6	فِعَلٌ	عِنَبٌ	انگور
2	فَعُلٌ	عَضُدٌ	بازو	7	فِعْلٌ	حِبْرٌ	دوات کی روشنائی، عالم
3	فَعِلٌ	كَتِفٌ	کندھا	8	فُعُلٌ	عُنُقٌ	گردن
4	فَعْلٌ	فَلْسٌ	پیسہ	9	فُعَلٌ	صُرَدٌ	لٹورہ (پرندے کا نام)
5	فِعِلٌ	اِبِلٌ	اونٹ	10	فُعْلٌ	قُفْلٌ	تالا

❁ اسم جامد ثلاثی مزید فیہ کے اوزان کثیر ہیں اور غیر متعین ہیں، اس لئے بیان نہیں کئے جا سکتے۔

اسم جامد رباعی مجرد کے 5 اوزان ہیں:

نمبر شمار	وزن	مثال	معنیٰ	نمبر شمار	وزن	مثال	معنیٰ
1	فَعْلَلٌ	جَعْفَرٌ	نہر	4	فِعْلَلٌ	دِرْھَمٌ	چاندی کا سکہ
2	فُعْلُلٌ	بُرْثُنٌ	پنجہ	5	فِعَلٌّ	قِمَطْرٌ	بستہ، موٹا اونٹ
3	فِعْلِلٌ	زِبْرِجٌ	زینت، سونا	☆	☆☆	☆☆	☆☆☆

❁ اسم جامد رباعی مزید فیہ کے اوزان کثیر ہیں اور غیر متعین ہیں، اس لئے بیان نہیں کئے جا سکتے۔

اسم جامد خماسی مجرد کے 4 اوزان ہیں:

نمبر شمار	وزن	مثال	معنیٰ	نمبر شمار	وزن	مثال	معنیٰ
1	فَعَلَّلٌ	سَفَرْجَلٌ	بہی پھل	3	فَعْلَلِلٌ	جَحْمَرِشٌ	بوڑھی عورت
2	فُعَلِّلٌ	قُذَعْمِلٌ	موٹا اونٹ	4	فِعْلَلٌّ	قِرْطَعْبٌ	تھوڑی سی چیز

اسم خماسی مزید فیہ کے اوزان مستعملہ 5 ہیں:

نمبر شمار	وزن	مثال	معنیٰ	نمبر شمار	وزن	مثال	معنیٰ
1	فَعْلَلُوْلٌ	غَضْرَفُوْطٌ	چھپکلی	4	فَعَلَّلٰی	قَبَعْثَرٰی	موٹا اونٹ
2	فُعَلِّيْلٌ	خُزَعْبِيْلٌ	فضول چیز	5	فَعْلَلِيْلٌ	خَنْدَرِيْسٌ	پرانی شراب، پرانی گندم
3	فِعْلَلُّوْلٌ	قِرْطَبُوْسٌ	مصیبت، موٹی اونٹنی	☆	☆☆☆	☆☆☆	☆☆☆

اسم جامد کی دس اقسام:

وباعتبار انواع حروف الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ اقسام حروف کے اعتبار سے اسم جامد کی تقسیم کرنی ہے۔ کہ جیسے فعل کی حروف کے اعتبار سے دس قسمیں تھیں اسی طرح جامد کی بھی حروف کے اعتبار سے دس قسمیں ہیں یعنی ایک صحیح، تین مہموز، پانچ معتل اور ایک مضاعف۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

باب اول:

در بیان صیغ مشتمل بر دو فصل

﴿عبارت﴾: فصل اول در گرد انهائے افعال، فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد بر سہ وزن آید فَعَلَ چوں ضَرَبَ وَفَعِلَ چوں سَمِعَ وَفَعُلَ چوں کَرُمَ و مضارع معروف فَعَلَ گاھے یَفْعُلُ آید چوں نَصَرَ یَنْصُرُ و گاھے یَفْعِلُ آید چوں ضَرَبَ یَضْرِبُ و گاھے یَفْعَلُ آید چوں فَتَحَ یَفْتَحُ ومضارع فَعِلَ یَفْعَلُ آید چوں سَمِعَ یَسْمَعُ و گاھے یَفْعِلُ چوں حَسِبَ یَحْسِبُ ومضارع فَعُلَ یَفْعُلُ آید۔

﴿ترجمہ﴾: پہلا باب صیغوں کے بیان میں جو دو فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل فعلوں کی گردانوں کے بیان میں ہے، فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد تین وزن پر آتا ہے فَعَلَ جیسے ضَرَبَ اور فَعِلَ جیسے سَمِعَ اور فَعُلَ جیسے کَرُمَ اور فَعَلَ کا مضارع معروف کبھی یَفْعُلُ کے وزن پر آتا ہے جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ اور کبھی یَفْعِلُ کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ اور کبھی یَفْعَلُ آتا ہے جیسے فَتَحَ یَفْتَحُ اور فَعِلَ کا مضارع یَفْعَلُ آتا ہے جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ اور کبھی یَفْعِلُ آتا ہے جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ اور فَعُلَ کا مضارع یَفْعُلُ آتا ہے جیسے کَرُمَ یَکْرُمُ۔

﴿تشریح﴾:

یاد رہے کہ......اس کتاب میں چار ابواب ہیں...... پہلا باب صیغوں کے بیان میں ہے......اور باب اول میں دو فصلیں ہیں......پہلی فصل افعال کی گردانوں کے بیان میں ہے۔

باب کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ:

باب کا لغوی معنیٰ دروازہ ہے......اور اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ وہ بحث جو ایک جنس سے متعلق مسائل ومباحث پر مشتمل ہو......اور صرفی اصطلاح میں جب فعل ماضی اور مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب آپس میں ملا کر بولا جائے تو اس مجموعہ کو باب کہتے ہیں۔ جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ باب ہے......فَتَحَ یَفْتَحُ باب ہے۔

باب کی وجہ تسمیہ : باب کا معنیٰ دروازہ......جس طرح کسی عمارت میں داخلہ دروازہ کی طرف سے ہوتا ہے تو اسی طرح متعلقہ مباحث میں داخلہ اور ان کا آغاز باب سے ہوتا ہے۔

فصل کی تعریف : فصل کا لغوی معنیٰ جدا کرنا ہے......اور اصطلاحاً دو چیزوں میں سے ایک کے بیان سے فراغت کے بعد دوسری کے بیان شروع کرتے وقت دونوں کے درمیان فاصلہ اور جدائی کرنا فصل کہلاتا ہے۔

فصل کی وجہ تسمیہ: فصل کو فصل اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے بھی مقصود مابعد والی بحث کو ماقبل والی بحث سے منقطع کرنا اور الگ کرنا ہوتا ہے۔

☆ ثلاثی مجرد سے فعل ماضی معروف کا پہلا صیغہ تین وزن پر آتا ہے۔**فَعَلَ**...... **فَعِلَ**...... **فَعُلَ**۔

☆ اسی طرح ثلاثی مجرد سے مضارع معروف کا پہلا صیغہ بھی تین وزن آتا ہے۔
یَفْعُلُ جیسے **یَنْصُرُ**...... اور **یَفْعِلُ** جیسے **یَضْرِبُ**...... اور **یَفْعَلُ** جیسے **یَفْتَحُ**......

❁ **فَعِلَ** وزن سے مضارع معروف دو وزن پر آتا ہے......

(۱) **یَفْعَلُ** جیسے **سَمِعَ یَسْمَعُ** ...... (۲) **یَفْعِلُ** جیسے **حَسِبَ یَحْسِبُ**۔

❁ **فَعُلَ** وزن سے مضارع معلوم ایک وزن پر آتا ہے۔**یَفْعُلُ** جیسے **کَرُمَ یَکْرُمُ** ۔

❁ **صِیَغ** اِ**صِیْغَةٌ** کی جمع ہے **صِیْغَةٌ** **اِفْعِلَةٌ** کے وزن پر ہے اصل میں **صِوْغَةٌ** تھا واؤ یا ہوگئی تو **صِیْغَةٌ** ہوگیا۔

فعل ماضی کی مضارع پر تقدیم کیوں؟

﴿سوال﴾: فعل ماضی معروف کو فعل مضارع پر مقدم کیوں کیا گیا؟

﴿جواب﴾ فعل ماضی معروف کو مقدم اس لئے کیا کہ اس میں جو زمانہ ہوتا ہے وہ حال و استقبال پر مقدم ہوتا ہے......یا اس لئے کہ یہ مضارع کیلئے اصل ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

ماضی مجہول اور مضارع مجہول

﴿عبارت﴾: **وماضی مجهول از سه وزن بروزن فُعِلَ آید مضارع مجهول مطلقاً بروزن یُفْعَلُ پس ثلاثی مجرد را شش باب حاصل شد اولاً بیان صیغ افعال ومشتقات کرده می شود بعد ازیں تفصیل ابواب نموده خواهد شد ماضی را سیز ده صیغه آید ۔**

﴿ترجمہ﴾: اور ماضی مجہول تینوں وزن سے **فُعِلَ** کے وزن پر آئیگا اور مضارع مجہول مطلق طور سے **یُفْعَلُ** کے وزن پر آئیگا پس ثلاثی مجرد کے چھ باب حاصل ہوئے پہلے فعلوں اور مشتقات کے صیغوں کو بیان کیا جاتا

ہےاس کے بعد بابوں کی تفصیل کو بیان کیا جائیگا ماضی کے تیرہ صیغے آتے ہیں۔

﴿تشریح﴾:

ماضی مجہول فُعِلَ کے وزن پر آئیگی......فاکلمہ کے ضمہ اور عین کلمہ کے کسرہ کیساتھ ہمیشہ آئیگی......اسی طرح مضارع مجہول علامت مضارع پر ضمہ اور عین کلمہ پر ہمیشہ فتحہ کے ساتھ آئیگا...... تینوں وزنوں سے یعنی مضارع مجہول يُفْعَلُ کے وزن پر ہوگا۔

ابواب ثلاثی مجرد میں عقلی احتمالات:

﴿سوال﴾: ثلاثی مجرد کے ابواب میں عقلی احتمالات کتنے ہیں؟

﴿جواب﴾: عقلی احتمالات نو ہیں ......یعنی عقل تو اس بات کی مقتضی تھی کہ ثلاثی مجرد کے کل نو ابواب ہو ں......وہ اس طرح کہ جیسے فَعَلَ (جو کہ فعل ماضی معلوم ہے) اس کا مضارع معلوم تین وزنوں پر استعمال ہوتا ہے (مفتوح العین، مضموم العین، مکسور العین) تو اسی طرح فَعِلَ کا مضارع معلوم بھی تین وزنوں پر مستعمل ہونا چاہیے......اور اسی طرح فَعُلَ کا مضارع معلوم بھی تین وزنوں پر ہونا چاہیے......تو تین کو تین سے ضرب دینے سے نو ابواب بنتے ہیں۔

یعنی تین فَعَلَ سے: (۱) فَعَلَ يَفْعَلُ (۲) فَعَلَ يَفْعُلُ (۳) فَعَلَ يَفْعِلُ

☆ تین فَعِلَ سے: (۱) فَعِلَ يَفْعِلُ (۲) فَعِلَ يَفْعُلُ (۳) فَعِلَ يَفْعَلُ

☆ تین فَعُلَ سے: (۱) فَعُلَ يَفْعُلُ (۲) فَعُلَ يَفْعَلُ (۳) فَعُلَ يَفْعِلُ

۞ لیکن ان ابواب میں سے صرف چھ مستعمل ہیں، بقیہ تین ابواب (فَعِلَ يَفْعُلُ، فَعُلَ يَفْعَلُ، فَعُلَ يَفْعِلُ) ثقیل ہونے کی وجہ سے فصیح لغاتِ عرب میں مستعمل نہیں ہیں

﴿اعتراض﴾: ان تین ابواب میں پہلے دو ابواب یعنی فَعِلَ يَفْعُلُ جیسے فَضِلَ يَفْضُلُ، نَعِمَ يَنْعُمُ ...... فَعُلَ يَفْعَلُ جیسے كَادَ يَكَادُ جو کہ اصل میں كَوُدَ يَكْوَدُ ہے......یہ تو استعمال ہوتے ہیں، لہٰذا ثلاثی مجرد کے آٹھ ابواب ہونے چاہئیں، اور پس ثلاثی مجرد کے ابواب کا انحصار چھ میں درست نہیں۔

﴿جواب﴾:1 یہ دونوں شاذ ہیں، اسی لئے صاحب منشعب نے بھی انہیں ابوابِ شاذہ میں شمار کیا ہے کہ ان کا استعمال بہت قلیل ہے، تعداد کے اعتبار سے اگر چہ صاحبِ منشعب کے نزدیک ثلاثی مجرد کے کل آٹھ ابواب ہیں......لیکن ان کے نزدیک بھی ان میں سے تین شاذ ہیں، دو یہی فَعِلَ يَفْعُلُ جیسے فَضِلَ يَفْضُلُ اور فَعُلَ يَفْعَلُ جیسے كَادَ يَكَادُ ......اور ایک فَعِلَ يَفْعِلُ جیسے حَسِبَ يَحْسِبُ۔

﴿جواب﴾:2 یہ ردی لغت ہے......فصیح لغاتِ عرب میں یہ دونوں مستعمل نہیں ہیں۔

﴿جواب﴾:3 یہ حقیقت میں کوئی مستقل ابواب نہیں، بلکہ جمہور کے نزدیک یہ دنوں ابواب لغاتِ متداخلہ میں سے ہیں......لہٰذا شاذ ہیں لہٰذا اعتراض بھی درست نہیں۔

تداخل سے مراد:

﴿سوال﴾: لغاتِ متداخلہ سے کیا مراد ہے؟

﴿جواب﴾: متداخلہ! تداخل سے بنا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ دو بابوں میں سے ایک کی ماضی دوسرے کا مضارع لیکر ایک باب بنا دیا جائے جیسے ایک لغت کے اعتبار سے فَضِلَ يَفْضَلُ یعنی سَمِعَ سے ہے اور ایک لغت میں فَضَلَ يَفْضُلُ یعنی نَصَرَ سے ہے اب پہلی لغت سے ماضی اور دوسری لغت سے مضارع لے کر فَضِلَ يَفْضُلُ ایک نیا باب بنا دیا گیا......اسی طرح کَادَ یَکَادُ ایک لغت میں سَمِعَ سے ہے اور ایک لغت میں نَصَرَ سے ہے، پس اس میں بھی تداخل ہوا کہ نَصَرَ کی ماضی کو لیکر سَمِعَ کے مضارع کے ساتھ جوڑ دیا گیا، الغرض جمہور کی طرح مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک بھی یہ دونوں کوئی باب نہیں ہیں، لہٰذا ثلاثی مجرد کے ابواب چھ میں منحصر ہیں۔

فعل ماضی کے صیغے اور ان میں عقلی احتمالات:

ماضی را سیز دہ الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ فعل ماضی کے تیرہ صیغے آتے ہیں۔

﴿سوال﴾: فعل ماضی کے صیغوں میں عقلی احتمالات کتنے ہیں؟

﴿جواب﴾: فعل ماضی کے صیغوں میں عقلی احتمالات 18 ہیں، کیونکہ فاعل کی کل قسمیں 18 بنتی ہیں، اور ہر ایک قسم کے لئے الگ الگ صیغہ ہونا چاہیے......اور 18 قسمیں اس طرح بنتی ہیں، کہ کوئی بھی فاعل دو حال سے خالی نہیں، یا مذکر ہوگا یا مؤنث ہوگا......پھر دونوں حالتوں میں یا تو وہ غائب ہوگا یا مخاطب ہوگا اور یا متکلم ہوگا......پھر ان میں سے ہر حالت میں یا تو واحد ہوگا یا تثنیہ ہوگا یا جمع ہوگا۔

☆ تو اس لحاظ سے کل 18 قسمیں بنتی ہیں......تین قسمیں مذکر غائب کی......یعنی واحد، تثنیہ اور جمع......اور تین مؤنث غائب کی یعنی واحد، تثنیہ اور جمع کی......اسی طرح تین مذکر مخاطب کی......اور اسی طرح تین مؤنث مخاطبہ کی......تین مذکر متکلم کی یعنی واحد متکلم، تثنیہ متکلم، جمع متکلم......اور تین مؤنث متکلم کی یعنی واحد، تثنیہ و جمع۔

...... لہٰذا صیغے بھی 18 ہونے چاہئیں تھے......لیکن کلام عرب میں بعض صیغے مشترک استعمال ہوتے ہیں......چنانچہ تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر دونوں کے لئے ماضی میں ایک ہی صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے فَعَلْتُمَا۔ تو 18 صیغوں میں سے ایک صیغہ کم ہو گیا......اور واحد مذکر متکلم اور واحد مؤنث متکلم دونوں کے لئے ایک ہی صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے ضَرَبْتُ وغیرہ، تو ایک صیغہ یہاں بھی کم ہو گیا......تو باقی 16 صیغے رہ گئے......اور تثنیہ مذکر متکلم، تثنیہ مؤنث متکلم

،جمع مذکر متکلم اور جمع مؤنث متکلم (ان چاروں) کے لئے بھی ایک صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے ضَرَبْنَا ......تو تین صیغے اور کم ہو گئے ......پس بقیہ 13 صیغے رہ گئے ۔اسی وجہ سے مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا ماضی کے 13 صیغے ہوتے ہیں ۔

﴿سوال﴾: علم صرف کی دیگر کتب میں تو ماضی کے 14 صیغے ذکر کئے جاتے ہیں ،تو مصنف علیہ الرحمۃ نے 13 کیوں بتلائے ہیں؟

﴿جواب﴾: تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر دونوں کے لئے ایک ہی صیغہ استعمال ہوتا ہے......تو عام صرفی اس کو دو صیغے شمار کر کے 14 صیغے بناتے ہیں ......اور مصنف علیہ الرحمۃ نے اختصار کے پیش نظر اسے ایک شمار کر کے 13 بتلائے ہیں ۔

﴿سوال﴾: جب باقی صیغے الگ الگ ہیں تو متکلم کے صیغے اور تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مؤنث مخاطبہ کے صیغے کیوں مشترک ہیں؟

﴿جواب﴾: باقی صیغوں میں التباس کا خطرہ تھا......اس لئے الگ الگ صیغے وضع کئے ......لیکن متکلم اور مخاطب کی صورت میں کوئی خطرہ نہیں تھا...... کیونکہ عام طور پر متکلم مخاطب کے سامنے اور مخاطب متکلم کے سامنے ہوتا ہے کی وجہ سے اشتباہ کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا ۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

فعل ماضی معروف

﴿عبارت﴾ اثبات فعل ماضی معروف ۔فَعَلَ فَعَلَا فَعَلُوْا فَعَلَتْ فَعَلَتَا فَعَلْنَ فَعَلْتَ فَعَلْتُمَا فَعَلْتُمْ فَعَلْتِ فَعَلْتُنَّ فَعَلْتُ فَعَلْنَا۔ فَعُلَ فَعُلَا فَعُلُوْا فَعُلَتْ فَعُلَتَا فَعُلْنَ فَعُلْتَ فَعُلْتُمَا فَعُلْتُمْ فَعُلْتِ فَعُلْتُنَّ فَعُلْتُ فَعُلْنَا۔ فَعِلَ فَعِلَا فَعِلُوْا فَعِلَتْ فَعِلَتَا فَعِلْنَ فَعِلْتَ فَعِلْتُمَا فَعِلْتُمْ فَعِلْتِ فَعِلْتُنَّ فَعِلْتُ فَعِلْنَا۔ بحرکات ثلاثه عین سه صیغه اولی برائے مذکر غائب است اول واحد دوم تثنیه سوم جمع بعد ازاں سه صیغه برائے مؤنث غائب است بهموں وضع بعد ازاں سه صیغه مذکر حاضر است لیکن تثنیه آن برائے مؤنث حاضر نیز آید بعد ازاں دو صیغه مؤنث حاضر است اول واحد دوم جمع بعد ازاں دو صیغهٔ متکلم است اول برائے واحد مذکر ومؤنث هر دو و دوم برائے تثنیه مذکرو مؤنث وجمع مذکر و مؤنث ۔

﴿ترجمہ﴾: فعل ماضی معروف مثبت کی گردان: (۱) فَعَلَ (کیا اس ایک مذکر نے)۔(۲) فَعَلَا (کیا ان دو مذکروں نے)۔(۳) فَعَلُوْا (کیا ان کئی مذکروں نے)۔(۴) فَعَلَتْ (کیا اس ایک مؤنث نے)۔(۵) فَعَلَتَا (کیا ان دو مؤنثوں نے)۔(۶) فَعَلْنَ (کیا ان کئی مؤنثوں نے)۔(۷) فَعَلْتَ (کیا اس ایک مذکر نے)۔(۸) فَعَلْتُمَا (کیا تم دو مذکروں نے)۔(۹) فَعَلْتُمْ (کیا تم کئی مذکروں نے)۔(۱۰) فَعَلْتِ (کیا تو ایک مؤنث نے)۔(۱۱) فَعَلْتُنَّ (کیا تم کئی مؤنثوں نے)۔(۱۲) فَعَلْتُ (کیا میں ایک مذکر نے یا کیا میں ایک مؤنث نے)۔(۱۳) فَعَلْنَا (کیا ہم دو مذکروں نے یا کیا ہم دو مؤنثوں نے یا کیا ہم کئی مذکروں نے یا کیا ہم کئی مؤنثوں نے)۔پہلے تین صیغے مذکر غائب کیلئے ہیں اول واحد مذکر غائب دوم تثنیہ مذکر غائب تیسرا جمع مذکر غائب کیلئے اس کے بعد تین صیغے مؤنث غائب کیلئے ہیں اسی طریقہ پر اس کے بعد تین صیغے مذکر حاضر کیلئے ہیں لیکن مذکر حاضر کا تثنیہ مؤنث حاضر تثنیہ کیلئے بھی آتا ہے اس کے بعد دو صیغہ مؤنث حاضر کیلئے ہے پہلا واحد مؤنث حاضر دوسرا جمع مؤنث حاضر کیلئے اس کے بعد دو صیغہ متکلم کیلئے ہے۔دوسرا تثنیہ اور جمع مذکر اور مؤنث متکلم کیلئے ہے۔

﴿تشریح﴾:

اثبات فعل الخ: اثبات ونفی دونوں الفاظ مصدر ہیں......لیکن مفعول کے معنی میں ہیں یعنی مُثبَتْ اور منفی کے معنی میں......مثبت وہ فعل ہے جس میں معنی مصدری کا ثبوت ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا)۔

بحرکات ثلاثہ عین الخ: اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس گردان میں عین کلمہ تینوں حرکتیں پڑھ سکتے ہیں ،کیونکہ ماقبل میں آپ نے پڑھا ہے کہ ثلاثی مجرد سے فعل ماضی معروف تین وزنوں پر آتی ہے ،مفتوح العین ،مکسور العین اور مضموم العین ،لہٰذا یہاں بھی آپ تین وزنوں سے گردان کریں۔

فعل ماضی مثبت معروف کی گردان:

﴿بفتح العین﴾: فَعَلَ فَعَلَا فَعَلُوْا فَعَلَتْ فَعَلَتَا فَعَلْنَ فَعَلْتَ فَعَلْتُمَا فَعَلْتُمْ فَعَلْتِ فَعَلْتُنَّ فَعَلْتُ فَعَلْنَا

﴿بضم العین﴾: فَعُلَ فَعُلَا فَعُلُوْا فَعُلَتْ فَعُلَتَا فَعُلْنَ فَعُلْتَ فَعُلْتُمَا فَعُلْتُمْ فَعُلْتِ فَعُلْتُنَّ فَعُلْتُ فَعُلْنَا

﴿بکسر العین﴾ فَعِلَ فَعِلَا فَعِلُوْا فَعِلَتْ فَعِلَتَا فَعِلْنَ فَعِلْتَ فَعِلْتُمَا فَعِلْتُمْ فَعِلْتِ فَعِلْتُنَّ فَعِلْتُ فَعِلْنَا

فعل ماضی کے صیغوں کی ترتیب:

سہ صیغہ اولی الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ فعل ماضی کے صیغوں کا بیان کرنا ہے۔

کہ پہلے تین صیغے مذکر غائب کے ہیں...... پہلا واحد مذکر غائب کے لئے......دوسرا تثنیہ مذکر غائب کے لئے ......تیسرا جمع مذکر غائب کے لئے......پھر اسی طرح تین مؤنث غائب کے ہیں، پہلا واحد مؤنث غائب کے لئے...... دوسرا تثنیہ مؤنث غائب کے لئے......تیسرا جمع مؤنث غائب کے لئے............پھر تین صیغے مذکر حاضر کے ہیں......پہلا واحد مذکر حاضر کے لئے......دوسرا تثنیہ مذکر حاضر کے لئے......تیسرا جمع مذکر حاضر کے لئے......اور صیغہ تثنیہ مذکر حاضر کا ہے یہی تثنیہ مؤنث حاضر کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے......لہٰذا یہ ایک صیغہ دو کے قائمقام ہے......پھر دو صیغے مؤنث حاضر کے ہیں یعنی واحد مؤنث حاضر، جمع مؤنث حاضر......پھر دو صیغے متکلم کے ہیں ......واحد مذکر و مؤنث متکلم......تثنیہ وجمع مذکر و مؤنث متکلم۔

فعل تثنیہ وجمع نہیں ہوتا:

مصنف علیہ الرحمۃ نے فعل کو تثنیہ وجمع کہا ہے جیسا کہ عبارت میں دوم تثنیہ اور سوم جمع ہے...... جب کہ فعل نہ تثنیہ ہوتا نہ جمع ہوتا ہے......کیونکہ فعل میں تثنیہ وجمع کی ضمیر متصل ہوتی ہے......پس اگر فعل بھی تثنیہ یا جمع ہو جائے تو کلمہ واحدہ میں تثنیہ وجمع کی دو علامتوں کا اجتماع لازم آئیگا جو کہ ممنوع ہے......لیکن اس جگہ مصنف علیہ الرحمۃ نے فعل کو تثنیہ اور جمع مجازاً کہا ہے حقیقت میں تثنیہ اور جمع یہاں فاعل ہیں۔

فعل ماضی مجہول

عبارت: اثبات فعل ماضی مجہول فُعِلَ فُعِلَا فُعِلُوْا فُعِلَتْ فُعِلَتَا فُعِلْنَ فُعِلْتَ فُعِلْتُمَا فُعِلْتُمْ فُعِلْتِ فُعِلْتُمَا فُعِلْتُنَّ فُعِلْتُ فُعِلْنَا ما ولا بر ماضی برائے نفی می آید مگر شرط دخول لا بر ماضی اینست کہ بے تکرار نمی آید چون فَلَاصَدَّقَ وَلَاصَلّٰی۔

ترجمہ: فعل ماضی مجہول فُعِلَ (کیا گیا وہ ایک مذکر) فُعِلَا (کئے گئے وہ دو مذکر) فُعِلُوْا (کئے گئے وہ کئی مذکر) فُعِلَتْ (کی گئی وہ ایک مؤنث) فُعِلَتَا (کی گئیں وہ دو مؤنث) فُعِلْنَ (کی گئی وہ کئی مؤنثیں) فُعِلْتَ (کیا گیا تو ایک مذکر) فُعِلْتُمَا (کئے گئے تم دو مذکر) فُعِلْتُمْ (کئے گئے تم کئی مذکر) فُعِلْتِ (کی گئی تو ایک مؤنث) فُعِلْتُنَّ (کی گئیں تم کئی مؤنثیں) فُعِلْتُ (کیا گیا میں ایک مذکر یا میں ایک مؤنث) فُعِلْنَا (کئے گئے ہم دو مذکر یا ہم دو مؤنث یا ہم کئی مذکر یا ہم کئی مؤنث)۔ اور فعل ماضی پر نفی کیلئے آتے ہیں مگر فعل ماضی پر لا کے داخل ہونے کی شرط یہ ہے کہ ماضی پر بغیر تکرار کے نہیں آتا ہے جیسے فَلَاصَدَّقَ وَلَاصَلّٰی (نہ اس نے سچ کہا اور نہ اس نے نماز پڑھی)۔

تشریح:

اثبات فعل ماضی الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ فعل ماضی مجہول کا بیان کرنا ہے۔

سوال: جب ماضی مجہول اور مضارع معروف دونوں ماضی معروف کی فرع ہیں تو ماضی مجہول کو مضارع پر مقدم کیوں کیا؟

جواب: اگرچہ ماضی مجہول اور مضارع معروف دونوں ماضی معروف کی فرع ہیں لیکن چونکہ مضارع معروف کو ماضی میں حرف زائد لاکر بنایا جاتا ہے اور ماضی مجہول حرکتوں کے تغیر سے بنتا ہے اسی لئے ماضی مجہول کو مقدم کیا

گردان فعل ماضی مثبت مجہول:

فُعِلَ فُعِلَا فُعِلُوْا......فُعِلَتْ فُعِلَتَا فُعِلْنَ ......فُعِلْتَ فُعِلْتُمَا فُعِلْتُمْ......
فُعِلْتِ فُعِلْتُنَّ......فُعِلْتُ فُعِلْنَا

ما ولا بر ماضی الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ما اور لا کا عمل بیان کرنا ہے۔

کہ ما اور لا دونوں فعل ماضی پر داخل ہوں تو اسے نفی کے معنی میں کر دیتے ہیں ......لفظی کوعمل نہیں کرتے۔

مَا اور لَا میں فرق:

ما اور لا میں دو طرح سے فرق ہے۔

1: ما ماضی پر بکثرت داخل ہوتا ہے......جبکہ لا ماضی پر کم داخل ہوتا ہے۔

2: ما کسی شرط کے بغیر فعل ماضی پر داخل ہوتا ہے......جبکہ لا کے دخول کے لئے تین شرطوں میں سے کسی ایک کا ہونا ضروری ہے۔

(۱): لَا کا ایک دوسری فعل ماضی کے ساتھ تکرار ہو۔ جیسے فَلَاصَدَّقَ وَلَاصَلّٰی

(۲): یا فعل ماضی محل دعا میں واقع ہو۔ جیسے: لَابَارَكَ اللّٰہُ

(۳): یا فعل ماضی جواب قسم میں واقع ہو۔ جیسے: تَاللّٰہِ لَاضَرَبْتُہٗ...... یہاں لَاضَرَبْتُہٗ جواب قسم ہے جس پر لَا نافیہ داخل ہے۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ نے ان شرائط ثلاثہ میں سے پہلی شرط کا ذکر کیا ہے کیونکہ وہی زیادہ مشہور ہے۔

﴿اعتراض﴾: فَلَااقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ یہ فرمان باری تعالیٰ ہے......اور یہاں (اقْتَحَمَ) فعل ماضی پر لَا داخل ہے......حالانکہ مذکورہ شرائط ثلاثہ میں سے کوئی بھی شرط یہاں نہیں پائی جارہی۔

﴿جواب﴾: یہاں پہلی شرط پائی جارہی ہے ......اور یاد رہے کہ پہلی شرط میں عموم ہے کہ خواہ وہ تکرار حقیقۃً ہو یا حکماً ہو......حقیقۃً کی مثال جیسے: فَلَاصَدَّقَ وَلَاصَلّٰی اور حکماً کی مثال جیسے فَلَااقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ اس کا معنیٰ ہے فَلَا فَكَّ رَقَبَةً وَلَااَطْعَمَ يَتِيْمًاوَّمِسْكِيْنًا اس لئے کہ فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعَامٌ الخ یہ اَلْعَقَبَة کی تفسیر اور بیان ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

فعل ماضی منفی معروف ومجہول کا بیان

﴿عبارت﴾: بحث فعل ماضی منفی معروف مَافَعَلَ مَافَعَلَا مَافَعَلُوْا مَافَعَلَتْ مَافَعَلَتَا مَافَعَلْنَ مَافَعَلْتَ مَافَعَلْتُمَا مَافَعَلْتُمْ مَافَعَلْتِ مَافَعَلْتُنَّ مَافَعَلْتُ مَافَعَلْنَا فعل ماضی منفی مجہول مَافُعِلَ تا آخر لَافُعِلَ تا آخر۔

﴿ترجمہ﴾: ماضی منفی معروف مَافَعَلَ نہیں کیا اس ایک مذکر نے تا آخر لَافَعَلَ نہیں کیا اس ایک مذکر تا آخر فعل ماضی منفی مجہول مَافُعِلَ نہیں کیا گیا وہ ایک مذکر لَافُعِلَ نہیں کیا گیا وہ ایک مذکر آخر تک ترجمہ کرلیا جائے

﴿تشریح﴾:

بحث فعل ماضی الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ فعل ماضی منفی کا بیان کرنا ہے۔کہ ماضی مثبت کو ماضی منفی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل ماضی مثبت پر ما اور لا میں سے کسی حرف کو داخل کر دیا جائے تو فعل ماضی منفی بن جائیگی۔

فعل ماضی منفی معروف ومجہول کی گردان:

مَافَعَلَ مَافَعَلَا مَافَعَلُوْا مَافَعَلَتْ مَافَعَلَتَا مَافَعَلْنَ مَافَعَلْتَ مَافَعَلْتُمَا مَافَعَلْتُمْ مَافَعَلْتِ مَافَعَلْتُنَّ مَافَعَلْتُ مَافَعَلْنَا

مَافُعِلَ مَافُعِلَا مَافُعِلُوْا مَافُعِلَتْ مَافُعِلَتَا مَافُعِلْنَ مَافُعِلْتَ مَافُعِلْتُمَا مَافُعِلْتُمْ مَافُعِلْتِ مَافُعِلْتُنَّ مَافُعِلْتُ مَافُعِلْنَا

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

فعل مضارع کا بیان

﴿عبارت﴾: مضارع را یا زدہ صیغہ است اثبات فعل مضارع معروف یَفْعَِلُ یَفْعَِلَانِ یَفْعَِلُوْنَ تَفْعَِلُ تَفْعَِلَانِ یَفْعَِلْن تفْعَِلُوْنَ تَفْعَِلِیْنَ تَفْعَِلْنَ اَفْعَِلُ نَفْعَِلُ بحرکات ثلاثہ عین ۔سہ صیغہ اولیٰ برائے مذکر غائب است اول واحد دوم تثنیہ سوم جمع بعد ازاں سہ صیغہ مؤنث غائب است بھموں وضع مگر دراں تَفْعَلُ برائے واحد مذکر حاضر نیز آید پس آن بجائے دو صیغہ است وَتَفْعَلَانِ برائے تثنیہ مذکر حاضر ومؤنث حاضر نیز آید پس آن بجائے سہ صیغہ است وَتَفْعَلُوْنَ صیغہ جمع مذکر حاضر است وَتَفْعَلِیْنَ واحدمؤنث حاضر وَتَفْعَلْنَ جمع مؤنث حاضر وَاَفْعَلُ واحد حاضر و مؤنث متکلم وَنَفْعَلُ تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم مع الغیر۔

﴿ترجمہ﴾: فعل مضارع کے گیارہ صیغے آتے ہیں ۔اثبات فعل مضارع معروف یَفْعَلُ (کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مذکر) یَفْعَلَانِ (کرتے ہیں یا کریں گے وہ دو مذکر) یَفْعَلُوْنَ (کرتے ہیں یا کریں گے وہ کئی مذکر) تَفْعَلُ (کرتی ہے یا کرے گی وہ ایک مؤنث) تَفْعَلَانِ (کرتی ہیں یا کریں گی وہ دو مؤنث) یَفْعَلْنَ (کرتی ہیں یا کریں گی وہ کئی مؤنث) تَفْعَلُوْنَ (کرتے ہو یا کرو گے تم کئی مذکر) تَفْعَلِیْنَ (کرتی ہے یا کرے گی تو ایک مؤنث) تَفْعَلْنَ (کرتی ہو یا کرو گی تم کئی مؤنث) اَفْعَلُ (کرتا ہوں یا کروں گا میں ایک مذکر یا کرتی ہوں یا کروں گی میں ایک مؤنث) نَفْعَلُ (کرتے ہیں یا کریں گے ہم دو مذکر یا ہم کئی مذکر، کرتی ہیں یا کریں گی ہم دو مؤنث یا کئی مؤنث)۔عین کلمہ کی تینوں حرکات کیساتھ پہلے تین صیغے مذکر غائب کیلئے ہیں پہلا واحد ،دوسرا تثنیہ، تیسرا جمع اس کے بعد تین صیغے مؤنث غائب کیلئے اسی طریقہ پر مگر اس میں تَفْعَلُ واحد مذکر حاضر کیلئے بھی آتا ہے پس تَفْعَلُ دو صیغہ کی جگہ ہے اور تَفْعَلَانِ تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر کیلئے بھی آئیگا پس تَفْعَلَانِ تین صیغہ کی جگہ آئیگا اور تَفْعَلُوْنَ جمع مذکر حاضر ہے اور تَفْعَلِیْنَ واحد مؤنث حاضر اور تَفْعَلْنَ جمع مؤنث حاضر ہے اور اَفْعَلُ واحد مذکر و مؤنث متکلم ہے اور نَفْعَلُ جمع مذکر و مؤنث اور تثنیہ مذکر و مؤنث متکلم ہے اور جمع مذکر کو متکلم مع الغیر بھی کہتے ہیں۔

﴿تشریح﴾:

مضارع را یا زده الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ فعل مضارع کے صیغوں کی تعداد بیان کرنی ہے۔

﴿سوال﴾: فعل مضارع کس سے بنتا ہے اور کیسے بنتا ہے؟

﴿جواب﴾: فعل مضارع ماضی سے بنتا ہے......اس طرح کہ فعل ماضی کے شروع میں حروف اتین میں سے کوئی حرف لگا دیا جاتا ہے اور آخر میں ضمہ اعرابی لگایا جاتا ہے۔

فعل مضارع! ماضی سے مشتق کیوں؟

﴿سوال﴾: فعل مضارع کو فعل ماضی سے کیوں مشتق کیا گیا ہے؟

﴿جواب﴾: چونکہ ماضی میں ایک بات ثابت ہوتی ہے......جبکہ مضارع آنے والی بات پر دلالت کرتا ہے جو ابھی تک ثابت نہیں ہوتی پس اسی مناسبت سے فعل مضارع کو فعل ماضی سے مشتق کیا جاتا ہے۔

﴿سوال﴾: حروف اتین کا اضافہ فعل مضارع میں کیوں کرتے ہیں۔

﴿جواب﴾: تا کہ ماضی اور مضارع میں فرق ہو جائے۔

حروف اتین ماضی میں کیوں نہیں؟

﴿سوال﴾: حروف اتین ماضی میں ہوتے اور مضارع میں نہ ہوتے تو ماضی اور مضارع میں فرق ہو سکتا تھا ......مضارع میں ہی حروفِ اتین کا اضافہ کیوں، ماضی میں کر لیتے؟

﴿جواب﴾: جس کلمہ میں کچھ حروف کی زیادتی ہو وہ بعد میں ہوتا ہے اور جس میں زیادتی نہ ہو وہ پہلے ہوتا ہے اور مستقبل کا زمانہ بھی ماضی کے بعد ہوتا ہے......اس لئے سابق! سابق کو دیا یعنی ماضی کو مجرد ہی رہنے دیا......اور لاحق! لاحق کو دیا یعنی مستقبل پر زیادتی کرنا ہی بہتر تھا اور اس بہتر طریقہ کو اختیار کیا۔

﴿سوال﴾: فعل ماضی میں کچھ حروف کی زیادتی سے فعل مضارع بنایا جاتا ہے......ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ فعل ماضی میں کچھ حروف کو کم کرنے کے ساتھ فعل مضارع بنایا جائے؟

﴿جواب﴾: فعل ماضی میں کمی کے ساتھ کلمہ تین حروف سے کم ہو جائیگا اور یہ بات جائز نہیں۔

حروف اتین آخر میں کیوں نہیں؟

﴿سوال﴾: علاماتِ فعل مضارع کو فعل مضارع کے شروع میں لایا جاتا ہے آخر میں کیوں نہیں لایا جاتا؟

﴿جواب﴾: ماضی کے آخر میں علاماتِ فعل مضارع لاحق کرنے سے فعل ماضی کے ساتھ مشابہت لازم آتی مثلاً علاماتِ مضارع میں سے ہمزہ ماضی کے آخر میں لانے سے ضَرَبَا ہو جائیگا اور یہ ماضی کا ہی صیغہ ہے۔

فعل مضارع کے گیارہ صیغے کیوں؟

﴿اعتراض﴾: مصنف علیہ الرحمۃ نے فعل مضارع کی گردان میں گیارہ صیغے ذکر کئے ہیں جبکہ دوسری کتابوں میں فعل مضارع کے 14 چودہ صیغے آتے ہیں۔

• ﴿جواب﴾: اس کی وجہ یہ ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے تَفْعَلُ کو دو صیغوں کی جگہ رکھا ہے یعنی واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر حاضر کے لئے یہی ایک صیغہ رکھا ہے جس سے فعل مضارع کی گردان سے ایک صیغہ کم ہو گیا ۔۔۔ اور تَفْعَلَانِ کو تین صیغوں کی جگہ لائے ہیں یعنی تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر اور تثنیہ مؤنث غائب کے لئے ذکر کئے ہیں ۔۔۔ جس سے فعل مضارع کی گردان سے دو صیغے اور کم ہو گئے ۔۔۔ تو 14 صیغوں سے 3 صیغے کم ہونے سے 11 صیغے رہ گئے۔

بحرکات ثلاثہ عین : تینوں کلمہ کی تینوں حرکتوں کے ساتھ ۔۔۔ یعنی یَفْعَلُ کا جو وزن ہے اس کے عین کلمہ پر تینوں حرکتیں آسکتی ہیں، اور خود یَفْعَلُ کے عین کلمہ پر صرف فتحہ کی حرکت ہے۔ جیسا کہ باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے ہے۔

فعل مضارع کے صیغوں کی وضاحت:

سہ صیغہ اولیٰ الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ فعل مضارع کے صیغوں کی وضاحت کرنی ہے کہ کونسا صیغہ کس کے لئے ہے۔ پس فرمایا پہلے تین صیغے مذکر غائب کے لئے ہیں یعنی واحد مذکر غائب، تثنیہ مذکر غائب، اور جمع مذکر غائب ۔۔۔ اس کے بعد اگلے تین صیغے مؤنث غائب کے لئے ہیں یعنی واحد مؤنث غائب، تثنیہ مؤنث غائب اور جمع مؤنث غائب ۔۔۔ لیکن ان میں تَفْعَلُ (واحد مؤنث غائب کے ساتھ ساتھ) واحد مذکر حاضر کے لئے بھی آتا ہے، کیونکہ یہ دو صیغوں کی جگہ پر ہے ۔۔۔ اور تَفْعَلَانِ (تثنیہ مؤنث غائب کے ساتھ ساتھ) تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر کے لئے بھی آتا ہے ۔۔۔ اس لئے کہ یہ تین صیغوں کی جگہ پر ہے ۔۔۔ اور تَفْعَلُوْنَ جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے ۔۔۔ اور تَفْعَلِیْنَ واحد مؤنث حاضر کا صیغہ ہے ۔۔۔ اور تَفْعَلْنَ جمع مؤنث حاضر کا صیغہ ہے ۔۔۔ اور اَفْعَلُ واحد متکلم کا صیغہ ہے ۔۔۔ اور نَفْعَلُ تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث مع الغیر کا صیغہ ہے۔

فعل مضارع مثبت معروف کی گردان:

یَفْعَلُ یَفْعَلَانِ یَفْعَلُوْنَ تَفْعَلُ تَفْعَلَانِ یَفْعَلْنَ تَفْعَلُوْنَ تَفْعَلِیْنَ تَفْعَلْنَ اَفْعَلُ نَفْعَلُ

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

فعل مضارع مثبت مجہول

﴿عبارت﴾: اثبات فعل مضارع مجہول یُفْعَلُ یُفْعَلَانِ یُفْعَلُوْنَ تُفْعَلُ تُفْعَلَانِ یُفْعَلْنَ تُفْعَلُوْنَ، تُفْعَلِیْنَ تُفْعَلْنَ اُفْعَلُ نُفْعَلُ۔

﴿ترجمہ﴾: مضارع مجہول مثبت یُفْعَلُ (کیا جاتا ہے یا کیا جائیگا وہ ایک مذکر) یُفْعَلَان (کئے جاتے ہیں یا کئے جائیں گے وہ دو مذکر) یُفْعَلُوْنَ (کئے جاتے ہیں یا کئے جائیں گے وہ کئی مذکر) تُفْعَلُ (کی جاتی ہے یا کی جائے گی وہ ایک مؤنث) تُفْعَلَان (کی جاتی ہیں کی جائیں گی وہ دو مؤنث) یُفْعَلْنَ (کی جاتی ہیں یا کی جائیں گی وہ کئی مؤنث) تُفْعَلُوْنَ (کئے جاتے ہو یا کئے جاؤ گے تم کئی مذکر) تُفْعَلِیْنَ (کی جاتی ہے یا کی جا ئیگی تو ایک مؤنث) تُفْعَلْنَ (کی جاتی ہو یا کی جاؤ گی تم کئی مؤنث) اُفْعَلُ (کیا جاتا ہوں یا جاؤں گا میں ایک مذکر یا میں ایک مؤنث) نُفْعَل (کئے جاتے ہیں یا کئے جائیں گے ہم دو مذکر یا ہم کئی مذکر یا ہم دو مؤنث یا ہم کئی مؤنث)۔

فعل مضارع مثبت مجہول کی گردان:

یُفْعَلُ یُفْعَلَانِ یُفْعَلُوْنَ تُفْعَلُ تُفْعَلَانِ یُفْعَلْنَ تُفْعَلُوْنَ، تُفْعَلِیْنَ تُفْعَلْنَ اُفْعَلُ نُفْعَلُ۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

فعل مضارع منفی معروف ومجہول:

﴿عبارت﴾: نفی مضارع معروف لَایَفْعَلُ اِلٰی آخِرِہٖ مَایَفْعَلُ اِلٰی آخِرِہٖ نَفِیْ مُضَارِع مَجْھُوْل لَایُفْعَلُ اَلَخْ مَایُفْعَلُ اَلَخْ۔

﴿ترجمہ﴾: مضارع منفی معروف لَایَفْعَلُ (نہیں کرتا ہے یا نہیں کرے گا وہ ایک مذکر) آخر تک گردان اور ترجمہ کرلیا جائے نفی مضارع مجہول لَایُفْعَلُ (نہیں کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جائیگا وہ ایک مذکر) آخر تک گردان اور ترجمہ یاد کرلیا جائے۔

گردان فعل مضارع منفی معروف ومجہول:

لَایَفْعِلُ، لَا یَفْعِلَان، لَا یَفْعِلُوْنَ، لَا تَفْعِلُ، لَا تَفْعِلَانِ، لَایَفْعِلن، لَاتَفْعِلُوْنَ، لَاتَفْعِلِیْنَ، لَاتَفْعِلْنَ، لَااَفْعِلُ، لَانَفْعِلُ (عین کلمہ پر تینوں حرکات کے ساتھ)

لَایُفْعَلُ، لَایُفْعَلَان، لَایُفْعَلُوْنَ، لَاتُفْعَلُ، لَاتُفْعَلَان، لَایُفْعَلْنَ، لَاتُفْعَلُوْنَ، لَاتُفْعَلِیْنَ لَاتُفْعَلْنَ، لَااُفْعَلُ، لَانُفْعَلُ۔ (عین کلمہ پر صرف فتحہ کے ساتھ)

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

فعل نفی تاکید بلن ناصبہ کا بیان

﴿عبارت﴾: چوں لن بر مضارع داخل شود در یَفْعَلُ وَتَفْعَلُ وَاَفْعَلُ وَنَفْعَلُ نصب کند وازیَفْعَلَانِ تَفْعَلَانِ یَفْعَلُوْنَ تَفْعَلُوْنَ تَفْعَلِیْنَ نو ن اعرابی ساقط کند و در یَفْعَلْنَ وَتَفْعَلْنَ ھیچ عمل نکند و مضارع مثبت را بمعنی نفی تا کید مستقبل گرداند۔

﴿ترجمہ﴾: جب لن مضارع پر داخل ہوتا ہے تو یَفْعَلُ اور تَفْعَلُ اور اَفْعَلُ اور نَفْعَلُ میں نصب کرتا ہے اور یَفْعَلَانِ تَفْعَلَانِ یَفْعَلُوْنَ تَفْعَلُوْنَ اور تَفْعَلِیْنَ سے نون اعرابی کو گرا دیتا ہے اور یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ میں کچھ عمل نہیں کرتا ہے اور مضارع مثبت کو نفی تاکید مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔

﴿تشریح﴾:

لفظِ لَنْ حرف ناصب ہے......اور فعل مضارع پر داخل ہو کر دو طرح کا عمل کرتا ہے......اول لفظی یعنی مضارع کے آخر میں نصب کرتا ہے...... جہاں ضمہ اعراب کا ہوتا ہے ان صیغوں میں علامت نصب یعنی فتحہ آتا ہے...... اور جن صیغوں میں ضمہ کی جگہ نون اعرابی ہوتا ہے...... وہاں سے نون اعرابی کو گرا دیتا ہے...... دوسرا عمل معنوی کرتا ہے یعنی مضارع کو مستقبل منفی مؤکد کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے لَنْ یَّضْرِبَ (ہرگز نہیں مارے گا وہ ایک مرد) اور جمع مؤنث غائب اور حاضر کے صیغوں میں لفظی عمل نہیں کرتا...... کیونکہ ان میں جو نون ہے وہ ضمیری ہونے کے سبب مبنی ہوتا ہے...... جس کی وجہ سے یہ دونوں صیغے کسی بھی قسم کی لفظی تبدیلی قبول نہیں کرتے۔

﴿سوال﴾: نون اعرابی کو لفظِ لَنْ کیوں گرا دیتا ہے؟

﴿جواب﴾: فعل مضارع اسم کیساتھ مشابہت تامہ رکھنے یا عامل لفظی سے خالی ہونے کی وجہ سے معرب ہوتا ہے اور حرف ناصب داخل ہونے کی صورت میں رفع نصب سے تبدیل ہو جاتا ہے اور مضارع کے جن صیغوں میں رفع یعنی اعراب نہیں آسکتا بلکہ اس رفع کے بدلے نون آتا ہے مثلاً یَضْرِبَانِ جس کے آخر میں الف ہونے کی وجہ سے ضمہ نہیں آسکتا کہ الف حرکت قبول نہیں کرتا پس اس جگہ ضمہ کے عوض نون آیا چونکہ یہ نون اعراب کے بدلے آتا ہے اس لئے اس کو نون اعرابی کہتے ہیں تو جس طرح لفظِ لَنْ کے داخل ہونے سے مضارع میں جہاں ضمہ ہو ساقط ہو جاتا ہے ایسے ہی

نون اعرابی جو کہ اس کہ عوض ہے گر جاتا ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

لفظِ لن اصل میں کیا تھا اور اس کا معنیٰ

﴿عبارت﴾: نفی تا کید بلن در فعل مستقبل معروف لَنْ یَّفْعَلَ،لَنْ یَّفْعَلَا،لَنْ یَّفْعَلُوْا،لَنْ تَفْعَلَ،لَنْ تَفْعَلَا،لَنْ یَّفْعَلْنَ،لَنْ تَفْعَلُوْا،لَنْ تَفْعَلِیْ،لَنْ تَفْعَلْنَ،لَنْ اَفْعَلَ لَنْ نَّفْعَلَ نفی تا کید بلن در فعل مستقبل مجهول لَنْ یُّفْعَلَ،لَنْ یُّفْعَلَا،لَنْ یُّفْعَلُوْا،لَنْ تُفْعَلَ،لَنْ تُفْعَلَا،لَنْ یُّفْعَلْنَ،لَنْ تُفْعَلُوْا،لَنْ تُفْعَلِیْ،لَنْ تُفْعَلْنَ،لَنْ اُفْعَلَ لَنْ نُّفْعَلَ اَنْ وَکَیْ وَاِذَنْ هم مثل لن عمل کند اَنْ یَّفْعَلَ وَکَیْ یَفْعَلَ وَ اِذَنْ یَفْعَلَ را معروف و مجهول باید گردانید۔

﴿ترجمہ﴾: نفی تاکید بلن معروف لَنْ یَّفْعَلَ (ہرگز نہیں کرے گا وہ ایک مذکر) لَنْ یَّفْعَلَا (ہرگز نہیں کریں گے وہ دو مذکر) لَنْ یَّفْعَلُوْا (ہرگز نہیں کریں گے وہ کئی مذکر) لَنْ تَفْعَلَ (ہرگز نہیں کریگی وہ ایک مؤنث) لَنْ تَفْعَلَا (ہرگز نہیں کریں گی وہ دو مؤنث) لَنْ یَّفْعَلْنَ (ہرگز نہیں کریں گی وہ کئی مؤنث) آخر تک ترجمہ کرلیا جائے۔نفی تاکید بلن مجہول لَنْ یُّفْعَلَ (ہرگز نہیں کیا جائے گا وہ ایک مذکر) لَنْ یُّفْعَلَا (ہرگز نہیں کئے جائیں گے وہ دو مذکر) لَنْ یُّفْعَلُوْا (ہرگز نہیں کئے جائیں گے وہ کئی مذکر) آخر تک ترجمہ کرلیا جائے اَنْ اور کَیْ اور اِذَنْ۔لَنْ کی طرح عمل کرتے ہیں اَنْ یَّفْعَلَ اور کَیْ یَّفْعَلَ اور اِذَنْ یَّفْعَلَ کو معروف اور مجہول گردان لینا چاہیے۔

﴿تشریح:﴾

امام فراء کے نزدیک لفظِ لَنْ اصل میں لَا تھا،پس خلافِ قیاس الف کو نون سے بدل دیا گیا تو لفظِ لَنْ بن گیا ......جبکہ امام خلیل کے نزدیک اصل میں لَا اَنْ تھا تخفیف کے لئے ہمزہ کو حذف کر دیا پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے لا کا الف حذف ہوا تو لفظ لَنْ ہوا......امام سیبویہ کے نزدیک یہ مستقل حرف ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی...... حرف لن کے معنی میں تین قول ہیں۔

(۱) یہ نفی تاکید مستقبل کیلئے ہے۔جیسے لَنْ یَّفْعَلَ ہرگز نہیں کریگا وہ ایک مرد۔

(۲) نفی تابید کیلئے ہے۔جیسے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ کُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ ......

(۳) نہ تاکید کیلئے ہے نہ تابید کیلئے ہے بلکہ حرف نفی مستقبل کیلئے ہے۔جیسے فَلَنْ اُکَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا (محض آج کے دن کلام کی نفی مراد ہے)۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ کا پسندیدہ قول اول ہے۔

اصل میں حرفِ ناصب:

اصلاً حرف ناصب اَنْ ہے...... یہ اَنْ مخففہ کی مشابہت کی وجہ سے فعل کو نصب کرتا ہے...... جس طرح کہ اَنَّ اسم کو نصب کرتا ہے...... اور باقی حروف ! اَنْ ناصبہ کے تابع ہو کر فعل مضارع کو نصب کرتے ہیں...... لیکن امام خلیل سے یہ منقول ہے کہ عامل اَنْ ہے اور بقیہ حروف ناصبہ عامل نہیں...... بلکہ اُن کے بعد اَن مقدر ہوتا ہے...... اس لئے وہ نصب کرتے ہیں۔

﴿سوال﴾: اگر حروف ناصبہ میں اَنْ اصل ہے تو مصنف علیہ الرحمۃ کو چاہیے تھا کہ اس کا ذکر بالاستقلال فرماتے یعنی اس طرح فرماتے **چوں اَن بر مضارع داخل شود الخ** اور اس کے بعد یوں فرماتے **وَلَنْ وَكَيْ وَاِذَنْ** **مثل ان عمل کند ؟**

﴿جواب﴾: چونکہ لفظ لَنْ کثیر الاستعمال ہے...... اس لئے اس کا ذکر بالاستقلال فرمایا...... اور اس طرح نفی کی ایک قسم بھی ذکر ہوگئی جو کہ لفظ لن سے حاصل ہوتی ہے...... کیونکہ نفی کی تین صورتیں ہیں گزشتہ زمانہ میں یہ حرف لم سے حاصل ہوتی ہے حال و استقبال میں یہ لا سے حاصل ہوتی ہے استقبال میں یہ لفظ لَنْ حاصل ہوتی ہے۔

گردان فعل نفی تاکید بلن ناصبہ معروف و مجہول:

معروف : لَنْ يَّفْعَلَ، لَنْ يَّفْعَلَا، لَنْ يَّفْعَلُوْا، لَنْ تَفْعَلَ، لَنْ تَفْعَلَا، لَنْ يَّفْعَلْنَ، لَنْ تَفْعَلُوْا، لَنْ تَفْعَلِيْ، لَنْ تَفْعَلْنَ، لَنْ اَفْعَلَ لَنْ نَّفْعَلَ۔

مجہول: لَنْ يُّفْعَلَ، لَنْ يُّفْعَلَا، لَنْ يُّفْعَلُوْا، لَنْ تُفْعَلَ، لَنْ تُفْعَلَا، لَنْ يُّفْعَلْنَ، لَنْ تُفْعَلُوْا، لَنْ تُفْعَلِيْ، لَنْ تُفْعَلْنَ، لَنْ اُفْعَلَ لَنْ نُّفْعَلَ

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

فعل نفی جحد بلم جازمہ کا بیان

﴿عبارت﴾: "لَمْ" دریَفْعَلُ وَتَفْعَلُ وَاَفْعَلُ وَنَفْعَلُ جزم کند واز یَفْعَلَانِ وَتَفْعَلَانِ وَیَفْعَلُوْنَ وَتَفْعَلِیْنَ، نون اعرابی را ساقط گرداند ویَفْعَلْنَ وَتَفْعَلْنَ جمع مؤنث غائب وحاضر را بحال خود دارد ومضارع را بمعنی ماضی منفی گرداند، بحث نفی جحد بَلَمْ درفعل مضارع معروف لَمْ یَفْعَلْ لَمْ یَفْعَلَا لَمْ یَفْعَلُوْا لَمْ تَفْعَلْ لَمْ تَفْعَلَا لَمْ یَفْعَلْنَ لَمْ تَفْعَلُوْا لَمْ تَفْعَلِی لَمْ تَفْعَلْنَ لَمْ اَفْعَلْ لَمْ نَفْعَلْ بحث نفی جحد بَلَمْ درفعل مضارع مجہول لَمْ یُفْعَلْ لَمْ یُفْعَلَا تا آخر لَمَّا ہم مثل لَمْ عمل کند لفظاً ومعنی چوں لَمَّا یَفْعَلْ لَمَّا یَفْعَلَا تا آخر مگر معنی لَمْ یَفْعَلْ نکرد ومعنی لَمَّا یَفْعَلْ ہنوز نکرد وان ولام امر ولائے نہی ہم مثل لَمْ عمل کند چوں اِنْ یَّفْعَلْ اِنْ یُّفْعَلْ تا آخر، معروف ومجہول باید گردانید، لام امر درجمیع صیغ مجہول می آید، ودر معروف در غیر صیغ حاضر ولائے نہی در ہمہ صیغہا آید۔

﴿ترجمہ﴾: "لَمْ" یَفْعَلُ، تَفْعَلُ، اَفْعَلُ، نَفْعَلُ میں جزم کرتا ہے، یَفْعَلَانِ تَفْعَلَانِ، یَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلِیْنَ سے نون اعرابی کو ساکن کر دیتا ہے، یَفْعَلْنَ، تَفْعَلْنَ جمع مؤنث غائب وحاضر کو اپنے حال پر رکھتا ہے، اور مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ بحث نفی جحد بَلِمْ درفعل مضارع معروف لَمْ یَفْعَلْ لَمْ یَفْعَلَا الخ۔ بحث نفی جحد بَلَمْ درفعل مضارع مجہول لَمْ یُفْعَلْ لَمْ یُفْعَلَا الخ، لَمَّا بھی لفظاً اور معنی لَمْ جیسا عمل کرتا ہے جیسے لَمَّا یَفْعَلْ (ابھی تک نہیں کیا) ان، لام امر اور لائے نہی بھی لَمْ جیسا عمل کرتے ہیں اِنْ یَّفْعَلْ اِنْ یَّفْعَلَا الخ، معروف اور مجہول کی گردان کر لینی چاہیے، لام امر مجہول کے سارے صیغوں میں آتا ہے، معروف میں حاضر کے صیغوں کے ماسوا میں اور لائے نہی سب صیغوں میں آتا ہے۔

﴿تشریح﴾:

جو حروف فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں انہیں حروفِ جازمہ کہتے ہیں...... یہ کل پانچ ہیں۔

- (۱) لم......(۲) لما......(۳) لام امر......(۴) لائے نہی۔......(۵) ان شرطیہ۔

جزم کا لغوی معنی: قطع یعنی کاٹنا......لم کو حرف جازم اس لئے کہتے ہیں کہ یہ فعل سے حرکت یا حرف کو دور کر دیتا ہے۔

لم کا لفظی و معنوی عمل:

لَمْ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے اور لفظی و معنوی عمل کرتا ہے...... لفظی عمل یہ کہ مضارع کے پانچ صیغوں میں حرکت گرانے کی صورت میں جزم کرتا ہے اگر آخر میں حرف علت نہ ہو...... ورنہ حرف علت کو ساقط کر دیتا ہے...... اور سات جگہ سے نون اعرابی کو گرا دیتا ہے...... اور دو صیغوں جمع مؤنث غائب اور حاضر میں کوئی لفظی عمل نہیں کرتا ہے...... اور معنوی عمل یہ ہے کہ مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے......

﴿سوال﴾: اس بحث کو نفی جحد کیوں کہتے ہیں؟

﴿جواب﴾: جحد فتحہ کیساتھ ہے...... جحود کے معنی میں...... یعنی دانستہ کس چیز کا انکار کر دینا...... چونکہ ماضی محقق الوقوع ہوتی ہے...... لہٰذا اس کی نفی دانستہ نفی کے مترادف ہے۔

☆ لَمْ فعل مضارع مثبت کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے اور لَمَّا بھی لفظی اور معنوی عمل میں لَمْ کی طرح ہی ہے البتہ تھوڑا سا فرق ہے۔

لَمْ اور لَمَّا میں فرق:

ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ لَمْ اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ کام ماضی کے تمام زمانوں میں منفی رہا اور لَمَّا اس بات پر دلالت کرتا ہے، کہ یہ کام ماضی کے تمام زمانوں میں منفی رہا ہے جیسے لَمْ یَضْرِبْ (نہیں مارا اس ایک مرد نے زمانہ گزشتہ میں) اور لَمَّا یَضْرِبْ (ابھی تک نہیں مارا اس ایک مرد نے زمانہ گزشتہ میں) اور لَمْ کبھی لَمَّا کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۔

وَاِنْ وَّلَامِ امر الخ:: سے غرض شارح علیہ الرحمۃ ایک فائدے کا بیان کرنا ہے۔

کہ ان شرطیہ، لام امر اور لائے نہی بھی عمل کرنے میں لم کی طرح ہیں عمل سے مراد لفظی عمل ہے یعنی فعل مضارع کے پانچ صیغے جن کو مفرد لفظی کہتے ہیں، ان کو جزم دیتے ہیں اور سات صیغے جن کو ذات النون کہتے ہیں ان کے آخر سے نون اعرابی کو گرا دیتے ہیں اور دو صیغے جمع مؤنث کے ان کے آخر میں لفظی عمل کچھ نہیں کرتے، کیونکہ وہ مبنی ہیں، ور معنوی عمل ان کا لم والا نہیں بلکہ کچھ اور ہے۔

گردان فعل نفی جحد بلم جازمہ:

معروف: لَمْ یَفْعَلْ لَمْ یَفْعَلَا لَمْ یَفْعَلُوْا لَمْ تَفْعَلْ لَمْ تَفْعَلَا لَمْ یَفْعَلْنَ لَمْ تَفْعَلُوْا لَمْ تَفْعَلِیْ لَمْ تَفْعَلْنَ لَمْ اَفْعَلْ لَمْ نَفْعَلْ

مجہول: لَمْ یُفْعَلْ لَمْ یُفْعَلَا لَمْ یُفْعَلُوْا لَمْ تُفْعَلْ لَمْ تُفْعَلَا لَمْ یُفْعَلْنَ لَمْ تُفْعَلُوْا لَمْ تُفْعَلِیْ

لَمْ تُفْعَلْنَ لَمْ اُفْعَلْ لَمْ نُفْعَلْ

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: حسب بیان محققین صیغهائے امرمجهول بالام را دهم صیغهائے نهی رامتفرق کردن پسندیده نیست بحث لم ابحاث اینهاراهم بایدداشت،البته تفریق گردان امرمعروف ضرورست چه امرحاضرامرازاں بے لام آیدوقسم ثالث فعل ست پس صیغ امرعلیحده نوشته خواهدشد،امربالا م همون جابمعرض نگارش خواهدامدللمناسبةوصیغ نهی اینجا نوشته می شودن۔

﴿ترجمہ﴾: محققین کے بیان کے مطابق امر مجہول باللام کے صیغوں کو نیز نہی کے صیغوں کو (مضارع سے) جدا کرنا پسندیدہ نہیں "لَمْ" کی بحث کی طرح ان صیغوں کی ابحاث کو بھی اکٹھے ذکر کرنا چاہیے تھا لیکن امر معروف کی گردان کو علیحدہ کرنا ضروری ہے کیونکہ ان میں سے امر حاضر بغیر لام کے آتا ہے اور فعل کی تیسری قسم ہے اس لئے امر کے صیغے علیحدہ لکھے جائیں گے اور مناسبت کی وجہ سے امر بالام کے صیغوں کو بھی وہاں لکھا جائیگا نہی کے صیغوں کو یہاں لکھا جاتا ہے۔

﴿تشریح﴾:

حسب بیان محققین الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک اعتراض کا جواب دینا ہے،اور بعض صرفی حضرات کے اختیار کردہ طریقہ پر رد کرنا ہے۔

﴿اعتراض﴾: مصنف علیہ الرحمۃ نے دو طرح سے دوسرے صرفی حضرات کی مخالفت کی ہے۔

1: ایک تو اس طرح کہ دوسرے صرفی حضرات! فعل امر حاضر اور امر غائب کی گردانیں الگ الگ بیان کرتے ہیں ،معروف ہو یا مجہول اس طور پر کہ پہلے امر حاضر معلوم کی گردان ذکر کرتے ہیں ......پھر امر حاضر مجہول کی،اس کے بعد امر غائب معلوم کی......اسی طرح نہی حاضر اور نہی غائب کی گردانیں بھی الگ الگ ذکر کرتے ہیں ......اس طریقہ پر کہ پہلے نہی حاضر معلوم کی گردان ، پھر نہی حاضر مجہول کی ،اس کے بعد نہی غائب معلوم کی ، پھر نہی مجہول کی گردانیں جیسا کہ میزان الصرف وغیرہ میں گزرا ہے......مثلاً **اَلْاَمْرُ! اِضْرِبْ لِتُضْرَبْ،لِيَضْرِبْ لِيُضْرَبْ،وَالنَّهْىُ عَنْهُ! لَا تَضْرِبْ لَاتُضْرَبْ لَا يَضْرِبْ لَايُضْرَبْ**

☆ لیکن مصنف علیہ الرحمۃ نے اگر چہ امر حاضر معلوم اور امر غائب معلوم کی گردانیں تو الگ الگ ذکر کی ہیں لیکن امر حاضر مجہول اور امر غائب مجہول کے تمام صیغے ایک ساتھ ذکر کیے ہیں ،اور فعل نہی کی گردان میں تو حاضر اور غائب کی بھی تفریق نہیں کی بلکہ نہی حاضر اور غائب کے تمام صیغے ایک ساتھ ذکر کیے جیسا آگے کتاب میں دیکھنے سے معلوم ہو جائیگا

.....سوال یہ ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے دیگر صرفیوں کی مخالفت کیوں کی؟

2: دوسری اس طرح کہ صرفی لوگ !فعل نفی تا کید بلن ناصبہ ،فعل جحد وغیرہ کے بعد پہلے فعل امر کی گردان ذکر کرتے ہیں ......پہلے امر حاضر کی ،پھر امر غائب کی ......پھر اس کے بعد فعل نہی کی گردان بیان کرتے ہیں ......لیکن مصنف علیہ الرحمۃ نے فعل جحد کے بعد پہلے فعل نہی کی گردان ذکر کی ہے اس کے بعد فعل امر کی ایسا کیوں؟

﴿جواب﴾: مصنف علیہ الرحمۃ کی بیان کردہ ترتیب محققین کی بیان کردہ تحقیق کے عین کے مطابق ہے......وہ اس طرح کہ محققین کہتے ہیں کہ امر مجہول کے تمام صیغوں کی ایک ہی گردان ہونی چاہیے......جس میں امر حاضر مجہول اور امر غائب مجہول کے تمام صیغے ایک ساتھ مذکور ہوں ......کیونکہ امر مجہول ہونے میں تمام صیغے شریک ہیں اور سب کے شروع میں لام امر ہے ......تو پھر امر حاضر مجہول اور امر غائب معلوم کی الگ الگ گردان کی کیا ضرورت ہے؟ جیسا کہ بعض حضرات کرتے ہیں ......البتہ امر معلوم کی گردان میں سے امر حاضر معلوم اور امر غائب معلوم کے صیغوں کو الگ الگ ذکر کرنا ضروری ہے دو وجہوں سے۔

(۱): ایک تو اس وجہ سے کہ امر معلوم میں سے امر حاضر معلوم کے صیغے بغیر لام کے آتے ہیں اور امر غائب معلوم کے صیغے لام کے ساتھ آتے ہیں......تو امر حاضر معلوم کی گردان امر باللام کے صیغوں کے ساتھ ایک ہی گردان میں مناسب معلوم نہیں ہوگی کہ کچھ صیغوں میں لام ہو اور کچھ صیغوں میں لام نہ ہو۔

(۲): اور دوسری وجہ یہ ہے کہ امر معلوم میں سے امر حاضر معلوم فعل کی مستقل تیسری قسم ہے ،جبکہ امر باللام اور نہی تو فعل مضارع میں داخل ہیں ،اس بناء پر امر حاضر معلوم کی گردان اور امر غائب معلوم کی گردان سے الگ ذکر کرنا ضروری تھا......اس طرح محققین کے نزدیک نہی حاضر اور نہی غائب کے تمام صیغوں کی ایک ہی گردان ہونی چاہیے کیونکہ فعل نہیں ہونے میں تمام صیغے شریک ہیں ،اور سب کے شروع میں لائے نہی موجود ہے تو پھر نہی حاضر اور نہی غائب کی الگ الگ گردان کی کیا ضرورت ہے۔تو اسی وجہ سے مصنف علیہ الرحمۃ نے امر حاضر مجہول اور امر غائب مجہول کے تمام صیغے ایک ساتھ ذکر کیے ہیں پس عنوان رکھا۔امر مجہول (حاضر اور غائب کی قید نہیں لگائی) اور اس کے تحت امر حاضر مجہول اور امر غائب مجہول کے تمام صیغے ذکر کیے البتہ حاضر معلوم اور امر غائب معلوم کی گردان الگ الگ ذکر کی ،اسی طرح نہی حاضر اور غائب کے تمام صیغوں کی ایک ہی گردان ذکر کی کہ بحث کا عنوان باندھا نہی معروف (حاضر وغائب کی قید نہیں لگائی) اور اس کے نیچے حاضر وغائب کے تمام صیغے ذکر کیے اس طرح نہی مجہول۔

باقی فعل جحد کے بعد جو مصنف علیہ الرحمۃ نے پہلے نہی کی گردان ذکر کی ہے اور اس کے بعد امر کی! تو اس کی وجہ یہ ہے کہ محققین کے نزدیک اصلاً فعل کی تین ہی قسمیں ہیں۔(۱) فعل ماضی۔(۲) فعل مضارع۔(۳) فعل امر (حاضر معروف) تو ان کے بیان کے مطابق فعل ماضی کی گردانوں کے بعد دوسرے نمبر پر فعل مضارع کی تمام گردانیں ذکر

کرنی چاہئیں، اس کے بعد تیسرے نمبر فعل امر کی گردان مذکورہ ہونی چاہیے......اور امر باللام یعنی امر حاضر مجہول اور امر غائب معلوم و مجہول اور فعل نہی تو درحقیقت فعل مضارع ہی ہیں جس کی ابتدا میں لام امر اور لائے نہی داخل ہیں لہٰذا ان کا ذکر فعل مضارع ہی کی بحث میں فعل جحد کی گردان کے بعد ہونا چاہیے اس مناسبت کی وجہ سے فعل جحد کے شروع میں بھی لم حرفِ جزم ہوتا ہے اور لام امر اور لائے نہی بھی حروفِ جازمہ ہیں۔اس کے بعد پھر صرف امر حاضر معلوم کی گردان الگ ہونی چاہیے وہ فعل کی تیسری مستقل قسم ہے اور اس کے شروع میں کوئی حرفِ جزم نہیں ہوتا۔

بعض صرفیوں کا یہ طریقہ مناسب نہیں ہے کہ بیچ میں امر حاضر معلوم کی گردان شروع کر دیتے ہیں، اس کے بعد نہی کی گردان ذکر کرتے ہیں، مصنف علیہ الرحمۃ کے ہاں چونکہ یہی تحقیق مختار ہے اس بناء پر انہوں نے بھی فعل جحد کے بعد فعل نہی کی گردان رکھی اور اس کے بعد فعل امر حاضر معلوم کی۔اگر ہوتا تو یہ چاہئے کہ نہی کی گردان کی طرح امر باللام کے صیغوں کو بھی ابحاث لم یعنی فعل جحد کے ساتھ ذکر کرتے۔لیکن امر باللام پر بھی امر کا اطلاق ہوتا ہے اگرچہ حقیقت مین فعل مضارع ہے تو اس مناسبت کی وجہ سے مصنف علیہ الرحمۃ نے امر باللام کے صیغے بعد میں امر حاضر معلوم کے ساتھ ذکر کیے ہیں۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

فعل نہی اور لام تاکید با نون تاکید کا بیان

﴿عبارت﴾: بحث نہی معروف: لَایَفْعِلْ لَایَفْعِلَا لَایَفْعِلُوْا لَاتَفْعِلْ لَاتَفْعِلَا لَایَفْعِلْنَ لَاتَفْعِلُوْا لَاتَفْعِلِیْ لَاافْعِلْ لَانَفْعِلْ بحث نہی مجہول لَایُفْعَلْ لَایُفْعَلَا الی آخرہ درفعل مضارع مجزوم بلم و دیگر جوازم اگر لام کلمہ حرف علت باشد بفیتد چون لَمْ یَدْعُ وَلَمْ یَرْمِ وَلَمْ یَخْشَ وَلَمَّا یَدْعُ وَاِنْ یَّدْعُ وَلِیَدْعُ وَلَا یَدْعُ وَهٰکَذَا برائے تاکید درفعل مضارع لام تاکید مفتوحہ ونون تاکید ثقیلہ وخفیفہ می آید لام دراول ونون درآخر داخل می شود وثقیلہ مشدد باشد و درھمہ صیغ می آید وخفیفہ ساکن ودرتثنیہ و جمع مؤنث نمی آید ودرباقی صیغ می آید، ماقبل نون ثقیلہ در یَفْعَلُ وَتَفْعَلُ وَاَفْعَلُ وَنَفْعَلُ مفتوح می شود ونون اعرابی درصیغ تثنیہ مذکر وواحد مؤنث حاضری افتد پس الف تثنیہ باقی می ماند ونون ثقیلہ بعد آن مکسور می گردد چون لَیَفْعَلَانِّ واو جمع مذکر ویائے مؤنث حاضر می افتد وضمۂ ماقبل واو وکسرئہ ماقبل یا باقی می ماند چون لَیَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلِنَّ ودرجمع مؤنث غائب وحاضر میان نون جمع ونون ثقیلہ الف می آرند تا اجتماع سہ نون لازم نیاید چون لَیَفْعَلَانِّ وَلَتَفْعَلَانِّ ودریں ھر دوھم نون ثقیلہ مکسور می باشد ودردیگر جاھا مفتوح ونون خفیفہ درغیر تثنیہ وجمع مؤنث آید حال مثل نون ثقیلہ دارد و مضارع بدرآمدن نون ثقیلہ وخفیفہ خاص بمستقبل می گردد۔

﴿ترجمہ﴾: بحث نہی معروف لَایَفْعَلْ لَایَفْعَلَا الخ بحث نہی مجہول لَایُفْعَلْ لَایُفْعَلَا الخ اس فعل مضارع میں جو لَمْ اور دیگر جوازم کی وجہ سے مجزوم ہو اگر لام کلمہ حرف علت ہو تو گر جاتا ہے جیسے لَمْ یَدْعُ، لَمْ یَرْمِ، لَمْ یَخْشَ، لَمَّا یَدْعُ، اِنْ یَّدْعُ، لِیَدْعُ اور لَا یَدْعُ اسی طرح فعل مضارع میں تاکید کیلئے لام تاکید مفتوحہ اور نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ آتا ہے لام شروع میں اور نون آخر میں داخل ہوتا ہے ثقیلہ مشدد ہوتا ہے اور سبھی صیغوں میں

آتا ہے۔خفیفہ ساکن (ہوتا ہے) اور تثنیہ وجمع مؤنث کے صیغوں میں نہیں آتا باقی صیغوں میں آتا ہے،نون ثقیلہ کا ماقبل یَفْعَلُ، تَفْعَلُ، اَفْعَلُ، نَفْعَلُ میں مفتوح ہوتا ہے،تثنیہ،جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر کے صیغوں میں نون اعرابی گر جاتا ہے البتہ تثنیہ کا الف باقی رہتا ہے اور اس کے بعد نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے جیسے لَیَفْعَلَانِّ ،جمع مذکر کی واؤ اور مؤنث حاضر کی یا گر جاتی ہے،واؤ کے ماقبل کا ضمہ اور یاء کے ماقبل کا کسرہ باقی رہتا ہے جیسے لَیَفْعَلُنَّ، لَتَفْعَلِنَّ،جمع مؤنث غائب اور حاضر میں نون جمع مؤنث اور نون ثقیلہ کے درمیان الف (فا صل) لایا جاتا ہے تاکہ تین نون کا اکٹھا ہونا لازم نہ آئے جیسے لَیَفْعَلْنَانِّ، لَتَفْعَلْنَانِّ اور ان دونوں میں بھی نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے،الغرض! الف کے بعد نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے اور باقی جگہوں میں مفتوح،نون خفیفہ تثنیہ اور جمع مؤنث کے ماسوا میں نون ثقیلہ جیسا حال رکھتا ہے اور نون ثقیلہ وخفیفہ کے لاحق ہونے کے بعد مضارع مستقبل کیساتھ خاص ہو جاتا ہے۔

﴿تشریح﴾:

در فعل مضارع مجزوم الخ:سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک فائدہ بیان کرنا ہے۔

کہ جب فعل مضارع پر حروف جوازم میں سے کوئی حرف داخل ہو جائے اور فعل مضارع کا لام کلمہ حرف علت ہو تو تو وہ حرف علت گر جائیگا۔جیسے لَمْ یَدْعُ، لَمْ یَرْمِ، لَمْ یَخْشَ، لَمَّا یَدْعُ، اِنْ یَّدْعُ، لِیَدْعُ، لَا یَدْعُ۔

﴿سوال﴾: عوامل جازمہ کی وجہ سے حرف علت کو کیوں گراتے ہیں؟

﴿جواب﴾: چونکہ ان عوامل کا کام آخر سے حرکت کو گرانا ہے اور آخر میں حرف علت کے موجود ہونے کے وقت حرکت نہیں ہوتی،کیونکہ حروف علت ثقیل ہیں تو حرکت سے ثقل اور بڑھ جائیگا اور خود حروف علت حرکات کے مشابہہ ہیں اس وجہ سے کہ یہ حرکات سے مرکب ہیں......واؤ دو ضموں سے مرکب ہے،الف دو فتحوں سے مرکب ہے ......اور یاء دو کسروں سے مرکب ہے......تو جب آخر میں حرکت ان حروف علت ہی کی وجہ سے موجود نہیں اور یہ حروف علت حرکات کے مشابہہ ہیں تو عوامل جازمہ حرکت کی جگہ انہیں حروف علت کو گراتے ہیں کیونکہ یہی سبب بنے ہیں حر کات کے نہ ہونے کے۔

﴿اعتراض﴾: لَمْ یَدْعُوْا، لَمْ یَدْعُوْنَ یہ دونوں صیغے تو معتل اللام ہیں اور لم حرف جزم ان پر داخل ہے لیکن آخر سے حرف علت نہیں گرا ایسا کیوں؟

﴿جواب﴾: عوامل جازمہ فعل مضارع معتل اللام کے صرف ان پانچ صیغوں سے حرف علت کو گراتے ہیں کہ جن کے آخر سے بوقت جزم حرکت گرتی ہے اور مذکورہ دونوں صیغے ان میں سے نہیں......اور جن صیغوں میں نون اعرابی ہوتا ہے وہاں عامل جازم کا جزم دینا صرف اس نون اعرابی کو گرانا ہے خواہ فعل مضارع معتل اللام ہو یا صحیح ہو اور

جمع مؤنث کے صیغے تو مبنی ہیں ان میں تو کوئی عامل عمل نہیں کرتا۔

گردان فعل نہی:

(معروف) لَایَفْعُلْ لَایَفْعُلَا لَایَفْعُلُوْا لَاتَفْعُلْ لَاتَفْعُلَا لَایَفْعُلْنَ لَاتَفْعُلْ لَاتَفْعُلَا لَاتَفْعُلُوْا لَاتَفْعُلِیْ لَا تَفْعُلَا لَا تَفْعُلْنَ لَااَفْعُلْ لَانَفْعُلْ ۔ (مجہول) لَایُفْعَلْ لَایُفْعَلَا لَایُفْعَلُوْا لَاتُفْعَلْ لَاتُفْعَلَا لَایُفْعَلْنَ لَاتُفْعَلْ لَاتُفْعَلَا لَاتُفْعَلُوْا لَاتُفْعَلِیْ لَا تُفْعَلَا لَا تُفْعَلْنَ لَااُفْعَلْ لَانُفْعَلْ

فعلِ مضارع لام تاکید با نونِ تاکید ثقیلہ وخفیفہ بنانے کا طریقہ

برائے تاکید در فعل مضارع الخ: سے غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ فعل مضارع کو فعل مضارع لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ بنانے کا طریقہ بیان کرنا ہے۔کہ جب فعل مضارع میں تاکید کا معنی پیدا کرنا ہو تو فعل مضارع کے شروع میں لام تاکید مفتوح اور آخر میں نون ثقیلہ وخفیفہ لے آتے ہیں......نون ثقیلہ مشدد ہوتا ہے اور تمام صیغوں میں آتا ہے اور نون خفیفہ ساکن ہوتا ہے اور آٹھ صیغوں میں آتا ہے اور چھ صیغوں میں نہیں آتا (چار تثنیہ کے اور دو جمع مؤنث کے) کیونکہ ان کے آخر میں نون خفیفہ لے آئیں تو التقائے ساکنین لازم آئیگا اور فعل مضارع کے پانچ صیغے جن کو مفرد ولفظی کہتے ہیں ان میں نون ثقیلہ کا ماقبل مفتوح ہوگا اور سات صیغے جن کو ذات النون کہتے ہیں ان کے آخر سے نون اعرابی گر جائیگا ان میں سے چار تثنیہ کے صیغوں میں نون ثقیلہ کا ماقبل الف باقی رہے گا اور نون ثقیلہ مکسور ہوگا جیسے لَیَفْعَلَانِّ اور دو جمع مذکر کے صیغوں میں آخر سے نونِ اعرابی اور واؤ گر جائیں گی اور ماقبل کا ضمہ باقی رہے گا اور نون ثقیلہ مفتوح ہوگا جیسے لَیَفْعَلُنَّ اور واحد مؤنث حاضر کی یاء گر جائے گی اور ماقبل کا کسرہ باقی رہے گا اور اس میں بھی نون ثقیلہ مفتوح ہوگا جیسے لَتَفْعَلِنَّ اور دو صیغے جمع مؤنث غائب اور حاضر کے ان میں نون ضمیر اور نون ثقیلہ کے درمیان الف لائیں گے تاکہ تین نونوں کا جمع ہونا لازم نہ آئے کیونکہ یہ ناپسندیدہ ہے اور ان دونوں صیغوں میں نون ثقیلہ مکسور ہوگا جیسے لَیَفْعَلْنَانِّ،لَتَفْعَلْنَانِّ ۔

بالجملة بعد الف الخ : سے غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ مذکورہ کلام کا لب لباب بیان کرنا ہے۔ کہ الف کے بعد نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے اور باقی جگہوں میں مفتوح ہوتا ہے اور نون خفیفہ جن چھ صیغوں میں نہیں آتا ان کے علاوہ میں نون ثقیلہ کے مثل ہے۔

الف کی حذفیت پر فتحہ کیوں نہیں دلالت کرسکتا؟

﴿اعتراض﴾: جس طرح جمع مذکر کے صیغوں میں واؤ کے حذف ہونے پر ضمہ دلالت کرتا ہے اور واحد مؤنث حاضر کے صیغے میں یاء کے حذف ہونے پر کسرہ دلالت کرتا ہے تو اسی طرح تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغوں میں بھی الف

کی حذفیت پر فتحہ دلالت کر سکتا تھا تو یہاں الف کو حذف کیوں نہیں کیا گیا؟

﴿جواب﴾: الف کا ماقبل فتحہ محض الف کی رعایت کی وجہ سے آیا ہے کہ الف ماقبل فتحہ چاہتا ہے، یہ فتحہ الف کے حذف پر دلالت نہیں کرتا، کیونکہ یہی فتحہ تو مفرد کے صیغوں میں بھی نون تاکید سے قبل موجود ہے تو کیا وہاں بھی الف حذف ہوا ہے؟

﴿سوال﴾: تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغوں میں نون تاکید خفیفہ کیوں نہیں آتا؟

﴿جواب﴾: التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ لازم آنے کی وجہ سے کہ ان صیغوں میں نون ثقیلہ سے پہلے الف ہوتا ہے تو الف بھی ساکن اور نون خفیفہ بھی ساکن۔

التقائے ساکنین کی بحث:

التقائے ساکنین کی دو قسمیں ہیں۔(۱) التقائے ساکنین علیٰ حدہٖ۔(۲) التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ۔

التقائے ساکنین علیٰ حدہ: یہ ہے کہ دونوں ساکنوں میں سے پہلا ساکن مدہ ہو یا یائے تصغیر ہو اور دوسرا ساکن مدغم یعنی مشدد ہو جیسے اِحْمَارٌّ، خُوَیْصَّۃٌ.....اکثر حضرات کے نزدیک دونوں ساکنوں کا ایک کلمہ میں ہونا شرط ہے جبکہ بعض کے نزدیک یہ شرط معتبر نہیں۔

☆ التقائے ساکنین علیٰ حدہٖ کا حکم یہ ہے کہ دونوں ساکنوں کو برقرار رکھنا درست ہے۔

التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ: یہ ہے کہ دونوں ساکنوں میں مذکورہ دونوں شرطیں نہ پائی جائیں یا ان میں سے کوئی ایک شرط معدوم ہو۔

☆ التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ کا حکم یہ ہے کہ ان دونوں ساکنوں کو باقی رکھنا جائز نہیں۔

﴿نوٹ﴾: چھ صیغوں میں یعنی تثنیہ اور جمع مؤنث میں نون تاکید خفیفہ بصریوں کے نزدیک نہیں آتا جبکہ کوفیوں اور علامہ یونس علیہ الرحمۃ کے نزدیک ان میں نون تاکید خفیفہ کا آنا جائز ہے۔

ومضارع بدر آمدن الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ معنوی اثر کو بیان کرنا ہے۔ کہ جب نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ فعل مضارع کے آخر میں آئیں تو اس کو حال والے معنی سے جدا کرکے مستقبل کے معنی کے ساتھ مختص کر دیا جاتا ہے۔

عبارت: **لام تاکیدبانون ثقیلہ درفعل مستقبل معروف لَيَفْعِلَنَّ لَيَفْعُلَانِّ لَيَفْعِلُنَّ لَتَفْعِلَنَّ لَتَفْعُلَانِّ لَيَفْعِلْنَانِّ لَتَفْعِلُنَّ لَتَفْعُلُنَّ لَتَفْعِلْنَانِ لَأَفْعِلَنَّ لَنَفْعِلَنَّ مجهول لَيُفْعَلَنَّ تا آخر لام تاکیدبانون خفیفہ درفعل مستقبل معروف لَيَفْعِلَنْ لَيَفْعِلُنْ لَتَفْعِلَنْ لَتَفْعُلُنْ لَتَفْعِلِنْ لَأَفْعِلَنْ لَنَفْعِلَنْ مجهول لَيُفْعَلَنْ تا آخر درامرونهی هم نون ثقیلہ ونون خفیفہ می آید، ذکر امر بعد**

ازیں خواھد آمد نھی معروف بانون ثقیله لَا یَفْعُلَنَّ لَا یَفْعُلَانِّ لَا یَفْعُلُنَّ لَا تَفْعُلَنَّ لَا تَفْعُلَانِّ لَا یَفْعُلْنَانِّ لَا تَفْعُلُنَّ لَا تَفْعُلِنَّ لَا تَفْعُلْنَانِّ لَا اَفْعُلَنَّ لَا نَفْعُلَنَّ مجھول لَا یُفْعَلَنَّ تا آخر نون ثقیله و خفیفه در فعل مضارع بعد اِمَّا شرطیه هم می آید بطریقه خود چوں اِمَّا یَفْعُلَنْ تا آخر وَاِمَّا یَفْعُلْنَا آخر -

﴿ترجمہ﴾: لام تاکید بانونِ ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَیَفْعَلَنَّ، لَیَفْعَلَانِّ الخ مجہول لَیُفْعَلَنَّ الخ لام تاکید با نون خفیفہ در فعل مستقبل معروف لَیَفْعَلَنْ، لَیَفْعَلُنْ الخ نون ثقیلہ وخفیفہ امر اور نہی میں بھی آتا ہے امر کا ذکر اس کے بعد آئیگا نہی معروف بانون ثقیلہ لَا یَفْعَلَنَّ لَا یَفْعَلَانِّ الخ مجہول لَا یُفْعَلَنَّ الخ نون ثقیلہ وخفیفہ فعل مضارع میں اِمَّا شرطیہ کے بعد بھی اپنے طریقہ پر آتا ہے جیسے اِمَّا یَفْعَلَنَّ الخ اور اِمَّا یَفْعَلَنْ الخ -

﴿تشریح﴾:

درامر نهی الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک فائدہ بیان کرنا ہے۔
کہ جس طرح فعل مضارع کے آخر میں نون ثقیلہ وخفیفہ آتے ہیں اسی طرح امر اور نہی کے صیغوں کے آخر میں بھی نون ثقیلہ وخفیفہ آتے ہیں اور امر کا ذکر اس کے بعد آئیگا۔

نون ثقیله و خفیفه درفعل الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک فائدہ بیان کرنا ہے۔
کہ نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ فعل مضارع میں اِمَّا شرطیہ کے بعد آتا ہے اپنے مذکورہ طریقہ پر یعنی فعل مضارع میں نونِ تاکید ثقیلہ وخفیفہ کے لاحق ہونے کے وقت اکثر و بیشتر تو اس کے شروع میں لام تاکید مفتوحہ لایا جاتا ہے......لیکن کبھی کبھی لام تاکید مفتوحہ کی بجائے شروع میں اِمَّا شرطیہ بھی آتا ہے اور آخر میں نون ثقیلہ وخفیفہ آسکتا ہے۔
جیسے اِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۔اور اِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ اس صورت میں باقی ترتیب وہی ہوگی جو لام تاکید کی صورت میں ہوتی ہے، محض لام کی جگہ اِمَّا لگ جائے گا۔ جیسے اِمَّا یَفْعَلَنَّ اِمَّا یَفْعَلَانِّ اِمَّا یَفْعَلُنَّ الخ:

کیا اِمَّا شرطیہ ہے؟

﴿سوال﴾: مصنف علیہ الرحمۃ نے اِمَّا شرطیہ کا لفظ استعمال کیا......حالانکہ اِمَّا شرطیہ نہیں بلکہ اِمَّا تو حرف عطف ہے اور اَمَّا شرطیہ ہے۔

﴿جواب﴾: مصنف علیہ الرحمۃ کا بیان کردہ لفظ اِمَّا اصل میں اِنْ مَا ہے یعنی مصنف علیہ الرحمۃ فرمانا یہ چاہتے ہیں کہ کبھی کبھی نون تاکید اس اِنْ شرطیہ کے بعد بھی آجاتا ہے جس اِنْ کے بعد مَا زائدہ ہوتی ہے......پس اس بات کو مصنف علیہ الرحمۃ نے اختصاراً یوں کہا کہ کبھی کبھی نونِ تاکید اِمَّا شرطیہ کے بعد بھی آجاتا ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

فعل امر کا بیان

﴿عبارت﴾: وامر حاضر از فعل مضارع میگیرند بایں وضع که علامت راحذف می کنند پس اگر مابعد علامت مضارع متحرك ست در آخر وقف می کنند چون عِدْ از تَعِدُ و اگر ساکن است همزئه وصل در اول می آرند مضموم اگر عین مضموم باشد چون اُنْصُرْ از تَنْصُرُ و مکسور اگر عین مکسور باشد مفتوح چون اِضْرِبْ از تَضْرِبُ وَاِفْتَحْ از تَفْتَحُ و در آخر وقف می کنند و نون اعرابی ساقط شود و نون جمع بحال خود ماند و حرف علت هم از آخر حذف شود چون اُدْعُ از تَدْعُوْ وَاِرْمِ از تَرْمِیْ وَاِخْشَ از تَخْشٰی امر حاضر معروف اِفْعَلْ اِفْعَلَا اِفْعَلُوْا اِفْعَلِیْ اِفْعَلْنَ امر غائب و متکلم معروف لِیَفْعَلْ لِیَفْعَلَا لِیَفْعَلُوْا لِتَفْعَلْ لِتَفْعَلَا لِیَفْعَلْنَ لِاَفْعَلْ لِنَفْعَلْ امر مجهول لِیُفْعَلْ لِیُفْعَلَا لِیُفْعَلُوْا لِتُفْعَلْ لِتُفْعَلَا لِیُفْعَلْنَ لِتُفْعَلُوْا لِتُفْعَلِیْ لِتُفْعَلْنَ لِاُفْعَلْ لِنُفْعَلْ امر حاضر معروف با نون ثقیله اُفْعِلَنَّ اِفْعِلَانِّ اِفْعِلُنَّ اِفْعِلِنَّ اِفْعِلْنَانِّ بانون خفیفه اِفْعِلَنْ اِفْعِلُنْ اِفْعِلِنْ امر غائب متکلم معروف بانون ثقیله لِیَفْعِلَنَّ لِیَفْعِلَانِّ لِیَفْعِلُنَّ لِتَفْعِلَنَّ لِتَفْعِلَانِّ لِیَفْعِلْنَانِّ لِاَفْعِلَنَّ لِنَفْعِلَنَّ بانون خفیفه لِیَفْعِلَنْ لِیَفْعِلُنْ لِتَفْعِلَنْ لِاَفْعِلَنْ لِنَفْعِلَنْ امر مجهول بانون ثقیله لِیُفْعَلَنَّ لِیُفْعَلَانِّ لِیُفْعَلُنَّ تا آخر مضارع مجهول جز اینکه لامش مکسور است امر مجهول بانون خفیفه لِیُفْعَلَنْ تا آخر مثل مضارع۔

﴿ترجمہ﴾: امر حاضر کو فعل مضارع سے بناتے ہیں اس طرح کہ علامت مضارع کو حذف کرتے ہیں پھر اگر علامت مضارع کا مابعد متحرک ہو تو آخر میں وقف کر دیتے ہیں جیسے تعد سے عد اور اگر ساکن ہو تو شروع میں ہمزہ وصل مضموم لاتے ہیں اگر عین کلمہ مضموم ہو جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ اور (ہمزہ وصل) مکسور (لاتے ہیں) اگر عین کلمہ مکسور یا مفتوح ہو جیسے تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اور تَفْتَحُ سے اِفْتَحْ، آخر میں وقف کرتے ہیں اور نون اعرابی گر جاتا ہے، نون جمع اپنے حال پر رہتا ہے اور آخر حرف علت بھی حذف ہو جاتا ہے جیسے تَدْعُوْا سے اُدْعُ، تَرْمِیْ سے اِرْمِ اور تَخْشٰی سے اِخْشَ امر حاضر معروف اِفْعَلْ اِفْعَلَا الخ امر غائب و

متکلم معروف لِیَفْعَلْ لِیَفْعَلَا امر مجہول لِیُفْعَلْ لِیُفْعَلَا الخ امر حاضر معروف با نون ثقیلہ اِفْعَلَنَّ اِفْعَلَانِّ الخ با نون خفیفہ اِفْعَلَنْ اِفْعَلُنْ اِفْعَلِنْ الخ امر غائب و متکلم معروف با نون ثقیلہ لِیَفْعَلَنَّ، لِیَفْعَلَانِّ الخ با نون خفیفہ لِیَفْعَلَنْ، لِیَفْعَلُنْ الخ امر مجہول با نون ثقیلہ لِیُفْعَلَنَّ، لِیُفْعَلَانِّ، لِیُفْعَلُنَّ آخر تک مضارع مجہول ہے علاوہ اس کے کہ اس کا لام مکسور ہے امر مجہول با نون خفیفہ لِیُفْعَلَنْ آخر تک مضارع کی طرح ہے۔

﴿تشریح﴾:

فعل مضارع کی گردانوں سے فراغت پانے کے بعد اب فعل کی تیسری قسم یعنی فعل امر حاضر کی تفصیل بیان کی جارہی ہے، جس کی تعریف ابتدائے کتاب میں گزر چکی ہے۔

امر حاضر از فعل الخ سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ بیان کرنا ہے۔

فعل امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ:

فعل امر حاضر معروف کو فعل مضارع حاضر معروف سے بناتے ہیں اس طرح کہ علامت مضارع کو گرادینگے اس کے بعد پہلے حرف کو دیکھیں گے...... کہ وہ متحرک ہے یا ساکن...... اگر وہ متحرک ہو تو آخر میں وقف کریں گے اگر حرف علت نہ ہو جیسے تَعِدُ سے عِدْ...... اور اگر آخر میں حرف علت ہو تو اسے گرادینگے جیسے تَلِیْ سے لِ اور تَقِیْ سے قِ...... اور اگر علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد پہلا حرف ساکن ہو تو پھر عین کلمہ کو دیکھیں گے اگر عین کلمہ مضموم ہو تو شروع میں ہمزہ وصلی مضموم لائینگے اور آخر میں وقف کرینگے اگر حرف علت نہ ہو تو...... جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ، اور آخر میں حرف علت ہو تو اسے گرادینگے جیسے تَدْعُوْا سے اُدْعُ..... اور اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو شروع میں ہمزہ وصلی مکسور لائینگے اور آخر میں وقف کرینگے جیسے تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اور تَفْتَحُ سے اِفْتَحْ...... اور اگر آخر میں حرف علت ہو تو اسے گرادینگے جیسے تَرْمِیْ سے اِرْمِ اور تَخْشٰی سے اِخْشَ۔

وقف کی تعریف:

وقف کا لغوی معنیٰ ٹھہرنا، اور اصطلاحاً کلمہ کے آخر کو ساکن کر کے پڑھنا سانس توڑنے کے ساتھ، وقف کہلاتا ہے۔

﴿سوال﴾: وقف اور جزم میں کیا فرق ہے؟

﴿جواب﴾: جزم! عامل جازم کا اثر ہوتا ہے اور وقف کسی عامل کا اثر نہیں ہوتا۔

﴿سوال﴾: فعل امر کو فعل مضارع سے بناتے ہیں، فعل ماضی سے کیوں نہیں بناتے؟

﴿جواب﴾: چونکہ فعل مضارع معنیٰ استقبال پر مشتمل ہوتا ہے اور فعل امر بھی اسی معنیٰ پر مشتمل ہوتا ہے۔

﴿سوال﴾: فعل امر حاضر معلوم سے علامت مضارع کو حذف کیوں کیا جاتا ہے؟

جواب: تاکہ حالتِ وقف میں مضارع کے ساتھ التباس نہ لازم آئے ......اور دوسری وجہ یہ ہے کہ امر میں تخفیف پیدا ہو کیونکہ امر کثیر الاستعمال ہے۔

سوال: فعل امر حاضر بناتے ہوئے نونِ اعرابی کو کیوں گرایا جاتا ہے؟

جواب: امر حاضر بناتے وقت نون اعرابی کو گرا دیتے ہیں اس لئے کہ نون اعرابی معرب ہونے کی علامت ہے اور فعل امر حاضر معروف مبنی الاصل ہے اور جمع مؤنث حاضر کے صیغہ سے نون کو نہیں گرائیں گے کیونکہ اس کے دونوں صیغے مبنی ہیں۔

فعل امر مجہول با نون ثقیلہ اور لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ میں باعتبار لام کے فرق:

مثل مضارع مجہول الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ امر مجہول با نون ثقیلہ مضارع مجہول (یعنی لام تاکید با نون ثقیلہ مجہول) کی طرح ہے مگر فرق یہ ہے کہ مضارع مجہول (یعنی لام تاکید با نون ثقیلہ مجہول) کے شروع میں لام تاکید ہوتا ہے اور وہ مفتوح ہوتا ہے اور امر مجہول با نون ثقیلہ کے شروع میں لام امر ہوتا ہے اور وہ مکسور ہوتا ہے۔

سوال: لام امر مکسور کیوں ہوتا ہے؟ حالانکہ ایک حرفی کلمہ میں اصل یہ ہے کہ وہ مفتوح ہو جیسے ہمزہ استفہام، حرفِ عطف، وغیرہ۔

جواب: لام امر لامِ جارہ کے مشابہہ ہے صورۃً اور معنیً ......صورۃً تو مشابہت ظاہر ہے ......اور معنیً مشابہت اس طرح ہے کہ امر جزم دیتا ہے اور لامِ جارہ جر دیتا ہے، اور جس طرح جر اسم کے ساتھ خاص ہے اسی طرح جزم بھی فعل کے ساتھ خاص ہے......تو جب لامِ جارہ مکسور ہوتا ہے تو لامِ امر بھی مکسور ہوگا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

دوسری فصل:

اسمائے مشتقات کا بیان

﴿عبارت﴾: فصل دوم در بیان اسمائے مشتقه شش اسم ازفعل مشتق می شوند،اسم فاعل،اسم مفعول،اسم تفضیل،صفت مشبه،اسم آله،اسم ظرف،اسم فاعل که دلالت کندبر کنندئه کارازثلاثی مجردمطلقاًبر وزن فاعل آید،بحث اسم فاعل فَاعِلٌ فَاعِلَانِ فَاعِلَيْنِ فَاعِلُوْنَ فَاعِلِيْنَ فَاعِلَةٌ فَاعِلَتَانِ فَاعِلَتَيْنِ فَاعِلَاتٌ تثنيه بحالت رفع بالف آیدنصب وجربیاکه ماقبلش مفتوح بودونون تثنیه مکسورباشدوجمع بحالت رفع بواو آیدبحادنصب وجربیاکه ماقبلش مکسورباشدونون جمع مفتوح بود،اسم مفعول که دلالت کندبرذاتیکه فعل برووا قع شده ازثلاثی مجردبروزن مَفْعُوْلٌ آید،بحث اسم مفعول مَفْعُوْلٌ مَفْعُوْلَانِ مَفْعُوْلَيْنِ مَفْعُوْلُوْنَ مَفْعُوْلِيْنَ مَفْعُوْلَةٌ مَفْعُوْلَتَانِ مَفْعُوْلَتَيْنِ مَفْعُوْلَاتٌ اسم تفضیل که دلالت کندبرزیادت معنی فاعلیت نسبت بدیگر بروزن افعل آیدمگرازلون وعیب نمی آیدچه دریں هردو افعل برائے صفت مشبه می آیدچوں اَحْمَرُوَاَعْمٰی وازغیرثلاثی مجردنمی آید۔

﴿ترجمہ﴾: فعل سے چھ اسم مشتق ہوتے ہیں،اسم فاعل،اسم مفعول،اسم تفضیل،صفتِ مشبہ،اسم آلہ،اسم ظرف،اسم فاعل جو کام کرنے والے پر دلالت کرتا ہے ثلاثی مجرد سے مطلقا فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے،بحث اس فاعل،فَاعِلٌ فَاعِلَانِ الخ تثنیہ حالت رفع میں الف کے ساتھ آتا ہے اور حالت نصب و جر میں یاء کیساتھ کہ جس کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے اور تثنیہ کا نون مکسور ہوتا ہے جمع حالت رفع میں واؤ کیساتھ آتی ہے اور حالت نصب و جر میں یاء کیساتھ کہ جس کا ماقبل مکسور ہوتا ہے اور جمع کا نون مفتوح ہوتا ہے،اسم مفعول،جو ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے کہ جس پر فعل واقع ہوا ہو ثلاثی مجرد سے مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے،بحث اسم مفعول،مَفْعُوْلٌ مَفْعُوْلَانِ الخ،اسم تفضیل جو دوسرے کے لحاظ سے فاعلیت والے معنی کی زیادتی پر دلالت

کرتا ہے اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے مگر رنگ وعیب سے نہیں آتا کیونکہ ان دونوں میں اَفْعَلُ صفت مشبہ کے واسطے آتا ہے جیسے اِحْمَرُ، اَعْمٰی اور ثلاثی مجرد کے ماسوا سے نہیں آتا۔

﴿تشریح﴾:

دوسری فصل اسمائے مشتقات کے بیان میں ہے۔فعل سے چھ اسم مشتق ہوتے ہیں۔

(۱): اسم فاعل (۴): صفت مشبہ

(۲): اسم مفعول (۵): اسم آلہ

(۳): اسم تفضیل (۶): اسم ظرف

﴿نوٹ﴾: تمام اسمائے مشتقات فعل مضارع معلوم کے واحد مذکر غائب کے صیغے سے بنتے ہیں......سوائے اسم مفعول کے......کہ وہ فعل مضارع مجہول کے واحد مذکر غائب کے صیغہ سے بنتا ہے۔

اسمائے مشتقات کتنے اور کونسے ہیں؟

☆ یاد رہے اسمائے مشتقات کی یہ مذکورہ چھ قسمیں جو مصنف علیہ الرحمۃ نے بیان کی ہیں یہ بصریوں کے مذہب کے مطابق ہیں، ورنہ کوفیوں کے نزدیک اسمائے مشتقات کی سات قسمیں ہیں چھ یہ مذکورہ اور ساتویں قسم مصدر ہے......کیونکہ ان کے نزدیک مصدر بھی فعل سے مشتق ہوتا ہے۔

☆ کبھی کبھی بصری حضرات بھی اسمائے مشتقات کی سات قسمیں بنا لیتے ہیں اس طرح کہ ظرفِ زمان اور ظرفِ مکان کو الگ الگ قسم شمار کرتے ہیں، یا ان دونوں کو تو ایک ہی قسم یعنی اسم ظرف شمار کرتے ہیں اور ساتویں قسم اسم مبالغہ بنا لیتے ہیں لیکن حقیقت میں اسم مبالغہ اسم فاعل کی ہی قسم ہے......اسے الگ قسم شمار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں......اور بعض لوگ اسمائے مشتقات کو چھ قسمیں قرار دیتے ہیں اس طور پر کہ ظرفِ زمان اور ظرف مکان کو الگ قسمیں بناتے ہیں اور صفت مشبہ کو مستقل قسم شمار نہیں کرتے کیونکہ یہ بھی فاعل کی ہی ایک قسم ہے۔

﴿سوال﴾: جب مصنف علیہ الرحمۃ نے بصریوں کے مذہب کے مطابق اسم مشتق کی تقسیم کی ہے تو پھر یہ کیوں کہا کہ یہ چھ اسم فعل سے مشتق ہوتے ہیں کیونکہ بصریوں کے نزدیک تو یہ مصدر سے مشتق ہوتے ہیں۔

﴿جواب﴾: اسماء براہ راست تو فعل سے مشتق ہوتے ہیں لیکن فعل مصدر سے مشتق ہوتا ہے تو فعل کے واسطہ سے یہ بھی مصدر سے مشتق ہوئے۔

اسم فاعل کی تعریف:

وہ اسم مشتق ہے جو کام کرنے والے کی ذات پر دلالت کرے......ثلاثی مجرد سے اسم فاعل مطلقاً فَاعِلٌ کے وزن پر

آتا ہے مطلقاً کا مطلب یہ ہے کہ ثلاثی مجرد کے ہر باب سے اسم فاعل فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

﴿سوال﴾: آپ نے کہا ہے کہ ثلاثی مجرد سے اسم فاعل فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے، یہ آپ کی بات درست نہیں، کیونکہ ضَارِبَاتٌ بھی ثلاثی مجرد سے اسم فاعل ہے لیکن وہ فاعل کے وزن پر نہیں بلکہ فَاعِلَات کے وزن پر ہے۔

﴿جواب﴾: ہماری مراد پہلا صیغہ ہے اور وہ فاعل ہی کے وزن پر ہوتا ہے جبکہ ضاربات پہلا صیغہ نہیں۔

تثنیہ بحالت رفع الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ فاعل کا اعراب بیان کرنا ہے۔

تثنیہ (خواہ اسم جامد کا ہو یا مشتق کا اس) کی حالت رفعی الف کیساتھ آتی ہے ......اور حالت نصبی وجری یا ماقبل مفتوح کیساتھ آتی ہے اور نون تثنیہ ہمیشہ مکسور ہوتا ہے جیسے فَاعِلَانِ، فَاعِلَیْنِ، رَجُلَانِ، رَجُلَیْنِ۔

وجمع بحالت رفع الخ: جمع (یعنی جمع مذکر سالم خواہ اسم جامد کا ہو یا اسم مشتق کا اس) کی حالت رفعی واوَ ماقبل مضموم کیساتھ آتی ہے اور حالت نصبی وجری ماقبل مکسور کے ساتھ آتی ہے اور نون جمع ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے جیسے مُسْلِمُوْنَ ،مُسْلِمِیْنَ ،زَیْدُوْنَ، زَیْدِیْنَ۔

﴿سوال﴾: دیگر کتبِ صرف میں تو اسم فاعل کے بہت سے صیغے ہوتے ہیں لیکن یہاں کم ہیں ایسا کیوں؟

﴿جواب﴾: دیگر کتب میں جمع تکسیر اور تصغیر کے صیغے بھی مذکور ہوتے ہیں جبکہ یہاں مصنف علیہ الرحمۃ نے جمع تکسیر اور تصغیر کے صیغے ذکر نہیں کئے، اس لئے یہاں صیغے کم ہیں۔

اسم فاعل اور فاعل میں فرق:

اسم فاعل ہمیشہ مشتق ہوتا ہے...... جب کہ فاعل کے لئے مشتق ہونا کوئی ضروری نہیں ...... بلکہ فاعل تو اکثر جامد ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ فاعل ہے اور جامد ہے۔

اسم مفعول کی تعریف:

اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہو، ثلاثی مجرد سے اسم مفعول مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

﴿اعتراض﴾: اسم فاعل میں مطلقاً کی قید لگائی ہے مگر اسم مفعول میں مطلقاً کی قید کیوں نہیں لگائی؟

﴿جواب﴾: اسم مفعول میں مطلقاً کی قید اسلئے نہیں لگائی کہ ثلاثی مجرد سے اسم مفعول مَفْعُوْلٌ کے علاوہ اور اوزان پر بھی آتا ہے مثلاً فَعِیْلٌ جیسے قَتِیْلٌ، فَعُوْلٌ جیسے رَکُوْبٌ فَاعِلٌ جیسے دَافِقٌ۔

اسم مفعول اور مفعول میں فرق:

اسم مفعول ہمیشہ مشتق ہوتا ہے جب کہ مفعول کے لئے مشتق ہونا ضروری نہیں، بلکہ مفعول اکثر جامد ہوتا ہے۔

جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًو امیں عَمْرًو امفعول ہے اور یہ جامد ہے۔

﴿سوال﴾: اسم مفعول کو بناتے وقت مضارع سے علامت مضارع کو حذف کیوں کرتے ہیں؟

﴿جواب﴾: تا کہ اسم مفعول اور مضارع میں امتیاز ہو سکے۔

﴿سوال﴾: حروفِ اتین کی جگہ میم کو کیوں لاتے ہیں؟ حروف علت میں سے کسی حرف کو لے آتے ؟ کہ وہ زیادتی کے زیادہ لائق ہوتے ہیں۔

﴿جواب﴾: حروفِ علت یہاں نہیں آسکتے......واؤ اس لئے نہیں آسکتا کہ کلمہ کے شروع میں واؤ زائدہ نہیں ہوتا......الف اس لئے نہیں سکتا کہ وہ ساکن ہوتا ہے اور ساکن سے ابتدأ محال ہوتی ہے......اور یاء اس لئے نہیں آسکتا کہ پھر مضارع سے التباس لازم آئیگا۔

اسم مفعول کے لئے میم کا انتخاب کیوں؟

﴿سوال﴾: میم ہی کو کیوں لایا گیا ہے کسی اور حرف کو لے آتے ؟

﴿جواب﴾: حروف اتین کی طرح یہ بھی اکثر و بیشتر علامت ہوتا ہے، یعنی جس طرح حروفِ اتین مضارع کی علامت ہیں تو اسی طرح میم اکثر اسم کی علامت ہوتا ہے جیسے اسم مفعول، اسم ظرف، اسم آلہ وغیرہ۔ نیز یہ کہ میم حروفِ علت میں سے واؤ کے قریب ہے، کہ واؤ بھی شفوی ہے اور میم بھی شفوی ہے، اور جب حرفِ علت نہ آسکے تو جو اس کے قریب ہو اس کا زائد ہونا اسی حرف، علت کی جگہ پر زیادہ مناسب ہے۔

﴿سوال﴾: اسم مفعول میں میم کو فتحہ کیوں دیتے ہیں؟ ضمہ یا کسرہ دے لیتے ؟

﴿جواب﴾: کسرہ تو اس لئے نہیں دیتے تا کہ اسم آلہ کے ساتھ التباس لازم نہ آئے ......اور ضمہ اس لئے نہیں دیتے تا کہ غیر ثلاثی مجرد کے اسم مفعول کے ساتھ التباس لازم نہ آئے ......نیز ضمہ کی صورت میں ثقل پیدا ہو جاتی کیونکہ ضمہ ثقیل حرکت ہے اور عین کلمہ بھی مضموم ہوتا ہے......پس اسکی ادائیگی مشکل ہو جاتی۔

﴿سوال﴾: اسم مفعول میں عین کلمہ کو ضمہ کیوں دیتے ہیں فتحہ یا کسرہ کیوں نہیں دیتے ؟

﴿جواب﴾. فتحہ اور کسرہ اس لئے نہیں دیا جاتا تا کہ اسم ظرف کے ساتھ التباس لازم نہ آئے، کیونکہ اسم مفعول کبھی مفتوح العین ہوتا ہے جیسے مَنْصَرٌ اور کبھی مکسور العین ہوتا ہے جیسے مَضْرِبٌ لیکن اسم ظرف مضموم العین نہیں ہوتا۔

اسم مفعول کے لئے واؤ کا اضافہ کیوں؟

﴿سوال﴾: اسم مفعول میں عین کلمہ کے بعد واؤ کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟

﴿جواب﴾: اگر واؤ کا اضافہ نہ کیا جائے تو مَفْعُلٌ کا وزن بن جاتا اور اس وزن پر کلام عرب میں کوئی کلمہ

مستعمل نہیں ہے سوائے مَکْرُمْ اور مَعُوْنْ کے .....اور یہ دونوں شاذ ہیں۔

اسم تفضیل کی تعریف:

اسم تفضیل وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس میں فاعلیت کے معنی دوسرے کی بنسبت زیادہ پا ئے جائیں، اور یہ مضارع معلوم سے بنتا ہے.....اسم تفضیل مذکر اَفْعَلُ کے وزن پر اور اسم تفضیل مؤنث فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے......

﴿سوال﴾: اسم تفضیل فعل مضارع سے کیوں بنتا ہے؟ فعل ماضی سے بنالیا جاتا۔

﴿جواب﴾: اسم تفضیل درحقیقت اسم فاعل کی ہی ایک قسم ہے اور اسم فاعل فعل مضارع سے بنتا ہے۔

مگر از لون و عیب الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے، کہ ثلاثی مجرد کے وہ الفاظ جن میں رنگ اور عیب ظاہری والا معنی پایا جائے ان سے اسم تفضیل نہیں آتا کیونکہ ان سے اَفْعَلُ کے وزن پر صفت مشبہ آتی ہے جیسے اَحْمَرُ اور اَعْمٰی ،اَحْمَرُ رنگ کی مثال ہے اور اَعْمٰی عیب ظاہری کی مثال ہے اور اسم تفضیل غیر ثلاثی مجرد سے بھی نہیں آتا۔

اَحْمَرُ، اَعْمٰی اسم تفضیل کے صیغے کیوں نہیں

﴿سوال﴾: ان دونوں صیغوں (اَحْمَرُ، اَعْمٰی) کو اسم تفضیل کا صیغہ کیوں نہیں بناتے ؟

﴿جواب﴾: اگر ہم ان دونوں صیغوں کو اسم تفضیل کا صیغہ بنائیں تو اسم تفضیل اور صفت مشبہ میں التباس لازم آئیگا یعنی پتہ نہیں چلے گا کہ یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے یا اسم تفضیل کا۔

﴿سوال﴾: عیب کیساتھ ظاہری کی قید کیوں لگائی ہے؟

﴿جواب﴾: عیب کیساتھ ظاہری کی قید اس لئے لگائی ہے کہ ثلاثی مجرد کے وہ الفاظ جن میں عیب باطنی والا معنی پایا جاتا ہے ان سے اسم تفضیل اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے جیسے جَهَالَتٌ سے اَجْهَلُ اور حَمَاقَتٌ سے اَحْمَقُ۔

اسم تفضیل کے استعمال ہونے کی شرائط:

اسم تفضیل کے استعمال ہونے کی چار شرائط ہیں۔

1: اسم تفضیل صرف ثلاثی مجرد سے آتا ہے غیر ثلاثی مجرد سے اسم تفضیل نہیں آتا۔

2: اس ثلاثی مجرد سے بھی اسم تفضیل نہیں آتا کہ جس میں رنگ وعیب کا معنیٰ پایا جائے جیسا کہ ابھی ماقبل میں بیان ہوا، اس صورت میں افعل کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہوگا۔ جیسے اَحْمَرُ، اَعْمٰی یہ صفت مشبہ کے صیغے ہیں۔

3: افعال ناقصہ اور افعال غیر متصرفہ سے بھی اسم تفضیل نہیں آتا۔

4: ایسے افعال سے بھی اسم تفضیل نہیں آتا کہ جن کے معنیٰ زیادتی اور نقصان کو قبول نہیں کرتے یعنی ان کے معنیٰ

میں کمی اور زیادتی کی صلاحیت نہ ہو۔ جیسے مَاتَ، غَرُبَ، طَلَعَ وغیرہ۔

گردان اسم تفضیل

﴿عبارت﴾: بحث اسم تفضیل اَفْعَلُ اَفْعَلَانِ اَفْعَلِیْنَ اَفْعَلُوْنَ اَفْعَلِیْنَ اَفَاعِلُ فُعْلٰی فُعْلَیَان فُعْلَیَیْنِ فُعْلَیَاتٌ فُعَلٌ، اَفَاعِلُ جمع تکسیر مذکر است وَفُعَلٌ جمع تکسیر مؤنث وَاَفْعَلُوْنَ وَفُعْلَیَاتٌ جمع سالم و آں آنرا گویند کہ بنائے واحد دراں سلامت ماند، در مذکر بواو ونون آید در مؤنث بالف وتا آید وجمع تکسیر آنکہ بنائے واحد دراں سلامت نماند، اسم تفضیل گاھے برائے زیادت معنی مفعولیت ھم می آید چوں اَشْھَرُ بمعنی مشھور تر۔

﴿ترجمہ﴾: بحث اسم تفضیل اَفْعَلُ اَفْعَلَانِ الخ ''اَفَاعِلُ'' جمع مکسر مذکر ہے، فُعَلٌ جمع مکسر مؤنث، اَفْعَلُوْنَ اور فُعْلَیَاتٌ جمع سالم ہیں اور جمع سالم اسے کہتے ہیں کہ جس میں واحد کی بناء سلامت رہے، مذکر میں واؤ نون کیساتھ اور مؤنث میں الف اور تاء کیساتھ آتی ہے جمع تکسیر وہ ہے کہ جس میں واحد کی بناء سلامت نہ رہے، اسم تفضیل کبھی مفعولیت کے معنی کی زیادتی کے واسطے بھی آتا ہے، جیسے اَشْھُرُ مشہور تر۔

﴿تشریح﴾:

اَفَاعِلُ جمع تکسیر مذکر الخ: اسم تفضیل مذکر یعنی اَفْعَلُ کی جمع تکسیر اَفَاعِلُ کے وزن پر ہے......اور جمع سالم اَفْعَلُوْنَ کے وزن پر آتی ہے اور اسم تفضیل مؤنث کی جمع تکسیر فُعَلٌ کے وزن پر اور جمع سالم فُعْلَیَاتٌ کے وزن پر آتی ہے۔

جمع سالم کی تعریف وتقسیم: جمع سالم وہ جمع ہے جس میں واحد کی بناء سلامت رہے۔

☆ پھر اس کی دو اقسام ہیں (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم۔......جمع مذکر سالم واؤ، نون اور یاء نون کیساتھ آتی ہے جیسے مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمَیْنِ اور جمع مؤنث سالم الف اور تاء کیساتھ آتی ہے جیسے مُسْلِمَاتٌ۔

جمع تکسیر کی تعریف:

جمع تکسیر وہ جمع ہے جس میں واحد کی بناء سلامت نہ رہے۔ جیسے اَفَاعِلٌ اور فُعَلٌ۔

اسم تفضیل گاھے الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک فائدہ بیان کرنا ہے۔

☆ اسم تفضیل کبھی کبھی مفعولیت کے معنی کی زیادتی کیلئے بھی آتا ہے جیسے اَشْھَرُ بمعنی مشہور تر اَعْذَرُ بمعنی معذور تر۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

صفتِ مشبہ کا بیان

﴿عبارت﴾: صفت مشبه آنکه دلالت کندبراتصاف ذاتی بمعنی مصدری بوضع ثبوت واسم فاعل دلالت می کندبراتصاف بطورحدوث ولهٰذاصفت مشبه همیشه لازم باشداگر چه ازفعل متعدی آیدپس فرق درسامع وسمیع اینست که سَامِعٌ دلالت می کندبرذاتیکه موصوف باشدبشنیدن چیزسے بالفعل ولهٰذا بعدآں مفعول آمدن می تواندچوں سَامِعٌ کَلَامَكَ، وَسَمِیْعٌ دلالت می کندبرذاتیکه موصوف بسمع باشدبطورثبوت اعتبارتعلق بچیزے دراں ملحوظ نیست بلکه عدم اعتبارتعلق بچیزے ملحوظ پس سَمِیْعٌ کَلَامَكَ نمے تواں گفت۔اوزان صفة مشبه بسیارا است چوں صَعْبٌ، صِفْرٌ، صُلْبٌ، حَسَنٌ، خَشِنٌ، نَدُسٌ، زِئَمٌ بِلِزٌ، حُطَمٌ، جُنُبٌ، اَحْمَرُ، کَابِرٌ، کَبِیْرٌ، غَفُوْرٌ، جَیِّدٌ، جَبَانٌ، هِجَانٌ، شُجَاعٌ، عَطْشَانٌ، عَطْشٰی، حُبْلٰی، حَمْرَاءُ، عُشَرَاءُ۔بحث صفة مشبه بحَسَنٌ، حَسَانِ، حَسَنَیْنِ، حَسَنُوْنَ، حَسَنِیْنَ، حَسَنَةٌ حَسَنَتَانِ حَسَنَتَیْنِ، حَسَنَاتٌ۔

﴿ترجمہ﴾: صفت مشبہ وہ ہے جو مصدری معنی کیساتھ کسی ذات کے دائمی طور پر متصف ہونے پر دلالت کرے اور اسم فاعل غیر دائمی طور پر متصف ہونے پر دلالت کرتا ہے اسی لئے صفت مشبہ ہمیشہ لازم ہوتی ہے اگر چہ فعل متعدی سے بنے، پس سَامِعٌ اور سَمِیْعٌ میں فرق یہ ہے کہ سَامِعٌ ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے، جو بالفعل کسی چیز کے سننے کیساتھ متصف ہو اسلئے اس کے بعد مفعول آسکتا ہے جیسے سَامِعٌ کَلَامَكَ اور سَمِیْعٌ ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جو سننے کیساتھ دائمی طور پر متصف ہو، کسی چیز کیساتھ اس کے تعلق کا اعتبار ملحوظ نہیں ہوتا بلکہ تعلق کے اعتبار کا نہ ہونا ملحوظ ہوتا ہے پس سَمِیْعٌ کَلَامَكَ نہیں کہا جا سکتا، صفت مشبہ کے اوزان بہت سے ہیں جیسے صَعْبٌ، صِفْرٌ الخ، بحث صفت مشبہ، حَسَنٌ حَسَانِ الخ۔

﴿تشریح﴾:

اسم مشتق کی چوتھی قسم صفتِ مشبہ ہے، یہ درحقیقت اسم فاعل کی ہی ایک قسم ہے جو فعل مضارع معلوم کے واحد مذکر غائب کے صیغہ سے بنتی ہے، صفتِ مشبہ کا لغوی معنیٰ ہے وہ صفت جس کو تشبیہ دی گئی ہو۔

☆ اوراس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ اسم فاعل کے مشابہہ ہوتی ہے تثنیہ، جمع مذکر ومؤنث ہونے میں یعنی اسم فاعل کی طرح اس میں تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث کے صیغے آتے ہیں، پس اس مشابہت کی وجہ سے اس کوصفتِ مشبہ کہتے ہیں۔

صفت مشبہ کی تعریف:

صفت مشبہ وہ اسم مشتق ہے جو کسی ذات کے معنی مصدری کیساتھ دائمی طور پر متصف ہونے پر دلالت کرے۔

جیسے کَرِیْمٌ، شَرِیْفٌ، رَحِیْمٌ ۔

صفت مشبہ اور اسم فاعل میں فرق:

صفت مشبہ اوراسم فاعل میں بہت زیادہ فرق ہے جن میں سے چند یہ ہیں۔

1: صفت مشبہ کسی ذات کے معنی مصدری کیساتھ دائمی طور پر متصف ہونے پر دلالت کرتی ہے جبکہ اسم فاعل کسی ذات کے معنی مصدری کیساتھ عارضی طور پر متصف ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

2: اسم فاعل! فعل لازم اور متعدی دونوں سے آتا ہے اور صفت مشبہ ہمیشہ فعل لازم سے ہوتی ہے اگر چہ فعل متعدی سے بنے یعنی اگر متعدی سے صفت مشبہ بنانا مقصود ہو تو پہلے اس کو لازمی بنائیں گے پھر اس فعل لازم سے صفت مشبہ بنائیں گے اس لئے کہ لازمی معنی ہی کسی ذات میں دائمی طور پر پایا جاسکتا ہے، متعدی معنی کسی ذات میں دائمی طور پر نہیں پایا جاسکتا۔

3: صفت مشبہ کے اوزان سماعی ہیں اور اسم فاعل کے اوزان قیاسی ہیں۔

4: صفت مشبہ کا معمول ہمیشہ مؤخر ہوتا ہے اور اسم فاعل کا معمول کبھی مقدم بھی ہوتا ہے۔

پس فرق الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ اسم فاعل اور صفت مشبہ کے درمیان مثال کے ذریعے فرق کو واضح کرنا ہے۔ کہ سَامِعٌ اسم فاعل اس ذات پر دلالت کرتا ہے جو بالفعل کسی چیز کو سننے کیساتھ موصوف ہو اور اس کے بعد مفعول آسکتا ہے چنانچہ یہ کہہ سکتے ہیں اَنَاسَامِعٌ کَلَامَکَ اور سَمِیْعٌ صفت مشبہ اس ذات پر دلالت کرتا ہے جو دائمی طور پر کسی چیز کو سننے کیساتھ موصوف ہو اور اس کا مفعول سے تعلق ملحوظ نہیں ہوتا بلکہ عدم تعلق ملحوظ ہوتا ہے چنانچہ یوں نہیں کہہ سکتے اَنَاسَمِیْعٌ کَلَامَکَ۔

ضروری بات : صفتِ مشبہ کا استعمال باری تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے...... کیونکہ صفتِ مشبہ دائمی صفت پر

دلالت کرتی ہے اور

باری تعالیٰ کی تمام صفات دائمی اور لازمی ہیں، کوئی صفت عارضی نہیں، اور اسم فاعل کا استعمال مخلوق کے ساتھ خاص ہے، باری تعالیٰ اسم فاعل کے صیغے استعمال نہیں ہوتے، کیونکہ اسم فاعل عارضی صفت پر دلالت کرتا ہے اور ذات و باری تعالیٰ کی کوئی صفت بھی عارضی نہیں، لیکن کبھی مجازاً صفت مشبہ اور اسم فاعل ایک دوسرے کے معنیٰ میں استعمال ہو جاتے ہیں، لہٰذا اگر کہیں اسم فاعل کا صیغہ باری تعالیٰ کے لئے مستعمل ہوا ہو تو وہ صفت مشبہ کے معنیٰ میں ہوگا اور کہیں صفت مشبہ کا صیغہ مخلوق کے لئے استعمال ہو تو وہ اسم فاعل کے معنیٰ میں ہوگا۔

صفت مشبہ کے اوزان:

صفت مشبہ کے اوزان بہت زیادہ ہیں حتی کہ قاضی علی اکبر حسینی الہ آبادی نے اپنی کتاب فصول اکبری میں 243 لکھے ہیں اور مصنف علیہ الرحمۃ نے 23 کثیر الاوزان درج کئے ہیں۔

نمبر شمار	وزن	مثال	معنیٰ	باب
1	فَعْلٌ	صَعْبٌ	سخت	كَرُمَ
2	فُعْلٌ	صُلْبٌ	سخت	كَرُمَ
3	فِعْلٌ	صِفْرٌ	خالی	سَمِعَ
4	فَعَلٌ	حَسَنٌ	اچھا	نَصَرَ/كَرُمَ
5	فُعُلٌ	جُنُبٌ	ناپاک	كَرُمَ
6	فِعِلٌ	بِلِزٌ	موٹا	ضَرَبَ
7	فَعُلٌ	نَدُسٌ	سمجھدار	سَمِعَ
8	فُعَلٌ	حُطَمٌ	بکھرا ہوا	ضَرَبَ
9	فِعَلٌ	زِئَمٌ	گھبرایا ہوا، بکھرا ہوا	سمع
10	فَعِلٌ	خَشِنٌ	کھردرا	كَرُمَ
11	اَفْعَلُ	اَحْمَرُ	سرخ	كَرُمَ
12	فَاعِلٌ	كَابِرٌ	بڑا	كَرُمَ
13	فَعِيْلٌ	كَبِيْرٌ	بڑا	كَرُمَ

14	فَعُوْلٌ	غَفُوْرٌ	معاف کرنے والا	ضَرَبَ
15	فَیْعِلٌ	جَیِّدٌ	اچھا، عمدہ	نَصَرَ
16	فَعَالٌ	جَبَانٌ	بزدل	كَرُمَ
17	فِعَالٌ	هِجَانٌ	سفید اونٹ	كَرُمَ
18	فُعَالٌ	شُجَاعٌ	بہادر، دلیر	كَرُمَ
19	فَعْلَانٌ	عَطْشَانٌ	پیاسا مرد	سَمِعَ
20	فَعْلٰی	عَطْشٰی	پیاسی عورت	سَمِعَ
21	فُعْلٰی	حُبْلٰی	حاملہ عورت	سَمِعَ
22	فَعْلَاءُ	حَمْرَاءُ	سرخ عورت	سَمِعَ / كَرُمَ
23	فُعَلَاءُ	عُشَرَاءُ	دس ماہ کی حاملہ اونٹنی	نَصَرَ

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

اسم آلہ کا بیان

﴿عبارت﴾: اسم آلہ کہ دلالۃ کند بر آلہ صدورِ فعل بر سہ وزن آید مِفْعَلٌ، مِفْعَلَةٌ، مِفْعَالٌ، بحث اسم آلہ مِنْصَرٌ، مِنْصَرَانِ، مِنْصَرِيْنَ، مَنَاصِرُ، مِنْصَرَةٌ، مِنْصَرَتَانِ، مِنْصَرَتَيْنِ، مَنَاصِرُ، مِنْصَارٌ، مِنْصَارَانِ، مِنْصَارَيْنِ، مَنَاصِيْرُ و گاھے بروزن فَاعَلٌ آید چوں خَاتَمٌ آلۂ ختم یعنی مھر کردن وَعَالَمٌ آلۂ دانستن مگر دریں قسم معنئ اسمی غالب آمده علی الاطلاق بمعنئ اشتقاقی مستعمل نیست ھر آلۂ ختم را خَاتَمَ وھر آلۂ علم را عَالَمُ نتواں گفت

﴿ترجمہ﴾: اسم آلہ جو کہ فعل کے صادر ہونیکے آلہ پر دلالت کرتا ہے تین اوزان پر آتا ہے، مِفْعَلٌ، مِفْعَلَةٌ، مِفْعَال، بحث اسم آلہ مِنْصَرٌ، مِنْصَرَانِ، مِنْصَرِيْنَ، مَنَاصِرُ الخ اور کبھی فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے خَاتَمٌ ختم یعنی مہر کرنے کا آلہ اور عالم جاننے کا آلہ، مگر اس قسم میں اسمی معنی غالب آ گیا ہے علی الاطلاق اشتقاقی معنی میں مستعمل نہیں ہے مہر کرنے کے ہر آلہ کو خَاتَمٌ اور جاننے کے ہر آلہ کو عَالَمٌ نہیں کہہ سکتے۔

﴿تشریح﴾:

اسم مشتق کی پانچویں قسم اسم آلہ ہے جو کہ فعل مضارع معلوم کے واحد مذکر غائب کے صیغے سے بنتا ہے، ......اس کا لغوی معنیٰ ذریعہ اور وسیلہ ہے......اور اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ چونکہ صدورِ فعل کا ذریعہ ہوتا ہے......اس لئے اسے اسم آلہ کہتے ہیں۔

اسم آلہ کی تعریف:

اسم آلہ وہ اسم مشتق ہے جو فعل کے صادر ہونے کے آلہ اور ذریعہ پر دلالت کرے۔

﴿**ضروری بات**﴾: اسم آلہ ثلاثی مجرد کے ساتھ خاص ہے، غیر ثلاثی مجرد سے اسم آلہ نہیں آتا، اس کی وجہ یہ ہے کہ اسم آلہ کے لئے تین وزن خاص ہیں، پس اگر غیر ثلاثی مجرد سے اسم آلہ بناتے وقت اگر تمام حروف باقی رکھتے ہیں تو یہ اوزان باقی نہیں رہتے، اور اگر کچھ حروف حذف کرتے ہیں تو پھر ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی مجرد کے اسم آلہ میں التباس

ہوگا۔لہٰذا اگر غیر ثلاثی مجرد سے اسم آلہ کا معنی لینا مقصود ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ مطلوبہ باب کا مصدر معرف باللام کر کے اس سے پہلی لفظ مَابِہٖ کا اضافہ کر دیا جائے۔جیسے مَابِہٖ الْاِکْرَامُ،مَابِہٖ الْاِجْتِنَابُ ۔

﴿سوال﴾: اسم آلہ کی میم مکسور کیوں ہوتی ہے؟

﴿جواب﴾: تا کہ مفتوح ہونے کی صورت میں اسم ظرف کے ساتھ اور مضموم ہونے کی صورت میں باب افعال کے اسم مفعول کے ساتھ التباس لازم نہ آئے۔

﴿سوال﴾: اسم ظرف کو میم مکسور دے لیتے اور اسم آلہ کو میم مفتوح لیتے؟ برعکس کیوں کیا ہے؟

﴿جواب﴾: اسم ظرف کا اسم آلہ کی بنسبت استعمال زیادہ ہے اور کثرتِ استعمال! تخفیف کی مقتضی ہے اور فتحہ اخف الحرکات ہے،چونکہ اسم ظرف کثیر الاستعمال ہے اور اسم آلہ قلیل الاستعمال ہے پس کثیر الاستعمال کو خفیف حرکت دے دی اور قلیل الاستعمال کو ثقیل حرکت دے دی۔

اسم آلہ کے اوزان ثلاثہ:

اسم آلہ کا واحد تین اوزان پر آتا ہے (۱)مِفْعَلٌ جیسے مِضْرَبٌ یہ اسم آلہ صغریٰ ہے (۲)مِفْعَلَۃٌ جیسے مِضْرَبَۃٌ یہ اسم آلہ وسطیٰ ہے (۳)مِفْعَالٌ جیسے مِضْرَابٌ یہ اسم آلہ کبریٰ ہے۔

اسم آلہ کا چوتھا وزن:

وگاھے بروزن فَاعِلٌ الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ اسم آلہ کا ایک اور وزن بیان کرنا ہے جو کبھی کبھی استعمال ہوتا ہے......کہ کبھی کبھی اسم آلہ فَاعَل کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے خَاتَم بمعنی مہر لگانے کا آلہ،عالم بمعنی جاننے کا آلہ۔لیکن اس قسم میں معنی اسمی غالب آگیا ہے خاتم اسم بن گیا ہے انگوٹھی کا اور عالم اسم بن گیا ہے جہان کا اب یہ علی الاطلاق یعنی بغیر کسی قید کے معنی اشتقاقی میں یعنی اسم آلہ کے معنی میں استعمال نہیں ہوتے،چنانچہ ہر مہر لگانے کے آلہ کو خاتم نہیں کہہ سکتے اور ہر جاننے والے آلہ کو عالم نہیں کہہ سکتے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

اسم ظرف کا بیان

﴿عبارت﴾: اسم ظرف دلالۃ می کند بر جائے صدورِ فعل یا وقت صدورِ فعل، از مفتوح العین و مضموم العین و ناقص مطلقاً بر وزن مَفْعَلْ آید بفَتْحِ عَیْنٍ، چون مَفْتَحْ وَمَنْصَرْ وَمَرْمًی و از مکسور العین و از مثال مطلقاً بر وزن مَفْعِلْ آید بکسرِ عین چون مَضْرِبْ وَمَوْقِعْ۔

﴿ترجمہ﴾: اسم ظرف فعل کے صادر ہونے کی جگہ یا فعل کے صادر ہونے کے وقت پر دلالت کرتا ہے ،مفتوح العین اور مضموم العین سے اور ناقص سے مطلقاً مَفْعَلْ کے وزن پر عین کے فتحہ کیساتھ آتا ہے جیسے مَفْتَحْ، مَنْصَرْ اور مَرْمًی مکسور العین سے اور مثال سے مطلقاً مَفْعِلْ کے وزن پر عین کے کسرہ کیساتھ آتا ہے جیسے مَضْرِبْ وَمَوْقِعْ۔

﴿تشریح﴾:

اسم مشتق کی چھٹی اور آخری قسم اسم ظرف ہے، اسے بھی فعل مضارع معلوم کے صیغہ واحد مذکر غائب سے بنایا جاتا ہے..... ظرف کا لغوی معنیٰ برتن ہے اور اسے ظرف کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح برتن محل واقع ہوتا ہے مظروف کے لئے تو اسی طرح اسم ظرف بھی محل واقع ہوتا ہے فعل کے لئے۔

اسم ظرف کی تعریف:

اسم ظرف وہ اسم ہے جو فعل کے صادر ہونے کے وقت یا جگہ پر دلالت کرے۔ جیسے مَضْرِبْ۔ مَقْتَلْ۔

اسم ظرف کے اوزان:

اسم ظرف کا واحد دو اوزان پر آتا ہے (۱) مَفْعَلْ (عین کے فتحہ کیساتھ)۔ (۲) مَفْعِلْ (عین کے کسرہ کیساتھ)۔ ہر وہ مضارع جو مفتوح العین ہو یا مضموم العین ہو یا ناقص ہو مطلقاً، مطلقاً کا معنی یہ ہے کہ وہ مضارع ناقص خواہ مضموم العین ہو یا مفتوح العین ہو یا مکسور العین، تینوں اقسام کے مضارع ناقص سے اسم ظرف مَفْعَلْ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَفْتَحْ، مَنْصَرْ، مَرْمًی۔

☆ مَفْتَحْ مثال ہے اس اسم ظرف کی جس کا مضارع مفتوح العین ہے...... مَنْصَرْ مثال ہے اس اسم ظرف کی جس کا مضارع مضموم العین ہے..... اور مَرْمًی مثال ہے اس اسم ظرف کی جس کا مضارع ناقص ہے۔

☆ اور ہر وہ فعل مضارع جو مکسور العین ہو...... یا مثال ہو مطلقاً......مطلقاً کا معنی یہ ہے کہ اس مضارع مثال کا عین کلمہ مضموم ہو یا مفتوح ہو یا مکسور ان دونوں قسم کے مضارع سے اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَضْرِبٌ ، مَوْقِعٌ۔ مَضْرِبٌ مثال ہے اس اسم ظرف کی جس کا مضارع مکسور العین ہے......اور مَوْقِعٌ مثال ہے اس اسم ظرف کی جس کا مضارع مثال ہے۔

بعض صرفیوں کا رد

﴿عبارت﴾: وآں کہ بعض صرفیاں گفتہ اند کہ از مضاعف ہم مطلقاً بفتح عین آید صحیح نیست استدلال کردہ اند بلفظ مَفَرَّ کہ از یَفِرُّ بکسر عین است و در قرآن مجید واقع فَاَیْنَ الْمَفَرُّ وصحیح این است کہ از مضاعف مکسور العین بکسر عین آید چنانچہ مَحِلٌّ از حَلَّ یَحِلُّ ولفظ مَحِلٌ ہم در قرآن مجید واقع، حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ ولفظ مَفَرٌّ را جواب دادہ اند کہ ظرف نیست بلکہ مصدر میمی است ، صیغہ ظرف کہ بر معنی وقت دلالۃ کند آں را ظرف زماں گویند وآں کہ بر معنی جائے دلالۃ کند آں را ظرف مکان گویند بحث اسم ظرف مَضْرِبٌ، مَضْرِبَانِ، مَضْرِبَیْنِ، مَضَارِبُ گاہے ظرف بروزن مُفْعَلَۃٌ چوں، مُکْحَلَۃٌ وبعض اوزان ظرف از غیر مکسور مکسور العین ہم مکسور آید چوں مَسْجِدٌ مَنْسِكٌ مَطْلِعٌ مَشْرِقٌ مَغْرِبٌ مَجْزِرٌ مگر دریں اوزان موافق قیاس بروزن مَفْعَلٌ ہم می آید۔

﴿ترجمہ﴾: اور وہ جو بعض صرفیوں نے کہا کہ مضاعف سے بھی مطلقاً عین کے فتحہ کے ساتھ آتا ہے صحیح نہیں ہے، انہوں نے لفظ مَفَرٌّ سے استدلال کیا ہے کیونکہ یَفِرُّ بکسر عین سے ہے اور قرآن مجید میں واقع ہے فَاَیْنَ الْمَفَرُّ اور صحیح یہ ہے کہ مضاعف مکسور العین سے عین کے کسرہ کیساتھ آتا ہے چنانچہ مَحِلٌّ حَلَّ یَحِلُّ سے ہے اور لفظ مَحِلٌّ بھی قرآن مجید میں واقع ہے۔ حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ اور لفظ مَفَر کا جواب دیتے ہیں کہ یہ ظرف نہیں ہے بلکہ مصدر میمی ہے، ظرف کا جو صیغہ وقت کے معنی پر دلالت کرتا ہے اسے ظرف زمان کہتے ہیں اور جو جگہ کے معنی پر دلالت کرتا ہے اسے ظرف مکان کہتے ہیں بحث اسم ظرف مَضْرِبٌ مَضْرِبَانِ مَضْرِبَیْنِ مَضَارِبُ کبھی ظرف مُفْعَلَۃٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے مُکْحَلَۃٌ (سرمہ دان)، ظرف کے بعض اوزن غیر مکسور العین آتے ہیں، جیسے مَسْجِدٌ، مَنْسِكٌ، مَطْلِعٌ، مَشْرِقٌ، مَغْرِبٌ، مَجْزِرٌ، مگر ان اوزان میں قیاس کے مطابق مَفْعَلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔

﴿تشریح﴾:

و آنکه بعض صرفیان الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ بعض صرفیوں کا رد کرنا ہے۔

☆ کہ بعض صرفی کہتے ہیں......مضارع مضاعف سے اسم ظرف! مطلقاً **مَفْعَلٌ** کے وزن پر آتا ہے......مطلقاً کا معنی یہ ہے......کہ مضارع مضاعف خواہ مضموم العین ہو......یا مفتوح العین ہو......یا مکسور العین۔

مصنف علیہ الرحمۃ اور بعض صرفیوں کا مذہب:

مصنف علیہ الرحمۃ اور جمہور صرفی یہ کہتے ہیں......کہ مضارع مضاعف سے اسم ظرف قاعدہ کے مطابق آتا ہے...... یعنی اگر! مضارع مضاعف مضموم العین......یا مفتوح العین ہو تو اسم ظرف **مَفْعَلٌ** کے وزن پر آئے گا......اور اگر! مضارع مضاعف مکسور العین کے وزن پر ہو......تو اسم ظرف **مَفْعِلٌ** کے وزن پر آئیگا۔

بعض صرفیوں کی دلیل:

واستدلال کرده اند الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ بعض صرفیوں کی دلیل کا بیان کرنا ہے۔

☆ بعض صرفی لفظ **مَفَرٌّ** کو دلیل بناتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ **مَفَرٌّ** اسم ظرف ہے **يَفِرُّ** سے ہے......اور **يَفِرُّ** مضارع مضاعف مکسور العین ہے......تو جب مضارع مضاعف مکسور العین سے اسم ظرف **مَفْعَلٌ** ہے وزن پر آرہا ہے اور مضارع مضاعف مضموم العین اور مفتوح العین سے تو ویسے ہی اسم ظرف **مَفْعَلٌ** کے وزن پر آتا ہے تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ مضارع مضاعف سے اسم ظرف مطلقاً **مَفْعَلٌ** کے وزن پر آتا ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ لفظ قرآن پاک میں بھی آیا ہے **فَأَيْنَ الْمَفَرّ** ۔

جمہور کی دلیل:

چنانچه مَحِلّ از حَلَّ يَحِلُّ الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ جمہور کی دلیل کا بیان کرنا ہے۔

کہ جمہور لفظ **مَحِلّ** کو دلیل بناتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ **مَحِلٌّ** یہ اسم ظرف ہے **يَحِلُّ** سے اور **يَحِلُّ** مضارع مضاعف مکسور العین ہے اور اس سے اسم ظرف **مَفْعِلٌ** کے وزن پر آرہا ہے لہٰذا اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ مضارع مضاعف سے اسم ظرف قاعدہ کے مطابق آئیگا اور وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ لفظ قرآن پاک میں بھی آیا ہے، **حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ** ۔

جمہور کی طرف سے بعض صرفیوں کی دلیل کے جواب:

ولفظ مَفَرّ را جواب داده اند الخ :سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ جمہور کی طرف سے بعض صرفیوں کی دلیل کے جواب بیان کرنا ہے، کہ لفظ **مَفَرٌّ** اسم ظرف نہیں بلکہ مصدر میمی ہے۔

مصدر میمی کی تعریف:

مصدر میمی وہ اسم ہے جو کسی باب کے اسم ظرف کے وزن پر ہو اور اس کے شروع میں میم ہو (باب مفاعلہ کے مصدر کے علاوہ) اور وہ مصدر کے معنی میں ہو۔ جیسے مَیْسِرَۃٌ ، مَعْصِیَۃٌ ، مَعِیْشَۃٌ ، مَزِیْدٌ ، مَطْلَعٌ ، مَعْذِرَۃٌ وغیرہ

﴿فائدہ﴾: لفظ ''مَحِلَّۃٌ'' جو حاء کے فتحہ کیساتھ مشہور ہے یہ یا تو عوام کی غلطی ہے یا حَلَّ یَحِلُّ سے ہے۔

﴿سوال﴾: مصنف علیہ الرحمۃ نے لفیف کے اسم ظرف کے متعلق کچھ بیان نہیں کیا کہ وہ کیسے ہوگا؟

﴿جواب﴾: ناقص لفیف کو بھی شامل ہے کیونکہ ناقص اسے کہتے ہیں جس کے لام کلمہ میں حرف علت ہو اور لفیف میں بھی حرف علت لام کلمہ میں ہوتا ہے، الہٰذا لفیف کا اسم ظرف ناقص کی طرح ہوتا ہے خواہ لفیف مفروق ہو یا مقرون ہو، یونہی مصنف علیہ الرحمۃ نے صحیح ،مہموز ،اجوف اور مضاعف کا بھی نام نہیں لیا لیکن جب ناقص اور مثال کے اسم کے متعلق الگ بتا دیا تو اس سے یہ خود بخود معلوم ہوا کہ مصنف علیہ الرحمۃ اوپر جو مفتوح العین ،مضموم العین اور مکسور العین کے الفاظ استعمال کئے اس سے مراد صحیح ،مہموز ،اجوف اور مضاعف کا مضارع ہے۔

اسم ظرف کو فعل ماضی سے کیوں نہیں بناتے؟

﴿سوال﴾: اسم ظرف کو فعل مضارع سے بناتے ہیں فعل ماضی سے کیوں نہیں بناتے؟

﴿جواب﴾: چونکہ اسم ظرف کی فعل مضارع سے حروف کی تعداد اور حرکات وسکنات کے اعتبار سے مناسبت ہوتی ہے، جتنے حروف مضارع میں ہوتے ہیں اتنے ہی حروف اسم ظرف میں ہوتے ہیں ،اور فعل مضارع میں جس نمبر حرف متحرک یا حرف ساکن ہوتا ہے اسم ظرف میں بھی اسی نمبر حرف متحرک یا حرف ساکن ہوتا ہے۔

اسم ظرف کی تقسیم:

صیغه ظرف که بر الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ اسم ظرف کی تقسیم کرنا ہے۔

کہ اسم ظرف کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ظرف زمان۔ (۲) ظرف مکان۔

☆ اگر اسم ظرف کا صیغہ وقت کے معنی پر دلالت کرے تو وہ ظرف زمان ہے۔

☆ اور اگر اسم ظرف کا صیغہ جگہ کے معنی پر دلالت کرے تو وہ ظرف مکان ہے۔

اسم ظرف کے قلیل الاستعمال اوزان:

گاھے ظرف بروزن الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ اسم ظرف کے قلیل الاستعمال اوزان بیان کرنے ہیں۔

❁ کہ کبھی کبھی اسم ظرف مُفْعَلَۃٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسا کہ مُکْحَلَۃٌ بمعنی سرمہ دانی۔

خلاف قانون اسم ظرف:

☆ اور کبھی غیر مکسور العین سے اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر قاعدہ کے خلاف آتا ہے جیسا کہ مَسْجِدٌ، مَنْسِکٌ،

مَشْرِقٌ،مَغْرِبٌ،مَجْزِرٌ ان سب کا مضارع مضموم العین ہے اوران سے اسم ظرف قاعدہ کے خلاف مَفْعِلٌ کے وزن پر آرہا ہے لیکن قاعدہ کے موافق مَفْعَلٌ کے وزن پر مَسْجَدٌ،مَشْرَقٌ،مَنْسَكٌ،مَجْزِرٌ پڑھنا بھی جائز ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

اسم ظرف پر تاء کا استعمال

﴿عبارت﴾: فائدہ: برائے جائیکہ چیزے دراں جابکثرۃ باشد وزن مَفْعَلَةٌ آید چوں مَقْبَرَةٌ وَمَأْسَدَةٌ ووزن فُعَالَةٌ برائے چیزے کہ بوقت غسل بیفتد چوں غُسَالَةٌ آبے کہ وقت غسل بیفتد و کُنَاسَةٌ چیزے کہ وقت جاروب کشیدن از جاروب بیفتد،فائدہ: نزد کوفیاں مصدر ھم از مشتقات فعل است،ایشاں اسمائے مشتقہ ھفت مے گویند و تحقیق حق دریں باب در فصل افادات خواھد آمد،اوزان مصدری ثلاثی مجرد،قاعدہ منضبطہ ندارد و از غیر آں وزن مقرر ست چنانہ خواھد آمد،جناب استاذی مولوی سید محمد صاحب اَعْلَى اللّٰهُ دَرَجَاتِهٖ اکثر اوزان مصادر ثلاثی مجرد ابوضعے نظم فرمودہ اند کہ بر ضبط حرکات و امثلہ مشتمل است افادۃً می نویسم و آں این است۔

﴿ترجمہ﴾: فائدہ: ایسی جگہ کیلئے کہ جس میں کوئی چیز زیادہ مَفْعَلَةٌ کا وزن آتا ہے جیسے مَقْبَرَةٌ مَأْسَدَةٌ اور فُعَالَةٌ کا وزن ایسی چیز کیلئے ہے جو فعل کے (صادر ہونے) وقت گر جائے جیسے غُسَالَةٌ وہ پانی جو غسل کے وقت گر جائے ،اور کُنَاسَةٌ وہ چیز جو جھاڑو سے جھاڑو دیتے ہوئے گر جائے۔

فائدہ: کوفیوں کے نزدیک مصدر بھی فعل کے مشتقات میں سے ہے وہ اسمائے مشتقات سات بتاتے ہیں اس باب میں حق کا اثبات افادات کی فصل میں آئے گا ثلاثی مجرد کے مصدر کے اوزان ضبط کرنے والا قاعدہ نہیں رکھتے اور اس کے غیر سے اوزان مقرر ہیں چنانچہ آئیگا میرے استاذ جناب سید محمد صاحب (اللہ ان کے درجات کو بلند فرمائے) نے ثلاثی مجرد کے اکثر اوزان کو ایسے طریقے سے نظم فرمایا ہے کہ ضبط حرکات اور امثلہ پر مشتمل ہے میں افادۃً لکھ دیتا ہوں اور وہ یہ ہے۔

﴿تشریح﴾:

برائے جائیکہ چیز الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ کبھی کبھی اسم ظرف پر تاء بھی داخل ہو جاتی ہے اور یہ بالعموم اس اسم ظرف کے لئے ہوتا ہے کہ جو اس جگہ پر دلالت کرے جہاں کوئی چیز کثرت سے پا

ئی جائے۔جیسے مَقْبَرَةٌ وہ جگہ جہاں زیادہ قبریں ہوں (یعنی قبرستان)۔

☆ اسی طرح مَأْسَدَةٌ وہ جگہ جہاں زیادہ شیر ہوں (یعنی جنگل)۔

۞ کبھی کبھی اسم ظرف کا وزن فُعَالَةٌ کے وزن پر بھی آتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا کہ جب اسم ظرف اس چیز پر دلالت کرے جو چیز جو کام کرتے وقت گرے۔جیسے غُسَالَةٌ وہ پانی جو غسل کرتے وقت گرے۔

☆ اسی طرح کُنَاسَةٌ وہ چیز جو جھاڑو دیتے وقت گرے۔

اسمائے مشتقات کتنے ہیں؟

نزد کوفیاں مصدرهم الخ: سے غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ بصریوں کے نزدیک اسمائے مشتقات چھ ہیں۔جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1:	اسم فاعل	2:	اسم مفعول	3:	اسم تفضیل
4:	صفت مشبہ	5:	اسم آلہ	6:	اسم ظرف

لیکن کوفیوں کے نزدیک اسمائے مشتقات سات ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1:	اسم فاعل	2:	اسم مفعول	3:	اسم تفضیل۔		
4:	صفت مشبہ	5:	اسم آلہ	6:	اسم ظرف۔	7:	مصدر۔

☆ اس لئے کہ ان کے نزدیک (کوفیوں کے نزدیک) مصدر بھی فعل سے مشتق ہے۔اس مسئلہ میں حق پر کون ہے؟ اس کی تحقیق افادات کی فصل میں آئے گی۔

اوزانِ مصادر کو ضبط کرنے کا ضابطہ:

اوزان ثلاثی مجرد الخ: سے غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ ثلاثی مجرد کے مصادر کے اوزان کو ضبط کرنے کا ضابطہ بیان کرنا ہے......مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ثلاثی مجرد کے مصادر کے اوزان کو ضبط کرنے کا کوئی قاعدہ نہیں......جبکہ غیر ثلاثی مجرد کے مصادر کے اوزان کو ضبط کرنے کیلئے قاعدہ ہے۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میرے استاذ جناب مولوی سید محمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے ثلاثی مجرد کے مصادر کے اکثر اوزان کو ایک نظم میں پیش کیا ہے جس میں حرکات کو بھی ضبط کیا گیا ہے اور مثالیں بھی دی گئی ہیں اس نظم کو طلباء کے فائدے کیلئے یہاں لکھتا ہوں۔

☆ یاد رہے اس نظم میں مصنف علیہ الرحمۃ ثلاثی مجرد کے 44 اوزان بمع امثلہ ذکر کئے ہیں، یہ کل 20 اشعار ہیں۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

نظم: از سید محمد بریلوی علیہ الرحمۃ:

1: از ثلاثی مجرد چہل و چار — وزن مصدر آمدہ اے ذی وقار

2: فَعْلٌ وَفَعْلٰی فَعْلَۃٌفَعْلَانِ بفتح — قَتْلٌ وَدَعْوٰی رَحْمَۃٌلَیَّان بفتح

3: ہم بخواں در چار میں فتح دوم! — عین ثالث داں بفتح وکسر ہم!

﴿ترجمہ﴾: ......ترجمہ بالترتیب ہے......

1: ثلاثی مجرد سے مصدر کے چوالیس اوزان استعمال ہوتے ہیں اے عزت والے۔

2: فَعْلٌ وَفَعْلٰی فَعْلَۃٌفَعْلَانٌ (فاکلمہ کے) فتحہ کیساتھ قَتْلٌ وَدَعْوٰی رَحْمَۃٌلَیَّان فتحہ کیساتھ

3: نیز چوتھے وزن میں دوسرا حرف فتحہ کیساتھ پڑھو......اور تیسرے وزن کا عین کلمہ فتحہ اور کسرہ کیساتھ بھی جان۔

﴿تشریح﴾:

پہلے شعر: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ مصادر کے چوالیس اوزان آئے ہیں اے عزت والے مراد یہ ہے کہ 44 اوزان مصادر کثیر الاستعمال ہیں۔

دوسرے اور تیسرے شعر میں مصنف علیہ الرحمۃ نے سات اوزان بیان کئے ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱): فَعْلٌ جیسے قَتْلٌ یہ باب نَصَرَیَنْصُرُ کا مصدر ہے بمعنی مار ڈالنا۔

(۲): فَعْلٰی جیسے دَعْوٰی یہ باب نَصَرَیَنْصُرُ کا مصدر ہے بمعنی پکارنا، بلانا۔

(۳): فَعْلَۃٌ جیسے رَحْمَۃٌ یہ باب سَمِعَ یَسْمَعُ کا مصدر ہے بمعنی مہربانی کرنا۔

(۴): فَعْلَانٌ جیسے لَیَّانٌ یہ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کا مصدر ہے بمعنی مارنا۔

(۵): چوتھے وزن کے عین کلمہ پر فتحہ پڑھو فَعَلَانٌ جیسے نَزَوَانٌ بمعنی نر کا مادہ پر کودنا۔

(۶): تیسرے وزن کے عین کلمہ پر فتحہ پڑھو یعنی فَعَلَۃٌ جیسے غَلَبَۃٌ بمعنی غلبہ کرنا۔

(۷): تیسرے وزن کے عین کلمہ پر کسرہ پڑھو یعنی فَعِلَۃٌ جیسے سَرِقَۃٌ بمعنی چوری کرنا (ض)۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

اشعار:

4: فِعْلُ وَفِعْلٰی فِعْلَۃٌفِعْلَانٌ بکسر — فِسْقُ وَذِکْرٰی نِشْدَۃٌ، حِرْمَان بکسر

5: فُعْلُ فُعْلٰی فُعْلَۃٌ فُعْلَانٌ بضم — شُغْلٌ بُشْرٰی کُدْرَۃٌ غُفْرَانٌ بضم

6: مَفْعَلَةٌ،مَفْعَلٌ،فَعَلٌ،فَعْلُوْلَة ست — مَنْقَبَةٌ،مَدْخَلٌ،طَلَبٌ،قَيْلُوْلَةٌ ست

7: فَيْعَلُوْلَةٌ ہم فَعَالَةٌ ہم فَعَال — نَحْوُ كَيْنُوْنَةٌ ، شَهَادَة ہم کمال

8: ہم فَعَالِيَةٌ ازیں اوزان بدان! — پس كَرَاهِيَةٌ شدہ موزونِ آں

9: عین واول در ہمہ مفتوح خواں! — عیں رابع گشت مستثنیٰ ازاں

﴿ترجمہ﴾: ......ترجمہ بالترتیب ہے......

☆ فِعْلٌ وَفِعْلٰى فِعْلَةٌ فِعْلَانٌ فاء کلمہ کے کسرہ کیساتھ۔ فِسْقٌ وَذِكْرىٰ نِشْدَةٌ، حِرْمَان کسرہ کیساتھ

☆ فُعْلٌ فُعْلٰى فُعْلَةٌ فُعْلَانٌ فاء کلمہ کے ضمہ کیساتھ شُغْلٌ بُشْرىٰ كُدْرَةٌ غُفْرَان ضمہ کیساتھ

☆ مَفْعَلَةٌ،مَفْعَلٌ،فَعَلٌ،فَعْلُوْلَة ہیں — مَنْقَبَةٌ،مَدْخَلٌ،طَلَبٌ،قَيْلُوْلَة ہیں

☆ فَيْعَلُوْلَةٌ ہم فَعَالَةٌ ہم فَعَال بھی ہیں — نَحْوُ كَيْنُوْنَةٌ ، شَهَادَةٌ ہم کمال بھی

☆ فَعَالِيَةٌ کو بھی ان اوزان میں سے جان لو! — پس كَرَاهِيَةٌ اس کا موزون ہے

☆ عین کلمہ اور پہلا حرف ان سب میں مفتوح ہے — چوتھے کا عین کلمہ اس سے مستثنیٰ ہے۔

﴿تشریح﴾:

✿ چوتھے اور پانچویں شعر میں آٹھ اوزان ذکر کئے گئے ہیں۔

(۱): فِعْلٌ جیسے فِسْقٌ یہ باب نَصَرَ يَنْصُرُ کا مصدر ہے بمعنی نافرمانی کرنا۔

(۲): فِعْلٰى جیسے ذِكْرىٰ باب نَصَرَ يَنْصُرُ کا مصدر ہے۔

(۳) فِعْلَةٌ جیسے نِشْدَةٌ یہ باب نَصَرَ اور ضَرَبَ سے آتا ہے بمعنی قسم کھانا گمشدہ چیز کو تلاش کرنا۔

(۴) فِعْلَانٌ جیسے حِرْمَانٌ یہ باب ضَرَبَ کا مصدر ہے بمعنی محروم ہونا ان چاروں اوزان کا فاء کلمہ مکسور اور عین کلمہ ساکن ہے۔

(۵): فُعْلٌ جیسے شُغْلٌ یہ باب فَتَحَ يَفْتَحُ کا مصدر ہے بمعنی مشغول کرنا۔

(۶): فُعْلٰى جیسے بُشْرىٰ یہ باب نَصَرَ يَنْصُرُ کا مصدر ہے بمعنی خوشخبری دینا۔

(۷): فُعْلَةٌ جیسے كُدْرَةٌ یہ باب سَمِعَ يَسْمَعُ کا مصدر ہے بمعنی گدلا ہونا۔

(۸): فُعْلَانٌ جیسے غُفْرَانٌ یہ باب ضَرَبَ يَضْرِبُ کا مصدر ہے بمعنی معاف کرنا ان چاروں (5,6,7,8) اوزان کا فاء کلمہ مضموم اور عین کلمہ ساکن ہے۔

✿ چھٹے، ساتویں اور آٹھویں شعر میں آٹھ اوزان بیان کئے گئے ہیں۔

(۱): مَفْعَلَةٌ جیسے مَنْقَبَةٌ یہ باب نَصَرَ يَنْصُرُ کا مصدر ہے بمعنی تعریف کرنا۔

(۲): مَفْعَلٌ جیسے مَدْخَلٌ یہ باب نَصَرَیَنْصُرُ کا مصدر ہے بمعنی داخل ہونا۔

(۳): فَعَلٌ جیسے طَلَبٌ یہ باب نَصَرَیَنْصُرُ کا مصدر ہے بمعنی تلاش کرنا۔

(۴): فَعْلُوْلَةٌ جیسے قَیْلُوْلَةٌ یہ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کا مصدر ہے بمعنی دوپہر کو سونا۔

(۵): فَیْعَلُوْلَةٌ جیسے کَیْنُوْنَةٌ یہ باب نَصَرَیَنْصُرُ کا مصدر ہے بمعنی ہونا۔

(۶): فَعَالَةٌ جیسے شَهَادَةٌ یہ باب سَمِعَ یَسْمَعُ کا مصدر ہے بمعنی گواہی دینا۔

(۷): فَعَالٌ جیسے کَمَالٌ یہ باب کَرُمَ یَکْرُمُ کا مصدر ہے بمعنی کامل ہونا۔

(۸): فَعَالِیَةٌ جیسے کَرَاهِیَةٌ یہ باب سَمِعَ یَسْمَعُ کا مصدر ہے بمعنی ناپسند ہونا۔

نواں شعر : اس شعر میں ان آٹھوں اوزان کے اعراب کو ضبط کیا ہے کہ ان آٹھوں اوزان کا عین اور اول کلمہ مفتوح ہوگا سوائے چوتھے وزن یعنی فَعْلُوْلَةٌ کے عین کلمہ کے کہ وہ مفتوح نہیں بلکہ ساکن ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

اشعار:

10: مَفْعِلَةٌ، مَفْعِلٌ، فَعِلٌ، فَعْلُوَّةٌ ست مَحْمِدَةٌ، مَرْجِعٌ، خَنِقٌ جَبْرُوَّةٌ ست

11: ہم فَعِیْلَة ہم فَعِیْلٌ وَفَاعِلَةٌ چوں قَطِیْعَة ہم وَمِیْضٌ وَکَاذِبَةٌ

12: ایں ہمہ با فتح اول، کسر عین عین رابع ساکن ست اے نور عین!

﴿ترجمہ﴾: ......ترجمہ بالترتیب ہے......

(۱۰) مَفْعِلَةٌ، مَفْعِلٌ، فَعِلٌ، فَعْلُوَّةٌ ہیں مَحْمِدَةٌ، مَرْجِعٌ، خَنِقٌ جَبْرُوَّةٌ ہیں

(۱۱) فَعِیْلَةٌ، فَعِیْلٌ اور فَاعِلَةٌ بھی ہیں چوں قَطِیْعَة نیز وَمِیْضٌ وَکَاذِبَةٌ

(۱۲) یہ تمام حرف اول کے فتحہ اور عین کلمہ کے کسرہ کیساتھ ہیں...... چوتھے کا عین ساکن ہے اے نورِ چشم۔

﴿تشریح﴾:

۞ دسویں اور گیارھویں شعر میں سات اوزان کو بیان کیا گیا ہے۔

(۱): مَفْعِلَة جیسے مَحْمِدَةٌ یہ باب سَمِعَ یَسْمَعُ کا مصدر ہے بمعنی تعریف کرنا۔

(۲): مَفْعِلٌ جیسے مَرْجِعٌ یہ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کا مصدر ہے بمعنی لوٹنا۔

(۳): فَعِلٌ جیسے خَنِقٌ یہ باب نَصَرَیَنْصُرُ کا مصدر ہے بمعنی گلا گھونٹنا۔

(۴): فَعْلُوَّة جیسے جَبْرُوَّة یہ باب نَصَرَ یَنْصُرُ کا مصدر ہے بمعنی تکبر کرنا۔

(۵): فَعِیْلَۃٌ جیسے قَطِیْعَۃ یہ باب فَتَحَ یَفْتَحُ کا مصدر ہے بمعنی قطع رحمی کرنا۔

(۶): فَعِیْلٌ جیسے وَمِیْضٌ یہ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کا مصدر ہے بمعنی چمکنا۔

(۷): فَاعِلَۃٌ جیسے کَاذِبَۃٌ یہ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کا مصدر ہے بمعنی جھوٹ بولنا۔

بارھویں شعر : میں ان سات اوزان کے اعراب کو ضبط کیا گیا ہے کہ ان سب کا اول کلمہ فتحہ کیساتھ ہے اور عین کلمہ کسرہ کیساتھ ہے سوائے چوتھے وزن (فَعْلُوۃ) کے عین کلمہ کے کہ وہ ساکن ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

اشعار:

13: مَفْعُلَۃٌ، مَفْعُوْل ہم مَفْعُوْلَۃٌ ست مَمْلُکَۃٌ مَکْذُوْبٌ ہم مَکْذُوْبَۃ ست

14: ہم فَعُوْلٌ ہم فُعُوْلَۃ ہم فُعُوْلٌ چوں قَبُوْلٌ ہم صُھُوْبَۃٌ ہم دُخُوْلٌ

15: ایں ہمہ با فتح اول، ضم عین خامس و سادس بداں با ضمتین!

﴿ترجمہ﴾: ......ترجمہ بالترتیب ہے......

(۱۳) مَفْعُلَۃٌ، مَفْعُوْل ہم مَفْعُوْلَۃٌ بھی ہیں مَمْلُکَۃٌ مَکْذُوْبٌ ہم مَکْذُوْبَۃٌ بھی ہیں

(۱۴) فَعُوْلٌ فُعُوْلَۃ اور فُعُوْلٌ بھی ہیں جیسے قَبُوْلٌ، صُھُوْبَۃٌ اور دُخُوْلٌ بھی ہیں

(۱۵) یہ تمام حرف اول کے فتحہ اور عین کلمہ کے ضمہ کیساتھ ہیں...... پانچواں اور چھٹا دو ضموں کیساتھ جان لو!

﴿تشریح﴾:

تیرھویں اور چودھویں شعر میں چھ اوزان کو بیان کیا گیا ہے۔

(۱): مَفْعُلَۃٌ جیسے مَمْلُکَۃٌ یہ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کا مصدر ہے بمعنی مالک ہونا۔

(۲): مَفْعُوْلٌ جیسے مَکْذُوْبٌ یہ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کا مصدر ہے بمعنی جھوٹ بولنا۔

(۳): مَفْعُوْلَۃٌ جیسے مَکْذُوْبَۃٌ یہ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کا مصدر ہے بمعنی جھوٹ بولنا۔

(۴): فَعُوْلٌ جیسے قَبُوْلٌ یہ باب سَمِعَ یَسْمَعُ کا مصدر ہے بمعنی قبول کرنا۔

(۵): فُعُوْلَۃٌ جیسے صُھُوْبَۃٌ یہ باب سَمِعَ یَسْمَعُ کا مصدر ہے بمعنی سرخ و سفید ہونا۔

(۶): فُعُوْلٌ جیسے دُخُوْلٌ یہ باب نَصَرَ یَنْصُرُ کا مصدر ہے بمعنی داخل ہونا۔

پندرھواں شعر میں ان چھ اوزان کے اعراب کو ضبط کیا گیا ہے کہ ان چھ اوزان میں سے پہلے چار کا اول کلمہ فتحہ کیساتھ ہے اور عین کلمہ ضمہ کیساتھ لیکن پانچویں اور چھٹے وزن کا اول اور عین کلمہ دونوں ضمہ کیساتھ ہیں۔

اشعار:

16:	ہم فِعَلٌ دیگر فِعَالَۃٌ ، ہم فِعَال	چوں صِغَرْ دیگر دِرَایَۃٌ ہم فِصَالْ
17:	ہم فُعَلٌ دیگر فُعَالَۃٌ ہم فُعَالْ	چوں ھُدًی دیگر بُغَایَۃ ، ہم سُوَال
18:	اندریں نہا فتح عین......وکسر فا	در سہ وزن......وضمہ فا......در سہ جا
19:	بعد ازاں فَعَلَاءُ وَفَعُولَۃ بفتح	وزن آں رَغْبَاءُ وَجَبُورَۃٌ بفتح
20:	در دوم تشدید وضم مر عین را	وزنہا شد ختم......از......فضلِ خدا

﴿ترجمہ﴾: ......ترجمہ بالترتیب ہے......

(۱۶) نیز فِعَل دوسرا فِعَالَۃٌ اور فِعَال بھی ہیں جیسے صِغَرْ دوسرا دِرَایَۃٌ اور فِصَال بھی ہیں

(۱۷) فُعَلٌ، دوسرا فُعَالَۃٌ اور فُعَال بھی ہیں جیسے ھُدًی دوسرا بُغَایَۃ ، اور سُوَال بھی ہیں

(۱۸) ان میں سے تین اوزان میں عین کلمہ پر فتحہ ، فاء کلمہ پر کسرہ ہے اور تین جگہوں میں فاء کلمہ پر ضمہ ہے

(۱۹) اس کے بعد فَعَلَاءُ وَفَعُولَۃ فاء کے فتح کیساتھ ان کے وزن رَغْبَاءُ وَجَبُورَۃٌ ہیں فتحہ کیساتھ

(۲۰) دوسرے وزن میں خاص عین کلمہ مشدد اور مضموم ہے اللہ کے فضل وکرم سے اوزان ختم ہوئے۔

﴿تشریح﴾:

سولہویں اور سترہویں شعر میں چھ اوزان کو ذکر کیا گیا ہے۔

(۱): فِعَلٌ جیسے صِغَرٌ یہ باب کَرُمَ یَکْرُمُ کا مصدر ہے بمعنی چھوٹا ہونا۔

(۲): فِعَالَۃٌ جیسے دِرَایَۃٌ یہ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کا مصدر ہے بمعنی جاننا۔

(۳): فِعَالٌ جیسے فِصَالٌ یہ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کا مصدر ہے بمعنی دودھ چھڑانا۔

(۴): فُعَلٌ جیسے ھُدًی یہ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کا مصدر ہے بمعنی راستہ دکھانا اور اصل میں ھُدَیٌ ہے۔

(۵): فُعَالَۃٌ جیسے بُغَایَۃٌ یہ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کا مصدر ہے بمعنی طلب کرنا۔

(۶): فُعَالٌ جیسے سُوَالٌ یہ باب فَتَحَ یَفْتَحُ کا مصدر ہے بمعنی پوچھنا۔

اٹھارویں شعر : میں ان چھ اوزان کے اعراب کو ضبط کیا گیا ہے کہ ان تمام اوزان کا عین کلمہ فتحہ کیساتھ ہے لیکن پہلے تین اوزان کا فاء کلمہ کسرہ کیساتھ ہے اور دوسرے تین اوزان کا فاء کلمہ ضمہ کیساتھ ہیں۔

انیسویں شعر: میں دو اوزان کو بیان کیا گیا ہے۔

(۱): فَعَلَاءُ جیسے رَغْبَاءُ یہ باب سَمِعَ یَسْمَعُ کا مصدر ہے بمعنی رغبت کرنا۔

(۴): فَعُّوْلَۃٌ جیسے جَبُّوْرَۃٌ یہ باب نَصَرَیَنْصُرُ کا مصدر بمعنی ٹوٹی ہوئی ہڈی کی اصلاح کرنا۔

بیسویں شعر : میں دوسرے اوزان کے اعراب کو ضبط کیا گیا کہ اس کا عین کلمہ تشدید اور ضمہ کیساتھ ہے۔

<u>نظم میں مذکور ثلاثی مجرد کے مصادر کے 44 اوزان، امثلہ، معنیٰ اور ابواب کا نقشہ:</u>

نمبرشمار	وزن مصدر	مثال	معنیٰ	باب
1	فَعْلٌ	قَتْلٌ	قتل کرنا	نَصَرَ
2	فَعْلٰی	دَعْوٰی	بلانا	نَصَرَ
3	فَعْلَۃٌ	رَحْمَۃٌ	مہربانی کرنا	سَمِعَ
4	فَعْلَانٌ	لَیَّانٌ	قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنا	ضَرَبَ
5	فَعَلَانٌ	نَزَوَانٌ	نر کا مادہ سے جفتی کرنا	نَصَرَ
6	فَعَلَۃٌ	غَلَبَۃٌ	غالب آنا	ضَرَبَ
7	فَعِلَۃٌ	سَرِقَۃٌ	چوری کرنا	ضَرَبَ
8	فِعْلٌ	فِسْقٌ	نافرمانی کرنا	نَصَرَ
9	فِعْلٰی	ذِکْرٰی	یاد کرنا	نَصَرَ
10	فِعْلَۃٌ	نِشْدَۃٌ	گمشدہ کو تلاش کرنا	نَصَرَ
11	فِعْلَانٌ	حِرْمَانٌ	محروم کرنا	سَمِعَ
12	فُعْلٌ	شُغْلٌ	مشغول ہونا	فَتَحَ
13	فُعْلٰی	بُشْرٰی	خوشخبری دینا	نَصَرَ
14	فُعْلَۃٌ	کُدْرَۃٌ	خاک آلود ہونا	سَمِعَ
15	فُعْلَانٌ	غُفْرَانٌ	معاف کرنا	ضَرَبَ
16	مَفْعَلَۃٌ	مَنْقَبَۃٌ	تعریف کرنا	نَصَرَ
17	مَفْعَلٌ	مَدْخَلٌ	داخل ہونا	نَصَرَ
18	فَعَلٌ	طَلَبٌ	تلاش کرنا	نَصَرَ
19	فَعْلُوْلَۃٌ	قَیْلُوْلَۃٌ	دوپہر کو سونا	ضَرَبَ

20	فَیْعَلُوْلَۃٌ	کَیْنُوْنَۃٌ	ہونا	نَصَرَ
21	فَعَالَۃٌ	شَھَادَۃٌ	گواہی دینا	سَمِعَ
22	فَعَالٌ	کمال	کامل ہونا	کَرُمَ
23	فَعَالِیَۃٌ	کَرَاھِیَۃٌ	ناپسند کرنا	سَمِعَ
24	مَفْعِلَۃٌ	مَحْمِدَۃٌ	تعریف کرنا	سَمِعَ
25	مَفْعِلٌ	مَرْجِعٌ	لوٹنا	ضَرَبَ
26	فَعِلٌ	خَنِقٌ	گلا کاٹنا	نَصَرَ
27	فَعَلُوْتٌ	جَبَرُوْتٌ	تکبر کرنا	نَصَرَ
28	فَعِیْلَۃٌ	قَطِیْعَۃٌ	رشتہ داری کے تعلقات توڑنا	ضَرَبَ
29	فَعِیْلٌ	وَمِیْضٌ	بجلی چمکنا	ضَرَبَ
30	فَاعِلَۃٌ	کَاذِبَۃٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ
31	مَفْعُلَۃٌ	مَمْلُکَۃٌ	مالک ہونا	ضَرَبَ
32	مَفْعُوْلٌ	مَکْذُوْبٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ
33	مَفْعُوْلَۃٌ	مَکْذُوْبَۃٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ
34	فَعُوْلٌ	قَبُوْلٌ	قبول کرنا	سَمِعَ
35	فُعُوْلَۃٌ	صُھُوْبَۃٌ	سرخ وسفید ہونا	سَمِعَ
36	فُعُوْلٌ	دُخُوْلٌ	داخل ہونا	نَصَرَ
37	فِعَلٌ	صِغَرٌ	چھوٹا ہونا	کَرُمَ
38	فِعَالَۃٌ	دِرَایَۃٌ	جاننا	ضَرَبَ
39	فِعَالٌ	فِصَالٌ	بچے کا دودھ چھڑانا	ضَرَبَ
40	فُعَلٌ	ھُدًی جو کہ اصل میں ھُدَیٌ تھا	راستہ دکھانا	ضَرَبَ
41	فُعَالَۃٌ	بُغَایَۃٌ	تلاش کرنا	ضَرَبَ
42	فُعَالٌ	سُؤَالٌ	سوال کرنا	فَتَحَ

43	فَعْلَاءُ	رَغْبَاءُ	خواہش کرنا	سَمِعَ
44	فَعُوْلَةٌ	جَبُّوْرَةٌ	تکبر کرنا	نَصَرَ

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

مصدر مرۃ اور مصدر نوع کی بحث

﴿عبارت﴾: فَعْلَةٌ در ثلاثی مجرد برائے مرۃ آید، چون ضَرْبَةٌ یك بازدن وَفُعْلَة برائے نوع چون صِبْغَةٌ یك نوع رنگ کردن وَفُعْلَة برائے مقدار چون اُكْلَةٌ وَلُقْمَةٌ، فائده برائے مبالغه صیغه فَعَّالٌ آید، چون ضَرَّابٌ وَفُعَّال چون طُوَّالٌ، وَفَعِلٌ چون حَذِرٌ، وَفَعِيْلٌ چون عَلِيْمٌ وفرق درمعنیٔ صیغه مبالغه واسم تفضیل این است که درصیغه مبالغه، منظور زیادۃ می باشد درمعنیٔ فاعلیۃ فی حدذاته، نه نظر بدیگرے ودراسم تفضیل زیادۃ منظوری باشد نظر بدیگرے، اَضْرَبُ مِنْ زَيْدٍ یا اَضْرَبُ الْقَوْمِ خواهند گفت، زننده تر ازیدیا زننده ترست ازقوم اگر صرف لفظ اَضْرَبُ یا اَكْبَرُ آید معنیٔ نسبۃ مقدرمے باشد مثلاً در اَللّٰهُ اَكْبَر مراداین اسے که اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ بزرگ تراست ازهرشیٔ ومعنی ضَرَّابٌ زیاده زنده است وبس به کسے ملحوظ نیست۔

﴿ترجمہ﴾: ثلاثی مجرد میں فَعْلَةٌ "مَرَّةٌ" (ایک مرتبہ) کیلئے آتا ہے جیسے ضَرْبَةٌ ایک مرتبہ مارنا اور فِعْلَةٌ نوع کیلئے جیسے صِبْغَةٌ ایک قسم کا رنگ اور فُعْلَةٌ مقدار کیلئے اُكْلَةٌ (مقدار کل) لُقْمَةٌ (مقدار لقمہ)۔ فائدہ: مبالغہ کیلئے فُعَّالٌ کا صیغہ آتا ہے جیسے ضَرَّابٌ (بہت مارنے والا) اور فُعَّالٌ جیسے طُوَّالٌ اور فَعِلٌ جیسے حَذِرٌ اور فَعِيْلٌ جیسے عَلِيْمٌ۔ صیغہ مبالغہ اور اسم تفضیل کے معنی میں فرق یہ ہے کہ صیغہ مبالغہ میں فی حد ذاتہ فاعلیت کے معنی میں زیادتی مقصود ہوتی ہے نہ کہ دوسرے کے لحاظ سے اور سم تفضیل میں دوسرے کے لحاظ سے زیادتی مقصود ہوتی ہے اَضْرَبُ مِنْ زَيْدٍ یا اَضْرَبُ الْقَوْمِ کہیں گے، زید سے زیادہ مارنے والا یا قوم سے زیادہ مارنے والا، اگر صرف لفظ اَضْرَبُ یا اَكْبَرُ آئے تو نسبت کے معنی مقدر ہوتے ہیں مثلاً اَللّٰهُ اَكْبَرُ میں مراد یہ ہے کہ اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ ہر چیز سے زیاد بزرگ ہے اور ضَرَّابٌ کا معنی زیادہ مارنے والا ہے بس کسی کی نسبت ملحوظ نہیں ہے۔

﴿تشریح﴾:

فَعْلَۃٌ در ثلاثی مجرد الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ مصدر مَرَّۃ کی تعریف کرنی ہے۔

مصدر مَرَّۃ کی تعریف:

مصدر مَرَّۃ اس مصدر کو کہتے ہیں جو فعل کے ایک مرتبہ واقع ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے ضَرْبَۃٌ ایک مرتبہ مارنا اور جَلْسَۃٌ ایک بار بیٹھنا۔ اسے اسم مَرَّہ بھی کہتے ہیں۔

مصدر مَرَّۃ کا وزن:

ثلاثی مجرد سے مصدر مَرَّۃ افَعْلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَرْبَۃٌ اور جَلْسَۃٌ اور غیر ثلاثی مجرد سے مصدر مرۃ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس باب کے مصدر کے آخر میں تاء کا اضافہ کیا جائے جیسے اِکْرَامٌ سے اِکْرَامَۃٌ بمعنٰی ایک مرتبہ اکرام کرنا......اِنْطِلَاقٌ سے اِنْطِلَاقَۃٌ ایک بار چلنا۔

﴿سوال﴾: اگر مصدر کے آخر میں پہلے ہی تاء موجود ہو تو پھر اس مصدر کو مصدر مَرَّۃ کیسے بنائیں گے؟

﴿جواب﴾: مزید تاء کا اضافہ نہیں کرینگے بلکہ اس مصدر کے آخر میں کسی ایسے حرف کا اضافہ کریں گے جو وحدۃ پر دلالت کرے جیسے دَعْوَۃٌ وَّاحِدَۃٌ یعنی ایک بار بلانا......اِسْتِجَابَۃٌ فَقَطْ صرف ایک بار قبول کرنا۔

مصدر نوع کی تعریف:

مصدر نوع اس مصدر کو کہتے ہیں جو فعل کی ہیئت اور فعل کی نوعیت پر دلالت کرے جیسے جَلَسْتُ جِلْسَۃَ الْقَارِیْ کہ میں قاری کی طرح بیٹھا......اس میں جِلْسَۃً مصدر نوع ہے یا جیسے وَقَفْتُ وِقْفَۃَ الْاَسَدِ کہ میں شیر کی طرح کھڑا ہوا، مصدرِ نوع کو اسم نوع بھی کہتے ہیں۔

مصدر نوع کا وزن:

ثلاثی مجرد سے مصدرِ نوع فِعْلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے جِلْسَۃٌ، صِبْغَۃٌ اور غیر ثلاثی مجرد سے مصدر نوع کے لئے کوئی خاص وزن مقرر نہیں بالعموم یہ مصدر مصدر مَرَّۃ کی طرح مستعمل ہوتا ہے جیسے اِنْطَلَقْتُ اِنْطِلَاقَۃَ الْاَسَدِ (میں شیر کی طرح چلا)۔

مصدر صناعی:

صرفیوں کے ہاں مصدر کی ایک اور قسم بھی ہے جسے مصدر صناعی کہتے ہیں، اور یہ وہ مصدر ہوتا ہے جو کسی لفظ کے آخر میں یائے مشددہ اور اس کے بعد تاء بڑھانے سے بنتا ہے۔ جیسے اِنْسَانٌ سے اِنْسَانِیَّت اور حُرٌّ سے حُرِّیَّت اور نَوْعٌ سے نَوْعِیَّت۔

مصدر مقداری کی تعریف اور اس کا وزن:

مصدر مقداری اس مصدر کو کہتے ہیں جو فعل کی ایک خاص مقدار پر دلالت کرے۔ اور یہ فُعْلَةٌ کے وزن پر ہوتا ہے۔ جیسے "اُكُلَةٌ لُقْمَةٌ" اُكْلَةٌ کھانے کی وہ خاص مقدار جس کو خوراک کہتے ہیں اور لُقْمَةٌ کھانے کی وہ خاص مقدار جو ایک مرتبہ حلق سے نیچے اترے۔

اسم مبالغہ کی بحث:

فائدہ ہو ائے مبالغہ صیغہ الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ اسم مبالغہ کا بیان کرنا ہے۔

اسم مبالغہ کی تعریف : اسم مبالغہ وہ اسم ہے جو جو معنیٰ فاعلیت کی زیادتی پر دلالت کرے۔ جیسے ضَرَّابٌ بہت زیادہ مارنے والا...... رَزَّاقٌ بہت زیادہ رزق دینے والا۔

اسم مبالغہ کے اوزان:

اسم مبالغہ کے متعدد اوزان ہیں لیکن مصنف علیہ الرحمۃ نے ان میں سے چار اوزان جو کثیر الاستعمال ہیں ان کا ذکر کیا ہے۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔

اسم مبالغہ کے کثیر الاستعمال اوزان:

نمبر شمار	وزن	مثال	معنیٰ
1	فَعَّالٌ	ضَرَّابٌ	بہت مارنے والا
2	فُعَّالٌ	طُوَّالٌ	بہت لمبا
3	فَعِلٌ	حَذِرٌ	بہت پرہیز کرنے والا
4	فَعِيْلٌ	عَلِيْمٌ	بہت جاننے والا

☆ مصنف علیہ الرحمۃ کے بیان کردہ اوزان مبالغہ کے علاوہ مشہور اوزان مبالغہ

نمبر شمار	وزن	مثال	معنیٰ
1	فَعُوْلٌ	غَفُوْرٌ	بہت بخشنے والا
2	فَعَّالَةٌ	عَلَّامَةٌ	بہت زیادہ جاننے والا
3	فِعِّيْلٌ	صِدِّيْقٌ	بہت سچا
4	مِفْعِيْلٌ	مِنْطِيْقٌ	بہت بولنے والا
5	فَعْلَانٌ	رَحْمَانٌ	بہت زیادہ مہربان

6	فُعُّوْلٌ	قُدُّوْسٌ	بہت زیادہ پاک
7	فُعَلَةٌ	ضُحَكَةٌ	بہت ہنسنے والا
8	فَاعُوْلٌ	فَارُوْقٌ	حق و باطل کے درمیان بہت فرق کرنے والا

اسم مبالغہ اور اسم تفضیل میں فرق:

وفرق درمعنی صیغه مبالغه الخ: اسم مبالغہ اور اسم تفضیل کے معنی میں فرق یہ ہے کہ اسم مبالغہ کے اندر معنیٰ فاعلیت میں زیادتی مقصود ہوتی ہے فِیْ حَدِّذَاتِہٖ (صرف اپنی ذات کے اعتبار سے) نہ کہ دوسرے کے لحاظ سے اور اسم تفضیل کے معنی فاعلیت میں زیادتی مقصود ہوتی ہے دوسرے کے لحاظ سے، جیسے ضَرَّابٌ یہ مبالغہ کا صیغہ ہے اس کا معنی ہے بہت زیادہ مارنے والا اس کا بس یہی معنی ہے اس میں کسی دوسرے کے لحاظ سے زیادتی مقصود نہیں کہ وہ کس کی بنسبت زیادہ مارنے والا ہے اور اَضْرَبُ یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے اس کا معنی ہے زیادہ مارنے والا اس میں دوسرے کے لحاظ سے زیادتی مقصود ہے کہ وہ زیادہ مارنے والا ہے قوم کی بنسبت یا زید کی بنسبت ۔

واگر صرف لفظ اَضْرَبُ یا اَکْبَرُ الخ: سے غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ ایک سوال مقدر کا جواب دینا ہے۔

﴿سوال﴾: اَللّٰہُ اَکْبَرُ میں اَکْبَرُ اسم تفضیل ہے حالانکہ اس میں معنی کی زیادتی کسی دوسرے کی نسبت ملحوظ نہیں؟۔

﴿جواب﴾: اسم تفضیل کے بعد اگر نسبت لفظوں میں مذکور نہ ہو تو نسبت کا معنی مقدر ہوگا جیسے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اس میں اَکْبَرُ اسم تفضیل کا صیغہ ہے اس کا معنی ہے بڑا اس کے بعد نسبت لفظوں میں مذکور نہیں لیکن نسبت کا معنی مقدر ہے یعنی مِنْ کُلِّ شَیْءٍ (اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بڑا ہے)۔

اسم تفضیل کا استعمال:

اسم تفضیل کا استعمال تین طریقوں سے ہوتا ہے۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1: اضافت کے ساتھ۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ۔

2: مِنْ کے ساتھ۔ جیسے اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی اَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ

3: الف ولام کے ساتھ۔ جَاءَنِیْ زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ

اسم مبالغہ اور صفتِ مشبہ میں فرق:

اسم مبالغہ اور صفتِ مشبہ میں فرق یہ ہے کہ صفتِ مشبہ فعل لازم سے مشتق ہوتی ہے اور اسم مبالغہ فعل متعدی سے مشتق ہوتا ہے اور ایک فرق یہ بھی ہے کہ مبالغہ میں معنیٰ فاعلیت کی زیادتی مقصود ہوتی ہے جبکہ صفتِ مشبہ میں ایسا نہیں ہوتا۔

فاعل عدد! اور فاعل ذی کذا کا بیان

﴿عبارت﴾: (فائدہ)فاعل دراعدادبرائے مرتبہ مے آید،خَامِسٌ یعنی پنجم وَعَاشِر بمعنی دھم،یعنی آنکہ درشماربایں مرتبہ باشد،مگردرمرکبات جزء اول رابوزن فاعل سازندوثانی رابحال خودگرارند،چوں حَادِی عَشَرَ،ثَانِیْ عَشَرَ،حَادِیْ وَّعِشْرُوْنَ رَابِعٌ وَّثَلَاثُوْنَ،ودرعقودبعدعَشَرَۃٌ همون عدداسم برائے مرتبہ ھم باشد،مثلاً عِشْرُوْنَ بست ھم باشدبستم ھم وصیغہ فَاعِلٌ برائے نسبۃھم مے آیدوایں را فاعل ذی کذاگویندچوں تَامِرٌ وَلَابِنٌ بمعنی صاحب تَمْروصاحب لبن وھم چنیں تَمَّارٌ وَلَبَّانٌ۔

﴿ترجمہ﴾: (فائدہ)فَاعِلٌ کا وزن اعداد میں مرتبہ کیلئے آتا ہے جیسے خَامِسٌ بمعنی پنجم اور عَاشِرٌ بمعنی دہم یعنی وہ چیز جو گنتی میں اس مرتبہ میں ہومگر مرکبات میں پہلے جزءکوفَاعِلٌ کے وزن پر بناتے ہیں اور دوسرے کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے ہیں جیسے حَادِی عَشَرَ،ثَانِیْ عَشَرَ،حَادِیْ وَّعِشْرُوْنَ رَابِعٌ وَّثَلَاثُوْنَ دس کے بعد عقود میں وہی عدد اسم برائے مرتبہ بھی ہوتا ہے جیسے عِشْرُوْنَ بیس بھی ہے اور بیسواں بھی اور فَاعِلٌ کا صیغہ نسبت کیلئے بھی آتا ہے اور اس کو فَاعِلٌ ذِیْ کَذَا کہتے ہیں جیسے تَامِرٌ (تمر والا) لَابِنٌ (دودھ والا) اسی طرح تَمَّارٌ اور لَبَّانٌ۔

﴿تشریح﴾:

فائدہ :صیغہ فَاعِلٌ دراعدادالخ: اعداد میں فاعل کا صیغہ مرتبہ اور درجہ کیلئے آتا ہے جیسے خَامِسٌ بمعنی پانچواں......اور عَاشِرٌ بمعنی دسواں......اور اگر مرکب عدد میں مرتبہ کا معنی حاصل کرنا مقصود ہوتو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس مرکب عدد کے پہلے جزء کو فَاعِلٌ کے وزن پر لے آئیں......اور دوسرے کو اس حال پر چھوڑ دیں جیسے اَحَدَعَشَرَ سے حَادِیْ عَشَرَ بمعنی گیارھواں......اِثْنَاعَشَرَ سے ثَانِیْ عَشَرَ بمعنی بارھواں......اَرْبَعٌ وَّثَلَاثُوْنَ سے رَابِعٌ وَّثَلَاثُوْنَ بمعنی چونتیسواں......اور عَشَرَۃٌ کے بعد جو عقود یعنی دھائیاں ہیں ان میں ایک ہی لفظ عدد کا معنی بھی دیتا ہے......اور مرتبہ کا معنی بھی دیتا ہے......جیسے عِشْرُوْنَ کا معنی ''بیس'' بھی ہے......اور ''بیسواں'' بھی ہے......''بیس'' عدد کا معنی ہے......اور

بیسواں مرتبہ کا معنی ہے۔

فاعل ذی کذا کی تعریف:

فاعل کا صیغہ کبھی نسبت کیلئے بھی آتا ہے......یعنی کسی اسم کے آخر میں یائے نسبت لگانے سے جو معنی حاصل ہوتا ہے اس اسم کو فاعل کے وزن پر لے آنے سے بھی وہی معنی حاصل ہوتا ہے......اس کو اصطلاح یں فاعل ذِی کَذا کہتے ہیں، پس فاعل ذِی کَذَا فاعل کا صیغہ ہے جو نسبت کیلئے آتا ہے۔جی......سے تَمَر کا معنی ہے کھجور جب اس کے آخر میں یائے نسبت لگائی تو تَمَرِیٌّ ہوا......اس کا معنی ہے کھجور والا جب ہم اس اسم کو فاعل کے وزن پر لے آئیں اور تَامِرٌ کہیں تو تب بھی اس کا معنی یہی ہوگا کھجور والا ......اس طرح لَابِنٌ ہے اور اسی نسبت والے معنی کیلئے مبالغہ کا صیغہ بھی آتا ہے جیسے تَمَّارٌ بمعنی کھجور والا ،لَبَّان بمعنی دودھ والا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

باب دوم:

ابواب کا بیان

﴿عبارت﴾ باب دوم در بیان ابواب مشتمل بر چهار فصل ،فصل اول در ابواب ثلاثی مجرد ،چون از بیان صیغ افعال ومشتقات فارغ شدیم، حالاً بیانِ ابواب می کنیم، از بیان سابق دانستی کہ ثلاثی مجرد را شش باب است، باب اول فَعَلَ یَفْعُلُ بفتح عین ماضی وضم عین غابر یعنی مضارع غابر بمعنی باقی ست بعد زمان ماضی، حال واستقبال کہ مضارع بر آن دلالة دارد باقی می ماند لہذا مضارع را غابر گویند، چون اَلنَّصْرُ وَالنُّصْرَةُ یاری کردن۔ تصریفہ، نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْرًا وَّنُصْرَةً فَھُوَ نَاصِرٌ وَّنُصِرَ یُنْصَرُ نَصْرًا وَّنُصْرَةً فَھُوَ مَنْصُوْرٌ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اُنْصُرْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تَنْصُرْ اَلظَّرْفُ مَنْصَرٌ وَالْاٰلَةُ مِنْہُ مِنْصَرٌ مِنْصَرَةٌ وَمِنْصَارٌ وَتَثْنِیَتُھُمَا مَنْصَرَانِ وَمِنْصَرَانِ وَالْجَمْعُ مِنْھُمَا مَنَاصِرُ وَمَنَاصِیْرُ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْہُ اَنْصَرُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ نُصْرٰی وَتَثْنِیَتُھُمَا اَنْصَرَانِ وَنُصْرَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْھُمَا اَنْصَرُوْنَ وَاَنَاصِرُ وَنُصَرٌ وَنُصْرَیَاتٌ۔

﴿ترجمہ﴾: پہلی فصل ثلاثی مجرد کے ابواب میں، جب ہم افعال ومشتقات کے صیغوں کے بیان سے فارغ ہو گئے تو اب ہم ابواب کو بیان کرتے ہیں، بیان سابق سے تو نے جان لیا کہ ثلاثی مجرد کے چھ ابواب ہیں، باب اول فَعَلَ یَفْعُلُ، ماضی کی عین کے فتحہ اور غابر یعنی مضارع کی عین کے ضمہ کیساتھ، غابر باقی کے معنی میں ہے چونکہ زمانہ ماضی کے بعد حال اور استقبال باقی رہ جاتے ہیں کہ جن پر مضارع دلالت کرتا ہے اسلئے مضارع کو غابر کہتے ہیں، جیسے اَلنَّصْرُ وَالنُّصْرَةُ، مدد کرنا، اس کی گردان، نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْرًا الخ۔

﴿تشریح﴾:

علم الصیغہ چار ابواب اور ایک مقدمہ اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے جیسا کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے شروع میں فرمایا تھا تو چار ابواب میں سے پہلا باب صیغوں کے بیان میں تھا......اور یہ باب دوم ابواب کے بیان میں ہے۔

چون از بیان الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ما قبل سے ربط بیان کرنا ہے۔

کہ افعال اور اسمائے مشتقات کے صیغوں کے بیان سے فارغ ہونے کے بعد اب ہم ابواب کو ذکر کرتے ہیں اور یہ آپ

ماقبل میں جان چکے ہیں کہ ثلاثی مجرد کے چھ ابواب ہیں۔

باب اول فَعَلَ یَفْعُلُ: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی کا عین کلمہ مفتوح اور غابر یعنی مضارع کا عین کلمہ مضموم ہوتا ہے۔

مضارع کا نام غابر رکھنے کی وجہ:

غابر کا معنی باقی بچا ہوا اور تین زمانوں میں سے زمانہ ماضی کے بعد حال اور استقبال ہی باقی بچتے ہیں اور فعل مضارع ان دونوں زمانوں پر دلالت کرتا ہے اس لئے مضارع کو غابر کہتے ہیں۔

﴿سوال﴾: اس باب کو باقی ابواب پر مقدم کرنے کی کیا وجہ ہے؟

﴿جواب﴾: ثلاثی مجرد کے ابواب میں سے سب سے زیادہ استعمال اسی باب کا ہے، خصوصاً افعال تو اکثر و بیشتر اسی سے مستعمل ہوتے ہیں، اس لئے اس کو مقدم کیا، یہ باب متعدی بھی استعمال ہوتا ہے جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ، قَتَلَ یَقْتُلُ اور لازم بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے قَعَدَ یَقْعُدُ اور عَثَرَ یَعْثُرُ۔

مصدر: اَلنَّصْرُ وَالنُّصْرَۃُ (یاری کردن) مدد کرنا۔

تَصْرِیْفُہٗ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ صرف صغیر کو بیان کرنا ہے۔

صرف صغیر کی تعریف:

صرف صغیر کی تعریف میں متقدمین اور متاخرین کا اختلاف ہے۔

متقدمین یہ کہتے ہیں کہ ہر گردان کا پہلا صیغہ لے کر ان سب کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے اسے صرف صغیر کہتے ہیں۔

متاخرین یہ کہتے ہیں کہ اکثر گردانوں کا پہلا صیغہ لے کر اور بعض گردانیں پوری لے کر ان سب کو جمع کر دیا جائے اسے صرف صغیر کہتے ہیں اور صرف صغیر میں فَھُوَ اور فَذَالِکَ جیسے الفاظ صرف صغیر کو مرکب تام بنانے کیلئے آتے ہیں۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: باب دوم، فَعَلَ یَفْعِلُ، بفتح عین ماضی و کسر غابر چوں اَلضَّرْبُ زدن بر روئے زمین و پدید کردن مثل، ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا الخ، باب سوم، فَعِلَ یَفْعَلُ، بکسر عین ماضی و وفتح عین غابر چوں اَلسَّمْعُ، شنیدن سَمِعَ یَسْمَعُ سَمْعًا الخ، باب چھارم، فَعَلَ یَفْعَلُ، بفتح العین فیھما چوں اَلْفَتْحُ، کشادن فَتَحَ یَفْتَحُ فَتْحًا الخ، شرط ایں باب این کہ ھر کلمہ صحیح کہ ازین باب آید در عین یا لامِ فعل او حرف حلق باشد، شعر، حرف حلقی شش بود اے نور عین ھمزہ، ھاء، وحاء وعین

وغین، باب پنجم فَعُلَ یَفْعُلُ، بضم العین فیهما چون اَلْکَرَمُ وَالْکَرَامَةُ، گرامی شدن کَرُمَ یَکْرُمُ کَرَمًا وَکَرَامَةً فَهُوَ کَرِیْمٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اُکْرُمْ الخ، ایں باب لازم ست ازاں مجهول ومفعول نمی آید۔

﴿ترجمہ﴾: باب دوم فَعَلَ یَفْعِلُ ماضی کی عین کے فتحہ اور غابر کی عین کے کسرہ کیساتھ جیسے اَلضَّرْبُ مارنا سطح زمین پر چلنا، مثال بیان کرنا، ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا الخ۔ باب سوم، فَعِلَ یَفْعَلُ، ماضی کی عین کے کسرہ اور غابر کی عین کے فتحہ کے ساتھ جیسے اَلسَّمْعُ، سننا، سَمِعَ یَسْمَعُ سَمْعًا الخ، باب چہارم فَعَلَ یَفْعَلُ، دونوں کی عین کے فتحہ کیساتھ۔ اَلْفَتْحُ کھولنا، فَتَحَ یَفْتَحُ فَتْحًا الخ اس باب کی شرط یہ ہے کہ ہر وہ صحیح کلمہ جو اس باب سے آئے اس کے عین فعل یا لام فعل میں حرف حلقی ہو۔ شعر: حرف حلقی شش بود اے نور عین، ہمزہ، ہاء وحاء وخاء وعین وغین شعر کا ترجمہ: اے آنکھ کے نور حروف حلقی چھ ہیں، ہمزہ ہاء حاء، خاء عین، غین۔ باب پنجم، فَعُلَ یَفْعُلُ دونوں کی عین کے ضمہ کیساتھ جیسے اَلْکَرَمُ وَالْکَرَامَةُ معزز ہونا، کَرُمَ یَکْرُمُ کَرَمًا وَکَرَامَةً الخ، یہ باب لازمی ہے اس سے مجہول اور مفعول نہیں آتا ہے۔

﴿تشریح﴾:

باب دوم، فَعَلَ یَفْعِلُ: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی کا عین کلمہ مفتوح اور غابر یعنی مضارع کا عین کلمہ مکسور ہوتا ہے۔

مصدر: اَلضَّرْبُ (مارنا، روئے زمین پر چلنا، مثال بیان کرنا)۔

باب سوم، فَعِلَ یَفْعَلُ: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی کا عین کلمہ مکسور اور غابر یعنی مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔

مصدر: اَلسَّمْعُ (سننا)۔

باب چھارم، فَعَلَ یَفْعَلُ: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی کا عین کلمہ اور غابر یعنی مضارع کا عین کلمہ دونوں مفتوح ہوتے ہیں۔

مصدر: اَلْفَتْحُ (کھولنا)۔

فَتَحَ یَفْتَحُ کے لئے شرط:

اس باب کی شرط یہ ہے کہ ہر وہ صحیح کلمہ جو باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے ہو اس کا عین یا لام کلمہ یا عین اور لام دونوں میں حروف حلقی ہوں، مثال عین کلمہ کے حرف حلقی ہونے کی جیسا کہ ذَهَبَ مثال لام کلمہ کے حرف حلقی ہونے کی

جیسا کہ فَتَحَ مثال عین اور لام دونوں کے حرف حلقی ہونے کی جیسا کہ نَخَعَ۔

﴿فائدہ﴾: ہر وہ غیر صحیح کلمہ جو باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے ہو......اس کے عین یا لام کلمہ میں حروف حلقی میں سے کسی حرف کا ہونا ضروری نہیں جیسا کہ اَبٰی یَأْبٰی۔

﴿فائدہ﴾: ہر وہ صحیح کلمہ کہ جس کے عین یا لام کلمہ میں حرف حلقی ہو اس کیلئے ضروری نہیں کہ وہ باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے ہو جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ ۔

<u>حروف حلقی:</u> چھ ہیں جو کہ اس شعر میں مذکور ہیں۔

حروف حلقی شش بود اے نور عین ! ہمزہ، ہاء وحاء وخاء وعین وغین

﴿ضروری بات﴾: بصریوں کے نزدیک حروف حلقی سات ہیں ان کے نزدیک الف بھی حروف حلقی میں سے ہے۔

باب پنجم فَعُلَ یَفْعُلُ: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اسکی ماضی اور غابر یعنی مضارع دونوں میں عین کلمہ مضموم ہوتا ہے۔......مصدر: اَلْکُرْمُ وَالْکَرَامَۃُ (بزرگ ہونا)۔

ایں باب الازم الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ باب کرم کی ایک خاصیت کو بیان کرنا ہے کہ یہ باب ہمیشہ لازم ہوتا ہے اس سے اس مفعول اور فعل مجہول نہیں آتے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

فعل لازم ومتعدی کا بیان

﴿عبارت﴾: فعل بردو قسم ست،لازم ومتعدی،لازم فعلے راگویند کہ بر فاعل تام شود،واثر آں بر دیگرے ظاھر نہ شود ،چوں کَرُمَ زَیْدٌ وَجَلَسَ زَیْدٌ ومتعدی آں کہ اثر آں ازفاعل بدیگرے رسد،مثل ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا وَاَکْرَمَ بَکْرٌ خَالِدًا بھمیں جھتہ کہ اثرفعل لازم بر دیگرے ظاھر نمے شود ومفعول ھموں می باشد کہ بر آں اثر ظاھر مے شود،ازفعل لازم،مفعول نمی آید وفعل مجھول منسوب بمفعول می باشد لھٰذا آں ھم ازلازم نمی آید،مگر ھر گاہ کہ فعل لازم رابحرف جر متعدی کنند مجھول ومفعول ازاں مے آید چوں کُرِمَ بِہٖ،مَکْرُوْمٌ بِہٖ،باب ششم فَعِلَ یَفْعِلُ بکَسْرِ الْعَیْنِ فِیْھِمَا،چوں اَلْحَسْبُ وَالْحِسْبَانُ پنداشتن،حَسِبَ یَحْسِبُ حَسْبًا وَحِسْبَانًا فَھُوَحَاسِبٌ وَحُسِبَ یُحْسَبُ حَسْبًا وَحِسْبَانًا فَھُوَمَحْسُوْبٌ الخ،صحیح ازیں باب جز حَسِبَ یَحْسِبُ نیامدہ،ودراں ھم درمضارع بفتح عین نیز آمدہ است،دیگر چند کلمہ مثال ولفیف،ازیں باب آمدہ اند۔

﴿ترجمہ﴾: فعل دوقسم پر ہے،لازم ومتعدی ،لازم اس فعل کو کہتے ہیں جو فاعل پر پورا ہو جائے اور کسی دوسرے پر اس کا اثر ظاہر نہ ہو جیسے کَرُمَ زَیْدٌ، جَلَسَ زَیْدٌ اور متعدی وہ ہے کہ جس کا اثر فاعل سے کسی دوسرے تک پہنچ جائے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا اور اَکْرَمَ بَکْرٌ خَالِدًا اس وجہ سے کہ فعل لازم کا اثر کسی دوسرے پر ظاہر نہیں ہوتا اور مفعول وہ ہوتا ہے کہ جس پر اثر ظاہر ہو فعل لازم سے مفعول نہیں آتا اور فعل مجہول مفعول کیطرف منسوب ہوتا ہے اسلئے وہ بھی لازم سے نہیں ہوتا مگر جس وقت فعل لازم کو بذریعہ حرف جر متعدی کرتے ہیں تو اس سے مجہول اور مفعول آتا ہے جیسے کُرِمَ بِہٖ، مَکْرُوْمٌ بِہٖ،باب ششم ،فَعِلَ یَفْعِلُ ،دونوں میں عین کے کسرہ کیساتھ جیسے اَلْحَسْبُ وَالْحِسْبَانُ،گمان کرنا،حَسِبَ یَحْسِبُ حَسْبًا الخ،حَسِبَ یَحْسِبُ کے علاوہ اس باب سے صحیح نہیں آتا اور اس میں بھی مضارع میں عین کا فتحہ بھی آیا ہے،دیگر چند کلمے لفیف اور مثال کے اس باب سے آتے ہیں۔

﴿تشریح﴾:

فعل بر دو قسم الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ فعل کی تقسیم کرنی ہے فعل لازم اور فعل متعدی کی طرف کہ فعل کی دو قسمیں ہیں۔(۱)فعل لازم۔(۲)فعل متعدی۔

فعل لازم کی تعریف: فعل لازم اس فعل کو کہتے ہیں جو فاعل پر تمام ہو جائے اور اس کا اثر کسی دوسرے پر ظاہر نہ ہو۔جیسے کَرُمَ زَیْدٌ اور جَلَسَ زَیْدٌ۔

فعل متعدی کی تعریف: فعل متعدی اس فعل کو کہتے ہیں جس کا اثر فاعل سے تجاوز کر کے کسی دوسرے پر ظاہر ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا اور اَکْرَمَ بَکْرٌ خَالِدًا

فعل لازم سے مفعول اور مجہول نہ آنے کی وجہ:

بھمیں جھتہ کہ اثر الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ فعل لازم سے مفعول اور فعل مجہول نہ آنے کی وجہ بیان کرنی ہے کہ فعل لازم سے مفعول اور مجہول نہ آنے کی وجہ یہ ہے کہ فعل لازم کا اثر کسی دوسرے پر ظاہر نہیں ہوتا اور مفعول وہی ہوتا ہے جس پر اثر ظاہر ہو اسلئے فعل لازم سے مفعول نہیں آتا اور فعل مجہول منسوب ہوتا ہے مفعول کی طرف تو جب فعل لازم سے مفعول نہیں آتا تو مجہول بھی نہیں آتا لیکن اگر فعل لازم کو حرف جر کے ذریعے متعدی کر لیں تو اس سے مفعول اور مجہول دونوں آسکتے ہیں جیسے کُرِمَ بِہٖ اور مَکْرُوْمٌ بِہٖ ۔

باب ششم فَعِلَ یَفْعِلُ: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی اور غابر یعنی مضارع دونوں میں عین کلمہ مکسور ہوتا ہے۔......

یہ باب لازم و متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔لازم جیسے وَثِقَ یَثِقَ،نَعِمَ یَنْعِمُ (ایک لغت کے مطابق)اور متعدی جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ اور وَرِثَ یَرِثُ، یہ باب نہایت ہی قلیل الاستعمال ہے۔پس اسی وجہ سے مصنف علیہ الرحمۃ نے اسی آخر میں بیان کیا ہے۔

مصدر: اَلْحَسِبَ وَالْحِسْبَانُ(گمان کرنا)۔

صحیح ازیں باب الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک فائدہ بیان کرنا ہے۔

کہ حَسِبَ یَحْسِبُ کے علاوہ اس باب سے کوئی صحیح کلمہ نہیں آتا حتی کہ اس حسب کے بھی مضارع میں عین کلمہ فتحہ کیساتھ آیا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے لَاتَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بس کوئی صحیح کلمہ اس باب کیساتھ خاص نہ رہا لیکن مثال اور لفیف کے چند کلمات اس باب سے آئے ہیں جیسا کہ وَرِمَ یَرِمُ،وَثِقَ یَثِقُ،وَلِیَ یَلِیْ وغیرہ۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

فصل دوم

ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کا بیان

﴿عبارت﴾: فصل دوم در ابواب ثلاثی مزید فیه مطلق ثلاثی مزیدفیه دوقسم است ملحق وغیرملحق که مطلقش نامندملحق آں را گویند که بزیادۃ حرف، بروزن رباعی گردد وجز معنی باب ملحق بہٖ معنی دیگر دراں نباشد، چوں جَلْبَبَ، ومطلق آں که چنیں نباشدیعنی بروزن رباعی نگرددواگر گردوباب آں معنی دیگرهم داشته باشد، چوں اِجْتَنَبَ، وَاَكْرَمَ، چونکه ذکرملحق بعدذکررباعی می آید، چه فهم آں برفهم رباعی موقوف است لهٰذااولاً ذکرمطلق کرده مے شود، وآں بردوقسم است باهمزه وصل وبے وصل اول راهفت باب است۔

﴿ترجمہ﴾: مطلق ثلاثی مزید فیہ کی دو اقسام ہیں، ملحق اور غیر ملحق، اور اس کا نام مطلق رکھتے ہیں، ملحق اسے کہتے ہیں جو حرف کے اضافے کی وجہ سے رباعی کے وزن پر ہو جائے اور اس میں ملحق بہٖ باب کے معنی کے سوا دوسرے معنی نہ ہوں جیسے جَلْبَبَ، مطلق وہ ہے جو ایسا نہ ہو یعنی رباعی کے وزن پر نہ ہو اور اگر ہو تو اس کا باب دوسرے معنی بھی رکھتا ہو جیسے اِجْتَنَبَ وَاَكْرَمَ ملحق کا ذکر رباعی کے ذکر کے بعد آئے گا کیونکہ اس کا فہم رباعی کے فہم پر موقوف ہے اسلئے پہلے مطلق کا ذکر کیا جاتا ہے اور یہ دو قسم پر ہے، باہمزہ وصل، بے ہمزہ وصل، پہلی کے سات ابواب ہیں۔

﴿تشریح﴾:

مصنف علیہ الرحمۃ ثلاثی مجرد کے چھ ابواب سے فارغ ہونے کے بعد اب ثلاثی مزید فیہ کے ابواب بیان فرمارہے ہیں...... ثلاثی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں...... الحاق کی قید سے خالی ہونے کی وجہ سے اس کو مطلق بھی کہتے ہیں۔

مطلق ثلاثی مزید فیہ دو قسم پر ہے۔ (۱) ملحق۔ (۲) غیر ملحق...... یعنی مطلق۔

ملحق کی تعریف:

ملحق! الحاق سے ہے اور الحاق کا لغوی معنیٰ ہے ملانا اور پہنچا دینا...... اور صرفی اصطلاح میں ثلاثی مجرد پر ایک یا

ایک سے زائد حروف بڑھا کر اسے رباعی کے وزن پر کر دینا اس طور پر کہ اس میں رباعی کے تمام تصرفات (گردانیں) جاری ہوں......اور رباعی کی خاصیات کے علاوہ اور خاصیات اس میں نہ پائی جائیں۔

☆ جس طرح ثلاثی مجرد پر کوئی حرف بڑھایا جائے اسے اصل کہتے ہیں......اور حرف بڑھانے کے بعد جو شکل و صورت بنے اس کو ملحق......اور زیادتی کے بعد کلمہ کے جس وزن پر چلا جائے......اس کو ملحق بہ کہتے ہیں۔

☆ جیسے جَلْبَبَ یہ اصل میں جَلَبَ تھا، ایک باء کا اضافہ کیا تو جَلْبَبَ بروزن دَحْرَجَ ہو گیا، پس جَلَبَ کو اصل جَلْبَبَ کو ملحق اور دَحْرَجَ کو ملحق بہ کہیں گے۔

غیر ملحق کی تعریف:

غیر ملحق وہ ہے جو ملحق کی طرح نہ ہو......یعنی یا تو وہ رباعی کے وزن پر ہی نہ ہو...... یا رباعی کے وزن پر تو ہو لیکن اس میں رباعی کی خاصیات کے علاوہ اور خاصیات بھی پائی جائیں۔ جیسے اِجْتَنَبَ اور اَکْرَمَ، اِجْتَنَبَ یہ رباعی کے وزن پر ہی نہیں......اور اَکْرَمَ باعی یعنی دَحْرَجَ کے وزن پر تو ہے......لیکن اس میں رباعی کی خاصیات کے علاوہ اور خاصیات بھی پائی جاتی ہیں۔

چونکہ ذکر ملحق الخ: سے غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ مابعد کیلئے تمہید بیان کرنا ہے۔

کہ ملحق کا ذکر رباعی کے ذکر کے بعد آئے گا اسلئے کہ ملحق کا سمجھنا موقوف ہے رباعی کے سمجھنے پر لہٰذا پہلے ہم مطلق یعنی غیر ملحق کو ذکر کرتے ہیں۔

غیر ملحق (مطلق) کی تقسیم:

وآں بر دو قسم الخ: سے غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ غیر ملحق کی تقسیم کرنی ہے۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔(۱) باہمزہ وصل۔(۲) بے ہمزہ وصل۔ باہمزہ باہمزہ وصل کے سات ابواب ہیں۔

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بر باعی باہمزہ وصل کے 7 ابواب:

نمبر شمار	باب	مثال	معنی	نمبر شمار	باب	مثال	معنی
1	اِفْتِعَالٌ	اِجْتِنَابٌ	پرہیز کرنا	5	اِفْعِیْلَالٌ	اِدْھِیْمَامٌ	سخت سیاہ ہونا
2	اِسْتِفْعَالٌ	اِسْتِنْصَارٌ	مدد چاہنا	6	اِفْعِیْعَالٌ	اِخْشِیْشَانٌ	سخت کھردرا ہونا
3	اِنْفِعَالٌ	اِنْفِطَارٌ	پھٹنا	7	اِفْعِوَّالٌ	اِجْلِوَّاذٌ	دوڑنا
4	اِفْعِلَالٌ	اِحْمِرَارٌ	سرخ ہونا	☆	☆☆	☆☆	☆☆

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

باب اِفْتِعَال کی بحث

﴿عبارت﴾: باب اول ،افتعال ،علامة ایں باب تا زائده است بعد فاء کلمه چوں الاجتناب (پرهیز کردن)تصریفه،اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَاباً فَهُوَ مُجْتَنِبٌ وَاُجْتُنِبَ یُجْتَنَبُ اِجْتِنَاباً فَهُوَ مُجْتَنَبٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِجْتَنِبْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَجْتَنِبْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُجْتَنَبٌ دریں باب وجمله ابواب ثلاثی مزیدفیه ورباعی مجرد ومزیدفیه،درفعل ماضی مجهول،سوائے ماقبل آخر که مکسور می باشدهر حرف متحرك،مضموم می شود وساکن بحال خود می ماندپس در اُجْتُنِبَ همزه وتاهر دومضموم است،وهم چنیں در اُسْتُنْصِرَ ودرنفی ماضی ایں باب وجمله ابواب همزه وصل،چوں همزه وصل بسبب در آمدن ماولا بیفتد،الف ماولاهم ساقط شود،پس مَااجْتُنِبَ، لَااجْتُنِبَ، مَاانْفُطِرَ،لَاانْفُطِرَ،مَااسْتُنْصِرَ،لَااسْتُنْصِرَ گویند۔

﴿ترجمہ﴾: باب اول افتعال ،اس باب کی علامت فاءکلمہ کے بعد تاءزائدہ ہے جیسے اَلْاِجْتِنَابْ، پرہیز کرنا ،اس کی گردان اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَاباً الخ،اس باب اور ثلاثی مزید فیہ،رباعی مجرد ومزید فیہ کے تمام ابواب میں فعل ماضی مجہول کا ہر متحرک حرف مضموم ہوتا ہے سوائے ماقبل آخر کے کہ وہ مکسور ہوتا ہے اور ساکن اپنے حال پر رہتا ہے،پس اُجْتُنِبَ میں ہمزہ اور تاءدونوں مضموم ہیں،اور اسی طرح اُسْتُنْصِرَ میں اس باب اور ہمزہ وصل کے جملہ ابواب کی ماضی منفی میں جب مَـــا اور لَا کے آنے کی وجہ سے ہمزہ وصل گر جاتا ہے تو مَا اور لَا کا الف بھی ساقط ہوجاتا ہے چنانچہ مَااجْتُنَبَ،لَااجْتُنَبَ مَاانْفَطَرَ،مَااسْتُنْصَرَ لَااسْتُنْصِرَ کہتے ہیں۔

﴿تشریح﴾:

ثلاثی مزید فیہ غیرملحق برباعی باہمزوصل کے سات ابواب ہیں،جن میں سے پہلا باب افتعال ہے۔

باب اول افتعال : اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں فاءکلمہ کے بعد تا زائدہوتی ہے۔

﴿اعتراض﴾: جس طرح باب افتعال میں فاءکلمہ کے بعد تا زائدہ ہے اسی طرح شروع میں ہمزہ وصل بھی تو زائد ہے تو پھر مصنف علیہ الرحمۃ علامت میں ہمزہ وصلی کے زائد ہونے کا ذکر کیوں نہیں کیا؟

﴿جواب﴾1: مصنف علیہ الرحمۃ کی غرض ان علامات کو بیان کرنا ہے جن کے ذریعے ایک باب دوسرے ابواب سے ممتاز اور جدا ہوتا ہے اور باب افتعال دوسرے ابواب میں تائے افتعال کے ذریعے جدا ہوتا ہے نہ کہ ہمزہ وصل کے ذریعے کیونکہ ہمزہ وصل تو دوسرے ابواب کے شروع میں بھی ہے۔

﴿جواب﴾2: مصنف علیہ الرحمۃ ماقبل میں بیان کر چکے ہیں کہ یہ سات ابواب با ہمزہ وصل کے ہیں پھر دوبارہ اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس کے شروع میں ہمزہ وصلی زائد ہوتا ہے۔

ماضی مجہول بنانے کا طریقہ:

دریں باب و جملہ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ باب افتعال اور اس کے علاوہ ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کے تمام ابواب میں ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ اور طریقہ بیان کرنا ہے کہ ماضی معلوم کے صیغہ کے آخری حرف کو اپنے حال پر چھوڑ دیں اور اس سے ماقبل حرف کو کسرہ دیں اور اس سے ماقبل جتنے حرف متحرک ہیں ان سب کو ضمہ دیں اور جتنے حروف ساکن ہیں ان کو اپنے حال پر چھوڑ دیں ماضی مجہول بن جائے گی، جیسے اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ اور اِسْتَنْصَرَ سے اُسْتُنْصِرَ۔

﴿اعتراض﴾: مصنف علیہ الرحمۃ نے مجہول بنانے کے طریقہ کو صرف غیر ثلاثی مجرد کے ساتھ خاص کیا ہے حالانکہ یہی قاعدہ ثلاثی مجرد کی ماضی مجہول کا ہے۔

﴿جواب﴾: قاعدہ تو عام ہے لیکن ثلاثی مجرد کا ذکر اس لئے نہیں کیا کہ یہاں ثلاثی مزید فیہ کی بحث چل رہی تھی، اور ثلاثی مجرد کی ماضی مجہول کا ذکر ماقبل میں ہو چکا ہے۔

درمیان کلام میں آنے سے ہمزہ وصلی کا گرنا:

و در نفی ماضی الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ باب افتعال اور اس کے علاوہ ہمزہ وصلی کے جتنے ابواب ہیں ان کی ماضی منفی پر جس طرح مَا اور لَا کے داخل ہونے سے ہمزہ وصلی گر جاتا ہے درمیان کلام آنے میں آنے کی وجہ سے...... اسی طرح خود مَا اور لَا کا الف بھی تلفظ میں گر جاتا ہے التقائے ساکنین کی وجہ سے پس یوں کہیں گے مَا اجْتَنَبَ، لَا اجْتَنَبَ وغیرہ۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم ظرف بنانے کا طریقہ

﴿عبارت﴾: اسم فاعل دریں باب وجملہ ابوابِ ثلاثی مزیدورباعی بروزن مضارع معروف آید، جزایں کہ میم مضموم بجائے علامتمضارع، مے آرندوماقبل آخررا کسرہ می دھند، اگر مکسور نباشدواسم مفعول مثل اسم فاعل مے باشدمگر ماقبل آخر دراں مفتوح مے باشدواسم ظرف بروزن اسم مفعول آن باب آیدو آلہ واسم تفضیل ازیں ابواب نیاید، اگر ادائے معنی آلہ منظورباشد، لفظ مَابِہٖ لفظ مصدربیفزایندمثلاًمَابِہٖ الْاِجْتِنَابُ گویندواگر ادائے معنی تفضیل منظورباشدلفظ اَشَدُّبر مصدر منصوب بیفزایند، مثلاًاَشَدُّاِجْتِنَابًا گویندودرلون وعیب کہ درثلاثی مجردھم اسم تفضیل ازاں نیاید، ھم ادائے معنی تفضیل بھمیں وضع کنندمثلاًاَشَدُّحُمْرَۃًوَّاَشَدُّصَمَمًا گو یند۔

﴿ترجمہ﴾: اسم فاعل اس باب میں اور ثلاثی مزید فیہ ورباعی کے تمام ابواب میں مضارع معروف کے وزن پر آتا ہے سوائے اس کے کہ علامت مضارع کی جگہ میم مضموم لے آتے ہیں اور آخر کا ماقبل اگر مکسور نہ ہو تو اسے کسرہ دے دیتے ہیں۔

اسم مفعول اسم فاعل کی طرح ہوتا ہے مگر اس میں آخر کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے، اسم ظرف اس باب کے اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے، ان ابواب سے اسم آلہ اور اسم تفضیل نہیں آتا اگر اسم آلہ کا معنی ادا کرنا منظور ہو تو مصدر سے پہلے لفظ مَابِہٖ بڑھا دیتے ہیں جیسے مَابِہٖ الْاِجْتِنَابُ کہتے ہیں۔

اور اگر اسم تفضیل کا معنی ادا کرنا منظور ہو تو مصدر منصوب پر لفظ اَشَدّ بڑھا دیتے ہیں جیسے اَشَدُّ اِجْتِنَابًا کہتے ہیں اور رنگ اور عیب میں کہ جن سے ثلاثی مجرد میں بھی اسم تفضیل نہیں آتا تفضیل کا معنی اس طریقہ سے ادا کرتے ہیں جیسے اَشَدُّ حُمْرَۃً اور اَشَدُّ صَمَمًا کہتے ہیں۔

﴿تشریح﴾:

اسم فاعل دریں باب الخ: باب افتعال اور اس کے علاوہ ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کے تمام ابواب سے اسم فاعل مضارع معروف کے وزن عروضی پر آتا ہے کچھ تبدیلیوں کیساتھ وہ تبدیلیاں یہ ہیں کہ مضارع کے شروع سے علامت مضارع کو گرا دیں گے اور اس کی جگہ میم مضموم لائینگے اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دینگے اگر کسرہ نہ ہو جیسے یَجْتَنِبُ سے مُجْتَنِبُ ۔

وزن صرفی، صوری اور عرضی کا بیان:

وزن تین اقسام پر ہے، (۱) صرفی ...... (۲) صوری ...... (۳) عروضی ۔ ان میں فرق یہ ہے کہ

☆ **وزن صرفی** میں حرف ساکن! ساکن کے مقابلے میں ہوتا ہے...... حرف متحرک! متحرک کے مقابلے میں ہوتا ہے...... حرف اصلی! اصلی کے مقابلے اور حرف زائد! زائد کے مقابلے میں ہوتا ہے۔

جیسے اِجْتَنَبَ بروزن اِفْتَعَلَ ۔

☆ **وزن صوری** میں ساکن! ساکن کے مقابلے میں...... متحرک! متحرک کے مقابلے میں ہوتا ہے...... اور حرکات موافق ہوتی ہیں...... یہ لحاظ نہیں ہوتا کہ حرف اصلی! اصلی کے مقابلے میں...... اور حرف زائد! زائد کے مقابلے میں ہو۔ جیسے مُضَیْرِبٌ کا وزن صوری فُعَیْلِلٌ ہے۔ اور وزن صرفی مُفَیْعِلٌ

☆ **وزن عروضی** میں ساکن کا مقابلہ ساکن کیساتھ...... متحرک کا مقابلے متحرک کیساتھ ہوتا ہے...... اگر چہ حرکات متخالفہ ہوں جیسے رَغِیْفٌ کا وزن عروضی فُعُوْلُ ہے۔

واسم مفعول مثل الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ غیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول کا وزن بیان کرنا ہے۔ کہ ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ سے اسم مفعول اسم فاعل کی طرح آتا ہے فرق صرف یہ ہے کہ اسم فاعل میں آخری حرف سے ماقبل حرف مکسور ہوتا ہے اور اسم مفعول میں آخری حرف کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے۔

جیسے مُکْرِمٌ اسم فاعل ہے اور مُکْرَمٌ اسم مفعول ہے۔

غیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول اور اسم ظرف میں فرق:

واسم ظرف بروزن الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ غیر ثلاثی مجرد سے اسم ظرف کا وزن بیان کرنا ہے۔ ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کے تمام ابواب سے اسم ظرف اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے فرق صرف یہ ہے کہ اسم مفعول کی جمع واؤنون اور یاءنون کیساتھ آتی ہے جیسے مُکْرَمُوْنَ، مُکْرَمِیْنَ اور اسم ظرف کی جمع الف اور تاء کیساتھ آتی ہے جیسے مُکْرَمَاتٌ ۔

غیر ثلاثی مجرد سے اسم آلہ اور اسم تفضیل کے معنیٰ کا حصول:

و آلہ و اسم تفضیل ازیں الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ غیر ثلاثی مجرد سے یعنی ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کے ابواب سے اسم آلہ اور اسم تفضیل نہیں آتے لیکن اگر ان ابواب سے اسم آلہ والا معنی حاصل کرنا مقصود ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ان ابواب کے مصدر کے شروع میں مَـابِہٖ کا لفظ بڑھا دینگے جیسے اگر ''پرہیز کرنے کا آلہ'' والا معنی حاصل کرنا مقصود ہو تو کہیں گے مَابِہٖ الْاِجْتِنَابُ ،اور اگر ان ابواب سے اسم تفضیل والا معنی حاصل کرنا مقصود ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ان ابواب کے مصدر منصوب کے شروع میں لفظ اَشَـدُّ بڑھا دینگے جیسے یہ معنی حاصل کرنا مقصود ہو ''زیادہ پرہیز کرنے والا'' تو اَشَدُّ اِجْتِنَابًا کہیں گے۔

رنگ وعیب کے معانی پر مشتمل الفاظ سے اسم تفضیل کے معنیٰ کا حصول:

و در لون و عیب الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ ثلاثی مجرد کے وہ الفاظ کہ جن میں رنگ اور عیب والا معنی پایا جاتا ہے ان سے اسم تفضیل نہیں آتا......لیکن اگر ان الفاظ سے اسم تفضیل کا معنی حاصل کرنا مقصود ہو تو اس کا طریقہ یہی ہے کہ ان کے مصدر منصوب کے شروع میں لفظ اَشَـدُّ بڑھا دینگے جیسے یہ معنی حاصل کرنا مقصود ہو ''زیادہ سرخ'' تو اَشَدُّ حُمْرَۃً کہیں گے اور اگر یہ معنی حاصل کرنا مقصود ہو ''زیادہ بہرہ'' تو اَشَدُّ صَمَمًا کہیں گے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

بابِ افتعال کے قوانین

﴿عبارت﴾: قاعدہ، اگر فائے افتعال دال یاذال یازاء باشدتائے افتعال بدال بدل شود، ودراں دال فاء کلمہ وجوباً مدغم شودچوں اِدَّعٰی وذال سہ حالت دارد گاھے بدال بدل شدہ دردال مدغم شود چوں اِدَّکَرَ وگاھے دال راذال کردہ فاء کلمہ رادراں ادغام کنندچوں اِذَّکَرَ وگاھے بے ادغام دارندچوں اِذْدَکَرَ وزادو حالۃدارد گاھے بے ادغام دارند، چوں اِزْدَجَرَ وگاھے دال رازاء کردہ زائے فاء کلمہ رادراں ادغام کنند، چوں اِزَّجَرَ، قاعدہ، اگر فائے افتعال صادوضادوطاء ظاء باشدتائے افتعال بطاء بدل شودپس طاء مدغم شودوجوباً، چوں اِطَّلَبَ وظاء گاھے طاء شدہ مدغم شودچوں اِطَّلَمَ وگاھے، بے ادغام ماند، چوں اِظْطَلَمَ وگاھے طاء راظاء کردہ ادغام کنندچوں اِظَّلَمَ وصادوضاء بے ادغام مے ماندچوں اِصْطَبَرَ اِضْطَرَبَ وگاھے طاء راظاء کردہ، ادغام کنندچوں اِظَّلَمَ، وصادوضادبے ادغام مے ماند، چوں اِصْطَبَرَوَاِضْطَرَبَ وگاھے طاء راصادیاضاد کردہ، ادغام مے کنندچوں اِصَّبَرَ وَاِضَّرَبَ۔

﴿ترجمہ﴾: قاعدہ، اگر فائے افتعال دال یا ذال یا زاء ہوتو تائے افتعال دال سے بدل جاتی ہے اور اس میں فاءکلمہ کی دال وجوباً مدغم ہو جاتی ہے جیسے اِدَّعٰی اور ذال تین حالتیں رکھتی ہے کبھی دال سے بدل کر دال میں مدغم ہو جاتی ہے جیسے اِدَّکَرَ اور کبھی دال کو ذال کر کے فاءکلمہ کا اس میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے اِذَّکَرَ اور کبھی بلا ادغام رکھتے ہیں جیسے اِزْدَجَرَ اور کبھی دال کو زاء کر کے فاءکلمہ کی زاء کا اس میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے اِزَّجَرَ۔ قاعدہ، اگر فائے افتعال صاد، ضاد، طاء، ظاء، ہوتو تائے افتعال طاء سے بدل جاتی ہے پھر طا وجوباً مدغم ہو جاتی ہے جیسے اِطَّلَبَ اور ظاء کبھی طاء ہو کر مدغم ہو جاتی ہے جیسے اِطَّلَمَ کبھی بے ادغام رہ جاتی ہے جیسے اِظْطَلَمَ اور کبھی طاء کو ظاء کر کے ادغام کرتے ہیں جیسے اِظَّلَمَ، صاد، ضاد بلا ادغام رہتی ہے جیسے اِصْطَبَرَ اور اِضْطَرَبَ اور کبھی طاء کو صاد یا ضاد کر کے ادغام کر دیتے ہیں جیسے اِصَّبَرَ، اِضَّرَبَ۔

﴿تشریح﴾:

قاعدہ، اگر فائے افتعال الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ چند ایسے قوانین بیان کرنا ہے جو باب اِفْتِعَال کیساتھ مختص ہیں۔

دال، ذال، زا والا قانون:

قانون نمبر 1: اگر دال ذال زاء میں سے کوئی حرف باب افتعال کے فاءکلمہ میں آجائے تو تائے افتعال کو وجوبًا دال کیساتھ تبدیل کرینگے، پھر اگر فاءکلمہ میں دال ہو تو وجوبًا ادغام کرتے ہیں جیسے اِدَّعٰی اصل میں اِدْتَعٰی تھا پھر اِدْدَعٰی ہوا پھر اِدَّعٰی ہوگیا اور اگر فاءکلمہ میں ذال ہو تو اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱): ذال کو دال کر کے پھر دال کا دال میں ادغام کرتے ہیں جیسا کہ اِدَّکَرَ اصل میں اِذْتَکَرَ تھا پھر اِذْدَکَرَ ہوا پھر اِدْدَکَرَ ہوا پھر اِدَّکَرَ ہوگیا۔

(۲): دال کو ذال کر کے پھر ذال کا ذال میں وجوبًا ادغام کرتے ہیں جیسا کہ اِذَّکَرَ اصل میں اِذْتَکَرَ تھا پھر اِذْدَکَرَ ہوا پھر اِذْذَکَرَ ہوا اور پھر اِذَّکَرَ ہوگیا۔

(۳): تائے افتعال کو دال کیساتھ تبدیل کر کے بغیر ادغام کے چھوڑ دیں۔ جیسا کہ اِذْدَکَرَ اصل میں اِذْتَکَرَ تھا پھر اِذْدَکَرَ ہوا......ان تینوں صورتوں میں سے اولیٰ پہلی صورت ہے پھر دوسری ہے پھر تیسری ہے۔

❁ اور اگر باب افتعال کے فاءکلمہ میں زا ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں۔

(۱): تائے افتعال کو دال کیساتھ تبدیل کر کے بغیر ادغام کے چھوڑ دیں جیسا کہ اِزْدَجَرَ اصل میں اِزْتَجَرَ تھا پھر اِزْدَجَرَ ہوا۔

(۲): تائے افتعال کو ''دال'' کیساتھ تبدیل کر کے پھر ''دال'' کو ''زا'' کر کے ''زا'' کا ''زا'' میں ادغام کر دیں جیسا کہ اِزَّجَرَ اصل میں اِزْتَجَرَ تھا پھر اِزْدَجَرَ ہوا پھر اِزْزَجَرَ ہوا اور پھر اِزَّجَرَ ہوگیا۔

☆ ان دو صورتوں میں سے اولیٰ پہلی صورت ہے پھر دوسری ہے۔

صاد، ضاد، طاء، ظاء والا قانون:

قانون نمبر 2: اگر صاد، ضاد، طاء، ظاء میں سے کوئی حرف باب افتعال کے فاءکلمہ میں واقع ہو جائے تو تائے افتعال کو وجوبًا طاء کیساتھ تبدیل کرتے ہیں، پھر اگر فاءکلمہ میں طاء ہو تو وجوبًا ادغام کرتے ہیں جیسا کہ اِطَّلَبَ اصل میں اِطْتَلَبَ تھا پھر اِطْطَلَبَ ہوا پھر اِطَّلَبَ ہوگیا اور اگر فاءکلمہ میں ظاء ہو تو اس میں تین صورتیں ہیں۔

(۱): ظاء کو طاء کر کے پھر طاء کا طاء میں ادغام کرتے ہیں جیسا کہ اِطَّلَمَ اصل میں اِظْتَلَمَ تھا پھر اِظْطَلَمَ

ہوا پھر اِظطَلَمَ ہوا پھر اِظَّلَمَ ہوگیا۔

(۲): "طاء" کو "ظاء" کر کے پھر ظاء کا ظاء میں وجوباً ادغام کرتے ہیں جیسا کہ اِظَّلَمَ اصل میں اِظْتَلَمَ تھا پھر اِظْطَلَمَ ہوا پھر اِظَّلَمَ ہوگیا۔

(۳): تائے افتعال کو طا کر کے بغیر ادغام چھوڑ دیں جیسا کہ اِظْطَلَمَ اصل میں اِظْتَلَمَ تھا پھر اِظْطَلَمَ ہوگیا۔

☆ ان تین صورتوں میں سے پہلی اولیٰ ہے......دوسری اس سے کم......اور تیسری ادنیٰ ہے۔

✪ اور اگر فاء کلمہ میں صاد یا ضاد واقع ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں۔

(۱): باب افتعال کی تاء کو طاء کر کے بغیر ادغام چھوڑ دیں جیسا کہ اِصْطَبَرَ اور اِضْطَرَبَ اصل میں اِصْتَبَرَ اور اِضْتَرَبَ تھے پھر اِصْطَبَرَ اور اِضْطَرَبَ ہوئے۔

(۲): تائے افتعال کو طاء کر کے پھر طاء کو صاد یا ضاد کر کے صاد کا صاد میں اور ضاد کا ضاد میں ادغام کر دیں۔ جیسا کہ اِصَّبَرَ اور اِضَّرَبَ اصل میں اِصْتَبَرَ اِضْتَرَبَ تھے پھر اِصْطَبَرَ اِضْطَرَبَ ہوئے پھر اِصْصَبَرَ اِضْضَرَبَ ہوئے پھر اِصَّبَرَ اِضَّرَبَ ہو گئے، پہلی صورت اولیٰ اور دوسری ادنیٰ ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

ثاء اور خَصَّمَ والا قانون

﴿عبارت﴾: قاعدہ، اگر فائے افتعال ثاء باشد، رواست کہ تاء ثاء شود پس ادغام باید چوں اثار، قاعدہ، عین افتعال اگر تاء و ثاء و جیم وزا و دال وذال و سین وشین وصاد وضاد وطاء وظاء باشد چنانکہ در اختصم واھتدی تاء افتعال را ھم جنس عین کردہ حرکتش بماقبل دادہ، ادغام کنندہ وھمزہ وصل بیفتد، پس خصم وھدی شود ومضارع یخصم ویھدی وکسرہ فا ھم جائز است چوں خصم یخصم وھدی ویھدی، یخصمون ویھدی کہ در قرآن مجید آمدہ، ازھمیں باب است ودر اسم فاعل، ضم فاھم آمدہ مخصم، مخصم، مخصم ھر سہ جائز است۔

﴿ترجمہ﴾: قاعدہ: اگر فائے افتعال ثاء ہو تو جائز ہے کہ تاء ثاء ہو جائے، پھر ادغام کر دیا جائے، جیسے اِثَّارَ۔ قاعدہ: عین افتعال اگر تاء، ثاء، جیم، زا، دال، ذال، سین، شین، صاد، ضاد۔ طاء ظاء ہو جیسے اِخْتَصَمَ اور اِهْتَدٰی میں، تو تائے افتعال کو عین کی ہم جنس کر کے اس کی حرکت ماقبل کو دے کر ادغام کر دیتے ہیں، اور ہمزہ وصلی گر جاتا ہے پس خَصَّمَ اور هَدّٰی ہو گیا اور مضارع یَخَصِّمُ اور یَهَدّٰی ہوا اور فاء

پر کسرہ بھی جائز ہے جیسے خِصَّمَ یَخِصِّمُ اور ہِدّٰی یَہِدِّیْ اور یَخِصِّمُوْنَ اور یَہِدِّیْ جو کہ قرآن پاک میں مذکور ہوا ہے اسی باب سے ہے اور اسم فاعل پر فاء کا ضمہ بھی آیا ہے مُخُصِّمٌ، مُخِصِّمٌ، مُخَصِّمٌ تینوں حرکتیں جائز ہیں۔

﴿تشریح﴾:

قاعدہ، اگر فائہ الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ اگر باب افتعال کا فاء کلمہ ثاء ہو تو جائز ہے کہ تائے افتعال کو ثاء سے بدل دیا جائے۔ جیسے اِثَّاَرَ۔ جو کہ اصل میں اِثْتَاَرَ تھا پھر اِثَّاَرَ ہوا۔

خَصَّمَ والا قاعدہ:

تاء، ثاء، جیم، دال، ذال، زا، سین، شین، صاد، ضاد، طا، ظا......ان بارہ حروف میں سے کوئی حرف باب افتعال کے عین کلمہ میں آجائے تو تائے افتعال کو وجوبا اس حرف کی ہم جنس کرتے ہیں، اور تائے افتعال کی حرکت نقل کر کے ماقبل یعنی فاء کلمہ کو دیکر ادغام کرتے ہیں۔

☆ جیسے خَصَّمَ اصل میں اِخْتَصَمَ تھا، پس باب افتعال کے عین کلمہ میں صاد واقع ہوئی لہٰذا تائے افتعال کو صاد کے ساتھ بدل دیا، تو اِخْصَصَمَ ہو گیا، پھر پہلی صاد کی حرکت نقل کر کے ماقبل خاء کو دے دی، اور صاد کا صاد میں ادغام کر دیا، تو اِخَصَّمَ ہو گیا......پھر مابعد متحرک ہو جانے کی وجہ سے ہمزہ وصل گرادیا......تو خَصَّمَ ہو گیا......اور اس کا مضارع یَخَصِّمُ ہوا۔

☆ اسی طرح ھَدّٰی اصل میں اِھْتَدٰی تھا، پس باب افتعال کے عین کلمہ کے مقابلے میں دال واقع ہوئی، تو تائے افتعال کو دال سے بدلا، تو اِھْدَدٰی ہو گیا پھر پہلی دال کی حرکت نقل کر کے ماقبل ھاء کو دی، اور دال کا دال میں ادغام کر دیا، تو اِھَدّٰی ہو گیا......پھر مابعد متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی کو گرادیا تو ھَدّٰی ہو گیا، اور اس کا مضارع یَھَدِّیْ ہے، اسی طرح بقیہ مثالیں ہیں۔

وکسر فاء ھم جائز الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک فائدہ بیان کرنا ہے۔

کہ ان (خَصَّمَ، ھَدّٰی) کے فاء کلمہ پر کسرہ پڑھنا بھی جائز ہے جیسے خِصَّمَ یَخِصِّمُ، اور ھِدّٰی یَھِدِّیْ اور یہ کسرہ اس وقت ہوگا کہ جب تائے افتعال کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو نہ دیں، بلکہ حذف کر دیں، تو اس صورت میں فاء کلمہ کو کسرہ دیں گے اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْکَسْرِ والے قاعدے کے تحت۔

☆ جیسے خِصَّمَ اور ھِدّٰی اصل میں اِخْتَصَمَ اور اِھْتَدٰی تھے، پھر مذکورہ قاعدے کے تحت اِخْصَصَمَ اور اِھْدَدٰی ہو گئے، پھر پہلی صاد اور پہلی دال کی حرکت گرا کر فاء کلمہ کو کسرہ دے دیا اور صاد کا صاد میں اور دال کا دال میں ادغام کر دیا

ء اور مابعد متحرک ہونے کی وجہ سے شروع سے ہمزہ وصلی گر گیا، تو خِصَّمَ اور هِدّٰی ہو گیا۔

ویَهِدِّیْ که در قران مجید الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ قرآن مجید میں جو اَمَّنْ لَّا یَهِدِّیْ میں یَهِدِّیْ واقع ہوا ہے وہ اسی باب (افتِعال) سے ہے۔

ودر اسم فاعل الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ اس کے اسم فاعل میں فاکلمہ پر تینوں حرکتیں آسکتی ہیں، جیسے مَخَصِّمٌ، مِخِصِّمٌ، مُخُصِّمٌ فتحہ، کسرہ ماضی اور مضارع کی موافقت کی وجہ سے ہوگا اور ضمہ میم کی موافقت کی وجہ سے ہوگا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

باب اِسْتِفْعَال اور اِنْفِعَال

﴿عبارت﴾: **باب دوم اِسْتِفْعَال علامت آں زیادتِ سین وتاء است قبل فاء، چون الاستنصار، طلب کردن، تَصْرِیْفُهٗ اِسْتَنْصَرَ یَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا فَهُوَ مُسْتَنْصِرٌ وَاُسْتُنْصِرَ یُسْتَنْصَرُ اُسْتِنْصَارًا فَهُوَ مُسْتَنْصَرٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِسْتَنْصِرْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَسْتَنْصِرْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُسْتَنْصَرٌ فَائِدَہ: در اِسْتَطَاعَ یَسْتَطِیْعُ جائز است که تاء استفعال را حذف کنند فَمَا اسْطَاعُوْا، مَالَمْ تَسْطِعْ در قران مجید از همیں باب است ،باب سوم اِنْفِعَال علامتِ آں زیادتِ نون است قبل فاء واین باب همیشه لازم آید چون اَلْاِنْفِطَارُ شگافته شدن تَصْرِیْفُهٗ اِنْفَطَرَ یَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا فَهُوَ مُنْفَطِرٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِنْفَطِرْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَنْفَطِرْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُنْفَطَرٌ قاعده هر لفظیکه فا او نون باشد از باب انفعال نیاید بلکه اگر ادائے معنیٰ انفعال منظور باشد آں راباب افتعال برند چون اِنْتَکَسَ سر نگوں شد**

﴿ترجمہ﴾: دوسرا باب استفعال ہے، اس کی علامت فاءکلمہ سے تاء اور سین زیادہ ہوتی ہے، جیسے اَلْاِسْتِنْصَارُ مدد چاہنا۔ اس کی گردان اِسْتَنْصَرَ یَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا فَهُوَ مُسْتَنْصِرٌ وَاُسْتُنْصِرَ یُسْتَنْصَرُ اُسْتِنْصَارًا فَهُوَ مُسْتَنْصَرٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِسْتَنْصِرْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَسْتَنْصِرْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُسْتَنْصَرٌ فائدہ اِسْتَطَاعَ یَسْتَطِیْعُ میں جائز ہے کہ استفعال کی تاء کو حذف کر دیا جائے، قرآن پاک میں فَمَا اسْطَاعُوْا، لَمْ تَسْطِعْ اسی باب سے ہیں، باب سوم اِنْفِعَال اس کی علامت فاء سے پہلے نون کی زیادتی ہے اور یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے جیسے اَلْاِنْفِطَارُ پھٹا ہوا ہونا، اس کی گردان اِنْفَطَرَ یَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا الخ: قاعدہ

ہر وہ لفظ جس کا فاء کلمہ نون ہو وہ باب انفعال سے نہیں آتا، بلکہ اگر انفعال کے معنیٰ ادا کرنا منظور ہوں تو اسے باب افتعال پر لیجاتے ہیں، جیسے اِنْتَکَسَ سرنگوں ہوا۔

﴿تشریح﴾:

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بر باعی با ہمزہ وصل کے سات ابواب میں سے دوسرا باب استفعال ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے فا کلمہ سے پہلے سین اور تاء زائد ہوتے ہیں جیسے اِسْتَنْصَرَ ! جس کا مادہ نَصَرَ ہے، اور اس میں نون فاء کلمہ ہے، اور اس سے پہلے سین اور تاء زائدہ ہیں۔

در استطاع الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک فائدہ بیان کرنا ہے۔ کہ اِسْتَطَاعَ یَسْتَطِیْعُ میں تائے استفعال کو حذف کر کے اِسْطَاعَ یَسْطِیْعُ پڑھنا بھی جائز ہے اور فَمَاسْطَاعُوْ اور مَالَمْ تَسْطِعْ جو کہ قران مجید میں ہیں اسی باب استفعال سے ہیں۔

باب سوم انفعال الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بر باعی با ہمزہ وصل کے سات ابواب میں سے تیسرا باب انفعال ہے......جس کی علامت یہ ہے کہ اس کے فاء کلمہ سے پہلے نون زائدہ ہوتا ہے اور یہ باب ہمیشہ لازم استعمال ہوتا ہے جیسے اِنْفَطَرَ اس کا مادہ فَطَرَ ہے جس میں فاء کلمہ سے پہلے نون زائدہ ہے۔

انفعال کے فا کلمہ میں نون نہیں ہوسکتا:

ہر لفظیکہ فا او نون با شد الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک قاعدہ بیان کرنا ہے۔

کہ ہر وہ وہ لفظ جس کا فاء کلمہ نون ہو، وہ باب انفعال سے نہیں آتا، کیونکہ باب انفعال کی علامت بھی یہی ہے کہ فاء کلمہ سے پہلے نون زائد ہو، اور ساتھ فاء کلمہ میں بھی نون آجائے تو دونونوں کا اجتماع لازم آجائیگا جو کہ باعث ثقل ہے اور نون باب انفعال کے نون میں مدغم بھی نہیں ہوسکتا کیونکہ نون انفعال کی وضع سکون اور فک ادغام پر ہوئی ہے، لہٰذا ایسا لفظ باب افتعال سے استعمال ہو کر انفعال کا معنیٰ ادا کریگا جیسے اِنْتَکَسَ بروزن اِفْتَعَلَ......اس کا مادہ نکس ہے، فا کلمہ کی جگہ نون ہے تو اس کو باب افتعال سے استعمال کیا گیا ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

باب اِفْعِلَّال

﴿عبارت﴾: باب چهارم اِفْعِلَّالْ علامت آں تکرار لام است وبودن چار حرف بعد همزه وصل در ماضی چوں اَلْاِحْمِرَارُ سرخ شدن تَصْرِیْفُهٗ اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا فَهُوَ مُحْمَرٌّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَحْمَرَّ لَاتَحْمَرِّ لَاتَحْمَرِرْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُحْمَرٌّ، اِحْمَرَّ دراصل اَحْمَرَرَ بو د دو حرف یك جنس جمع آمدند اول را ساکن کر ده در دوم ادغام کر دند اِحْمَرَّ شد وب همیں قیاس است تعلیل یَحْمَرُّ وَمُحْمَرٌّ واشباه آں ودرواحدمذکر امر بسبب وقف اجتماع ساکنین شد که هر دو راساکن شدند، گاهے رائے دوم فتحه دادند، اِحْمَرَّ شد، وگاهے کسره پس اِحْمَرِّ شد وگاهے فك ادغام کر دند اِحْمَرِرْ شد لَمْ یَحْمَرَّ ودیگر صیغ مضارع مجزوم را هم بریں نمط بید فهمید فائده لا م ایں همیشه مشدد با شد مگر در ناقص چوں اِرْعَوٰی که دراں با حکام لفیف کا ربند شوند که واو اول را سالمت دارند ودر واو دوم، تعلیلات حسب قواعد ناقص کنند۔

﴿ترجمہ﴾: چوتھا باب افعلال ہے، اس کی علامت لام کا تکرار اور ماضی میں ہمزہ وصل کے بعد چار حرفوں کا ہونا ہے، جیسے اَلْاِحْمِرَارُ سرخ ہونا اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا الخ اِحْمَرَّ اصل میں اِحْمَرَرَ تھا ایک جنس کے دوحروف جمع ہو گئے، پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا تو اِحْمَرَّ ہو گیا، یَحْمَرُّ، مُحْمَرٌّ اور ان جیسے صیغوں کی تعلیل اسی طریقے پر ہے واحد مذکر امر میں وقف کی وجہ سے اجتماع ساکنین ہوا کیونکہ دونوں راء ساکن ہو گئے، تو کبھی دوسری را کو فتحہ دیتے ہیں، تو اِحْمَرَّ ہو گیا، اور کبھی کسرہ دیتے ہیں تو اِحْمَرِّ ہو گیا، اور کبھی ادغام ترک کرتے ہیں تو اِحْمَرِرْ ہو گیا، لَمْ یَحْمَرَّ اور مضارع مجزوم کے دوسرے صیغوں کو بھی اسی طریقے پر سمجھ لینا چاہیے، فائدہ اس باب کا لام کلمہ ہمیشہ مشدد ہوتا ہے لیکن ناقص میں نہیں جیسے اِرْعَوٰی کہ اس میں لفیف کے احکام کار بند ہوتے ہیں، کہ پہلی واؤ کو سلامت رکھتے ہیں، اور دوسری واؤ میں ناقص کے قواعد کے مطابق تعلیلات کرتے ہیں۔

﴿تشریح﴾:

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بر باعی با ہمزہ وصل کا چوتھا باب اِفْعِلَّال ہے، اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کا لام کلمہ مشدد ہوتا ہے اور ماضی میں ہمزہ وصلی کے بعد چار حروف ہوتے ہیں، جیسے اِحْمَرَّ، چار حروف کی قید سے باب اِقْشِعْرَارْ سے احتراز ہے کیونکہ اس کی ماضی میں ہمزہ وصلی کے بعد پانچ حروف ہوتے ہیں۔

کیا باب افعلال کو رباعی ہونا چاہیے؟

﴿اعتراض﴾: باب اِفْعِلَّالٌ کو تو رباعی ہونا چاہیے کیونکہ اس میں دو لام ہوتے ہیں اور دو لام رباعی میں ہوتے ہیں۔ جیسے بَعْثَرَ بروزن فَعْلَلَ

﴿جواب﴾: اس میں ایک لام زائد ہے کیونکہ احمر کا مادہ ہے حمر، جس میں ایک راء زائد ہے، تو حروف اصلیہ تین ہوئے، اور تین حروف ثلاثی میں ہوتے ہیں، رباعی میں تو چاروں حروف اصلی ہوتے ہیں یعنی فا عین اور دو لام۔

اِحْمَرَّ در اصل الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ تعلیلات کرنی ہیں۔

کہ اِحْمَرَّ اصل میں اِحْمَرَرَ تھا......دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہو گئے، اور دونوں متحرک تھے، تو پہلے کو ساکن کر دیا، پھر اول کا ثانی میں ادغام کر دیا، تو اِحْمَرَّ ہو گیا، اسی طرح یَحْمَرُّ مضارع، مُحْمَرٌّ اسم فاعل، مُحْمَرٌّ اسم مفعول، اور مُحْمَرٌّ اسم ظرف کی تعلیل ہے۔

فعل امر کے پہلے صیغے کی تین حالتیں کیوں؟

ودر واحد مذکر امر الخ سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ فعل امر کے پہلے صیغے کی تین حالتیں بیان کرنی ہیں۔

کہ صیغہ واحد مذکر حاضر میں اجتماع ساکنین ہوا، کیونکہ پہلی را ساکن ہوئی ادغام کی وجہ سے اور دوسری را ساکن ہوئی وقف کی وجہ سے، لہٰذا یہاں تین صورتیں جائز ہیں۔

1: دوسری را کو فتحہ کی حرکت دے کر اول کا ثانی میں ادغام کر کے اِحْمَرَّ پڑھا جائے، اس صورت میں دوسری را پر فتحہ اَخَفُّ الْحَرَکَات ہونے کی وجہ سے ہوگا۔

2: دوسری راء کو کسرہ کی حرکت دے کر اول کا ثانی میں ادغام کر کے اِحْمَرِّ پڑھیں، تو اس صورت میں دوسری راء پر کسرہ معروف قاعدہ اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ (کہ ساکن کو جب حرکت دی جائے تو کسرہ کی دی جائے) کی وجہ سے ہوگا۔

3: ادغام نہ کیا جائے کیونکہ اصل یہی ہے کہ اس صورت میں پہلی راء کی حرکت واپس لوٹ آئیگی، فک ادغام کی وجہ سے کیونکہ وہ حرکت حذف ہوئی تھی، ادغام کی وجہ سے، تو جب ہم ادغام ہی نہیں کرینگے تو حرکت واپس لوٹ آئیگی۔

نفی جحد بلم، اور مضارع مجزوم کے دیگر صیغوں کی تعلیل:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں لَمْ یَحْمَرَّ نفی جحد بلم، اور مضارع مجزوم کے دیگر صیغوں میں کو بھی اسی طرز پر سمجھ لینا چاہیے یعنی ان میں بھی یہی تین تین صورتیں ہونگی۔

باب افعلال کا لام کلمہ ناقص میں مشدد نہیں ہوتا:

ولام این باب الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ باب اِفعِلّال کا لام کلمہ ہمیشہ مشدد ہوتا ہے جیسے اِحْمَرَّ، لیکن اس باب کے ناقص میں لام کلمہ مشدد نہیں ہوتا، جیسے اِرْعَوٰی کہ اصل میں اِرْعَوَوَ تھا، پس یہاں پہلی واؤ میں لفیف کے احکامات جاری ہوئے، یعنی پہلی واؤ کو سلامت رکھا گیا، اور دوسری واؤ میں ناقص کے قواعد کے مطابق تعلیل کی گئی، اس طرح کہ اِرْعَوَوَ اصل میں اِرْعَوَوَ تھا تو دوسری واؤ کو یُدْعٰی والے قانون کے تحت یاء سے بدل دیا تو اِرْعَوَیَ ہوگیا پھر قَالَ والے قانون کے تحت یا کو الف سے بدل دیا تو اِرْعَوٰی ہوگیا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

باب پنجم اِفْعِیلَال ششم اِفْعِیْعَال، ہفتم اِفْعِوَّال

﴿عبارت﴾: باب پنجم افعیلال علامتِ آں تکرار لام است، با زیادۃ الف قبل لام اول کہ آں الف در مصدر بیاء بدل شدہ چوں اَلْاِدْهِيْمَامُ سخت سیاہ شدن تَصْرِیْفُهٗ اِدْهَامَّ یَدْهَامُّ اِدْهِیْمَامًا فَهُوَ مُدْهَامٌّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِدْهَامَّ اِدْهَامِّ اِدْهَامِمْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَدْهَامَّ لَاتَدْهَامِّ لَاتَدْهَامِمْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُدْهَامٌّ ادغام در صیغ این باب مثل صیغ باب اِفْعِلَّال گر دیدہ ہر صیغہ را بقیاس مشاکل خود اصل بر آوردہ تعلیل مے باید کرد و دریں ہر دو باب معنیٔ لون و عیب بیشتر آید ایں ہر دو باب ہمیشہ لازم با شند۔ باب ششم اِفْعِیْعَالٌ علامتِ آں تکرار عین است بتوسط واؤ میان دو عین و آں واؤ در مصدر بسبب کسرہ ما قبل بیاء بدل شدہ چوں اَلْاِخْشِیْشَانُ سخت درشت شدن تَصْرِیْفُهٗ اِخْشَوْشَنَ یَخْشَوْشِنُ اِخْشِیْشَانًا فَهُوَ مُخْشَوْشِنٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِخْشَوْشِنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَخْشَوْشِنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُخْشَوْشَنٌ ایں باب بیشتر لازم مے آید و گاہے

متعدی آمده چو ں اِحْلَوْلَیْتُہٗ شیریں پنداشتم ایں را،باب ہفتم اِفْعِوَّالٌ،علامت آں واؤ مشدد است بعد عین چو ں اِجْلِوَّاذٌ شتافتن تَصْرِیْفُہٗ اِجْلَوَّذَ یَجْلَوِّذُ اِجْلِوَّاذًا فَھُوَ مُجْلَوِّذٌ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِجْلَوِّذْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتَجْلَوِّذْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مُجْلَوَّذٌ

﴿ترجمہ﴾: باب پنجم اِفْعِیْلَالٌ: اس کی علامت لام کا تکرار ہے،لام اول سے پہلے الف کے زائدہ ہونے کے ساتھ، کہ وہ الف امصد میں یاء سے بدل جا تا ہے، جیسے اَلْاِدْھِیْمَامُ زیادہ سیاہ ہونا،اس کی گردان اِدْھَامَّ یَدْھَامُّ اِدْھِیْمَامًا الخ: اس باب کے صیغوں میں ادغام باب اِفْعِلَّال کے صیغوں کی طرح ہوا ہے،اس باب کے ہر صیغہ کواپنے ہم شکل صیغہ پر قیاس کر کے اصل نکال کر تعلیل کر لینی چاہیے ان دونوں ابواب میں زیادہ تر رنگ اور عیب کے معنیٰ آتے ہیں،اور یہ دونوں باب یعنی باب اِفْعِلَّال اور باب اِفْعِیْلَال ہمیشہ لازم ہوتے ہیں، چھٹا باب اِفْعِیْعَال ہے اس کی علامت عین کلمہ کا تکرار ہے اور دونوں عین کے درمیان واؤ کا آنا ہے اور یہ واؤ مصدر میں ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے یاء سے بدل جاتی ہے۔ جیسے اَلْاِخْشِیْشَانُ سخت کھردرا ہونا اس کی صرف صغیر اِخْشَوْشَنَ یَخْشَوْشِنُ اِخْشِیْشَانًاالخ: یہ باب زیادہ تر لازم استعمال ہوتا ہے اور کبھی متعدی بھی آجا تا ہے جیسے اِحْلَوْلَیْتُہٗ میں نے اسے میٹھا سمجھا،ساتواں باب اِفْعِوَّال ہے اس کی علامت عین کلمہ کے بعد واؤ مشدد ہے جیسے اَلْاِجْلِوَّاذُ دوڑنا،اسکی گردان اِجْلَوَّذَ یَجْلَوِّذُ الخ:۔

﴿تشریح﴾:

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بر باعی با ہمزہ وصل کے سات ابواب میں سے پانچواں باب افعیلال ہے،اس کی علامت لام کلمہ مکرر ہونا ہے اور لام اول سے پہلے الف زائد ہوتا ہے اور یہ الف مصدر میں ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے یاء سے بدل جا تا ہے۔ جیسے اَلْاِدْھِیْمَامُ سخت سیاہ ہونا۔

باب افعیلال کے صیغوں کی تعلیل کی کیفیت:

ادغام صیغ این باب الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ اس باب کے صیغوں کی تعلیل کی کیفیت بیان کرنی ہے۔

کہ اس باب کے صیغوں کی تعلیل بھی باب اِفْعِلَّال کی طرح ہے مثلاً اِدْھَامَّ کی اصل اِدْھَامَمَ ہے اِحْمَرَّ کی طرح ایک جنس کے دوحروف جمع ہونے کی وجہ سے پہلے حرف کا دوسرے میں ادغام کر دیا گیا،اور یَدْھَامُّ اصل میں یَدْھَامِمُ تھا، یہاں بھی ایک جنس کے دوحروف جمع ہوگئے،اسی طرح امر حاضر معروف اور مضارع مجزوم کے صیغوں میں تین تین صورتیں پڑھنا جائز ہے یعنی فتحہ،کسرہ اور فک ادغام کیونکہ اس باب کے مضارع کا بھی لام کلمہ مشدد ہوتا ہے اور عین کلمہ مضموم نہیں ہوتا،اور اس باب میں بھی ایک لام زائد ہوتا ہے عند البعض لام اول اور عند البعض لام ثانی۔ پس اس باب

کے ہر صیغہ کی اُس باب میں جو ہم شکل صیغہ ہے اِس کی اُس کی طرح اصل نکال کرلینی چاہیے۔

اِفْعِلَّال اور اِفْعِیْلَال کی خاصیت:

دریں هر دو باب الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ان دونوں ابواب (افعلال، افعیلال) کی خاصیت بیان کرنی ہے۔ کہ ان دونوں ابواب کی خاصیت یہ ہے کہ ان دونوں ابواب میں لون وعیب کے معنی اکثر وبیشتر پائے جاتے ہیں، اور یہ دونوں ابواب اکثر وبیشتر لازم استعمال ہوتے ہیں۔

باب ششم افعیعال علامت الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی باہمزہ وصل کے چھٹے باب کی علامت بیان کرنی ہے کہ اس باب کا عین کلمہ مکرر ہوتا ہے اور دونوں عینوں کے درمیان واؤ ہوتی ہے اور یہ واؤ مصدر میں ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے یاء سے بدل جاتی ہے، جیسے اَلْاِخْشِیْشَان سخت کھردرا ہونا۔

باب اِفْعِیْعَال کی خاصیت:

اِخْشِیْشَانٌ اصل میں اِخْشِوْشَانٌ تھا پس واؤ ساکن غیر مدغم کسرہ کے بعد یاء ہوجاتی پس اِخْشِیْشَانٌ ہوگیا۔

ایں باب بیشتر الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ اس باب کی خاصیت بیان کرنی ہے۔ کہ یہ باب اکثر وبیشتر لازم استعمال ہوتا ہے اور کبھی کبھی متعدی بھی استعمال ہوتا ہے......صاحب صحاح نے لکھا ہے کہ اس باب سے صرف دو لفظ متعدی آئے ہیں۔(۱) اِحْلَوْلَیْتُهٗ کہ میں نے اس کو میٹھا گمان کیا۔(۲) اِعْرَوْرَیْتُهٗ بمعنی میں گھوڑے کی ننگی پشت پر سوار ہوا۔

باب هفتم افعوال علامت الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی باہمزہ وصل کے ساتوں باب افعوال کی علامت بیان کرنی ہے۔ کہ اس میں عین کلمہ کے بعد واؤ مشدد ہوتی ہے جیسے اِجْلَوَّذَ

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزہ وصل کے ابواب کا بیان

﴿عبارت﴾: ثلاثی مطلق بے همزه وصل را پنج باب است ،باب اول افعال ،علامت آں همزه قطعی است در ماضی وامر وعلامت مضارع آں در معروف هم مضموم میباشد تَصْرِیْفُهٗ اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَامًا فَهُوَ مُکْرِمٌ وَاُکْرِمَ یُکْرَمُ اِکْرَامًا فَهُوَ مُکْرَمٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اَکْرِمْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تُکْرِمْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُکْرَمٌ همزه قطعی درماضی بود درمضارع بیفتاد ورنه مضارع یأکرم یأکرمان الخ می آمد پس دراأکرم دو همزه جمع می آمدند بسبب کراهت آں ازاں حذف یك همزه مناسب بود پس برائے موافقت از جمله صیغ مضارع حذف کردند۔باب دوم تَفْعِیْلٌ علامت آں تشدید عین است بے تقدم تا بر فاء علامت مضارع دریں باب هم در معروف مضموم می باشد چوں التَّصْرِیْفُ گردانیدن تَصْرِیْفُهٗ صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفًا فَهُوَ مُصَرِّفٌ وَصُرِّفَ یُصَرَّفُ تَصْرِیْفًا فَهُوَ مُصَرَّفٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ صَرِّفْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتُصَرِّفْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُصَرَّفٌ مصدر این باب بر وزن فِعَّالٌ هم می آید چوں کِذَّابٌ قال اللّٰه تعالیٰ وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا کِذَّابًا وبروزن فَعَالٌ هم مے آید چوں سَلَامٌ وَکَلَامٌ ۔

﴿ترجمہ﴾: ثلاثی مزید فیہ مطلق بے ہمزہ وصل کے پانچ باب ہیں ،باب اول افعال ہے اس کی علامت ہمزہ قطعی ہے ماضی اور فعل امر میں اور اس کے مضارع کی علامت معروف میں بھی مضموم ہوتی ہے اس کی صرف صغیر اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَامًا فَهُوَ مُکْرِمٌ الخ: ہمزہ قطعی جو فعل ماضی میں تھا وہ مضارع میں گر گیا ،ورنہ مضارع یُأَکْرِمُ یُأَکْرِمَانِ الخ آتا۔پس أُأَکْرِمُ صیغہ احد متکلم میں دو ہمزے جمع ہو گئے ،تو اس اجتماع ہمزتین کے ناپسندیدہ ہونے کی وجہ سے ان میں سے ایک ہمزہ کو حذف کرنا مناسب معلوم ہوا ،پھر موافقت کی وجہ سے مضارع کے بقیہ تمام صیغوں سے بھی اس ہمزے کو گرا دیا۔دوسرا باب تَفْعِیْل ہے اس کی علامت عین کلمہ کا مشدد ہونا ہے ،فاء پر تاء کے تقدم کے بغیر ،اور مضارع کی علامت اس باب میں بھی معروف میں بھی مضموم ہوتی ہے ،جیسے اَلتَّصْرِیْفُ پھیرنا ،اس کی گردان: صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفًا الخ اس باب کا مصدر

فِعَّالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے فرمان میں وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا کِذَّابًا اور فِعَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے کَلَامٌ اور سَلَامٌ۔

﴿تشریح﴾:

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزہ وصل کے پانچ ابواب:

نمبر شمار	باب	مثال	معنیٰ
1	اِفْعَالٌ	اِکْرَامٌ	عزت کرنا
2	تَفْعِیْلٌ	تَصْرِیْفٌ	پھیرنا
3	مُفَاعَلَۃٌ	مُقَاتَلَۃٌ	ایک دوسرے سے جنگ کرنا
4	تَفَعُّلٌ	تَقَبُّلٌ	قبول کرنا
5	تَفَاعُلٌ	تَقَابُلٌ	ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہونا

باب اول ''افعال'' کا بیان:

باب اول افعال علامتہ الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ بابِ اول افعال کی علامت بیان کرنی ہے۔ کہ اس کی ماضی اور فعل امر میں ہمزہ قطعی ہوتا ہے اور علامت مضارع معروف میں بھی مضموم ہوتی ہے جیسے اکرم یکرم۔

ہمزہ کی دو اقسام: ہمزہ کی دو قسمیں ہیں۔(۱) ہمزہ وصلی۔(۲) ہمزہ قطعی۔

ہمزہ وصلی: وہ ہمزہ ہوتا ہے جو درمیان کلام میں گر جائے، یا اس کا مابعد متحرک ہوجائے تو بھی گر جائے۔

ہمزہ قطعی: وہ ہمزہ ہوتا ہے جو درمیان کلام میں نہ گرے اور مابعد متحرک ہونے کی وجہ سے بھی نہ گرے۔

ہمزہ قطعی کہ درمضارع بود الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ جو ہمزہ قطعی ماضی میں تھا وہ مضارع میں آکر گر گیا ہے کیونکہ اگر اسے مضارع میں بھی رکھا جاتا تو مضارع کے صیغہ واحد متکلم میں دو ہمزے جمع ہوجاتے، ایک ہمزہ واحد متکلم کا اور ایک ہمزہ قطعی، اور صیغہ یوں ہوتاءُ اَکْرِمُ پھر اگر اس پر ہمزہ استفہام داخل ہوتا تو تین ہمزے جمع ہوجاتے، اور کلام میں تین ہمزوں کا جمع ہونا ناپسندیدہ ہے، پس کراہت سے بچنے کے لئے ہمزہ قطعی کو حذف کردیا گیا تو اُکْرِمُ ہوگیا۔

﴿سوال﴾ ہمزہ قطعی کو حذف کرنے کی علت تو صیغہ واحد متکلم میں پائی جاتی ہے تو پھر بقیہ صیغوں سے اسے کیوں حذف کیا گیا؟

﴿جواب﴾: بقیہ صیغوں میں ہمزہ قطعی کو حذف اس لئے کیا گیا ہے تا کہ تمام صیغوں میں مناسبت قائم ہو جائے۔

باب دوم "تفعیل" کا بیان:

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بر باعی بے ہمزہ وصل کے پانچ ابواب میں سے دوسرا باب تفعیل ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ اس کا عین کلمہ مشدد ہوتا ہے اور فاء کلمہ سے پہلے تاء نہیں ہوتی ، اور علامت مضارع ! معروف میں بھی مضموم ہوتی ہے۔ جیسے صَرَّفَ یُصَرِّفُ

﴿سوال﴾: فاء کلمہ سے پہلے تاء کے نہ ہونے قید کیوں لگائی گئی ہے؟

﴿جواب﴾: تا کہ باب تفعل سے احتراز ہو سکے کیونکہ اس کا بھی عین کلمہ مشدد ہوتا ہے لیکن اس کے فاء کلمہ سے پہلے تاء زائد ہوتی ہے۔ جیسے تَقَبَّلَ ۔

مصدر این باب الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ باب تفعیل کے مصدر کے اوزن بیان کرنے ہیں کہ اس کا مشہور مصدر تو تَفْعِیلٌ کے ہی وزن پر ہوتا ہے......

☆ لیکن کبھی اس کا مصدر فِعَّالٌ کے وزن پر بھی ہوتا ہے۔ جیسے کِذَّابٌ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا......اور کبھی اس باب کا مصدر فَعَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے سَلَامٌ، کَلَامٌ۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: باب سوم مُفَاعَلَة علامت آں زیادت الف است بعدفاء ، بے تقدم تا ء بر فاء علامت مضارع دریں باب هم در معروف مضموم مے با شد چو ں اَلْمُقَاتَلَةُ وَالْقِتَالُ با هم کار زار کر دن تَصْرِیْفُهٗ قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً وَقِتَالًا فَهُوَ مُقَاتِلٌ وَقُوْتِلَ یُقَاتَلُ مُقَاتَلَةً وَقِتَالًا فَهُوَ مُقَاتَلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ قَاتِلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتُقَاتِلْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُقَاتَلٌ در فعل ماضی مجهول الف بسبب ضمه ما قبل واؤشده ۔ باب چهارم علامتش تشدید عین است با تقدم تا ء بر فاء چو ں اَلتَّقَبُّلُ پذیرفتن تَصْرِیْفُهٗ تَقَبَّلَ یَتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا فَهُوَ مُتَقَبِّلٌ وَتُقُبِّلَ یُتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا فَهُوَ مُتَقَبَّلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَقَبَّلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَتَقَبَّلْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَقَبَّلٌ ۔باب پنجم تَفَاعُلٌ علامتش زیادت الف است بعد فاء وزیادت تا ء قبل فاء چوں اَلتَّقَابُلُ بایك ودیگر مقابل شدن تَصْرِیْفُهٗ تَقَابَلَ یَتَقَابَلُ تَقَابُلًا فَهُوَ مُتَقَابِلٌ وَقُوْبِلَ یُتَقَابَلُ تَقَابُلًا فَهُوَ مُتَقَابَلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَقَابَلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَتَقَابَلْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَقَابَلٌ درماضی مجهو لالف بسبب ضمه ما قبل واؤ شده وتاء دریں باب ودر تفعل

بقاعده کہ نو شتہ ایم یعنی ایں کہ غیر ما قبل آخر در ماضی مجھول ھر متحرك مضموم می شود ، مضموم گشتہ ۔

﴿ترجمہ﴾: باب سوم مُفَاعَلَہ اس کی علامت فاء کلمہ کے بعد الف کا زائد ہونا ہے فاء پر تقدم تاء کے بغیر ،مضارع کی علامت اس باب میں معروف میں بھی مضموم ہوتی ہے جیسے اَلْمُقَاتَلَةُ وَالْقِتَالُ ایک دوسرے سے جنگ کرنا اس کی گردان قَـاتَـلَ یُقَـاتِـلُ الخ : ماضی مجہول میں الف ماقبل ضمہ کی وجہ سے واؤ ہو گیا ہے، باب چہارم تفعل ہے اس کی علامت عین کلمہ کی تشدید ہے فاء پر تقدم تاء کے ساتھ جیسے اَلتَّقَبُّلُ قبول کرنا اسکی گردان تَـقَبَّلَ یَتَقَبَّلُ الخ باب پنجم تفاعل ہے اس کی علامت فاء کلمہ کے بعد الف کا اور فاء سے پہلے تاء کا زائدہ ہونا ہے جیسے اَلتَّقَابُلُ ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا اس کی گردان تَقَابَلَ یَتَقَابَلُ الخ : ماضی مجہول میں ماقبل ضمہ کی وجہ سے الف واؤ ہو گیا ہے اور تاء اس باب میں اور تَفَعَّل میں اس قاعدہ کی وجہ سے جو ہم نے تحریر کیا مضموم ہوئی ہے کہ ماضی مجہول آخر کے ماقبل کے سوا ہر متحرک حرف مضموم ہو جاتا ہے۔

﴿تشریح﴾:

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بر باعی بے ہمزہ وصل کے پانچ ابواب میں سے تیسرا باب مفاعلۃ ہے۔

باب سوم مفاعلۃ کا بیان:

بابِ مفاعلۃ کی علامت یہ ہے کہ اس میں فاء کلمہ کے بعد الف زائد ہوتا ہے اور فاء کلمہ سے پہلے تاء نہیں ہوتی ، اور علامتِ مضارع معروف میں بھی مضموم ہوتی ہے۔ جیسے اَلْمُقَاتَلَةُ وَالْقِتَالُ ایک دوسرے کے ساتھ جنگ کرنا۔

﴿سوال﴾: فاء کلمہ سے پہلے تاء کے نہ ہونے کی قید کیوں لگائی ہے؟

﴿جواب﴾: تا کہ بابِ تفاعل سے احتراز ہو سکے کیونکہ اس میں فاء کلمہ کے بعد الف زائد ہوتا ہے اور فاء کلمہ سے پہلے تاء ہوتی ہے جیسے تَقَابَلَ ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہونا۔

در فعل ماضی الخ: سے غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ فعل ماضی معلوم میں جو الف تھا وہ ماضی مجہول میں ماقبل ضمہ ہونے کی وجہ سے واؤ سے بدل گیا۔ جیسے قَاتَلَ سے قُوْتِلَ ۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

باب چہارم تَفَعُّل کا بیان

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزہ وصل کے پانچ ابواب میں سے چوتھا باب تفعل ہے......اس کی علامت یہ ہے کہ اس کا عین کلمہ مشدد ہوتا ہے اور فاء کلمہ سے پہلے تاء زائدہ ہوتی ہے۔جیسے تَقَبَّلَ

باب پنجم تَفَاعُل کا بیان:

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزہ وصل کے پانچ ابواب میں سے پانچواں باب تفاعل ہے۔

☆ اس کی دو علامتیں ہیں۔(۱)اس میں فاء کلمہ کے بعد الف زائد ہوتا ہے۔(۲)فاء کلمہ سے پہلے تاء زائدہ ہوتی ہے۔جیسے تَقَابَلَ۔

درماضی مجھول الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ ماضی معروف میں جو الف تھا وہ ماضی مجہول میں ماقبل ضمہ ہونے کی وجہ سے واؤ سے بدل گیا ہے جیسے تَقَابَلَ سے تُقُوْبِلَ۔

باب تَفَعُّل اور تَفَاعُل کی ماضی مجہول میں تاء پر ضمہ کیوں؟

وتاء دریں باب الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ باب تفعل اور باب تفاعل کی ماضی مجہول میں تاء پر ضمہ اس قاعدے کی وجہ سے آیا ہے جو ہم نے ماقبل میں بیان کیا ہے کہ ماضی مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی معروف کے آخری حرف کو اپنے حال پر چھوڑ دیں ،اور اس کے ماقبل حرف کو کسرہ دے دیں ،اور بقیہ تمام متحرک حروف کو ضمہ دے دیں۔جیسے تَقَابَلَ سے تُقُوْبِلَ۔

تَفَعُّل اور تَفَاعُل کے مضارع میں دو تاء کا جمع ہونا

عبارت: دریں ہر دو باب ،درمضارع معروف ہر گا دو تائے متحرکہ مفتوحہ شوند جائز است کہ یکے راحذف کنند چون تَقَبَّلَ در تَتَقَبَّلَ وتَظَاهَرُوْنَ در تَتَظَاهَرُوْنَ قاعدہ چون فائے ازیں ہر دو باب یکے ازیں حروف باشد تا ثا ،جیم، دال ،ذال ،زا ،سین ،شین ،صاد ،ضاد طا ،ظا ،جائز است کہ تائے تَفَعُّل وتَفَاعُل را بفا کلمہ بدل کردہ دراں ادغام کنند درین صورت در ماضی وامر ،ہمزہ وصل خواہد

آمد۔باب تَفَعُّل وَتَفَاعُل که صاحب منشعب آں را در ابواب همزه وصلی شمرده بهمیں قاعده پیدا شده اند چوں اِطَّهَّرَ يَطَّهَّرُ اِطَّهُّراً فهو مُطَّهِّرٌ واِثَّاقَلَ يَثَّاقَلُ اِثَّاقُلاً فهو مُثَّاقِلٌ۔

﴿ترجمہ﴾: قاعدہ: ان دونوں ابواب کے مضارع میں جہاں بھی دو تاء مفتوحہ جمع ہوجائیں، تو ایک کوحذف کردینا جائز ہے، جیسے تَتَقَبَّلُ میں تَقَبَّلُ، اور تَتَظَاهَرُوْنَ میں تَظَاهَرُوْنَ......قاعدہ: جب ان دونوں ابواب کی فاء ان حروف میں سے کوئی ایک ہوتا، ثا، جیم، دال، ذال، زا، سین، شین، صاد ضاد، طا، ظاتو جائز ہے کہ تَفَعُّل اور تَفَاعُل کی تاء کوفاءکلمہ سے بدل کراس میں ادغام کردیں، اور اس صورت میں ماضی اور امر میں ہمزہ وصل آجائیگا، باب اِفَّعُّل اور اِفَّاعُلٌ کہ جنہیں صاحب منشعب نے ہمزہ وصلی کے ابواب میں شمار کیا ہے اسی قاعدے سے پیدا ہوئے ہیں، جیسے اِطَّهَّرَ يَطَّهَّرُ الخ:۔

﴿تشریح﴾:

باب تَفَعُّل اور تَفَاعُل کے مضارع معروف میں جب دوتائے مفتوحہ جمع ہوجائیں، توان میں سے ایک تاء کوحذف کرنا جائز ہے، پس تَتَقَبَّلُ میں تَقَبَّلُ، اور تَتَظَاهَرُوْنَ میں تَظَاهَرُوْنَ پڑھنا جائز ہے۔

﴿سوال﴾: دوتاؤں میں سے کس تاء کوحذف کیا جائیگا؟

﴿جواب﴾: اس میں اختلاف ہے کہ پہلی تاء کوحذف کرینگے یا دوسری تاء کوحذف کرینگے......امام سیبویہ کہتے ہیں کہ دوسری تاء کوحذف کیا جائیگا کیونکہ پہلی تاءعلامت مضارع ہے اور قاعدہ وَالْعَلَامَةُ لَاتُحْذَفُ کہ علامت کو حذف نہیں کیا جاتا......جبکہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ تاء اول کوحذف کیا جائیگا کیونکہ تاء ثانی باب کی علامت ہے۔اور باب کی علامت کو باقی رکھنا زیادہ بہتر ہے۔

تائے مفتوحہ کی قید کیوں لگائی؟

﴿سوال﴾: تائے مفتوحہ کی قید کیوں لگائی؟ صرف دوتاؤں کا ہی ذکر کرلیا جاتا؟

﴿جواب﴾: تائے مفتوحہ کی قید سے مضارع مجہول سے احتراز ہے کیونکہ ان دونوں ابواب کے مضارع مجہول میں اگر دوتائیں جمع ہوجائیں تو وہاں سے ایک تاء کوحذف کرنا جائز نہیں دووجہوں سے۔

1: ان دونوں ابواب کے مضارع مجہول میں دونوں تاؤں کی حرکت مختلف ہوتی ہے جس کی وجہ سے ثقل پیدا نہیں ہوتا۔اس لئے ایک تاء کوحذف نہیں کرسکتے۔

2: اگران دونوں ابواب کے مضارع مجہول سے ایک تاء کوحذف کردیں تو التباس پیدا ہوجائیگا مثلاً اگر باب تفعل کے مضارع مجہول [illegible] تو اسی باب مضارع معروف کے ساتھ التباس لازم آئیگا اور اگر دوسری تاء کو

حذف کیا جائے تو بابِ تفعیل کے مضارع مجہول کے ساتھ التباس لازم آئیگا۔

☆ اگر بابِ تفاعل کے مضارع مجہول میں پہلی تاء کو حذف کریں، تو اسی باب کے مضارع معروف کے ساتھ التباس لازم آئیگا......اور اگر دوسری تاء کو حذف کریں تو بابِ مفاعلہ کے مضارع مجہول کے ساتھ التباس لازم آئیگا۔

اِطَّهَّرَ اور اِثَّاقَلَ والا قانون:

جب ان دونوں ابواب کا فاء کلمہ ان بارہ حروف میں سے کوئی ایک ہو یعنی تاء، ثاء، جیم، دال، ذال، زا، سین شین، صاد، ضاد، طا، ظا ہو تو جائز ہے کہ باب تَفَعُّل اور بابِ تَفَاعُل کی تاء فاء کلمہ کی جنس سے تبدیل کر کے ادغام کیا جائے یعنی اگر فاء کلمہ طا ہو تو تاء کو طا سے تبدیل کر کے پھر ادغام کیا جائے اور اگر ظا ہو تو تاء کو ظاء سے تبدیل کر کے ادغام کیا جائے اور اگر ثاء ہو تو تاء کو ثاء سے تبدیل کر کے ادغام کیا جائے ...... ماضی اور امر میں اس قاعدہ کو جاری کرنے کے بعد شروع میں ہمزہ وصلی کی ضرورت پڑے گی ابتداء بالساکن کے محال ہونے کی وجہ سے۔

❁ باب تَفَعُّل کی مثال: جیسے اِطَّهَّرَ جو کہ اصل میں تَطَهَّرَ تھا، باب تَفَعُّل کے فاء کلمہ میں مذکورہ بارہ حروف میں سے طاء واقع ہے تو باب تَفَعُّل کی تاء کو فاء کلمہ کی جنس یعنی طاء سے بدل دیا اور طاء کا طاء میں ادغام کر دیا اب ابتدا بالساکن محال ہے تو شروع میں ہمزہ وصلی لایا گیا تو اِطَّهَّر بن گیا۔

❁ بابِ تَفَاعُل کی مثال: جیسے اِثَّاقَلَ جو کہ اصل میں تَثَاقَلَ تھا......بابِ تفاعل کے فاء کلمہ کی جگہ مذکورہ بارہ حروف میں سے ثاء واقع ہے تو بابِ تفاعل کی تاء کو ثاء سے بدل کر ثاء کا ثاء میں ادغام کر دیا......اب ابتدا بالساکن کے محال ہونے کیوجہ سے شروع میں ہمزہ وصلی لایا گیا تو اِثَّاقَل بن گیا۔

﴿اعتراض﴾: مصنف علیہ الرحمۃ نے ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی کے 12 ابواب ذکر کئے ہیں، سات ہمزہ وصل کے، اور پانچ بلا ہمزہ وصل کے یہ صحیح نہیں ......کیونکہ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی کے دو باب اور بھی ہیں (۱) باب اِفَّعُّل۔(۲) باب اِفَّاعُل۔یہی وجہ ہے کہ صاحبِ منشعب علیہ الرحمۃ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی کے 14 ابواب ذکر کئے ہیں 9 ابواب با ہمزہ وصل کے......اور پانچ ابواب بے ہمزہ وصل کے، یعنی صاحبِ منشعب نے سات ابواب کے ساتھ ساتھ مذکورہ دو ابواب (اِفَّعُّل، اِفَّاعُل) کا بھی ذکر کیا ہے لہٰذا مصنف علیہ الرحمۃ کا انہیں صرف سات قرار دینا درست نہیں۔

﴿جواب﴾: بابِ اِفَّعُّل اور باب اِفَّاعُل کو مستقل ابواب شمار کرنا درست نہیں، بلکہ اِفَّعُّل مذکورہ قاعدہ سے باب تفعل سے بنا ہے اور باب اِفَّاعُل تَفَاعُل سے بنا ہے......اسلئے تو صاحبِ منشعب علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ بابِ اِفَّعُّل کی اصل باب تَفَعُّل ہے اور بابِ اِفَّاعُل کی اصل باب تَفَاعُل ہے، لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی کے 12 ابواب ہیں 14 نہیں ہیں۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

فصل سوم

رباعی مجرد ومزید فیہ کا بیان

﴿عبارت﴾: فصل سوم دررباعی مجرد ومزیدفیه چوں از بیان ابواب ثلاثی مزید فیهغیر ملحق فارغ شدیم قبل بیان ابواب ملحق ابواب رباعی مجرد ومزید فیه بیان میکنیم پس بدانکه رباعی مجرد ایکباب است فَعْلَلَةٌ چو ں اَلْبَعْثَرَةُ برانگیختن تَصْرِیْفُهٗ بَعْثَرَیُبَعْثِرُبَعْثَرَةً فَهُوَمُبَعْثِرٌوَبُعْثِرَیُبَعْثَرُبَعْثَرَةً فَهُوَ مُبَعْثَرٌاَلْاَمْرُمِنْهُ بَعْثِرْوَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتُبَعْثِرْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُبَعْثَرٌعلامت این باب بو دن چار حرف اصلی درماضی است وبس علامتِ مضارع دریں باب هم درمعروف مضموم میباشد قاعده کلیه درحر کت علامتِ مضارع ایں است که اگر در ماضی چهار حرف با شد همه اصلی یا بعضے اصلی وبعضے زائد علامت مضارع آں در معروف هم مضموم با شد چو ں یُکْرِمُ ،یُصَرِّفُ ،یُقَاتِلُ، یُبَعْثِرُ، واِلّا مفتوح چو ں یَنْصُرُ، یَجْتَنِبُ ،یَتَقَابَلُ ۔

﴿ترجمہ﴾: تیسری فصل رباعی مجرداور رباعی مزید فیہ کے بیان میں، جب ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق ہر باعی کے ابواب سے ہم فارغ ہوئے تو اب ملحق کے ابواب کو بیان کرنے سے پہلے ہم رباعی مجرداور رباعی مزید فیہ کے ابواب بیان کرتے ہیں، پس جان لیں کہ رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے ،فَعْلَلَةٌ جیسے اَلْبَعْثَرَةُ بمعنیٰ ابھارنا ،اس کی گردان یعنی صرفِ صغیر بَعْثَرَیُبَعْثِرُبَعْثَرَةً فَهُوَمُبَعْثِرٌ الخ اس باب کی علامت ماضی میں چار حروف اصلیہ کا ہونا ہے فقط ،مضارع کی علامت اس باب میں بھی معروف میں مضموم ہوتی ہے ۔قاعدہ :علامت مضارع کی حرکت کے بارے میں کلیہ یہ ہے کہ اگر ماضی میں چار حروف ہوں سارے اصلی ہو،یا بعض اصلی ہو ں اور بعض زائد ہوں تو اس کے مضارع کی علامتِ مضارع معروف میں بھی مضموم ہوتی ہے جیسے یُکْرِمُ،یُصَرِّفُ،یُقَاتِلُ،یُبَعْثِرُ ورنہ مفتوح ہوتی ہے جیسے یَنْصُرُ،یَجْتَنِبُ،یَتَقَابَلُ۔

﴿تشریح﴾:

چو ں ازبیان الخ :سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ماقبل کے ساتھ ربط قائم کرنا ہے۔

کہ اس سے پہلے ہم نے ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی کے ابواب کو بیان کیا، اب ان سے فارغ ہو جانے کے بعد ملحق کے ابواب کو ذکر کرنے سے پہلے رباعی مجرد و مزید فیہ کے ابواب بیان کرتے ہیں، کیونکہ ملحق کا سمجھنا موقوف ہے رباعی کے سمجھنے پر، اور رباعی مجرد کا ایک باب ہے۔ فَعْلَلَةٌ جیسے بَعْثَرَةٌ۔

باب فَعْلَلَةٌ کا بیان:

رباعی مجرد کا صرف ایک ہی باب ہے فَعْلَلَةٌ جیسے بَعْثَرَةٌ ۔ اس باب کی دو علامتیں ہیں۔

1: اس باب کی ماضی میں چار حروف ہوتے ہیں اور چاروں ہی اصلی ہوتے ہیں، کوئی حرف زائد نہیں ہوتا۔

2: اس باب میں بھی علامت مضارع معروف میں بھی مضموم ہوتی ہے۔ جیسے بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ ۔

علامت مضارع کی حرکت کے متعلق قاعدہ کلیہ:

قاعدہ کلیہ درحرکت الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ علامت مضارع کی حرکت کے بارے میں قاعدہ کلیہ بیان کرنا ہے۔ کہ جس باب کی ماضی چار حرفی ہو خواہ چاروں حروف اصلی ہوں یا بعض اصلی ہوں اور بعض زائد ہوں تو اس باب کی علامت مضارع معروف میں بھی مضموم ہوتی ہے۔ جیسے یُکْرِمُ، یُصَرِّفُ، یُدَحْرِجُ اور جس باب کی ماضی چار حرفی نہ ہو بلکہ چار حروف سے کم ہو یا چار حروف سے زائد ہو تو اس باب کی علامت مضارع معروف میں مفتوح ہوتی ہے جیسے یَضْرِبُ، یَتَدَحْرَجُ ۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

رباعی مزید فیہ کے ابواب

﴿عبارت﴾: رباعی مزیدفیہ یا بے ہمزہ باشد وآں رایک باب است تفعلل علامت آں زیادت تا است قبل چہار حرف اصلی چون اَلتَّسَرْبُلُ پیراھن شدن تَصْرِیْفُهٗ تَسَرْبَلَ یَتَسَرْبَلُ تَسَرْبُلًا فَهُوَ مُتَسَرْبِلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَسَرْبَلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَسَرْبَلْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَسَرْبَلٌ ویاء بے ہمز وصل وآں رادوباب است باب اول اِفْعِلَّالٌ علامتش تشدید لام دوم است وزیادت آں یک لام است بر چہار حرف اصلی وھمزہ وصل در ماضی و امر چون اَلْاِقْشِعْرَارُ مو بر تن خواستن تَصْرِیْفُهٗ اِقْشَعَرَّ یَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا فَهُوَ مُقْشَعِرٌّ اَلْاَمْرُ اِقْشَعِرَّ اِقْشَعِرِّ اِقْشَعْرِرْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَقْشَعِرَّ لَا تَقْشَعِرِّ لَا تَقْشَعْرِرْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُقْشَعَرٌّ وھم چنیں دیگر صیغھا بنھجے کہ در صیغ

اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ ادغام کر دند هم چنیں در صیغ ایں باب هم کر دند مگر دریں باب ما قبل اول متجانسین ساکن بو د لهٰذا حر کتش بماقبل داده ادغام کر دند باب دوم اِفْعِنْلَالٌ علامتش زیادت نو ن است بعد عین وهمزه وصل درماضی وامر چو ن اَلْاِبْرِنْشَاقُ سخت شاد شدن تَصْرِیْفُهٗ اِبْرَنْشَقَ یَبْرَنْشِقُ اِبْرِنْشَاقًافَهُوَ مُبْرَنْشِقٌ اَلْاَمْرُمِنْهُ اِبْرَنْشِقْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَبْرَنْشِقْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُبْرَنْشَقٌ

﴿ترجمہ﴾: رباعی مزید فیہ یا بے ہمزہ وصل ہوگی، اوراس کا ایک باب ہے، تَفَعْلُلٌ اس کی علامت چار حروف اصلی سے پہلے تاء کی زیادتی ہے جیسے اَلتَّسَرْبُلُ قمیض پہننا اس کی گردان تَسَرْبَلَ یَتَسَرْبَلُ تَسَرْبُلًا الخ یا با ہمزہ وصل اس کے دو باب ہیں، باب اول اِفْعِلَّالٌ اس کی علامت دوسرے لام کا مشدد ہونا ہے، اور اس میں چار حروفِ اصلیہ پر ایک لام اور ماضی وامر میں ہمزہ اصلی زائد ہے جیسے اَلْاِقْشِعْرَارُ رونگٹے کھڑے ہو جانا، اس کی گردان اِقْشَعَرَّ یَقْشَعِرُّ الخ اِقْشَعَرَّ اصل میں اِقْشَعْرَرَ تھا اور یَقْشَعِرُّ یَقْشَعْرِرُ تھا اسی طرح دیگر صیغے جس طرح اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ کے صیغوں میں ادغام کرتے ہیں اسی طرح اس باب کے صیغوں میں بھی ادغام کرتے ہیں، مگر اس باب میں متجانسین میں سے اول کا ماقبل ساکن تھا اس لئے اس کی حرکت ماقبل کو دے کر ادغام کرتے ہیں، باب دوم اِفْعِنْلَالٌ اس کی علامت عین کے بعد نون کی زیادتی اور ماضی وامر میں ہمزہ وصلی ہے جیسے اَلْاِبْرِنْشَاقُ بہت خوش ہونا، اس کی گردان اِبْرَنْشَقَ یَبْرَنْشِقُ الخ:

﴿تشریح﴾:

رباعی مزید فیہ کے ابواب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) بے ہمزہ وصل۔ (۲) با ہمزہ وصل۔

☆ بے ہمزہ وصل کا ایک باب ہے۔ یعنی تَفَعْلُلٌ اس کی باب کی علامت یہ ہے کہ چار حرف اصلی سے پہلے تاء زائدہ ہوتی ہے جیسے تَسَرْبُلٌ۔

☆ رباعی مزید فیہ با ہمزہ وصل کے دو باب ہیں۔

باب اول اِفْعِلَّالٌ

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں دوسرا لام مشدد ہوتا ہے اوران میں سے ایک لام زائد ہوتا ہے چار حروف اصلیہ پر، اوراس کی ماضی اور امر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے۔ جیسے اَلْاِقْشِعْرَارُ جسم پر بالوں کا کھڑا ہونا۔

اِقْشَعَرَّ دراصل اِقْشَعْرَرَ بود الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ باب اِفْعِلَّالٌ کے صیغوں کی تعلیل کی کیفیت بیان کرنی ہے، کہ اس باب کے صیغوں میں ادغام اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ کے صیغوں کی طرح ہوا ہے، فرق اتنا ہے کہ اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ میں

متجانسین متحرک تھے، اوران کا ماقبل بھی متحرک تھا، اس لئے وہاں متجانسین میں سے اول کی حرکت گرا کر دوسرے میں ادغام کیا تھا، اور یہاں متجانسین متحرک ہیں لیکن ان کا ماقبل ساکن ہے لہذا متجانسین میں سے پہلے کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے کر دوسرے میں ادغام کرتے ہیں۔

باب دوم اِفْعِنْلَالٌ :

اس باب کی دو علامتیں ہیں۔(۱) اس میں عین کلمہ کے بعد نون زائد ہوتا ہے۔(۲) اس میں بھی ماضی اور امر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے جیسے اَلْاِبْرِنْشَاقُ بہت خوش ہونا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

ثلاثی مزید فیہ ملحق کا بیان

﴿عبارت﴾: در ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی ثلاثی مزید ملحق یا ملحق برباعی مجرد باشد یا ملحق برباعی مزید اول را ھفت باب است۔(۱) فَعْلَلَةٌ زیادۃ آن تکرار لام ست چون اَلْجَلْبَبَةُ چادر پوشانیدن۔ تَصْرِیْفُهٗ جَلْبَبَ یُجَلْبِبُ الخ۔(۲) فَعْوَلَة زیادۃ آن بعد عین، چون اَلسَّرْوَلَةُ: شلوار پوشانیدن۔ تَصْرِیْفُهٗ: سَرْوَلَ یُسَرْوِلُ الخ۔(۳) فَیْعَلَةٌ بزیادۃ یا بعد فاء۔ چون اَلصَّیْطَرَةُ بر گماشته شدن۔ تَصْرِیْفُهٗ: صَیْطَرَ یُصَیْطِرُ الخ۔(۴) فَعْیَلَةٌ: بزیادۃ یاء بعد عین چون اَلشَّرْیَفَةُ: افزوئی برگ ھائے کشت بریدن۔ تَصْرِیْفُهٗ: شَرْیَفَ یُشَرْیِفُ الخ (۵) فَوْعَلَةٌ: بزیادۃ واؤ بعد فاء چون اَلْجَوْرَبَةُ پائتابہ پوشانیدن۔ تَصْرِیْفُهٗ: جَوْرَبَ یُجَوْرِبُ الخ (۶) فَعْنَلَةٌ: بزیادۃ نون بعد عین چون اَلْقَلْنَسَةُ، کلاہ پوشانیدن۔ تَصْرِیْفُهٗ: قَلْنَسَ یُقَلْنِسُ الخ (۷) فَعْلَاةٌ بزیادۃ یاء بعد لام چون اَلْقَلْسَاةُ کلاہ پوشیدن۔

﴿ترجمہ﴾: چوتھی فصل ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی کے بیان میں ہے، ثلاثی مزید ملحق یا تو ملحق برباعی مجرد ہوگا یا ملحق برباعی مزید پہلی (قسم) کے سات ابواب ہیں۔(۱): فَعْلَلَةٌ اس کی زیادتی لام کا تکرار ہے جیسے اَلْجَلْبَبَةُ چادر پہنانا۔ تَصْرِیْفُهٗ، جَلْبَبَ یُجَلْبِبُ الخ۔(۲): فَعْوَلَةٌ اس کی زیادتی عین کے بعد واؤ ہے جیسے اَلسَّرْوَلَةُ شلوار پہننا۔

تَصْرِیْفُہٗ، سَرْوَلَ یُسَرْوِلُ الخ۔(۳):فَیْعَلَۃٌ فاء کے بعد یاء کی زیادتی ہے جیسے اَلصَّیْطَرَۃُ مقرر ہونا ۔تَصْرِیْفُہٗ، صَیْطَرَیُصَیْطِرُ الخ۔(۴):فَعْیَلَۃٌ عین کے بعد یاء کی زیادتی کیساتھ جیسے اَلشَّرْیَفَۃُ کھیتی کے غیر ضروری پتے کا کاٹنا۔تَصْرِیْفُہٗ، شَرْیَفَ یُشَرْیِفُ الخ۔(۵):فَوْعَلَۃٌ فاء کے بعد واؤ کی زیادتی کیساتھ جیسے اَلْجَوْرَبَۃُ جراب پہنانا ۔تَصْرِیْفُہٗ، جَوْرَبَ یُجَوْرِبُ الخ۔(۶):فَعْنَلَۃٌ عین کے بعد نون کی زیادتی کیساتھ جیسے اَلْقَلْنَسَۃُ ٹوپی پہنانا۔تَصْرِیْفُہٗ: قَلْنَسَ یُقَلْنِسُ الخ۔

﴿تشریح﴾:

فصل چہارم ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی کے ابواب کے بیان میں ہے۔

☆ ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ملحق برباعی مجرد۔(۲) ملحق برباعی مزید فیہ۔

ملحق برباعی مجرد کے سات ابواب ہیں۔یعنی رباعی مجرد کے باب فَعْلَلَۃٌ کے ساتھ سات ابواب ملحق ہیں۔

(۱): فَعْلَلَۃٌ اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں لام کا تکرار ہوتا ہے جیسے اَلْجَلْبَبَۃُ چادر پہنانا۔اس کی ماضی جَلْبَبَ بروزن فَعْلَلَ ہے اس میں باء لام کلمہ ہے جو کہ مکرر ہے کیونکہ مادہ جَلَبَ ہے، رباعی مجرد کے ساتھ ملحق کرنے کے لئے اس میں ایک باء کا اضافہ کر دیا گیا، تو جَلْبَبَ ہو گیا۔

﴿سوال﴾: اس باب میں باب میں اور رباعی مجرد کے باب فَعْلَلَۃٌ میں کیا فرق ہے؟ وزن کے اعتبار سے تو دونوں ایک جیسے لگتے ہیں؟

﴿جواب﴾: دونوں میں فرق ہے، اس ملحق باب میں ایک لام زائد ہوتا ہے اور ایک اصلی ہوتا ہے (بعض کے نزدیک پہلا لام زائد ہوتا ہے، اور بعض کے نزدیک دوسرا لام زائد ہوتا ہے) اور اس میں حروف اصلیہ صرف تین ہوتے ہیں، کیونکہ یہ ثلاثی مزید فیہ کا باب ہے جس میں حروف اصلیہ صرف تین ہوتے ہیں، جبکہ رباعی مجرد کے باب فَعْلَلَۃٌ میں دونوں لام اصلی ہوتے ہیں تو حروف اصلیہ اس میں چار ہوتے ہیں۔

(۲): فَعْوَلَۃٌ اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں عین کلمہ کے بعد واؤ زائد ہوتی ہے جیسے اَلسَّرْوَلَۃُ شلوار پہننا۔

(۳): فَیْعَلَۃٌ اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں فاء کلمہ کے بعد یاء زائد ہوتی ہے جیسے اَلصَّیْطَرَۃُ نگران ہونا۔

(۴): فَعْیَلَۃٌ اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں عین کلمہ کے بعد یاء زائد ہوتی ہے جیسے اَلشَّرْیَفَۃُ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کو کاٹنا)۔

(۵): فَوْعَلَۃٌ اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں فاء کلمہ کے بعد واؤ زائد ہوتی ہے جیسے اَلْجَوْرَبَۃُ جراب پہنانا۔

(۶): فَعْنَلَۃٌ اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں عین کلمہ کے بعد نون زائد ہوتا ہے جیسے اَلْقَلْنَسَۃُ ٹوپی پہنانا۔

(۷): فَعْلَاۃٌ اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں لام کلمہ کے بعد یاء زائد ہوتی ہے جیسے اَلْقَلْسَاۃُ (ٹوپی پہنانا)۔

﴿سوال﴾: ان تمام ابواب میں تو صرف پہلا باب رباعی مجرد کا ہم وزن ہے جبکہ بقیہ کوئی بھی رباعی مجرد کا ہم وزن نہیں، کیونکہ رباعی مجرد کا باب فَعْلَلَ کے وزن پر ہے جبکہ ان میں سے کوئی تو فَعْوَلَ کے وزن پر ہے، کوئی فَيْعَلَ کے وزن پر ہے اور کوئی فَعْنَلَ کے وزن پر ہے حالانکہ ملحق باب کے لئے ملحق بہ کا ہم وزن ہونا ضروری ہے۔

﴿جواب﴾: الحاق میں وزنِ صوری معتبر ہوتا ہے نہ کہ وزنِ صرفی! اور ان سب کا وزنِ صوری فَعْلَلَ ہی ہے، لہٰذا یہ وزنِ صوری کے اعتبار سے یہ رباعی مجرد کے ہم وزن ہیں۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

باب ہفتم کی تعلیلات

﴿عبارت﴾: تَصْرِيْفُهٗ: قَلْسٰى يُقَلْسِيْ قَلْسَاةً فَهُوَ مُقَلْسٍ وَقُلْسِيَ يُقَلْسٰى قَلْسَاةً فَهُوَ مُقَلْسًى اَلْاَمْرُ مِنْهُ قَلْسِ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتُقَلْسِ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُقَلْسًى۔ اصل قَلْسٰى قَلْسَيَ بود، یامتحرک ماقبل مفتوح، یارا الف کردند هم چنیں قَلْسَاةً مصدر که قَلْسَيَةٌ بود و هم چنیں يُقَلْسٰى مضارع مجهول که اصل آں، يُقَلْسَيُ بود در مُقَلْسًى مفعول که اصل آں مُقَلْسَيٌ بود لیکن دراں الف بسبب اجتماع ساکنین باتنوین بیفتاد۔ يُقَلْسِيْ مضارع معروف که اصل آں يُقَلْسِيُ بود یارا ساکن کردند هم چنیں مُقَلْسٍ اسم فاعل که اصل آں مُقَلْسِيٌ بود لیکن یائے آں بعد سکون بسبب اجتماع ساکنین باتنوین بیفتاد۔

﴿ترجمہ﴾: تَصْرِيْفُهٗ: قَلْسٰى يُقَلْسِيْ الخ: قَلْسٰى کی اصل قَلْسَيَ تھی یا متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے بدل دیا، اسی طرح قَلْسَاةٌ مصدر اصل میں قَلْسَيَةٌ تھا اسی طرح يُقَلْسٰى مضارع مجہول کہ اس کی اصل يُقَلْسَيُ تھی اور مُقَلْسًى مفعول کہ اصل میں مُقَلْسَيٌ تھا مگر اس میں اجتماع ساکنین باتنوین کی وجہ سے الف گر گیا اور يُقَلْسِيْ مضارع معروف کہ اس کی اصل يُقَلْسِيُ تھی یا کو ساکن کر دیا گیا، اسی طرح مُقَلْسٍ اسم فاعل کہ اس کی اصل مُقَلْسِيٌ تھی لیکن اس کی یا سکون کے بعد اجتماع ساکنین باتنوین کی وجہ سے گر گئی۔

﴿تشریح﴾:

باب ہفتم کے اکثر صیغے قوانین کے جاری ہونے کی وجہ سے وہ اپنی شکل پر برقرار نہیں رہتے ،اس لئے مصنف علیہ الرحمۃ نے ان میں ہونے والی کا تعلیلات کی نشاندہی کی۔

کہ! قَلْسٰی :اصل میں قَلْسَوَ تھا واؤ چوتھی جگہ فتح کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے یا ہوگئی پھر یا متحرک ماقبل مفتوح بَاعَ والے قانون کے تحت یاء کو الف سے بدلا تو قَلْسٰی ہوگیا۔(باقی صیغوں کی اصل بھی واؤ کیساتھ نکالی جائے)۔

قَلْسَاةٌ: اصل میں قَلْسَيَةٌ تھا۔قَالَ،بَاعَ والے قانون کے تحت یاء کو الف سے بدلا تو قَلْسَاةٌ ہوگیا۔

يُقَلْسٰی : اصل میں يُقَلْسَيُ تھا۔قَالَ،بَاعَ والے قانون کے تحت یاء کو الف سے بدلا تو يُقَلْسٰی ہوگیا۔

مُقَلْسًّى: اصل میں مُقَلْسَيٌ تھا۔قَالَ،بَاعَ والے قانون کے تحت یاء کو الف سے بدلا پھر التقائے ساکنین ہوا پہلا ساکن مدہ ہے اس کو گرادیا مُقَلْسًّى ہوگیا۔

يُقَلْسِيْ: اصل میں يُقَلْسِيُ تھا۔یاء پر ضمہ ثقیل تھا اس کو گرادیا تو يُقَلْسِيْ ہوگیا۔

مُقَلْسٍ: اصل میں مُقَلْسِيٌ تھا یاء پر ضمہ ثقیل تھا اس کو گرادیا پھر التقائے ساکنین کی ہوا پہلا مدہ تھا اس کو گرادیا تو مُقَلْسٍ ہوگیا۔

﴿اعتراض﴾: مصنف علیہ الرحمۃ نے ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ کے ابواب میں علامت (علامتش) کا لفظ ذکر کیا تھا اور یہاں ملحقات کے ابواب میں زیادتی (بزیادۃ واؤ بعد) کا لفظ ذکر کیا ہے انداز کی اس تبدیلی کی کیا وجہ ہے؟

﴿جواب﴾: علامت کا لفظ ان حروف پر بولا جاتا ہے جو معانی مقصود حاصل کرنے کیلئے زائد کئے گئے ہوں (جیسے اِسْتِفْعَال میں سین اور تاء) جبکہ ملحقات میں حروف کی زیادتی! معانی حاصل کرنے کیلئے نہیں ہوتی بلکہ صرف وزن حاصل کرنے کیلئے ہوتی ہے اسلئے انداز بدلا......بجائے لفظ علامت کے لفظ زیادت بولا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

ملحق برباعی مزید فیہ کی تین اقسام

﴿عبارت﴾: **وملحق برباعی مزیدملحق بتفعلل ست یاملحق بافعنلال یا ملحق بافعلال اول راهشت باب ست۔(۱)تَفَعْلُلٌ بزیادةتاقبل فاوتکرارِلام چون تَجَلْبُبٌ چادرپوشیدن۔(۲)تَفَعْوُلٌ بزیادةتاقبل فاواؤمیانِ عین ولام۔چون تَسَرْوُلٌ شلوارپوشیدن۔(۳)تَفَيْعُلٌ بزیادةتاقبل فایابعدفاچون تَشَيْطُنٌ شیطان شدن۔(۴)تَفَوْعُلٌ بزیادةتاقبل فاواؤبعدفاچون تَجَوْرُبٌ۔پائتابه پوشیدن۔(۵)تَفَعْنُلٌ بزیادةتاقبل فاونون بعدعین چون تَقَلْنُسٌ، کلاه پوشیدن۔(۶)تَمَفْعُلٌ بزیادةتاومیم قبل فاچون تَمَسْكُنٌ مسکین شدن۔(۷)تَفَعْلُتٌ بزیادةتاقبل فاوتائے دیگربعدلام،چون تَعَفْرُتٌ،خبیث شدن۔(۸)تَفَعْلٍ بزیادةتاقبل فاء وياء بعدلام چون تَقَلْسٍ کلاه پوشیدن،صرف صغیرایں ابواب رابروزن صرف صغیرتَسَرْبُلٌ باید گردانید۔ودرباب آخرتَقَلْسٍ تعلیلات بقیاس قَلْسیٰ يُقَلْسِيْ باید کردوودرمصدرش ضمه لام رابکسره بدل کرده اعلال مُقَلْسٍ کرداه اند۔**

﴿ترجمہ﴾: ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مزید فیہ کی تین قسمیں ہیں،(۱) ملحق بہ تَفَعْلُلٌ یعنی تَسَرْبُلٌ (۲) ملحق بہ اِفْعِنْلَالٌ یعنی اِبْرِنْشَاقٌ (۳) ملحق بہ اِفْعِلَّالٌ یعنی اِقْشِعْرَارٌ......(۱) ملحق بہ تَفَعْلُلٌ اس کے آٹھ ابواب ہیں......پہلا باب تَفَعْلَلَ اس باب میں فاکلمہ سے پہلے تا زائد ہوتی ہے اور لام کلمہ تکرار کے ساتھ ہوتا ہے جیسے تَجَلْبُبٌ (چادر پہنا) دوسرا باب تَفَعْوُلٌ اس باب میں فاکلمہ سے پہلے تا اور عین اور لام کلمہ کے درمیان واؤ زائد ہوتی ہے جیسے تَسَرْوُلٌ (شلوار پہننا) تیسرا باب تَفَيْعُلٌ اس باب میں فاکلمہ سے پہلے تا اور فا اور عین کلمہ کے درمیان یا زائد ہوتی ہے جیسے تَشَيْطُنٌ (شیطان ہونا) چوتھا باب تَفَوْعُلٌ اس باب میں فا کلمہ سے پہلے ت اور فاکلمہ کے بعد واؤ زائد ہوتی ہے جیسے تَجَوْرُبٌ (جوراب پہننا) پانچواں باب تَفَعْنُلٌ اس باب میں فاکلمہ سے پہلے تا اور عین کلمہ کے بعد نون زائد ہوتی ہے جیسے تَقَلْنُسٌ (ٹوپی پہننا) چھٹا باب تَمَفْعُلٌ اس باب میں فاکلمہ سے پہلے تا اور میم زائد ہوتے ہیں جیسے تَمَسْكُنٌ (مسکین ہونا) ساتواں باب

تَفَعْلُۃٌ اس باب میں ایک تا فا کلمہ سے پہلے اور ایک تا لام کلمہ کے بعد زائد ہوتی ہے جیسے تَعَفْرُتٌ (خبیث ہونا) آٹھواں باب تَفَعْلٍ اس باب میں فا کلمہ سے پہلے تا اور لام کلمہ کے بعد یا زائد ہوتی ہے جیسے تَقَلْسٍ (ٹوپی پہننا) ان ابواب کی صرف صغیر تَسَرْبُلٌ کی صرف صغیر کی طرح کر لینی چاہیے اور آخری باب یعنی تَقَلْسِیٌ میں قَلْسٰی یُقَلْسِیْ کے طریقہ پر تعلیلات کر لینی چاہئیں اور اس کے مصدر میں عین کے ضمہ کو کسرہ سے بدل کر مُقَلْسٍ کی طرح تعلیل کی گئی ہے۔

﴿تشریح﴾:

ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مزید فیہ کی تین قسمیں ہیں۔

(1) ملحق بہ تَفَعْلُلٌ۔ (2) ملحق بہ اِفْعِنْلَالٌ۔ (3) ملحق بہ اِفْعِلَّالٌ۔

☆ ملحق بہ تَفَعْلُلٌ اس کے آٹھ ابواب ہیں۔

پہلا باب تَفَعْلُلٌ جیسے تَجَلْبُبٌ (چادر پہنا)۔

☆ اس باب فا کلمہ سے پہلے تا زائد ہوتی ہے اور لام کلمہ تکرار کے ساتھ ہوتا ہے۔

دوسرا باب تَفَعْوُلٌ جیسے تَسَرْوُلٌ (شلوار پہننا)۔

☆ اس باب میں فا کلمہ سے پہلے تا اور عین اور لام کلمہ کے درمیان واؤ زائد ہوتی ہے۔

تیسرا باب تَفَیْعُلٌ جیسے تَشَیْطُنٌ (شیطان ہونا)۔

☆ اس باب میں فا کلمہ سے پہلے تا اور فا اور عین کلمہ کے درمیان یا زائد ہوتی ہے۔

چوتھا باب تَفَوْعُلٌ جیسے تَجَوْرُبٌ (جوراب پہننا)۔

☆ اس باب میں فا کلمہ سے پہلے ت اور فا کلمہ کے بعد واؤ زائد ہوتی ہے۔

پانچواں باب تَفَعْنُلٌ جیسے تَقَلْنُسٌ (ٹوپی پہننا)۔

☆ اس باب میں فا کلمہ سے پہلے تا اور عین کلمہ کے بعد نون زائد ہوتی ہے۔

چھٹا باب تَمَفْعُلٌ جیسے تَمَسْکُنٌ (مسکین ہونا)۔

☆ اس باب میں فا کلمہ سے پہلے تا اور میم زائد ہوتے ہیں۔

ساتواں باب تَفَعْلُۃٌ جیسے تَعَفْرُتٌ (خبیث ہونا)۔

☆ اس باب میں ایک تا فا کلمہ سے پہلے اور ایک تا لام کلمہ کے بعد زائد ہوتی ہے۔

آٹھواں باب تَفَعْلٍ جیسے تَقَلْسٍ (ٹوپی پہننا)۔

☆ اس باب میں فا کلمہ سے پہلے تا اور لام کلمہ کے بعد یا زائد ہوتی ہے۔

تَقَلْسٍ مصدر اصل میں تَقَلْسُیٌ تھا لام کلمہ کے ضمہ کو یا کی مناسبت کی خاطر کسرہ تبدیل کر دیا تَقَلْسِیٌ ہو گیا پھر یا پر ضمہ ثقیل تھا یا کو ساکن کر دیا تَقَلْسِیْنٌ ہو گیا پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یا کو حذف کر دیا تو تَقَلْسٍ ہو گیا باقی صیغوں میں قَلْسیٰ یُقَلْسِی کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

ملحق بَاِفْعِنْلَالٌ کے دو باب

﴿عبارت﴾: ملحق باِفْعِنْلَالٌ را دو باب است (۱)اِفْعِنْلَالٌ بزیادۃ لام دوم ونون بعد عین وھمزہ وصل چوں اِقْعِنْسَاسٌ سینہ و گردن بر آوردہ خرامیدن (۲)اِفْعِنْلَاءٌ بزیادۃ یاء بعد لام ونون بعد عین وھمزہ وصل چوں اِسْلِنْقَاءٌ بر خفا خفتن، اِسْلَنْقٰی یَسْلَنْقِیْ اِسْلِنْقَاءً فَھُوَ مُسْلَنْقٍ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِسْلَنْقِ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تَسْلَنْقِ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مُسْلَنْقًی در مصدر ایں باب کہ اصلش اسلنقای بود یاء بسببِ وقوعِ آں در طرف بعد الف ھمزہ شد ودر صیغ تعلیل بقیاس باب قَلْسٰی باید کرد ملحق بَاِفْعِلَّال رایك باب است اِفْوِعْلَالٌ بزیادۃ واؤ بعد فاء وتکرار لام چوں اِکْوِھْدَادٌ کو شش کردن اِکْوَھَدَّ یَکْوَھِدُّ اِکْوِھْدَادًا فَھُوَ مُکْوَھِدٌّ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِکْوَھِدَّ اِکْوَھِدِّ اِکْوَ ھْدِدْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تَکْوَھِدَّ لَا تَکْوَھِدِّ لَا تَکْوَھْدِدْ، در جمیعِ صیغ این باب ادغام است تعلیل بو ضع صیغ اِقْشَعَرَّ بر زبان باید آورد۔

﴿ترجمہ﴾: ملحق بہ اِفْعِنْلَال یعنی اِبْرِنْشَاق اسکے دو باب ہیں......(۱) اِفْعِنْلَال اس باب میں لام دوم عین کلمہ کے بعد نون زائد ہوتا ہے اور شروع میں ہمزہ وصلی زائد ہوتا ہے جیسے اِقْعِنْسَاسٌ سینہ اور گردن نکال کر چلنا (۲)اِفْعِنْلَاءٌ اس باب میں لام کلمہ کے بعد یا اور عین کلمہ کے بعد نون زائد ہوتا ہے اور شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے جیسے اِسْلِنْقَاءٌ گدی پر سونا، اِسْلَنْقٰی یَسْلَنْقِیْ اِسْلِنْقَاءً الخ: اس باب کے مصدر میں جس کی اصل اِسْلِنْقَایٌ تھی یا الف کے بعد طرف میں واقع ہوئی اسے ہمزہ سے تبدیل کیا تو اِسْلِنْقَاءٌ ہو گیا اور باقی صیغوں میں قَلْسٰی یُقَلْسِیْ کی طرح تعلیل ہوتی ہے، ملحق بَاِفْعِلَّال یعنی اِقْشِعْرَارٌ اس کا ایک باب ہے، اِفْوِ

غْلَالٌ اس باب میں فا کلمہ کے بعد واؤ زائد ہوتی ہے اور لام کلمہ تکرار کے ساتھ آتا ہے جیسے اِکْـوِهْـدَادٌ کوشش کرنا، اس باب کے تمام صیغوں میں ادغام ہے تعلیل اِقْشَعَرَّ کے صیغوں کی طرز پر کر لینی چاہیے۔

﴿تشریح﴾:

ملحق بہ اِفْعِنْلَال یعنی اِبْرِنْشَاقٌ...... اسکے دو باب ہیں۔ یعنی رباعی مزید فیہ کے باب اِفْعِنْلَالٌ کے ساتھ دو باب ملحق ہیں۔

1: اِفْعِنْلَالٌ جیسے اِقْعِنْسَاسٌ (سینہ اور گردن نکال کر چلنا)

☆ اس باب میں شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے، اور عین کلمہ کے بعد نون زائد ہوتا ہے اور لام دوم زائد ہوتا ہے۔

اِقْعِنْسَاسٌ اور اِبْرِنْشَاقٌ میں فرق:

﴿سوال﴾: اس باب میں اور اس کے ملحق بہ یعنی رباعی مزید فیہ کے باب افعنلال یعنی ابرنشاق میں کیا فرق ہے؟ وزن کے اعتبار سے تو دونوں میں کوئی فرق نظر نہیں آتا، اس کی ماضی بھی اِفْـعَـنْـلَـلَ کے وزن پر ہے اسی طرح دونوں کا مضارع بھی یَفْعَنْلِلُ کے وزن پر آتا ہے تو ملحق اور ملحق بہ میں فرق تو نہ ہوا۔

﴿جواب﴾: فرق دونوں میں ہے کہ اس بابِ ملحق میں لام دوم زائد ہوتا ہے جیسے یہاں (اقعنساس میں) دوسرا سین زائد ہے اور حروفِ اصلی اس میں تین ہوتے ہیں، کیونکہ یہ ثلاثی مزید فیہ ہے ہے اور ثلاثی میں حروفِ اصلی تین ہوتے ہیں، جبکہ اس کے ملحق ابرنشاق میں دونوں لام اصلی ہوتے ہیں اور حروفِ اصلیہ اس میں چار ہوتے ہیں، کیونکہ ملحق بہ رباعی ہے اور رباعی میں حروفِ اصلیہ چار ہوتے ہیں فاء، عین، اور دو لام۔

2: اِفْعِنْلَاءٌ جیسے اِسْلِنْقَاءٌ (گدی پر سونا)

☆ اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور عین کلمہ کے بعد نون زائد ہوتا ہے اور لام کلمہ کے بعد یاء زائد ہوتی ہے۔

اِسْلِنْقَاءٌ مصدر اصل میں اِسْلِنْقَایٌ تھا...... یا الف کے بعد طرف میں واقع ہوئی اسے ہمزہ سے تبدیل کیا تو اِسْلِنْقَاءٌ ہوگیا اور باقی صیغوں میں قَلْسیٰ یُقَلْسِیْ کی طرح تعلیل ہوتی ہے۔

ملحق بہ اِفْعِلَّال یعنی اِقْشِعْرَارٌ اس کا صرف ایک باب ہے۔

1: اِفْوِعْلَالٌ جیسے اِکْوِهْدَادٌ کوشش کرنا)

☆ اس باب کے شروع میں ہمزہ وصلی زائد ہوتا ہے اور فا کلمہ کے بعد واؤ زائد ہوتی ہے اور لام کلمہ تکرار کے ساتھ آتا ہے۔

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس باب کے تمام صیغوں میں اِقْشَعَرَّ کی طرح ادغام ہوا ہے۔

تَمَفْعُلٌ کے ملحق اور غیر ملحق ہونے کا بیان

﴿عبارت﴾: فائده در کتبِ مطوله صرف ملحقات بسیار هم بر باعی مجرد وهم بر باعی مزید فیه شمر رده اند دریں رساله بر مشهور اکتفا کر دیم در بابِ تَمَفْعُلٌ خلجان کر ده اند که زیادة الحاق قبل فاء نمی آید جز تائے که بضرورة ادائے معنیٰ مطاوعت قبل فاء مے آید پس میم بر ائے الحاق نمی تواند شد بهمیں جهةصاحب منشعب گفته که ایں باب شاذ از قبیل غلط است میم را اصلی گمان کر ده تا برآں آوردند ومولانا عبد العلی صاحب در رساله هدایة الصرف تَمَفْعُل را از ملحقات بر آورده داخل رباعی مزید فیه کر ده اند وتحقیق ایں است که ملحق است وایں تقیید که زیادة الحاق قبل فاء نیاید بے جا است صاحب فصول اکبری اکثر صیغ را که دراں زیادة قبل فااست مثل نَرْجَسَ وغیر ه از ملحقات شمرده مناط الحاق بر یں است که مزید فیه بسببِ زیادة بر وزن رباعی گر دد ومعنیٰ جدید از قبیلِ خواص علاوه معانی ملحق به پیدا نه کند هر گا ه ایں مناط یا فته شد در ملحقِ بودن تَمَسْکَنَ شبه نیست ۔

﴿ترجمہ﴾ فائدہ :صرف کی بڑی کتابوں میں (ان مذکورہ ملحق ابواب کے علاوہ) بہت سے دوسرے ملحقات رباعی مجرد کے بھی اور رباعی مزید فیہ کے بھی صرفیوں نے شمار کئے ہیں ،اس رسالہ میں ہم نے مشہور ملحقات پر اکتفاء کیا ہے، باب تَمَفْعُل میں صرفیوں نے کھٹکا (اشکال) کیا ہے وہ یہ کہ الحاق کے لئے کوئی حرف فاء کلمہ سے پہلے زائد نہیں ہوتا سوائے تاء کے ،کہ تاء معنیٰ مطاوعت ادا کرنے کی ضرورت کی بناء پر فا کلمہ سے پہلے آجاتی ہے لہٰذا تَمَفْعُل کا میم الحاق کے لئے نہیں ہوسکتا ،کیونکہ یہ فاء کلمہ سے پہلے ہے ،اسی وجہ سے صاحبِ منشعب علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ یہ باب شاذ اور غلط قبیل سے ہے اس کے میم کو اصلی سمجھ کر تاء اس پر لے آئے یعنی اس سے پہلے ،اور مولانا عبد العلی صاحب نے رسالہ ہدایۃ الصرف میں اس باب تَمَفْعُل کو ملحقات سے نکال کر رباعی مزید فیہ میں داخل کر دیا ہے لیکن تحقیق یہ ہے کہ بابِ تَمَفْعُل ملحق ہے اور یہ قید لگانا

کہ الحاق کے لئے کسی حرف کی زیادتی فاء کلمہ سے پہلے نہیں ہوتی بیجا اور غلط ہے، صاحب فصول اکبری علیہ الرحمۃ نے بہت سے ایسے صیغوں کو! کہ جن میں زیادتی فاء کلمہ سے پہلے ہے جیسے نَوْجَسَ وغیرہ ان کو ملحقات میں شمار کیا ہے، اور الحاق کا دارومدار اس بات پر ہے کہ ثلاثی مزید فیہ کسی حرف کی زیادتی کی وجہ سے رباعی کے وزن پر ہو جائے اور ملحق بہ باب کے معانی کے علاوہ کوئی نئے معانی خاصیات کے قبیلہ سے اس میں پیدا نہ ہوں، جب اس باب میں یہ مدار پایا گیا، یعنی دونوں شرطیں موجود ہیں تو اب تَمَسْكَنَ کے ملحق ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

﴿تشریح﴾:

فائدہ در کتب مطولہ الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ دو باتیں بیان کرنی ہیں۔

1: رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کے ملحقات اور بھی بہت سے ہیں، جو علم صرف کی بڑی بڑی کتابوں میں مذکور ہیں، مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہم نے جو رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کے کل اٹھارہ ملحق ابواب ذکر کئے ہیں یہ زیادہ مشہور ہیں، اس لئے یہاں ان پر اکتفاء کیا گیا ہے ان کے علاوہ بقیہ ملحقات غیر مشہور ہیں اس بناء پر ان کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

2: دوسری بات باب تَمَفْعُلْ کے ملحق اور غیر ملحق ہونے کے متعلق ہے......جس کا خلاصہ یہ ہے کہ باب تَمَفْعُل کے ملحق اور غیر ملحق ہونے میں صرفیوں کا اختلاف ہے، مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک چونکہ باب تَمَفْعُل ملحق ابواب میں سے ہے یعنی رباعی مزید فیہ کے باب تَفَعْلُلْ کے ساتھ ملحق ہے اور اسکے 8 ملحقات میں سے ایک ہے، جبکہ اکثر صرفی حضرات اس باب کو ملحق نہیں مانتے، تو مصنف علیہ الرحمۃ نے پہلے مخالف صرفیوں کے مسلک اور ان کی دلیل ذکر کی ہے اس کے بعد ان کی دلیل کا جواب دے کر ان کے مسلک کی تردید کی ہے پھر اپنے مذہب کے صحیح اور راجح ہونے پر دو دلیلیں پیش کی ہیں۔

❁ جو صرفی حضرات! باب تَمَفْعُل کو ملحق نہیں مانتے ان کی دلیل یہ ہے کہ الحاق کے لئے فاء کلمہ سے پہلے کوئی حرف زائد نہیں ہوتا، بلکہ فاء، یا عین یا لام کلمہ کے بعد زائد ہوتا ہے، سوائے تاء کے کہ وہ بوجہ مجبوری فاء کلمہ سے پہلے زائد ہوتی ہے اور یہ تاء درحقیقت الحاق کے لئے زائد نہیں ہوتی بلکہ یہ اصل میں معنیٰ مطاوعت ادا کرنے کے لئے زائد ہوتی ہے۔

مُطَاوَعَت کا لغوی واصطلاحی معنیٰ:

مُطَاوَعَت کا لغوی معنیٰ اطاعت کرنا......اور اصطلاحی معنیٰ یہ ہے کہ ایک فعل کے بعد دوسرے فعل کو اس غرض سے ذکر کرنا تا کہ وہ اس بات پر دلالت کرے کہ فعل اول کے مفعول نے فاعل کے اثر یعنی فعل کو قبول کر لیا ہے۔ جیسے

قَلْنَسْتُ زَیْدًا فَتَقَلْنَسَ (کہ میں نے زید کو ٹوپی پہنائی تو اس نے ٹوپی کو پہن لیا) اس مثال میں متکلم فاعل ہے اور زید! فعل اول کا مفعول ہے، اور پہلے فعل کے فاعل کا اثر یہاں ٹوپی پہنانا ہے تو فعل ثانی یعنی تَقَلْنَسَ یہ بتلا رہا ہے کہ فعل اول کے مفعول نے فاعل کے اثر یعنی فعل کو قبول کر لیا ہے یعنی ٹوپی پہن لی ہے۔

بعض صرفیوں کا نظریہ:

◈ الغرض! بعض صرفی حضرات یہ کہتے ہیں کہ فاء کلمہ سے پہلے تاء کے علاوہ اور کوئی حرف الحاق کے لئے زائد نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ کہ رباعی مزید فیہ کے باب تَفَعْلُلٌ کے بقیہ جتنے بھی ملحقات ہیں ان سب میں فاء کلمہ سے پہلے تاء کے علاوہ اور کوئی حرف نہیں بڑھایا گیا، جو بھی حرف الحاق کے لئے بڑھایا گیا ہے تو وہ فاء کلمہ کے بعد یا عین کلمہ کے بعد یا لام کلمہ کے بعد بڑھایا گیا ہے......صرف باب تَمَفْعُل یعنی تَمَسْكُن میں ایسا ہے کہ اس میں فاء کلمہ سے پہلے تاء کے علاوہ میم کو بھی الحاق کے لئے بڑھایا گیا ہے......جبکہ اصول یہ ہے کہ الحاق کے لیئن فاء کلمہ سے پہلے تاء کے علاوہ اور کوئی حرف زائد نہیں ہو سکتا۔ پس اس سے یہ معلوم ہوا باب تَمَفْعُل ملحق نہیں ہے اور اس میں میم الحاق کے لئے نہیں ہے۔

◈ پھر جو صرفی حضرات اس کو ملحق نہیں مانتے ان میں سے بعض تو اس باب کو شاذ اور غلط قرار دیتے ہیں، جیسا کہ صاحبِ منشعب علیہ الرحمۃ نے اس کو شاذ اور غلط قرار دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے یہ سمجھا کہ تَمَسْكُن میں میم اصلی ہے یعنی فاء کلمہ ہے تو اپنی اس غلط فہمی کی بناء پر اس میم سے پہلے تاء کا اضافہ کر کے تَمَسْكُن بنا دیا۔ کہ فاء کلمہ سے پہلے تو ویسے عموماً تا زائد ہوتی ہے حالانکہ میم کو اصلی سمجھنا ان کی غلطی ہے کیونکہ یہ میم زائدہ ہے اصلی نہیں ہے، مادہ سَكَنَ ہے مَسْكَنَ نہیں۔

صاحبِ منشعبؒ کا نظریہ:

☆ پس صاحب منشعب کے نزدیک تو یہ باب سرے سے ہی غلط ہے اور اس باب سے استعمال ہونے والا ہر لفظ اصل لغت کے اعتبار سے مہمل اور بے معنیٰ ہے فصحاء کے کلام میں اس باب کا کوئی لفظ مستعمل نہیں ہے یعنی تا، میم، سین، کاف اور نون سے جو بھی لفظ مرکب ہو وہ شاذ، غلط اور غیر فصیح ہے۔

☆ مولانا عبد العلی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک یہ باب نہ تو ملحق ہے جیسا کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا اور نہ یہ غلط ہے جیسا کہ صاحبِ منشعب علیہ الرحمۃ نے فرمایا بلکہ یہ رباعی مزید فیہ کا بابِ تَفَعْلُل ہے میم اس میں اصلی ہے یعنی فاء کلمہ ہے اور اس کا مادہ مَسْكَنَ ہے، اور تَمَسْكَنَ بروزن تَفَعْلَلَ ہے اس کا وزن تَمَفْعَلَ نہیں ہے یعنی اس میں نہ تو میم زائد ہے اور نہ ہی الحاق کے لئے ہے، بلکہ اصلی ہے اور یہ کوئی مستقل الگ باب نہیں ہے بلکہ تَسَرْبَلَ، تَدَحْرَجَ وغیرہ الفاظ کی طرح یہ بھی تَفَعْلَلَ سے استعمال ہونے والا ایک لفظ ہے۔

مصنف علیہ الرحمۃ کا موقف:

وتحقیق ایں است الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ اپنا مذہب بیان کرنا ہے ۔کہ تحقیقی بات یہ ہے کہ باب تَمَفْعُل ملحق ہے اور میم اس میں الحاق کی غرض سے زائد ہے اصلی نہیں ہے۔

تَمَفْعُل کو ملحق نہ ماننے والوں کی دلیل کا جواب

وایں تقیید کہ زیادت الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ باب تَمَفْعُل کو ملحق نہ ماننے والوں کی دلیل کا جواب دینا ہے کہ صرفیوں کا یہ کہنا درست نہیں ،کہ الحاق کے لئے فاء کلمہ سے پہلے کوئی حرف زائد نہیں ہوسکتا ،اور یہ بات اس لئے صحیح نہیں کہ علم صرف کی معتبر کتابوں میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ جن میں فاء کلمہ سے پہلے الحاق کی غرض سے زیادتی پائی جاتی ہے ،چنانچہ صاحب فصول اکبری علیہ الرحمۃ نے بہت سے ایسے صیغوں کو ملحقات میں شمار کیا ہے کہ جن میں فاء کلمہ سے پہلے زیادتی پائی گئی ،جیسے نَرْجَسَ بروزن نَفْعَلَ یہ دَحْرَجَ کے ساتھ ملحق ہے اس میں راء فاکلمہ ہے اور اس سے پہلے الحاق کے لئے نون کو زائد کیا گیا ہے......اسی طرح مَرْحَبَ بروزن مَفْعَلَ ہے کہ اس میں بھی فاء کلمہ راء ہے ،جس سے پہلے میم کو الحاق کے لئے زائد کیا گیا ہے ......پس ثابت ہوا کہ فاء کلمہ سے پہلے الحاق کے لئے کوئی بھی حرف زائد کیا جا سکتا ہے۔

ملحق ہونے کے لئے دو شرطیں

مناط الحاق بریں الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ اپنے مذہب کے اثبات پر دلیل پیش کرنی ہے کہ کسی کلمہ کے ملحق ہونے کے لئے دو شرطیں ہیں۔

1: ثلاثی مزید فیہ کسی حرف کی زیادتی کی وجہ سے رباعی کے وزن پر ہو جائے۔

2: ثلاثی مزید فیہ جس باب کے ساتھ ملحق ہے اس میں اس ملحق بہ باب کے خواص اور معانی کے علاوہ کوئی نئے معانی موجود نہ ہوں...... یعنی کوئی نیا معنیٰ ملحق میں ایسا نہ ہو جو ملحق بہ میں موجود نہیں ہے......بلکہ ملحق اور ملحق بہ باہم خاصیات میں متحد ہوں۔

☆ الغرض! لب لباب یہ ہے کہ ملحق باب کے لئے ملحق بہ کا ہم وزن ہونا ضروری ہے......اس کے ساتھ ملحق اور ملحق بہ دونوں کا خواص میں متحد ہونا بھی ضروری ہے...... جب یہ دونوں شرطیں پائی جائینگی ،تو بلاشبہ وہ باب ملحق ہوگا خواہ اس میں الحاق کے لئے زیادتی فاء کلمہ سے پہلے ہو یا فاء کلمہ کے بعد ہو۔

✿ تَمَسْکُن میں یہ دنوں شرطیں پائی جاتی ہیں ،اس طرح کہ اس کا مادہ سَکَنَ ہے ،تاء ،اور میم کی زیادتی کی وجہ سے یہ رباعی مزید فیہ یعنی تَسَرْبُل کے وزن پر ہو گیا ،اب یہ ایسا ثلاثی مزید فیہ ہے جو تاء اور میم کے زائد ہونے کی وجہ

سے یہ رباعی کا ہم وزن ہو گیا ہے۔پس پہلی شرط پائی گئی۔اور دوسری شرط اس طرح پائی جاتی ہے کہ اس میں اس کے ملحق بہ یعنی باب تَسَرْبُل کی خاصیات کے علاوہ کوئی نئی خاصیت نہیں پائی جاتی ......پس جب الحاق کی دونوں شرطیں پائی گئیں،تو تَمَسْکُن کے ملحق ہونے میں کوئی شک وشبہ نہ رہا۔پس یہ میم اصلی نہیں بلکہ الحاق کے لئے زائد ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

مسکین کا التزامی معنیٰ

﴿عبارت﴾: مسکین بر وزن مفعیل است نه فعلیل وقاعده معینه محققان صرف که برائے زیادت حرف مناسبة مزید فیه با ماده بد لالتے از دلالات ثلاثه یعنی مطابقی ،تضمنی ،التزامی ،اك فی است مقتضی زیادة میم است درتمسکن ومسکین پس عد مو لانا عبد العلی آن ازباب تسربل با صالة میم صحیح نیست فائده صاحب شافیه تفعل وتفاعل را ازملحقات شمرده جمیع محققین تخطئة اونمودهٔ اند بهمیں جهة که هر چند تفعل وتفاعل بر وزن رباعی گر دیده لیکن دریں هر دوباب خواص ومعانی زائد است نسبة به ملحق به پس مناطِ الحاق نمی یا فته نمی شود۔

﴿ترجمہ﴾: مِسْكِيْنٌ کی مثل الفاظ مِفْعِيْلٌ کے وزن پر ہیں،نہ کہ فِعْلِيْلٌ کے وزن پر،اور محققین صرف کا قاعدہ معینہ ہے کہ حرف زائد کرنے کے لئے مزید فیہ کی مادہ کے ساتھ مناسبت اتنی ہی کافی ہے کہ مادہ پر تین دلالتوں یعنی مطابقی،تضمنی اور التزامی میں سے کوئی دلالت ہو سکے،یہ بھی تَمَسْكُن اور مِسْكِيْنٌ میں میم کی زیادتی کو مقتضی ہے لہٰذا مولانا عبد العلی رحمۃ اللہ علیہ اس کو اصالۃ میم کے ساتھ باب تَسَرْبُل سے شمار کرنا صحیح نہیں،فائدہ صاحب شافیہ نے تفعل اور تفاعل کو ملحقات سے شمار کیا ہے تمام محققین نے اس کا تخطئہ کیا ہے اس وجہ سے کہ اگر چہ تفعل اور تفاعل کو رباعی کے وزن پر کیا ہے لیکن ان دونوں ابواب میں ملحق بہ کی بنسبت خواص اور زائد معانی ہیں پس الحاق کا مدار نہ پایا گیا۔

﴿تشریح﴾:

وچوں مسکین الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ماقبل پر تفریع قائم کرنا ہے کہ مِسْکِیْنٌ بِمِفْعِیْلٌ کے وزن پر ہے فِعْلِیْلٌ کے وزن پر نہیں ہے یعنی اس کے حروف اصلیہ سین، کاف، نون ہیں میم اور یاء زائد ہیں۔

مصنفؒ کی اپنے مذہب پر دوسری دلیل:

وقاعده معینه محققاں الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ اپنے مذہب پر دوسری دلیل دینا ہے۔ کہ محققین صرف یعنی علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ وغیرہ یہ قاعدہ بیان کیا ہے کہ کسی حرف کو زائد ماننے کے لئے مزید فیہ یعنی ملحق کی اپنے مادہ کے ساتھ تین دلالتوں یعنی دلالت مطابقی، دلالت تضمنی، اور دلالت التزامی میں سے کسی ایک دلالت کے ساتھ مناسبت کا پایا جانا کافی ہے......اس قاعدہ کا تقاضا یہ ہے کہ تَمَسْکُنٌ اور مِسْکِیْنٌ میں میم زائد ہے اور اس کا اصلی مادہ سکون ہے کیونکہ تَمَسْکُنٌ اور مِسْکِیْنٌ التزاماً سکون پر دلالت کرتے ہیں، وہ اس طرح کہ سکون کا معنیٰ ہے عدم حرکت، اور تَمَسْکُنٌ اور مِسْکِیْنٌ میں بھی عدم حرکت پائی جاتی ہے اس لئے کہ مِسْکِیْنٌ آدمی اسباب کی قلت کی وجہ سے زیادہ حرکت نہیں کرسکتا، بخلاف رئیس آدمی کے کہ وہ اسباب کی کثرت کی وجہ سے مختلف شہروں کا سفر کرسکتا ہے تو جب تَمَسْکُنٌ اور مِسْکِیْنٌ التزاماً سکون پر دلالت کرتے ہیں، تو معلوم ہوا اس کا اصلی مادہ سکون ہے اور میم زائد ہے پس مولانا عبد العلی علیہ الرحمۃ کا میم کو اصلی سمجھ کر اس کو تَسَرْبُلٌ میں شمار کرنا صحیح نہیں۔

علامہ ابن حاجبؒ کا رد:

فائده صاحبِ شافیه الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ صاحب شافیہ! علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ نے تَفَعُّل اور تَفَاعُل کو ملحقات میں شمار کیا ہے جبکہ علم صرف کے تمام محققین نے ان کی اس بات غلط قرار دیا ہے، کیونکہ ملحق کے لئے جن دو شرطوں کا ہونا ضروری ہے ان میں سے پہلی شرط تو ان میں پائی جاتی ہے کہ یہ تَفَعُّل اور تَفَاعُل حرف کی زیادتی کی وجہ سے رباعی یعنی تَسَرْبُل کے وزن پر چلے گئے ہیں، لیکن ان میں دوسری شرط نہیں پائی جاتی، یعنی ان میں تَسَرْبُلٌ کی خاصیات کے علاوہ اور خاصیات بھی پائی جاتی ہیں کیونکہ تَسَرْبُلٌ کی تین خاصیات ہیں......اور تَفَعُّلٌ کی 16 خاصیات ہیں، اور تَفَاعُلٌ کی 6 خاصیات ہیں، لہٰذا ان میں الحاق کا دارومدار کامل طور پر نہ پایا گیا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

قاعدہ برائے مصادر

﴿عبارت﴾: فائدہ: حضرت استاذی مولوی سیدمحمدصاحب بریلوی غُفِرَلَہٗ برائے ضبط حرکات مصادرغیرثلاثی مجردقاعدہ تقریرفرمودہ اندافادۃنوشتہ می شود۔قاعدہ: ہرمصدرغیرثلاثی مجردکہ درآخرش تاباشدوفا مفتوح بود، مابعدساکن اوّلش مفتوح باشدچون مُفَاعَلَۃٌوَفَعْلَلَۃٌوملحقات آں وہرمصدرمذکورکہ تاقبل فاآں باشدوفامفتوح بودمابعدساکن اوّلش مضموم باشدچون تَقَابُلٌ وَتَقَبُّلٌ وَتَسَرْبُلٌ وملحقات آں واگرفاساکن بودمابعدآں مکسورباشدچون تَصْرِیْفٌ وہرمصدرکہ ہمزہ وصل درابتداداشتہ باشد۔مابعدساکن اوّلش مکسورباشدچون اِجْتِنَابٌ وَاِسْتِنْصَارٌوغیرہٗ آں جزاِفَّعُّلٌ واِفَّاعُلٌ کہ ازفروع تَفَعُّلٌ وَتَفَاعُلٌ انداصلی ازابواب ہمزہ وصل نیستندہرمصدرکہ ہمزہ قطعی اوّلش باشدمابعدساکن اوّلش بودچون اِفْعَالٌ دریں قاعدہ وجہ ضبط حرکۃبعدِساکن اول بالخصوص این است کہ خطادرتلفظ بہمیں حرف بیشترازمردم واقع می شود۔اکثرمناسبۃودیگرمصادرمُفَاعَلَۃرابکسرِعین وَاِجْتِنَابٌ رابفتح تابرزبان می آرند۔

﴿ترجمہ﴾: فائدہ: حضرت استاذی مولوی سید محمد صاحب بریلوی غُفِرَلَہٗ نے مصادر غیر ثلاثی مجرد کی حرکات ضبط کرنے کیلئے قاعدہ بیان فرمایا ہے افادۃً لکھا جاتا ہے۔قاعدہ: ہر وہ مصدر غیر ثلاثی مجرد جس کی فا مفتوح اور آخر میں تاء ہو اس کا مابعد ساکن اول مفتوح ہوتا ہے جیسے مُفَاعَلَۃٌ اور فَعْلَلَۃٌ اور اس کے ملحقات اور ہر مصدر مذکور کہ جس کی فاء سے پہلے تا ہوا اور فاء مفتوح ہو اس کا ما بعد ساکن اول مضموم ہوتا ہے جیسے تَقَابُلٌ، تَقَبُّلٌ، تَسَرْبُلٌ اور اس کے ملحقات اور اگر فاء ساکن ہو تو اس کا مابعد مکسور ہوتا ہے جیسے تَصْرِیْفٌ ہر وہ مصدر کہ جس کی ابتداء میں ہمزہ وصلی ہو اس کا مابعد ساکن اول مکسور ہوتا ہے جیسے اِجْتِنَابٌ، اِسْتِنْصَارٌ اور اس کے علاوہ ماسوائے اِفَّعُّلٌ اور اِفَّاعُلٌ کے کہ وہ تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کی فروع میں سے ہیں باعتبار اصل کے

ہمزہ وصلی کے ابواب میں سے نہیں ہیں ہر وہ مصدر کہ جس کے شروع میں ہمزہ قطعی ہو اس کا مابعد ساکن اول مفتوح ہوتا ہے جیسے اِفْعَالٌ سا قاعدہ میں مابعد ساکن اول کی حرکت بالخصوص بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اکثر لوگوں سے ایسے حروف کے تلفظ میں خطاء واقع ہوتی ہے اکثر مُنَاسَبَةٌ اور مُفَاعَلَةٌ کے دیگر مصادر کو عین کے کسرہ کیساتھ اور اِجْتِنَابٌ کو تا کے فتحہ کیساتھ زبان پر جاری کرتے ہیں۔

﴿تشریح﴾:

فائدہ: حضرت استاذی الخ: مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میرے استاذ گرامی سید محمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے غیر ثلاثی مجرد کے مصادر کی حرکات کو ضبط کرنے کا ایک قاعدہ مقرر کیا ہے، میں وہ قاعدہ طلباء کے نفع کیلئے یہاں لکھتا ہوں۔ اور جہاں تک ثلاثی مجرد کے مصادر کا تعلق ہے تو اس کے اوزان متعین نہیں، بلکہ کثیر ہیں اس لئے وہ کسی قاعدے کے تحت منضبط نہیں ہوتے۔

قاعدہ ہر مصدر غیر ثلاثی الخ: اس قاعدہ کے پانچ اجزاء ہیں۔

1 غیر ثلاثی مجرد کا ہر وہ مصدر جس کے آخر میں تا ہو اور اس مصدر کا فاء کلمہ مفتوح ہو تو اس میں اول ساکن کا مابعد مفتوح ہوگا جیسے مُفَاعَلَة، فَعْلَلَةٌ اور فَعْلَلَةٌ کے سات ملحقات۔

2: غیر ثلاثی مجرد کا ہر وہ مصدر جس میں فاء کلمہ سے پہلے تاء ہو اور فاء کلمہ مفتوح ہو تو اس میں اول ساکن کا مابعد مضموم ہوگا جیسے تَفَاعُلٌ، تَفَعُّلٌ، تَسَرْبُلٌ اور تَسَرْبُلٌ کے آٹھ ملحقات۔

3: غیر ثلاثی مجرد کا ہر وہ مصدر جس میں فاء کلمہ سے پہلے تاء ہو اور فاء کلمہ ساکن ہو تو فاء کلمہ کا مابعد مکسور ہوگا جیسے تَصْرِيْفٌ۔

4: غیر ثلاثی مجرد کا ہر وہ مصدر جس کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو اس میں ساکن کا مابعد مکسور ہوگا۔ جیسے اِجْتِنَابٌ۔

جزء افعل او افاعل الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک سوال مقدر کا جواب دینا ہے۔

﴿سوال﴾: اِفَّعُّلٌ اور اِفَّاعُلٌ کے شروع میں ہمزہ وصلی ہے......لیکن پہلے کا مابعد مکسور نہیں...... بلکہ مفتوح ہے اسکی کیا وجہ ہے؟

﴿جواب﴾: اِفَّعُّلٌ اور اِفَّاعُلٌ مستقل طور پر باہمزہ وصل کے باب نہیں......تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُل میں جوازی قاعدہ جاری کر کے......اِفَّعُّلٌ اور اِفَّاعُلٌ بنائے گئے لہٰذا ان میں قاعدہ مذکورہ جاری نہ ہوگا۔

5: غیر ثلاثی مجرد کا ہر وہ مصدر جس کے شروع میں ہمزہ قطعی ہو اس میں اول ساکن مابعد مفتوح ہوگا جیسے اِفْعَالٌ۔

دریں قاعدہ الخ: ایک سوال کا جواب ہے۔

﴿سوال﴾: سید محمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے قاعدے کے پانچوں اجزاء میں صرف اول ساکن کے مابعد

حرکت کو ضبط کیا ہے اس کے علاوہ کسی حرف مثلاً فاء، عین یا لام کلمہ کی حرکت کو ضبط نہیں کیا تو خصوصی طور پر اول ساکن کے مابعد حرف کی حرکت کو ضبط کرنے کی کیا وجہ ہے؟

﴿جواب﴾: اول ساکن کے مابعد حرف کی حرکت کو خصوصی طور پر ضبط کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس حرف کے تلفظ میں اکثر لوگ غلطی کرتے ہیں عوام سے کیا شکایت خواص علماء جو دن رات عربی پڑھنے پڑھانے میں مصروف رہتے ہیں وہ بھی اس غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں جیسے اِفْتِعَالٌ کے وزن پر اِجْتِنَابٌ، اِقْتِدَارٌ، اِحْتِسَابٌ وغیرہ کو تاء کے فتحہ کیساتھ اِجْتَنَابٌ، اِقْتَدَارٌ، اِحْتَسَابٌ پڑھتے ہیں اور مُفَاعَلَۃ کے وزن پر مُطَالَعَۃ، مُنَاظَرَۃ، مُنَاسَبَۃ وغیرہ الفاظ کو عین کلمہ کے کسرہ کیساتھ مُطَالِعَۃ، مُنَاظِرَۃ، مُنَاسِبَۃ پڑھتے ہیں، حالانکہ یہ ایک فحش غلطی ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

مضارع معلوم کے عین کلمہ کی حرکت ضبط کرنے کا قاعدہ

﴿عبارت﴾: قاعدہ: برائے ضبط حرکۂ عین مضارع معلوم در ابواب غیر ثلاثی مجرد۔ اگر در ماضی تا قبل فا باشد۔ عین مضارع مفتوح خواھد بُود، وَاِلَّا مکسور و در رباعی و ملحقات کل آں لام اول و ھر حرفے کہ بجائے آں باشد حکم عین دارد در تَفَعُّلٌ وَتَفَاعُلٌ وَتَفَعْلُلٌ و در ملحقاتش ماقبل تا آخر در مضارع معلوم مفتوح باشد و در جملہ ابواب دیگر مکسور۔

﴿ترجمہ﴾: غیر ثلاثی مجرد کے ابواب میں مضارع معلوم کی عین کلمہ کی حرکت ضبط کرنے کے بارے میں قاعدہ: اگر ماضی میں فا سے پہلے تا ہو تو مضارع کی عین مفتوح ہوگی ورنہ مکسور، رباعی اور اس کے سارے ملحقات میں پہلا لام اور ہر وہ حرف جو کہ اس کی جگہ ہو عین کا حکم رکھتا ہے اور تَفَاعُلٌ، تَفَعُّلٌ اور تَفَعْلُلٌ میں اور اس کے ملحقات میں مضارع معلوم میں آخر کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے اور دیگر تمام ابواب میں مکسور ہوتا ہے۔

﴿تشریح﴾:

قاعدہ برائے ضبط حرکت الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ غیر ثلاثی مجرد کے ابواب میں مضارع معلوم کے عین کلمہ کی حرکت ضبط کرنے کا قاعدہ بیان کرنا ہے۔

قاعدہ: غیر ثلاثی مجرد کے ابواب کی ماضی میں اگر فاء کلمہ سے پہلے تا ہو تو مضارع معروف کا عین کلمہ مفتوح ہوگا جیسے

تَقَبَّلَ سے یَتَقَبَّلُ ،تَقَابَلَ سے یَتَقَابَلُ اور اگر ماضی میں فاء کلمہ سے پہلے تانہ ہوتو مضارع معلوم میں عین کلمہ مکسور ہوگا جیسے قَابَلَ سے یُقَابِلُ اور صَرَّفَ سے یُصَرِّفُ

﴿سوال﴾: تَسَرْبُلُ اور اسکے ملحقات کی ماضی میں فاء کلمہ سے پہلے تا ہے اسکے باوجود مضارع کا عین کلمہ مفتوح نہیں ہوتا بلکہ ساکن ہوتا ہے جیسے تَسَرْبَلَ اسکی کیا وجہ ہے؟

﴿جواب﴾: رباعی مجرد اور مزید فیہ اور انکے ملحقات میں لام اول عین کلمہ کے حکم میں ہوتا ہے اور تَسَرْبُلُ وغیرہ کے مضارع میں لام اول یعنی آخر کا ماقبل مفتوح ہی ہے لہٰذا ہمارے بیان کردہ قاعدے پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا بالفاظ دیگر عین کلمہ سے مراد آخر کا ماقبل ہے۔

پس در تفعل الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ مذکورہ قاعدہ پر ایک تفریع قائم کرنی ہے کہ بابِ تفعل، تفاعل اور تفعلل اور تفعلل کے آٹھ ملحقات میں مضارع معلوم کے آخر کا ماقبل مفتوح ہوگا کیونکہ ان ماضی میں فاء کلمہ سے پہلے تاء ہے اور ان کے علاوہ بقیہ تمام ابواب میں مضارع معلوم کے آخر کا ماقبل مکسور ہوگا کیونکہ ان کی ماضی میں فاء کلمہ سے پہلے تاء نہیں۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

تیسرا باب:

مہموز، معتل اور مضاعف کا بیان

﴿عبارت﴾: تیسرا باب صرف مهموز و معتل ومضاعف مشتمل بر سه فصل ،چو.ن ازسر د ابواب فارغ شدیم حالاً بقواعد تخفیف و اعلال وادغام می پر دازیم تغییر همزه را تخفیف گو یند وتغییر حرفِ علت را اعلال ورآوردن یك حرف را در دیگرے ومشدد نمودن را ادغام

﴿ترجمہ﴾: تیسرا باب معتل اور مضاعف کی گردان کے بیان میں ہے اور یہ تین فصلوں پر مشتمل ہے، جب ہم ابواب کے بیان سے فارغ ہو گئے اب تخفیف، اعلال اور ادغام کے قواعد میں مشغول ہوتے ہیں، ہمزہ کی تبدیلی کو تخفیف کہتے ہیں، حرف علت کی تبدیلی کی اعلال اور ایک حرف کو دوسرے حرف میں داخل کرنے اور مشدد کرنے کو ادغام کہتے ہیں۔

﴿تشریح﴾:

چو ں از سرد ابواب الخ :سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ماقبل کے ساتھ ربط قائم کرنا ہے کہ جب ہم ابواب کے بیان سے فارغ ہو گئے، تو اب ہم تخفیف، اعلال اور ادغام کے قواعد کو بیان کرنا شروع کر رہے ہیں۔

تغییر همزه را تخفیف الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ چند اصطلاحات بیان کرنی ہیں۔

تخفیف: ہمزہ میں جو تبدیلی ہو اسے تخفیف کہتے ہیں۔

اعلال: حرف علت میں ہونے والی تبدیلی کو اعلال، تعلیل اور تحویل کہا جاتا ہے۔

ادغام: ایک حرف دوسرے حرف میں ملا کر مشدد کر دینا ادغام کہلاتا ہے

مہموز کے قواعد

﴿عبارت﴾: در مهموز مشتمل بر دو قسم ،قسم اول در قواعد تخفیف و همزه ،قاعده(1)همزه منفرده ساکنه،وفق حرکةماقبل خودشود جوازاًیعنی بعدفتحه

الف وبعد ضمہ واؤ وبعد کسرہ یاء چون رَاْسٌ، ذِئْبٌ، وَبُؤْسٌ قاعدہ(2)ہمزہ ساکنہ بعد ہمزہ متحرکہ وجوباً وفقِ حرکۃ ماقبل شود۔ چون اٰمَنَ وَاُوْمِنَ وَاِیْمَاناً قاعدہ(3)ہمزہ منفردہ مفتوحہ بعد ضمہ واؤ شود وبعد کسرہ یاء جوازاً چون جُوَنٌ ،مِیَرٌ قاعدہ(4)در دو ہمزہ متحرکہ اگر یکے ہم مکسور باشد۔ ثانی یاء شود وجوباً چون جَاءٍ وَاَیِمَّۃٌ ورنہ واؤ چون اَوَادِمُ وَاُوَمِّلُ صرفیان ایں قاعدہ را در صورۃ اَئِمَّۃٌ ہم وجوبی گفتہ اند مگر ایں صحیح نیست زیرکہ در بعض قراء ات متواترہ، لفظ اَئِمَّۃٌ بہمزہ دوم آمدہ پس معلوم شد کہ قاعدہ مذکور جوازی است۔

﴿ترجمہ﴾: پہلی فصل مہموز کے بیان میں جو دو قسموں پر مشتمل ہے، پہلی قسم ہمزہ کی تخفیف کے قواعد میں ۔قاعدہ (۱) ہمزہ منفردہ ساکنہ بطور جواز اپنے ماقبل کی حرکت کے موافق ہو جاتا ہے یعنی فتحہ کے بعد الف ضمہ کے بعد واؤ اور کسرہ کے بعد یاء جیسے رَاسٌ، بُوْسٌ اور ذِیْبٌ قاعدہ (۲) ہمزہ متحرکہ اور ہمزہ ساکنہ بطور وجوب ما قبل کی حرکت کے موافق ہو جاتا ہے جیسے اٰمَنَ، اُوْمِنَ اور اِیْمَاناً۔ قاعدہ (۳) ہمزہ منفردہ مفتوحہ بطور جواز ضمہ کے بعد واؤ ہو جاتا ہے اور کسرہ کے بعد یاء جیسے جُوَنٌ، مِیَرٌ قاعدہ (۴) دو ہمزہ متحرکہ میں سے اگر ایک بھی مکسور ہو تو دوسرا بطور وجوب یاء ہو جاتا ہے جیسے جَاءٍ اور اَیِمَّۃٌ ورنہ واؤ جیسے اَوَادِمُ اور اُوَمِّلُ صرفیوں نے اس قاعدہ کو کسرہ کی صورت میں بھی وجوبی کہا ہے مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ بعض متواتر قراءت میں لفظ اَئِمَّۃٌ ہمزہ دوم کیساتھ آیا ہے پس معلوم ہوا کہ مذکورہ قاعدہ جوازی ہے۔

﴿تشریح﴾:

پہلی قسم ہمزہ کی تخفیف کے قواعد کے بیان میں ہے۔

قانون نمبر 1: جو ہمزہ اکیلا ہو اور ساکن ہو اسے ماقبل حرف کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدلنا جائز ہے......یعنی فتح کے بعد الف سے......ضمہ کے بعد واؤ سے......اور کسرہ کے بعد یاء سے بدلنا جائز ہے۔

جیسے رَءْسٌ سے رَاسٌ،......ذِئْبٌ سے ذِیْبٌ،......بُؤْسٌ سے بُوْسٌ۔

قانون نمبر 2: ہمزہ متحرکہ کے بعد ہمزہ ساکنہ آجائے تو ساکن ہمزہ کو ماقبل ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے ءَاْمَنَ سے اٰمَنَ......اُءْمِنَ سے اُوْمِنَ......اِءْمَانٌ سے اِیْمَانٌ

قانون نمبر 3: ہمزہ منفردہ مفتوحہ کو ضمہ کے بعد واؤ سے بدلنا جائز ہے......اور کسرہ کے بعد یاء سے بدلنا جائز ہے جیسے جُؤَنٌ سے جُوَنٌ......سُؤَالٌ سے سُوَالٌ......مِئَرٌ سے مِیَرٌ

قانون نمبر 4: دو متحرک ہمزہ اکھٹے آجائیں......اور ان میں کوئی ایک مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو یا سے بدلنا

واجب ہے۔ جیسے جَاءٍاور اَیِمَّۃٌ......جَاءٍ اصل میں جَایِئٌ تھا یا الف زائدہ کے بعد واقع ہوئی اسے ہمزہ سے بدلا جَاءِ ئٌ ہوگیا......اب دو ہمزہ متحرک جمع ہوگے......اوران میں سے کوئی ایک مکسور رہے......تو دوسرے ہمزہ کو یا سے بدلا تو جَاءِ یٌ (جَاءِ یُنْ) ہوگیا اب یا پر ضمہ ثقیل تھا......یا کو ساکن کیا جَاءِ یْنْ ہوگیا......یعنی یاء بھی ساکن اور تنوین بھی ساکن ہے تو التقائے ساکنین کی وجہ سے یا کو گرادیا تو جَاءٍ ہوگیا۔

☆ اَیِمَّۃٌ اِمَامٌ کی جمع ہے اصل میں اَءْ مِمَۃ" بروزن اَفْعِلَۃٌ تھا......ایک جنس کے دو حرف اکٹھے آگئے......ان دونوں سے پہلے والا حرف ساکن ہے......پہلی میم کا کسرہ نقل کرکے ہمزہ کو دیا تو اَءِ مْمَۃٌ ہوگیا......پھر پہلی میم کا دوسری میں ادغام کردیا تو اَءِ مَّۃٌ بن گیا......پھر اس قاعدہ کے مطابق دوسرے ہمزہ کو یا سے بدلا تو اَیِمَّۃٌ ہوگیا۔

☆ اور اگر دو متحرک ہمزوں میں سے کوئی ایک مکسور نہ ہوتو دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلنا واجب ہے جیسے اٰادِمُ سے اَوَادِمُ ......اُءَ مِّلٌ سے اُوَمِّلُ۔

بعض صرفیوں کا رد:

صرفیاں این قاعدہ را الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ بعض صرفیوں کا رد کرنا ہے۔

صرفیوں کا کہنا ہے کہ اگر دو متحرک ہمزوں میں سے کوئی ایک مکسور ہوتو دوسرے کو یا سے بدلنا واجب ہے لیکن مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں کیونکہ بعض قرأتِ متواترہ میں لفظ اَئِمَّۃ " دوسرے ہمزہ کے ساتھ آیا ہے۔ جیسے قرأت حفص کے مطابق قرآن پاک میں ہے وَقَاتِلُوْا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ پس معلوم ہوا کہ یہ قاعدہ وجوبی نہیں بلکہ جوازی ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: قاعدہ(5)ہمزہ بعد واؤ یائے مدہ زائد ویائے تصغیر، جنس ماقبل گشتہ دراں ادغام باید جواز چوں مَقْرُوَّةٌ وَخَطِيَّةٌ وَاُفَيِّسٌ قاعدہ(6)چوں بعد الف مفاعل ہمزہ قبل یاء واقع شود، بیائے مفتوحہ بدل شود یاء بالف چوں خَطَايَا جمع خَطِيْئَةٌ خَطَاىِٔءُ بود بسبب وقوع یاء قبل طرف بعد الف جمع، ہمزہ شد پس خَطَاءِءُ گردید بعد ازاں ہمزہ ثانیہ بقاعدہ جَاءٍ یاء شدہ، پس حسب ایں قاعدہ ہمزہ را یائے مفتوحہ ویاء را الف کردند خَطَايَا شد قاعدہ(7)ہمزہ متحرکہ کہ پسِ حرف ساکن غیر مدہ زائدہ ویاء تصغیر بعد نقل حرکتش بماقبل محذوف شود جواز چوں وَقَدْ اَفْلَحَ وَيَرْمِيَخَاهُ قاعدہ دریَرَیٰ وَيُرِیٰ وجملہ افعال رُؤْيَةٌ ایں قاعدہ بطور وجوب مستعمل است نہ دراسمائے مشتقہ از رُؤْيَةٌ پس درمَرْءَ یٌ ظرف ومصدر میمی ودرمِرْأَةٌ آلہ ودرمَرْئِی اسم مفعول حرکۃ ہمزہ بماقبل دادہ ہمزہ را حذف کردن جائز است نہ

واجب۔

﴿ترجمہ﴾: قاعدہ (۵) واؤ اور یائے مدہ زائدہ اور یائے تصغیر کے بعد ہمزہ بطور جواز ماقبل کی جنس سے بدل کر اس میں مدغم ہو جاتا ہے جیسے مَقْرُوَّۃٌ اور خَطِیَّۃٌ اور اُفَیِّسٌ قاعدہ (٦) جب الف مفاعل کے بعد یاء سے پہلے ہمزہ واقع ہو تو یائے مفتوحہ سے بدل جاتا ہے اور یاء الف سے جیسے خَطَایَا خَطِیْئَۃٌ کی جمع ہے خَطَایِءُ تھا یاء الف جمع کے بعد قبل طرف واقع ہونے کے سبب ہمزہ ہوگئی پس خَطَاءِءُ ہوگیا اس کے بعد دوسرا ہمزہ جاء والے قاعدہ کی وجہ سے یاء ہوگیا پھر اس قاعدہ کے مطابق ہمزہ کو یائے مفتوحہ سے بدل کر دوسری یاء کو الف سے بدل دیا گیا خَطَایَا ہوگیا قاعدہ (۷) ہمزہ متحرکہ جو کہ ایسے حرف ساکن کے بعد ہو جو مدہ زائدہ اور یائے تصغیر کا غیر ہو اس کی حرکت ماقبل کی طرف نقل کرنے کے بعد بطور جواز محذوف ہو جاتا ہے جیسے یَسَلُ، قَدَاَفْلَحَ، یَرْمِیَخَاہُ۔ فائدہ یَرٰی، یُرِیْ اور رُؤْیَۃ کے تمام افعال میں یہ قاعدہ بطور وجوب مستعمل ہے اسمائے مشتقہ از رُؤْیَۃ میں نہیں چنانچہ مَرْاٰی مصدر میمی اور ظرف میں، مِرْاۃ آلہ میں اور مَرْئِیٌّ اسم مفعول میں ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو حذف کرنا جائز ہے واجب نہیں۔

﴿تشریح﴾:

قاعدہ(5)ھمزہ الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ مہموز کے قوانین کا تسلسل ہے۔

قانون نمبر 5: اگر واؤ مدہ زائدہ...... یائے مدہ زائدہ...... یا پھر یائے تصغیر کے بعد ہمزہ آجائے تو ہمزہ کو ماقبل کے ہم جنس کرنا پھر جنس کا جنس میں ادغام کرنا جائز ہے۔

جیسے مَقْرُوْءَۃٌ سے مَقْرُوْوَۃٌ اور پھر مَقْرُوَّۃٌ ...... خَطِیْئَۃٌ سے خَطِیْیَۃٌ ...... اور پھر خَطِیَّۃٌ۔

اُفَیْئِسٌ سے اُفَیْیِسٌ ...... اور پھر اُفَیِّسٌ

قانون نمبر 6: الف مفاعل (جمع منتہی الجموع کے الف) کے بعد اور یا سے پہلے ہمزہ آجائے تو ہمزہ کو یائے مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے اور اس کی بعد والی یا کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہوگا جیسے خَطَایَا جو کہ خَطِیْئَۃٌ کی جمع ہے خَطَایَا اصل میں خَطَایِءُ تھا الف مفاعل کے بعد اور طرف سے پہلے یا واقع ہوئی یا کو ہمزہ سے بدلا خَطَاءِءُ ہوگیا...... پھر قانون نمبر 4 کے مطابق دوسرے ہمزہ کو یا سے بدلا ...... تو خَطَائِیُ ہوگیا...... پھر اس قانون کے مطابق یائے مفتوحہ سے تبدیل کیا تو خَطَایَیُ ہوگیا پھر دوسری یا کو الف سے بدلا تو خَطَایَا بن گیا۔

قانون نمبر 7: مدہ زائدہ اور یائے تصغیر کے علاوہ کسی ساکن حرف کے بعد متحرک ہمزہ آجائے اس ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا اور ہمزہ کو حذف کر دینا جائز ہے۔ جیسے یَسْئَلُ سے یَسَلُ ...... قَدْاَفْلَحَ سے قَدَفْلَحَ یَرْمِیْ اَخَاہُ سے یَرْمِیَخَاہُ۔

ضروری بات: یَرٰی، یُرٰی اور رُؤْیَۃ سے مشتق ہونے والے تمام افعال میں قانون نمبر 7 جاری کرنا واجب ہے اس لئے کہ رؤیۃ مصدر کے تمام افعال کثیر الافعال ہیں اور کثرت استعمال خفت کا تقاضا کرتی ہے، لیکن رؤیۃ مصدر کے تمام اسمائے مشتقات میں یہ قانون جوازاً جاری ہوگا۔ کیونکہ وہ زیادہ استعمال نہیں ہوتے۔
لہٰذا مَرْأٰی کو مَرٰی، مِرْاۃٌ کو مِراۃٌ مَرْئِی کو مَرِیٌّ پڑھنا جائز ہے واجب نہیں ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: قاعدہ (8) ھمزہ متحرکہ اگر بعد متحرك باشد۔ دراں بین بین قریب وبین بین بعید ھر دو جائز است، خواندن ھمزہ، میانِ مخرج خود مخرج حرف علتے کہ وفق حرکتش باشد، بین بین قریب است، ومیان، مخرج او ومخرج حرف علت کہ وفق حرکۃ ماقبل باشد بین بین بعد وبین بین راتسھیل ھم گویند۔ مثال سَأَلَ، سَئِمَ، لَؤُمَ۔ درسَأَلَ درھر دو بین بین، ھمزہ درمخرج خود الف خوندہ خواھد شد چہ خود ھمزہ ھم مفتوحِ است وماقبلش ھم مفتوح ودرسَئِمَ دربین بین قریب میانِ مخرج ویاء ودربعید میانِ مخرج الف و ھمزہ ودرلَؤُمَ میانِ مخرج وواؤ ھمزہ بین بین قریب ست ومیانِ مخرج الف وھمزہ بعیدو بعد الف درھمزہ بین بین قریب جائز است قاعدہ (9) ھمزہ استفھام چوں بر ھمزہ درآید چوں ءَاَنْتُمْ دراں جائز است کہ ثانیہ رابحرفے کہ قاعدہ تخفیف، مقتضی آں باشد بدل کنند پس دراَانْتُمْ اَوَنْتُمْ سازند وجائز است کہ ھمزہ راتسھیل کنند قریب یابعید وجائز است کہ میانِ ھمزتین الف متوسط بیارند آاَنْتُمْ گویند۔

﴿ترجمہ﴾: قاعدہ (۸) ہمزہ متحرکہ اگر متحرک حرف کے بعد ہو اس میں بین بین قریب اور بین بین بعید دونوں جائز ہیں ہمزہ کو اپنے مخرج اور اس کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین قریب ہے اور اس کے مخرج اور ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین بعید ہے اور بین بین کو تسہیل بھی کہتے ہیں مثال سَأَلَ، سَئِمَ، لَؤُمَ، سَأَلَ میں دونوں بین بین کیلئے ہمزہ اپنے اور الف کے مخرج میں پڑھا جائے گا کیونکہ خود ہمزہ بھی مفتوح ہے اور اس کا ماقبل بھی مفتوح سَئِمَ میں بین بین قریب میں یاء اور ہمزہ کے مخرج کے درمیان اور بعید میں الف اور ہمزہ کے مخرج کے درمیان اور لَؤُمَ

میں واؤ اور ہمزہ کے مخرج کے درمیان بین بین قریب ہے اور الف اور ہمزہ کے مخرج کے درمیان بعید، الف کے بعد ہمزہ میں بین بین قریب جائز ہے قاعدہ (۹) ہمزہ استفہام جب ہمزہ وصل پر داخل ہو جیسے آأَنْتُمْ تو اس میں جائز ہے کہ دوسرے کو اس حرف سے بدل دیں جس کا قاعدہ تخفیف مقتضی ہے چنانچہ آأَنْتُمْ میں اَوَنْتُمْ کر لیتے ہیں اور جائز ہے کہ ہمزہ میں تسہیل قریب یا بعید کر لیں، اور جائز ہے کہ دونوں ہمزہ کے درمیان الف متوسط لے آئیں آاَنْتُمْ کہیں۔

﴿تشریح﴾:

قاعدہ(8)ہمزہ الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ مہموز کے قوانین کا تسلسل ہے۔

قانون نمبر 8: ہمزہ متحرک کسی متحرک حرف کے بعد آجائے اس میں بین بین قریب اور بین بین بعید دونوں جائز ہیں۔

بین بین قریب: ہمزہ کو اپنے مخرج اور ہمزہ پر جو حرکت ہے اس کے مطابق جو حرف علت بنتا ہے اس حرف کے مخرج کے درمیان پڑھنے کو بین بین قریب کہتے ہیں۔

بین بین بعید: ہمزہ کو اپنے مخرج اور ہمزہ کے ماقبل حرف پر جو حرکت ہے اس کے مطابق جو حرف علت بنتا ہے اس حرف کے مخرج کے درمیان پڑھنے کو بین بین بعید کہتے ہیں۔ جیسے سَئَلَ، سَئِمَ، لَئُمَ، سُئِلَ، قَارِءٌ

﴿فائدہ﴾: بین بین کو تسہیل بھی کہا جاتا ہے۔

1: سَئَلَ میں ہمزہ کو اپنے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان پڑھا جائے تو یہ بین بین قریب بھی ہوگا اور بعید بھی کیونکہ ہمزہ خود بھی مفتوح ہ اور اسکا ماقبل بھی مفتوح ہے۔

2: سَئِمَ میں ہمزہ کو اپنے مخرج اور یا کے مخرج کے درمیان پڑھیں تو بین بین قریب ہوگا اور اگر ہمزہ کو اپنے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان پڑھا جائے تو یہ بین بین بعید ہوگا۔

3: لَئُمَ میں ہمزہ کو اپنے مخرج اور واؤ کے مخرج کے درمیان پڑھنے سے بین بین قریب ہوگا اور ہمزہ کو اپنے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان پڑھنے سے بین بین بعید ہوگا۔

﴿نوٹ﴾: اگر ہمزہ: الف کے بعد آجائے تو وہاں صرف بین بین قریب جائز ہوگا۔ جیسے سَائِلٌ

قانون نمبر 9: ہمزہ قطعی پر ہمزہ استفہام داخل ہوجائے۔ جیسے ءَ اَنْتُمْ تو تین صورتیں جائز ہیں، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1: دوسرے ہمزہ کو ایسے حرف سے بدل دیا جائے جسکا تقاضا قاعدہ تخفیف (یعنی مہموز کا قانون) کر رہا ہو، پس ءَ اَنْتُمْ میں اَوَاعِدُ والے قانون کے تحت دوسرے ہمزے کو واؤ سے تبدیل کر کے اَوَنْتُمْ پڑھیں گے۔

2: دوسرے ہمزہ میں تسہیل کرنا بھی جائز ہے خواہ تسہیل قریب ہو یا تسہیل بعید ہو۔

3: دونوں ہمزوں کے درمیان الف لایا جائے أَأَنْتُمْ سے أَاأَنْتُمْ ۔(الف پڑھنے میں آئیگا لکھنے میں نہیں آئیگا۔)

قانون نمبر 10: ہمزہ وصلی مفتوح پر ہمزہ استفہام داخل ہو جائے تو ہمزہ وصلی کو الف سے بدلنا واجب ہے

أَأَلْآنَ سے آلْآنَ أَأَللّٰهُ سے آللّٰهُ أَأَلذَّكَرَيْنِ سے آلذَّكَرَيْنِ

☆ اس صورت میں اگر ہمزہ وصلی کو گرا دیا جائے تو خبر اور انشاء کے درمیان التباس لازم آئے گا یہ پتہ نہیں چلے گا کہ یہ جملہ خبریہ ہے یا انشائیہ اس لئے ہمزہ وصلی کو الف سے بدلنا واجب ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

قسم دوم:

مہموز کی گردانوں کا بیان

﴿عبارت﴾: قسم دوم در گردانہائے مہموز،مہموز باب نصر ینصر چو ن الا خذ گرفتن: اخذ یأخذ اخذا فھو اٰخذ واخذ یؤخذ اخذا فھو مأخوذ الامر منه خذ والنھی عنه لاتاخذ الظرف منه مأخذ والاٰلة منه میخذ میخذة میخاذ وتثنیتھما ماخذان ومیخذان والجمع منھما ماٰخذ ومأخیذ وافعل التفضیل منه اٰخذ والمؤنث منه اخذی وتثنیتھما اخذان واخذیان والجمع منھما اخذون واواخذ واخذ واخذیات۔امر ایں باب که خذ آمده بر خلاف قیاس است قیاس مقتضی آں بود که اوخذ می آمد بابدال ھمزه دوم بواؤ بقاعده اومن وھم چنیں امر اکل یاکل ھم کل آمده ودر امر امر یأمر حذف ھمزتین وابقائے ھر دو رھم جائز ست،مر واومر ھر دو آمده درصیغ مضارع معلوم ایں باب غیر واحد متکلم،قاعده رأس جاری ست ودر مفعول وظرف ھم ودر آله قاعده بیر ودر مضارع مجھول غیر واحد متکلم قاعده بوس ودر واحد متکلم مضارع معروف وافعل التفضیل قاعده امن ودر جمع آں قاعده اوادم ودر واحد متکلم مضارع مجھول قاعده اومن تخفیفات ھمه،فھمیده بر زبان باید آورد۔

﴿ترجمہ﴾: دوسری قسم مہموز کی گردانوں کے بیان میں......مہموز از باب نَصَرَ اَلْاَخْذُ پکڑنا اَخَذَ یَأْخُذُ الخ۔اس باب کا امر خلاف قیاس خُذْ آتا ہے قیاس اس کا مقتضی تھا کہ اُوْمِنَ والے قاعدہ سے دوسرا ہمزہ واؤ سے بدل کر اُوْخُذْ آتا اسی طرح اَکَلَ یَأْکُلُ کا امر بھی کُلْ آتا ہے اور اَمَرَ یَأْمُرُ کے امر میں دونوں ہمزوں کا حذف کرنا اور دونوں کو باقی رکھنا بھی جائز ہے۔مُرْ اور اُوْمُرْ دونوں آتے ہیں اس باب کے واحد متکلم کے علاوہ مضارع معلوم کے صیغوں میں رَأْسٌ کا قاعدہ جاری ہے اور مفعول اور ظرف میں بھی۔آلہ میں بِئْرٌ کا قاعدہ اور مضارع مجہول میں ماسوائے واحد متکلم کے بُؤْسٌ کا قاعدہ اور مضارع معروف کے واحد متکلم اور اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ میں اٰمَنَ کا قاعدہ اس کی جمع میں اَوَادِمُ کا قاعدہ اور مضارع مجہول کے واحد متکلم میں اُوْمِنَ کا قاعدہ

(جاری ہوا ہے) تمام تعلیلات کو سمجھ کر زبان پر لانا چاہیے۔

﴿تشریح﴾:

دوسری قسم مہموز کی گردانوں کے بیان میں ہے۔

مہموز الفاء از باب نَصَرَ یَنْصُرُ چوں اَلْاَخْذُ (پکڑنا)

اَخَذَ یَاْخُذُ اَخْذًا فَهُوَ اٰخِذٌ وَاُخِذَ یُؤْخَذُ اَخْذًا فَذَاكَ مَأْخُوْذٌ مَا اَخَذَ مَا اُخِذَ لَمْ یَاْخُذْ لَمْ یُؤْخَذْ لَا یَاْخُذُ لَا یُؤْخَذُ لَنْ یَّاْخُذَ لَنْ یُّؤْخَذَ لَیَاْخُذَنَّ لَیُؤْخَذَنَّ لَیَاْخُذَنْ لَیُؤْخَذَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ خُذْ لِتُؤْخَذْ لِیَاْخُذْ لِیُؤْخَذْ خُذَنَّ لِتُؤْخَذَنَّ لِیَاْخُذَنَّ لِیُؤْخَذَنَّ خُذَنْ لِتُؤْخَذَنْ لِیَاْخُذَنْ لِیُؤْخَذَنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَاْخُذْ لَا تُؤْخَذْ لَا یَاْخُذْ لَا یُؤْخَذْ لَا تَاْخُذَنَّ لَا تُؤْخَذَنَّ لَا یَاْخُذَنَّ لَا یُؤْخَذَنَّ لَا تَاْخُذَنْ لَا تُؤْخَذَنْ لَا یَاْخُذَنْ لَا یُؤْخَذَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَاْخَذٌ مَاْخَذَانِ مَاٰخِذُ وَمُؤَیْخِذٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِیْخَذٌ مِیْخَذَانِ مَاٰخِذُ وَمُؤَیْخِذٌ مِیْخَذَةٌ مِیْخَذَتَانِ مَاٰخِذُ وَمُؤَیْخِذَةٌ مِیْخَاذٌ مِیْخَاذَانِ مَاٰخِیْذُ وَمُؤَیْخِیْذٌ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ اَلْمُذَکَّرُ مِنْهُ اٰخَذُ اٰخَذَانِ اٰخَذُوْنَ اَوَاخِذُ وَاُوَیْخِذٌ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ اُخْذٰی اُخْذَیَانِ اُخْذَیَاتٌ اُخَذٌ وَاُخَیْذٰی۔

فعل امر حاضر معروف خلاف قیاس:

❁ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس باب کا فعل امر حاضر معروف خلاف قیاس "خُذْ" آتا ہے...... کیونکہ قیاس کا تقاضا یہ تھا کہ اس کا امر اُوْخُذْ آتا کیونکہ یہ اصل میں اُأْخُذْ تھا پھر اُوْمِنَ والے قاعدہ کے تحت دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدل کر اُوْخُذْ پڑھتے لیکن خلاف قیاس اس میں دونوں ہمزوں کو گرا کر خُذْ پڑھنا واجب ہے جیسا کہ قرآن پاک میں آیا ہے خُذُوْا حِذْرَکُمْ۔

اَکَلَ یَاْکُلُ اَکْلًا فَهُوَ اٰکِلٌ وَاُکِلَ یُؤْکَلُ اَکْلًا فَذَاكَ مَاْکُوْلٌ مَا اَکَلَ لَمْ یَاْکُلْ لَمْ یُؤْکَلْ لَا یَاْکُلُ لَا یُؤْکَلُ لَنْ یَّاْکُلَ لَنْ یُّؤْکَلَ لَیَاْکُلَنَّ لَیُؤْکَلَنَّ لَیَاْکُلَنْ لَیُؤْکَلَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ کُلْ لِتُؤْکَلْ لِیَاْکُلْ لِیُؤْکَلْ کُلَنَّ لِتُؤْکَلَنَّ لِیَاْکُلَنَّ لِیُؤْکَلَنَّ کُلَنْ لِتُؤْکَلَنْ لِیَاْکُلَنْ لِیُؤْکَلَنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَاْکُلْ لَا تُؤْکَلْ لَا یَاْکُلْ لَا یُؤْکَلْ لَا تَاْکُلَنَّ لَا تُؤْکَلَنَّ لَا یَاْکُلَنَّ لَا یُؤْکَلَنَّ لَا تَاْکُلَنْ لَا تُؤْکَلَنْ لَا یَاْکُلَنْ لَا یُؤْکَلَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَاْکَلٌ مَاْکَلَانِ مَاٰکِلُ وَمُؤَیْکِلٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِیْکَلٌ مِیْکَلَانِ مَاٰکِلُ وَمُؤَیْکِلٌ مِیْکَلَةٌ مِیْکَلَتَانِ مَاٰکِلُ وَمُؤَیْکِلَةٌ مِیْکَالٌ مِیْکَالَانِ مَاٰکِیْلُ وَمُؤَیْکِیْلٌ وَاَفْعَلُ

التَّفْضِيلِ الْمُذَكَّرُ مِنْهُ اَكَلُ اَكَلَانِ اَكَلُوْنَ اَوَاكِلُ وَاُوَيْكِلٌ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ اُكْلٰى اُكْلَيَانِ اُكْلَيَاتٌ اُكَلٌ وَاُكَيْلٰى۔

❁ اسی طرح اَكَلَ يَاْكُلُ کا فعل حاضر معروف بھی خلاف قیاس كُلْ آتا ہے...... کیونکہ قیاس کا تقاضا یہ تھا کہ اس کا امر اُوْكُلْ ہوتا کیونکہ اصل میں یہ اُ اْكُلْ تھا پھر اُوْمِنَ والے قاعدہ کے تحت اُوْكُلْ پڑھتے لیکن خلاف قیاس اس میں دونوں ہمزوں کو حذف کر کے كُلْ پڑھنا واجب ہے اور اَمَرَ يَاْمُرُ سے امر مُرْ اور اُوْمُرْ دونوں طرح آیا ہے لیکن اگر کلام کے شروع میں واقع ہو تو دونوں ہمزوں کو گرا کر مُرْ پڑھنا اولیٰ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلٰوةِ اور اگر کلام کے درمیان میں واقع ہو تو پھر دوسرے ہمزہ کو باقی رکھ کر پڑھنا اولیٰ ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے وَاْمُرْ اَهْلَكَ

تعلیلات اور قوانین کی نشاندہی:

فائدہ: در صیغ مضارع معلوم الخ: مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس باب کے مضارع معلوم کے واحد متکلم کے صیغے کے علاوہ باقی تیرہ صیغوں میں رَأْسٌ والا قاعدہ جاری ہوا ہے اور اسم مفعول مَاْمُوْر اور اسم ظرف مَاْمَرٌ میں بھی رَأْسٌ والا قاعدہ جاری ہوا ہے اور اسم آلہ مِيْمَرٌ میں بِيْرٌ والا قاعدہ جاری ہوا ہے اور اس باب کے مضارع مجہول میں واحد متکلم کے صیغے کے علاوہ باقی تیرہ صیغوں میں بُوْس والا قاعدہ جاری ہوا ہے اور مضارع معروف کے واحد متکلم آمُرُ اور اسم تفضیل آمَرُ میں اٰمَنَ والا قاعدہ جاری ہوتا ہے اور اسم تفضیل کی جمع اقصیٰ اَوَامِرُ اصل میں اَاٰمِرُ تھا اس میں اَوَادِمُ والا قاعدہ جاری ہوا ہے اور مضارع مجہول کے واحد متکلم اُوْمَرُ میں اُوْمِنَ والا قاعدہ جاری ہوتا ہے مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ان سب صیغوں کی تخفیفات کو سمجھ کر زبان پر لانا چاہیے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

مہموز الفاء کا بیان

مہموز الفاء از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ

﴿عبارت﴾: مہموز فا از باب ضَرَبَ چوں اَلْاَسْرُ بند کردن اَسَرَ يَاْسِرُ اَسْرًا الخ۔ تعلیلات صیغ بقیاسِ باب اَخَذَ باید فهمید۔ جز ایں کہ در امر آں کہ اِيْسِرْ ست، قاعدہ اِيْمَانٌ جاری شدہ دیگر ابوابِ ثلاثی مجرد ابھمیں وضع باید گردانید۔ مہموز فا از باب افتعال: چوں اَلْاِيْتِمَارُ فرماں برداری کردن اِيْتَمَرَ يَاْتَمِرُ

اِیْتِمَارًا فَهُوَ مُوْتَمِرٌ وَاُوْتُمِرَ یُوْتَمَرُ اِیْتِمَارًا فَهُوَ مُوْتَمَرٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِیْتَمِرْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَاْتَمِرْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُوْتَمَرٌ۔ درماضی معلوم وامر حاضر معروف ومصدر قاعده اِیْمَانٌ جاری شده ودرماضی مجهول قاعده اُوْمِنَ ودرمضارع معلوم قاعده رَأْسٌ ودرمجهول وفاعل ومفعول وظرف قاعده بُوْسٌ ۔مهموز فاازباب استفعال: چوں اَلْاِسْتِیْذَانُ اذن خواستن اِسْتَاْذَنَ یَسْتَاْذِنُ اِسْتِیْذَانًا الخ۔ صیغ ایں باب ودیگر ابواب ثلاثی مزیدبقیاس صیغ سابقه بایدفهمید،بر آوردن تعلیلاتِ آں دشوار نیست۔

﴿ترجمہ﴾: مہموز فا از باب ضَرَبَ جیسے اَلْاَسْرُ قید کرنا، اَسَرَ یَاْسِرُ اَسْرًا الخ صیغوں کی تعلیلات باب اَخَذَ کے طرز پر کر کے سمجھ لینی چاہییں بجز اس کے کہ اس کے امر کا صیغہ جو اِیْسِرْ ہے اس میں اِیْمَانٌ کا قاعدہ جاری ہوا ہے ثلاثی مجرد کے دیگر ابواب کی گردان اسی طریقہ پر لینی چاہیے۔مہموز فا از باب افتعال جیسے اَلْاِیْتِمَارُ فرمانبرداری کرنا اِیْتَمَرَ یَاْتَمِرُ الخ۔ ماضی معروف، امر حاضر معروف اور مصدر میں اِیْمَانٌ کا قاعدہ جاری ہوا ہے ماضی مجہول میں اُوْمِنَ کا قاعدہ اور مضارع معلوم میں رَأْسٌ کا قاعدہ، مضارع مجہول، اسم فاعل ،اسم مفعول اور ظرف میں بُوْسٌ کا قاعدہ جاری ہوا ہے مہموز فا از باب استفعال جیسے اَلْاِسْتِیْذَانُ اجازت طلب کرنا اِسْتَاْذَنَ یَسْتَاْذِنُ الخ۔اس باب اور ثلاثی مزید کے دیگر ابواب کے صیغے سابقہ صیغوں پر قیاس کر کے سمجھ لینے چاہییں ان صیغوں کی تعلیلات نکالنا دشوار نہیں ہے۔

﴿تشریح﴾:

مہموز الفا از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ چوں اَلْاَسْرُ قید کرنا۔

اَسَرَ یَاْسِرُ اَسْرًا فَهُوَ اٰسِرٌ وَاُسِرَ یُوْسَرُ اَسْرًا فَذَاكَ مَاْسُوْرٌ مَا اَسَرَ مَا اُسِرَ لَمْ یَاْسِرْ لَمْ یُوْسَرْ لَا یَاْسِرُ لَا یُوْسَرُ لَنْ یَّاْسِرَ لَنْ یُّوْسَرَ لَیَاْسِرَنَّ لَیُوْسَرَنَّ لَیَاْسِرَنْ لَیُوْسَرَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِیْسِرْ لِتُوْسَرْ لِیَاْسِرْ لِیُوْسَرْ اِیْسِرَنَّ لِتُوْسَرَنَّ لِیَاْسِرَنَّ لِیُوْسَرَنَّ اِیْسِرَنْ لِتُوْسَرَنْ لِیَاْسِرَنْ لِیُوْسَرَنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَاْسِرْ لَاتُوْسَرْ لَایَاْسِرْ لَایُوْسَرْ لَاتَاْسِرَنَّ لَاتُوْسَرَنَّ لَایَاْسِرَنَّ لَایُوْسَرَنَّ لَاتَاْسِرَنْ لَاتُوْسَرَنْ لَایَاْسِرَنْ لَایُوْسَرَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَاْسِرٌ مَاْسِرَانِ مَاٰسِرُ وَمُوَیْسِرٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِیْسَرٌ مِیْسَرَانِ مَاٰسِرُ وَمُوَیْسِرٌ مِیْسَرَةٌ مِیْسَرَتَانِ مَاٰسِرُ وَمُوَیْسِرَةٌ مِیْسَارٌ مِیْسَارَانِ مَاٰسِیْرُ وَمُوَیْسِیْرٌ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ اَلْمُذَكَّرُ مِنْهُ اٰسَرُ اٰسَرَانِ اٰسَرُوْنَ اَوَاسِرُ وَاُوَیْسِرُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ اُسْرٰی اُسْرَیَانِ اُسْرَیَاتٌ اُسَرٌ وَاُسَیْرٰی۔

اَسَرَ یَأْسِرُ کی تعلیلات:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس باب کی تمام تعلیلات کو باب اَخَذَ یَأْخُذُ کے صیغوں کی طرح سمجھ لینا چاہیے۔فرق ان دونوں ابواب میں یہ ہے کہ اس باب کا امر جو کہ اِیْسِرْ آیا ہے اصل میں اِئْسِرْ تھا اِیْمَانٌ والے قاعدہ کے تحت دوسرے ہمزہ کو یاء سے تبدیل کر دیا تو اِیْسِرْ ہو گیا مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے کہ ثلاثی مجرد مہموز الفا کے دوسرے ابواب کے صیغوں کو اسی طرح سمجھ لیں۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

مہموز الفا از باب اِفْتِعَال چوں اَلْاِئْتِمَارُ فرمانبرداری کرنا۔

اِیْتَمَرَ یَأْتَمِرُ اِیْتِمَارًا فَهُوَ مُؤْتَمِرٌ وَاُوْتُمِرَ یُؤْتَمَرُ اِیْتِمَارًا فَذَاكَ مُؤْتَمَرٌ مَا اِیْتَمَرَ مَا اُوْتُمِرَ لَمْ یَأْتَمِرْ لَمْ یُؤْتَمَرْ لَا یَأْتَمِرُ لَا یُؤْتَمَرُ لَنْ یَأْتَمِرَ لَنْ یُؤْتَمَرَ لَیَأْتَمِرَنَّ لَیُؤْتَمَرَنَّ لَیَأْتَمِرَنْ لَیُؤْتَمَرَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِیْتَمِرْ لِتُؤْتَمَرْ لِیَأْتَمِرْ لِیُؤْتَمَرْ اِیْتَمِرَنَّ لِتُؤْتَمَرَنَّ لِیَأْتَمِرَنَّ لِیُؤْتَمَرَنَّ اِیْتَمِرَنْ لِتُؤْتَمَرَنْ لِیَأْتَمِرَنْ لِیُؤْتَمَرَنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَأْتَمِرْ لَا تُؤْتَمَرْ لَا یَأْتَمِرْ لَا یُؤْتَمَرْ لَا تَأْتَمِرَنَّ لَا تُؤْتَمَرَنَّ لَا یَأْتَمِرَنَّ لَا یُؤْتَمَرَنَّ لَا تَأْتَمِرَنْ لَا تُؤْتَمَرَنْ لَا یَأْتَمِرَنْ لَا یُؤْتَمَرَنْ وَالظَّرْفُ مِنْهُ مُؤْتَمَرٌ مُؤْتَمَرَانِ مُؤْتَمَرَاتٌ۔

اِیْتَمَرَ یَأْتَمِرُ کی تعلیلات:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس باب کی ماضی معلوم اِیْتَمَرَ اور امر حاضر معروف اِیْتَمِرْ اور مصدر نکرہ اِیْتِمَارًا میں اِیْمَانٌ والا قاعدہ جاری ہوا ہے اور ماضی مجہول اُوْتُمِرَ میں اُوْمِنَ والا قاعدہ جاری ہوا ہے اور مضارع معلوم یَأْتَمِرُ میں رَأْسٌ والا قاعدہ جاری ہوا ہے اور مضارع معلوم یَأْتَمِرُ میں رَأْسٌ والا قاعدہ جاری ہوا ہے اور مضارع مجہول یُؤْتَمَرُ اور اسم فاعل مُؤْتَمِرٌ اور اسم مفعول مُؤْتَمَرٌ اور اسم ظرف مُؤْتَمَرٌ میں بُؤْسٌ والا قاعدہ جاری ہوا ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

مہموز الفا از باب استفعال چوں اَلْاِسْتِئْذَانُ اجازت چاہنا۔

اِسْتَأْذَنَ یَسْتَأْذِنُ اِسْتِیْذَانًا فَهُوَ مُسْتَأْذِنٌ وَاُسْتُوْذِنَ یُسْتَأْذَنُ اِسْتِیْذَانًا فَذَاكَ مُسْتَأْذَنٌ مَا اسْتَأْذَنَ مَا اسْتُوْذِنَ لَمْ یَسْتَأْذِنْ لَمْ یُسْتَأْذَنْ لَا یَسْتَأْذِنُ لَا یُسْتَأْذَنُ لَنْ یَسْتَأْذِنَ لَنْ یُسْتَأْذَنَ لَیَسْتَأْذِنَنَّ لَیُسْتَأْذَنَنَّ لَیَسْتَأْذِنَنْ لَیُسْتَأْذَنَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِسْتَأْذِنْ لِتُسْتَأْذَنْ لِیَسْتَأْذِنْ لِیُسْتَأْذَنْ اِسْتَأْذِنَنَّ لِتُسْتَأْذَنَنَّ لِیَسْتَأْذِنَنَّ لِیُسْتَأْذَنَنَّ اِسْتَأْذِنَنْ لِتُسْتَأْذَنَنْ لِیَسْتَأْذِنَنْ لِیُسْتَأْذَنَنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَسْتَأْذِنْ لَا تُسْتَأْذَنْ لَا یَسْتَأْذِنْ لَا یُسْتَأْذَنْ لَا تَسْتَأْذِنَنَّ لَا تُسْتَأْذَنَنَّ لَا یَسْتَأْذِنَنَّ

لَایُسْتَأْذَنَّ لَاتَسْتَأْذِنَنْ لَاتُسْتَأْذَنَنْ لَایَسْتَأْذِنَنْ لَایُسْتَأْذَنَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُسْتَأْذَنٌ مُسْتَأْذَنَانِ مُسْتَأْذَنَاتٌ ۔

اِسْتَأْذَنَ یُسْتَأْذِنُ الخ کی تعلیلات:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس باب کے صیغوں کو اور ثلاثی مزید فیہ مہموز الفا کے دوسرے ابواب کے صیغوں کو سابقہ صیغوں کے قیاس پر یعنی اَلْاَخْذُ اور اَلْاِیْتِمَارُ کے صیغوں کی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ان کی اصل نکال کر تعلیلات کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

مہموز العین کا بیان

﴿عبارت﴾: فائدہ: درمہموزعین ازثلاثی مجرد بصیغ ماضی قاعدہ بین بین جاری ست و درمضارع وامر قاعدہ یَسَلُ، زَأَرَیَزْئِرُ ازضَرَبَ ست وَسَأَلَ یَسْأَلُ ازفَتَحَ وَسَئِمَ یَسْئَمُ ازسَمِعَ وَلَؤُمَ یَلْؤُمَ از کَرُمَ درامر بروقت اجرائے قاعدہ یَسْأَلُ ہمزہ وصل ساقط خواھدشد، دراِزْئِرْ زِرْ، ودراِسْئَلْ سَلْ ودراِسْئَمْ سَمْ ودراُلْؤُمْ لم خواھند گفت گردانھائے اینھارابایں وضع ضبط باید کرد۔مثلاً زِرْ، زِرَا، زِرُوْا، زِرِیْ، زِرْنَ، سَلْ سَلَا، سَلُوْا، سَلِیْ، سَلْنَ، لُمْ، لُمَا، لُمُوْا، لُمِیْ، لُمْنَ ۔ درمہموزعین ازابواب ثلاثی مزیدھم بریں قیاس قواعد جاری باید کرد۔فائدہ: درمہموزلام باکثر صیغ چوں قَرَءَ یَقْرَءُ، قاعدہ بین بین ست و درواحدماضی مجھول، چوں قُرِیَ قاعدہ مِیَرٌ ودرامر وجمیع صیغ مضارع مجزوم، قاعدہ ہمزہ منفردہ ساکنہ پس دراِقْرَءْ وَلَمْ یَقْرَءْ ہمزہ الف شود ودراُرْدُءْ، لَمْ یَرْدُءْ واؤ ودرمکسور العین یاء و درابواب ثلاثی مزیدفیہ ازمہموزعین ومہموزلام بقواعدمذکورہ بالاتعلیلات صیغ می بایدآورد اشکالے ندارد۔

﴿ترجمہ﴾: فائدہ: ثلاثی مجرد سے مہموز العین کے ماضی کے صیغوں میں قاعدہ بین بین جاری ہوتا ہے جوازاً، مضارع اور امر میں یَسَلُ والا قاعدہ جاری ہوتا ہے زَأَرَ یَزْئِرُ ضَرَبَ سے مہموز العین ہے، سَأَلَ یَسْئَلُ فَتَحَ سے مہموز العین، سَئِمَ، یَسْأَمُ سَمِعَ مہموز العین اور لَؤُمَ یَلْؤُمُ کَرُمَ سے مہموز العین ہے، لہٰذا ان کی ماضی میں بین بین والا قاعدہ جاری ہوگا اور مضارع اور امر میں یَسَلُ والا قاعدہ جاری ہوگا۔ مصنف علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں کہ جب امر میں یَسَلُ والا قاعدہ جاری کرینگے تو عین کلمہ کا ہمزہ تو گر جائیگا یَسَلُ والا قاعدہ کی وجہ سے اور شروع سے ہمزہ وصلی گر جائیگا ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے، چنانچہ اِزْئِرْ میں زِرْ اور اِسْئَلْ میں سَلْ کہیں گے، اِسْئَمْ میں سَمْ اور اُلْؤُمْ میں لُمْ کہیں گے ان کی گردانیں اس طریقہ سے ضبط کر لینی چاہییں مثلاً زِرْ زِرَا الخ، سَلْ سَلَا الخ، لُمْ لُمَا الخ۔ ثلاثی مزید فیہ کے جو ابواب مہموز عین ہیں ان میں بھی اسی طریقہ سے قواعد جاری لینی چاہییں۔ فائدہ: مہموز اللام کے اکثر صیغوں مثلاً ماضی معروف قَرَأَ اور مضارع غیر مجزوم یَقْرَأُ ان میں بین بین والا قاعدہ جاری ہوا ہے اور ماضی مجہول کے صیغہ واحد مذکر غائب جیسے قُرِئَ میں مِیَرٌ والے قاعدے کے تحت ہمزہ کو ی سے بدلا اور امر اور مضارع مجزوم کے تمام صیغوں میں ہمزہ منفردہ ساکنہ کا قاعدہ جاری ہو ہے، یعنی اگر ہمزہ منفردہ ساکنہ فتحہ کے بعد واقع ہو تو اسے الف سے بدلیں گے، چنانچہ اِقْرَأْ، لَمْ یَقْرَأْ میں ہمزہ کو الف سے بدل کر اِقْرَا، لَمْ یَقْرَا پڑھنا جائز ہے اور اگر ہمزہ منفردہ ساکنہ واؤ کے بعد ہو تو اس کو واؤ سے بدلیں گے، چنانچہ اُرْدُؤْ اور لَمْ یَرْدُؤْ میں ہمزہ کو واؤ سے بدل کر، اُرْدُوْ، لَمْ یَرْدُوْ، پڑھنا جائز ہے اور اگر ہمزہ منفردہ ساکنہ کسرہ کے بعد واقع ہو تو اس کو ی سے بدلیں گے، چنانچہ اِجْزِءْ لَمْ یُجْزِءْ میں ہمزہ کو ی سے بدل کر اِجْزِیْ، لَمْ یُجْزِیْ پڑھنا جائز ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ثلاثی مزید فیہ کے مہموز العین واللام کے ابواب میں مذکورہ قواعد کے مطابق صیغوں کی تحقیقات مشکل نہیں۔

﴿تشریح﴾:

فائدہ: درمهموز الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ چند فوائد کا بیان کرنا ہے۔

مہموز العین کی تعلیلات:

ثلاثی مجرد مہموز العین کے صیغوں میں جوازاً بین بین والا قانون جاری ہوا ہے......اور مضارع اور امر میں یَسْئَلُ والا قاعدہ جاری ہوا ہے۔ چنانچہ

☆ زَأَرَ یَزْئِرُ مہموز العین ہے......باب ضَرَبَ سے۔

☆ اور سَأَلَ یَسْأَلُ مہموز العین ہے......باب فَتَحَ سے۔

☆ اور سَئِمَ یَسْئَمُ مہموز العین ہے......باب سَمِعَ سے۔

☆ اور لَؤُمَ یَلْؤُمُ مہموز العین ہے......باب کَرُمَ سے۔

✿ ان کے امر میں یَسْئَلُ والا قانون جاری کرتے وقت عین کلمہ کا ہمزہ گر جائیگا قانون کی وجہ سے......اور شروع سے ہمزہ وصلی گر جائیگا ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے......لہٰذا اِزْئِرْ میں زِرْ اور اِسْئَلْ میں سَلْ اور اِسْئَمْ میں سَمْ اور اُلْؤُمْ میں لُمْ کہیں گے اور ان کی گردان کو یوں ضبط کریں گے۔

☆ زِرْ، زِرَا، زِرُوْا، زِرِیْ، زِرْنَ......سَلْ، سَلَا، سَلُوْ، سَلِیْ، سَلْنَ......سَمْ، سَمَا، سَمُوْا، سَمِیْ، سَمْنَ
لُمْ، لُمَا، لُمُوْا، لُمِیْ، لُمْنَ۔

ثلاثی مزید فیہ مہموز العین کے ابواب کی تعلیلات:

ثلاثی مزید فیہ مہموز العین کے ابواب میں اسی قیاس کے مطابق قواعد جاری کریں گے جیسے ثلاثی مجرد کے مہموز العین میں قواعد جاری کئے ہیں۔

مہموز اللام کا بیان

ثلاثی مجرد مہموز اللام کے اکثر صیغوں مثلاً ماضی معروف قَرَأَ اور مضارع غیر مجزوم یَقْرَءُ میں بین بین والا قانون جاری ہوتا ہے......اور ماضی مجہول کے واحد قُرِئَ میں مِیَرٌ والے قاعدہ کے تحت قُرِیَ پڑھنا جائز ہے۔

☆ اور امر اور مضارع مجزوم کے تمام صیغوں میں ہمزہ منفردہ ساکنہ یعنی رَأْسٌ والا قانون جاری ہوا ہے۔

☆ پس اگر ہمزہ منفردہ ساکنہ فتحہ کے بعد واقع ہو تو اس کو الف کیساتھ تبدیل کر کے پڑھنا جائز ہے۔ جیسے اِقْرَأْ لم یَقْرَءْ میں ہمزہ کو الف کیساتھ تبدیل کر کے اِقْرَا...... لَمْ یَقْرَا پڑھنا جائز ہے۔

☆ اور اگر ہمزہ منفردہ ساکنہ ضمہ کے بعد واقع ہو تو اس کو واؤ سے تبدیل کر کے پڑھنا جائز ہے جیسے اُرْدُءْ لَمْ یَرْدُءْ میں ہمزہ کو واؤ سے تبدیل کر کے اُرْدُوْ لَمْ یَرْدُوْ پڑھنا جائز ہے۔

☆ اور اگر ہمزہ منفردہ ساکنہ کسرہ کے بعد واقع ہو تو اس کو یاء سے تبدیل کر کے پڑھنا جائز ہے جیسے اِجْزِءْ میں ہمزہ کو یاء سے تبدیل کر کے اِجْزِیْ پڑھنا جائز ہے۔

ثلاثی مزید فیہ مہموز اللام کے ابواب کی تعلیلات:

ثلاثی مزید فیہ مہموز العین اور مہموز اللام کے ابواب میں مذکورہ بالا قواعد کے مطابق صیغوں کی تعلیلات نکالنا کوئی مشکل نہیں ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

فصل دوم:

معتل کا بیان

درمعتل مشتمل بر پنج قسم ،قسم اول در قواعد معتل قاعده (1)هر واؤ که میان علامت ِ مضارع مفتوحه و کسره یا ء فتحه کلمه که عین یا ء لا مش حرف ِ حلق با شد واقع شود بیفتد چو ن یَعِدُویَھَبُ وَیَسَعُ ایں که اصل قاعده دریا ء تقریر مے کنند ودیگر صیغ مضارع راتا بع مے گر دانند تطویل لا طا ئل است وهم چنیں دریَھَبُ وغیره قائل با یں معنیٰ شدن که ایں‌ها را در اصل مکسور العین بو دند بر عایة حرف ِ حلق وعین رافتح دادند تکلف بارد است تقریر درست بر ائے قاعده همیں است که کر دیم وصاحب ِ منظوم نیك ایں تقریر را نو شته قاعده (2)واؤ فاء مصدر که بر وزن فِعْلٌ با شد بیفتد وعین ِ کسره با ید مگر در مفتوح العین گا هے فتحه دهند وتا عوض درآخر بے فزایند چو ن علة وزنة وسعة که دراصل وِعْدٌ وِزْنٌ،وِسْعٌ بو د ،قاعده (3)واؤ ساکن غیر مدغم بعد کسره یا ء شده چو ن مِیْعَادٌ نه اِجْلِوَّاذٌویا ء ساکن غیر مدغم بعدضمه واؤ شود چو ن مُوْسِرٌ نه مُیِّزَ والف بعد ضمه واؤ شود چو ن قُوْتِلَ وبعد کسره یا ء چو ن مَحَارِیْبُ قاعده (4) واؤ یا اصلی که فائے افتعال باشد تا شده در تا ء ادغام با ید چو ن اِتَّقَدَ که اِوْتَقَدَ بو د وَاِتَّسَرَ که اِیْتَسَرَبو د۔

﴿ترجمہ﴾: دوسری فصل معتل کے بیان میں ،جو کہ پانچ قسموں پر مشتمل ہے ،پہلی فصل معتل کے قواعد کے بیان میں ،قاعدہ(۱): ہر وہ واؤ جو علامتِ مضارع مفتوح اور کسرہ کے درمیان واقع ہو ،یا ایسے کلمہ کے فتحہ کے درمیان واقع ہو ،جس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو واقع ہو جائے تو گر جاتی ہے ،جیسے یَعِدُ،یَھَبُ ،یَسَعُ،یہ جو اصل قاعدہ یاء میں بیان کرتے ہیں ،وہ مضارع کے دیگر صیغوں کو تابع قرار دیتے ہیں ،یہ بے فائدہ طوالت ہے ،اسی طرح یَھَبُ وغیرہ میں اس بات کا قائل ہونا کہ یہ دراصل مکسور العین تھے ،حرفِ حلقی کی رعایت سے عین کو فتحہ دیا ہے بے جا تکلف ہے ،قاعدہ کا صحیح بیان وہی ہے جو ہم نے کیا ہے ،اور صاحبِ منظوم نیک

نے یہی تقریر کی ہے، قاعدہ (۲) ایسے مصدر کے فاء کلمہ کا جو فِعل کے وزن پر ہو گر جاتا ہے، اور عین کلمہ کسرہ پاتا ہے، مگر مفتوح العین میں کبھی فتحہ پاتا ہے اور تاء عوض آخر میں بڑھا دیتے ہیں، جیسے عِدَۃٌ، زِنَۃٌ، سِعَۃٌ کہ اصل میں وِعْدٌ، وِزْنٌ اور وِسْعٌ تھے، قاعدہ (۳) واؤ ساکن غیر مدغم کسرہ کے بعد یاء ہو جاتی ہے، جیسے مِیْعَادٌ نہ اِجْلِوَّاذٌ اور یاء ساکن غیر مدغم ضمہ کے بعد واؤ ہو جاتی ہے، جیسے مُوْسِرٌ نہ کہ مُیَّزٌ اور الف ضمہ کے بعد واؤ ہو جاتا ہے، جیسے قُوْتِلَ اور کسرہ کے بعد یاء ہو جاتا ہے جیسے مَحَارِیْبُ قاعدہ (۴) واؤ اور یاء اصلی ہو باب افتعال کے فاء کلمہ آ جائیں، تو تاء سے بدل تاء کا تاء میں ادغام ہو جاتا ہے، جیسے اِتَّقَدَ جو کہ اصل میں اِوْتَقَدَ تھا اور اِتَّسَرَ جو کہ اصل میں اِیْتَسَرَ تھا۔

﴿تشریح﴾:

درمعتل مشتمل بر الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ معتل کے قوانین بیان کرنے ہیں۔

قانون نمبر 1: ہر وہ واؤ جو علامت مضارع مفتوح اور کسرہ کے درمیان واقع ہو یا علامت مضارع مفتوح اور فتحہ کے درمیان ایسے فعل میں واقع ہو جسکا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو تو ایسی واؤ گر جائے گی جیسے یَعِدُ اصل میں یَوْعِدُ تھا...... یَھَبُ اصل میں یَوْھَبُ تھا اور یَسَعُ اصل میں یَوْسَعُ تھا۔

بعض صرفیوں کا رد:

بعض لوگ اس قاعدہ کو علامت مضارع یا کے لئے اصل قرار دیتے ہیں اور مضارع کے باقی صیغوں کو اسکے تابع قرار دیتے ہیں انکی یہ بات درست نہیں اسی طرح بعض کا کہنا ہے کہ یَھَبُ اور یَسَعُ وغیرہ اصل میں مکسور العین تھے حرف حلقی کی رعایت کرتے ہوئے عین کلمہ کو فتحہ دے دیا...... یہ بات بھی تکلف سے خالی نہیں درست بات وہی ہے جو ہم نے بیان کر دی۔

ہر وہ مصدر جو فِعل کے وزن پر ہو:

قانون نمبر 2: ہر وہ مصدر جو فِعْلٌ کے وزن پر ہو...... اگر اس کے فاکلمہ میں واؤ آ جائے...... تو اس واؤ کو گرا کر...... اس کے عوض آخر میں تاء لاتے ہیں...... عین کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں...... تاکہ ابتداً بالسکون لازم نہ آئے...... اگر اس مصدر کا مضارع مفتوح العین ہو تو عین کلمہ کو کسرہ دے کر پڑھنا بھی جائز ہے...... اور فتحہ بھی دے سکتے ہیں۔

جیسے: عِدَۃٌ، زِنَۃٌ، سِعَۃٌ۔

☆ عِدَۃٌ اور زِنَۃٌ اصل میں وِعْدٌ اور وِزْنٌ تھے، یعنی یہ مصادر فِعْلٌ کے وزن پر تھے، ان کے فاء کلمہ میں واؤ تھی، پس اس واؤ کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں تاء لے آئے، اور عین کلمہ کو کسرہ دے دیا، تو عِدَۃٌ اور زِنَۃٌ ہو گیا۔

اور سِعَۃٌ اصل میں وِسْعٌ تھا، یعنی یہ بھی مصدر فِعْلٌ کے وزن پر تھا، اس کے بھی فاء کلمہ میں واؤ تھی، پس اس واؤ کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں تاء لے آئے ......اور عین کلمہ کو کسرہ دے دیا......تو سِعَۃٌ ہو گیا اور عین کلمہ کو فتحہ دے یعنی سَعَۃٌ پڑھنا بھی جائز ہے، اس لئے کہ اس کا مضارع مفتوح العین ہے۔

واؤ ساکن غیر مدغم:

قانون نمبر 3: یہ قانون چار اجزاء پر مشتمل ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) واؤ ساکن غیر مدغم کسرہ کے بعد یا ہو جاتی ہے۔ جیسے مِوْعَادٌ سے مِیْعَادٌ...... اِجْلِوَّاذٌ میں یہ قانون جاری نہیں ہوگا کیونکہ واؤ مشدد ہے، غیر مدغم نہیں۔

(۲) یاء ساکن غیر مدغم ضمہ کے بعد واؤ ہو جاتی ہے۔ جیسے مُیْسِرٌ سے مُوْسِرٌ ...... مُیِّزَ میں یہ قانون جاری نہیں ہوگا کیونکہ یا مشدد ہے غیر مدغم نہیں۔

(۳) الف ضمہ کے بعد واؤ سے ہو جاتا ہے۔ جیسے قَاتَلَ کی ماضی مجہول قُوْتِلَ۔

(۴) الف کسرہ کے بعد یاء ہو جاتا ہے۔ جیسے مِحْرَابٌ کی جمع منتہی الجموع مَحَارِیْبُ۔

قانون نمبر 4: واؤ یا یاء اصلی ہوں، باب افتعال کے فاء کلمہ میں آ جائیں......تو اس واؤ اور یاء کو وجوباً تاء کے ساتھ تبدیل کرتے ہیں، پھر تاء کا تاء میں وجوباً ادغام کر دیتے ہیں، جیسے اِوْتَقَدَ سے اِتَّقَدَ اور اِیْتَسَرَ سے اِتَّسَرَ۔

❁ اصلی کی قید سے اِیْتَکَلَ اور اِیْتَمَرَ جیسے کلمات احتراز ہے کیونکہ ان کے فاء کلمہ میں یاء تو ہے لیکن یہ یاء اصلی نہیں، بلکہ ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے اس لئے ان میں یہ قانون جاری نہیں ہوتا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: قاعده (5) واؤ مضموم و مکسور در اول ومضموم در وسط جوازاً همزه شود چو ن اُجُوْهٌ ،اِشَاحٌ ،اُقِّتَتْ ،اَدْءُرٌ که وُجُوْهٌ وَوِشَاحٌ وَوُقِّتَتْ واَدْوُرٌ بود ابدال بهمزه درواو مفتوح شاذ است چون اَحَدٌ واَنَاةٌ قاعده (6) چو ن دو واؤ متحرك در اول كلمه جمع شوند اول وجوباً همزه گر دد چو ن اَوَاصِلُ وَ اُوَيْصِلٌ كه وَوَاصِلُ جمع وَاصِلَةٌ وَوُوَيْصِلٌ تصغير واصل بو د۔

﴿ترجمہ﴾: قاعدہ (5): واؤ مضموم ہو یا مکسور ہو کلمہ کے شروع میں آ جائے ......اور واؤ مضموم کلمہ کے درمیان میں آ جائے تو اسے ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔ جیسے اُجُوْهٌ، اِشَاحٌ، اُقِّتَتْ اور اَدْءُرٌ جو کہ اصل میں وُجُوْهٌ، وِشَاحٌ، وُقِّتَتْ اور اَدْوُرٌ تھے، واؤ مفتوح کو ہمزہ سے تبدیل کرنا شاذ ہے۔ جیسے اَحَدٌ اور اَنَاةٌ ۔ قاعدہ (6) جب دو واؤ متحرک کلمہ کے شروع میں جمع ہو جائیں، تو پہلی واؤ وجوباً ہمزہ ہو جاتی ہے جیسے

اَوَاصِلُ اور اُوَیْصِلٌ جوکہ وَاصِلَۃٌ کی جمع وَوَاصِلُ اور وَاصِلٌ کی تصغیر وُوَیْصِلٌ تھی ۔

﴿تشریح﴾:

قاعدہ (5) واؤ الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ معتل کے قوانین کا تسلسل ہے ۔

قانون نمبر 5: واؤ مضموم یا مکسور کلمہ کے شروع میں آجائے ......اسی طرح واؤ مضموم کلمہ کے درمیان میں آجائے تو اس واؤ کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے وُجُوْہٌ سے اُجُوْہٌ..... وِشَاۃٌ سے اِشَاۃٌ..... وُقِّتَتْ سے اُقِّتَتْ۔ اَدْوُرٌ سے اَدْءُرٌ۔

﴿نوٹ﴾: واؤ مفتوحہ کو ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے جیسے وَحَدٌ سے اَحَدٌ.....وَنَاتٌ سے اَنَاتٌ پڑھنا شاذ ہے۔

قانون نمبر 6: دو واؤ متحرک کلمہ کے شروع میں جمع ہو جائیں ......تو پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے وَوَاصِلُ سے اَوَاصِلُ جوکہ وَاصِلَۃٌ کی جمع ہے......ایسے ہی وُوَیْصِلٌ سے اُوَیْصِلٌ اور یہ وَاصِلَۃ کی تصغیر ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

واؤ اور یاء متحرک ما قبل مفتوح

﴿عبارت﴾: واؤ ویائے متحر ك بعد فتحه الف شود بشروط 1فا کلمه نباشد پس در فَوَعَدَ وَتَوَفِّی وَتَیَسَّرَ واؤ ویا ء الف نشود 2عین لفیف نباشد چو ن طَوٰی وَحَیِیَ 3قبل الف تثنیه نباشد چو دَعَوَا وَرَمَیَا 4قبل مده زائده نباشد چو ن طَوِیْلٌ وَغَیُوْرٌ وَغَیَابَۃٌ واو فَعَلُوْا وَلَمْ یَفْعَلُوْا وَیَفْعَلُوْنَ وَتَفْعَلُوْنَ ویائے تَفْعَلِیْنَ که کلمه جدا گا نه فاعلِ فعل اند مده زائده نیستند لھٰذا قبل اینها واؤ ویا ء الف شود با جتماع ساکنین بیفتد چو ن دَعَوْا وَلَمْ یَخْشَوْا وَیَخْشَوْنَ وَتَخْشَوْنَ وَتَخْشَیْنَ 5قبل یائے مشدد ونون تا کید نباشد چو ن عَلَوِیٌّ وَاخْشَیَنَّ 6بمعنیٰ لو ن وعیب نباشد چو ن عَوِرَ وَصَیِدَ 7بر وزن فَعَلَانٌ نباشد چو ن دَوَرَانٌ وَسَیَلَانٌ ونه بروزن فَعَلٰی چو ن صَوَرٰی وَحَیَدٰی ونه بروزن فَعَلَۃٌ چو ن حَوَکَۃٌ وهم افتعال بمعنیٰ تفاعل نباشد چو ن اِجْتَوَرَ وَاعْتَوَرَ که بمعنیٰ تَجَاوَرَ وَتَعَاوَرَ ست مثال قَالَ وَبَاعَ وَدَعَا وَرَمٰی وَبَابٌ وَنَابٌ ، وقوعِ ساکن ووقوعِ تا ئے تا نیث فعل ماضی اگر چه متحر ك با شد بعد ایں چنیں الف مو جب سقوط آں است مثل دَعَتْ وَدَعَتَا دَعَوْا وَتَرْضَیْنَ مگر در صیغ ماضی معروف از جمع مؤنث غائب تا آخر بعد حذفِ الف فا را در واوی مفتوح العین

ومضوم العین ضمه دهند چو ن قُلْنَ وَطُلْنَ دریائی وواوی مکسور العین کسره چو ن بِعْنَ وَخِفْنَ ۔

﴿ترجمہ﴾: قاعدہ 7: واؤ اور یاء متحرک ہو فتحہ کے بعد الف ہو جاتی ہیں، چند شرائط کے ساتھ ۔1 چنانچہ فَوَعَدَوَتَوَفّٰی اور تَیَسَّرَ میں واؤ اور یاء الف نہیں ہو گی، 2: لفیف کا عین کلمہ نہ ہو۔ جیسے طَوٰی اور حَیِیَ 3: الف تثنیہ سے پہلے نہ ہو۔ جیسے دَعَوَا اور رَمَیَا 4: مدہ زائدہ سے پہلے نہ ہو۔ جیسے طَوِیْلٌ، غَیُوْرٌ، غَیَابَۃٌ فَعَلُوْا، لَمْ یَفْعَلُوْا، یَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلُوْنَ کی واؤ اور تَفْعَلِیْنَ کی یاء چونکہ علیحدہ کلمہ اور فعل کا فاعل ہیں، مدہ زائدہ نہیں اس لئے ان سے پہلے واؤ اور یاء الف سے بدل کر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گر جاتی ہیں، جیسے دَعَوْا وَیَخْشَوْنَ وَتَخْشَوْنَ وَتَخْشَیْنَ 5: یائے مشدد اور نون تاکید سے پہلے نہ ہو۔ جیسے عَلَوِیٌّ اور اِخْشَیِنَّ 6 رنگ اور عیب کے معنیٰ میں نہ ہو جیسے عَوِرَ اور صَیِدَ 7: فَعَلَانٌ کے وزن پر نہ ہو۔ جیسے دَوَرَانٌ اور سَیَلَانٌ اور فَعَلٰی کے وزن پر نہ ہو جیسے صَوَرٰی اور حَیَدٰی اور فَعَلَۃٌ کے وزن پر نہ ہو جیسے حَوَکَۃٌ اس افتعال میں نہ ہو جو تفاعل کے معنیٰ میں ہو جیسے اِجْتَوَرَ اور اِعْتَوَرَ کہ تَجَاوَرَ اور تَعَاوَرَ کے معنیٰ میں ہیں جیسے قَالَ اور بَاعَ، دَعَا، رَمٰی، بَابٌ اور نَابٌ، ایسے الف کے بعد ساکن یا فعل ماضی کی تائے تانیث اگر چہ متحرک واقع ہو تو الف گر جاتا ہے۔ جیسے دَعَتْ، دَعَتَا، دَعَوْا، تَرْضَیْنَ مگر ماضی معلوم کے صیغوں میں جمع مؤنث غائب سے آخر تک الف کے حذف ہو جانے کے بعد فاء کلمہ کو واوی مفتوح العین اور مضموم العین میں ضمہ دیتے ہیں، جیسے قُلْنَ اور طُلْنَ، یائی اور مکسور العین میں کسرہ دیتے ہیں جیسے بِعْنَ اور خِفْنَ۔

﴿تشریح﴾:

قانون نمبر 7: واؤ یا یاء متحرک ہوں اور ان کا ماقبل مفتوح ہو تو اس واؤ اور یاء کو الف سے بدل دیا جاتا ہے اس قانون کے لئے چند شرائط ہیں...... جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1: وہ واؤ اور یا فاء کلمہ میں نہ ہوں لہٰذا فَوَعَدَ اور تَیَسَّرَ میں قانون جاری نہیں ہوگا۔

2: وہ واؤ اور یا لفیف کے عین کلمہ میں نہ ہوں۔ جیسے طَوٰی اور حَیِیَ۔

3: وہ واؤ اور یاء الف تثنیہ سے پہلے نہ ہوں۔ جیسے دَعَوَا اور رَمَیَا ۔

4: واؤ اور یاء مدہ زائدہ سے پہلے نہ ہوں۔ جیسے طَوِیْلٌ غَیُوْرٌ اور غَیَابَۃٌ۔

<u>فاعل مدہ زائد نہیں ہوتا:</u>

واو فعلوا ولم یفعلوا الخ: الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک سوال مقدر کا جواب دینا ہے۔

﴿سوال﴾: فعل ماضی کے صیغہ جمع مذکر غائب فعلوا اور مضارع کے صیغہ جمع مذکر غائب اور جمع مذکر حاضر یَفْعَلُوْنَ اور تَفْعَلُوْنَ اور واحد مؤنث حاضر تَفْعَلِیْنَ کے لام کلمہ میں اگر واؤ اور یاء متحرک ہوں اور ان کا ماقبل مفتوح ہو تو اس واؤ اور یاء کو اس قاعدہ کی وجہ سے الف سے نہیں بدلنا چاہیے کیونکہ جمع مذکر کے صیغوں میں وہ واؤ اور یاء مدہ زائد سے پہلے ہیں اور واحد مؤنث حاضر کے صیغے میں وہ واؤ اور یاء !یا مدہ زائد سے پہلے ہیں، حالانکہ اس واؤ اور یاء کو الف سے بدلتے ہیں پھر اس الف کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا دیتے ہیں۔جیسے دَعَوْا، لَمْ یَخْشَوْا، یَخْشَوْنَ، تَخْشَوْنَ، تَخْشَیْنَ کہ اصل میں دَعَوُوْا، لَمْ یَخْشَیُوْا، یَخْشَیُوْنَ، تَخْشَیُوْنَ اور تَخْشَیِیْنَ تھے، ان میں سے واؤ اور یاء متحرک اور ان کا ماقبل مفتوح ہے اور واؤ اور یاء مدہ زائدہ سے پہلے ہیں، لیکن ان میں واؤ اور یاء کو الف سے بدل دیا اور پھر الف کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا دیا۔

﴿جواب﴾: فَعَلُوْا، یَفْعَلُوْنَ، اور تَفْعَلُوْنَ کی واؤ اسی طرح تَفْعَلِیْنَ کی یاء یہ الگ کلمہ ہیں......فعل کا فاعل ہیں......مدہ زائدہ نہیں لہٰذا ان سے پہلے آنے والے واؤ اور یاء کو الف سے بدل کر التقائے ساکنین کی وجہ سے گرا دیا جائے جیسے دَعَوْا، یَخْشَوْنَ، تَخْشَوْنَ اور تَخْشَیْنَ اصل میں دَعَوُوْا، یَخْشَیُوْنَ، تَخْشَیُوْنَ اور تَخْشَیِیْنَ ہے۔

5: وہ واؤ اور یاء !یائے مشدد اور نون تاکید سے پہلے نہ ہوں جیسے عَلَوِیٌّ اور اِخْشَیِنَّ۔

6: وہ واؤ اور یاء اس کلمہ میں میں نہ ہو جو رنگ یا عیب کے معنی پر مشتمل ہو۔جیسے عَوِرَ (کانا ہوا) اور صَیِدَ (مائل العنق ہوا)۔

7: وہ واؤ اور یاء اس کلمہ میں نہ ہوں جو فَعَلَانٌ کے وزن پر ہو۔جیسے دَوَرَانٌ اور سَیَلَانٌ۔

8: وہ واؤ اور یاء اس کلمہ میں ہوں جو فَعَلیٰ کے وزن پر ہو۔جیسے صَوَرٰی اور حَیَدٰی۔

9: وہ واؤ اور یاء اس کلمہ میں نہ ہو جو فَعَلَةٌ کے وزن پر ہو۔جیسے حَوَکَۃٌ۔

10: وہ واؤ اور یاء اس باب افتعال میں نہ ہو جو بمعنی تفاعل میں ہو جیسے اِجْتَوَرَ بمعنی تَجَاوَرَ، اِعْتَوَرَ بمعنی تَعَاوَرَ۔

مطابقی مثالیں:

مثال: قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا......بَاعَ اصل میں بَیَعَ تھا......دَعَا اصل میں دَعَوَ تھا......رَمٰی اصل میں رَمَیَ تھا بَابٌ اصل میں بَوَبٌ تھا......نَابٌ اصل میں نَیَبٌ تھا۔

ایسے الف کے بعد کوئی حرف ساکن:

وقوعِ ساکن ووقوعِ تائے تانیث الخ: سے غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ اس قانون کے مطابق اگر واؤ یاء الف سے تبدیل ہو جائیں اور اس الف کے بعد کوئی حرف ساکن آجائے یا فعل ماضی کی تائے تانیث آجائے خواہ وہ تائے تانیث متحرک ہو تو الف کو گرا دینا واجب ہے۔

☆ جیسے دَعَتْ ،دَعَتَا، دَعَوْا اور تَرْضَيْنَ مگر ماضی معروف کے صیغہ جمع مؤنث غائب سے لیکر آخر تک الف کو حذف کر کے بعد واوی مفتوح العین اور مضموم العین میں فاء کلمہ کو ضمہ دیں گے جیسے قُلْنَ، طُلْنَ ،جبکہ یائی اور مکسور العین میں فاء کلمہ کو کسرہ دیں گے جیسے بِعْنَ اور خِفْنَ۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: حرکت واؤ ویاء بماقبل آں کہ ساکن باشد نقل کنند واگر آں حرکت فتحہ شد واؤ ویاء را الف کنند بشروط مذکورہ بالا چوں یقول ویبیع ویقال ویباع و در صورۃ وقوع ساکن بعد ایں چنین واؤ ویاء آنہا ساقط شوند بر تقدیر ضمہ و کسرہ بر تقدیر فتحہ الف بدل آنہا در من وعد بسببِ شرط اول و دریطوی ویحی بسبب شرط دوم ودر مقوال و تحوال وتبیان وتمییز بسبب شرط چہارمنقل حرکت نکردند لیکن واؤ مفعول از شرط رابع مستثنیٰ است لہٰذا در مقول و مبیع نقل حرکت کردند و در یعور ویصید و اسود وابیض ومسودۃ بسبب شرط ششم نقل حرکت نشد بودن کلمہ افعل التفضیل یا فعل تعجب یا از ملحقات مانع نقل حرکت لہٰذا در اقول ،ما اقولہ و اقول بہپ و شریف و جہور نقل حرکت نکردند۔

﴿ترجمہ﴾: قاعدہ 8 ایسی واؤ اور یاء کی حرکت کہ جس کا ماقبل ساکن ہو نقل کرتے ہیں ،اور اگر وہ حرکت فتحہ کی ہو تو واؤ اور یاء کو مذکورہ شرائط کے الف بنادیتے ہیں ،جیسے يَقُوْلُ اور يَبِيْعُ اور يُقَالُ اور يُبَاعُ اور ایسی واؤ اور یاء کے بعد ساکن واقع ہونے کی صورت میں ضمہ اور کسرہ کی صورت میں دونوں ساقط ہو جاتے ہیں ،اور فتحہ کی صورت میں ان کی بجائے الف ساقط ہو جاتا ہے مَنْ وَعَدَ میں پہلی شرط کی وجہ سے ،يَطْوِيْ اور يَحْيٰى میں دوسری شرط کی وجہ سے مِقْوَالٌ ،تِحْوَالٌ ،تِبْيَانٌ ،اور تمییز میں چوتھی شرط کی وجہ سے حرکت نقل نہیں کرتے ،لیکن اسم مفعول کی واؤ چوتھی شرط سے مستثنیٰ ہے اس لئے کہ مَقُوْلٌ اور مَبِيْعٌ میں حرکت نقل کرتے ہیں ،يَعْوَرُ ،يَصْيَدُ ،اَسْوَدُ ،اَبْيَضُ ،مُسْوَدَّةٌ میں چھٹی شرط کی وجہ سے حرکت نقل نہیں ہوئی ،کلمہ کا اَفْعَلُ التَّفْضِيْل یا فعل تعجب ہونا یا ملحقات میں سے ہونا نقل حرکت سے مانع ہے اس لئے کہ اَقْوَلُ ،مَا اَقْوَلَهٗ ، اَقْوِلْ بِهٖ ،شَرْيَفَ اور جَهْوَرَ میں حرکت نقل نہیں کرتے۔

﴿تشریح﴾:

حرکت واؤ ویاء الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ معتل کا قانون نمبر 8 بیان کرنا ہے۔

قانون نمبر 8: واؤاور یاء متحرک ہوں......اوران کا ماقبل ساکن ہو......تو اس واؤاور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کودیں گے......اوراگر واؤ یا یاء پر فتحہ ہوتو واؤ اور یاء کو نقل حرکت کے بعد الف سے بدل دینگے۔

جیسے یَقُوْلُ ،یَبِیْعُ......یَقَالُ اور یَبَاعُ اصل میں یَقْوُلُ،یَبْیِعُ،یُقْوَلُ اور یُبْیَعُ تھے۔

☆ اس قانون کے لئے وہی شرائط ہیں جن کا ذکر قانون نمبر 7 میں ہوا۔

☆ پھر اگر اس واؤ یا یاء کے بعد کوئی ساکن حرف آجائے تو واؤ اور یاء کی حرکت ماقبل کو دے کر واؤ اور یاء کو گرادیں گے۔جیسے یَقُلْنَ،یَبِعْنَ اصل میں یَقْوُلْنَ اور یَبْیِعْنَ تھے۔

☆ اوراگر واؤ اور یاء مفتوح ہوں اوران کے بعد ساکن حرف آجائے تو واؤ اور یاء کی حرکت ماقبل کو دے کر واؤ اور یاء کو الف سے بدل کر الف کو گرادیتے ہیں،جیسے یُقَلْنَ یُبَعْنَ اصل میں یُقْوَلْنَ اور یُبْیَعْنَ تھے۔

احترازی مثالیں:

✿ مَنْ وَعَدَ میں پہلی شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے یَطْوِیْ اور یَحْیٰی میں دوسری شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے مِقْوَالٌ تِحْوَالٌ تِبْیَانٌ اور تَمْیِیْزٌ میں چوتھی شرط کی وجہ سے حرکت نقل نہیں کی گئی۔

☆ مَفْعُوْلٌ کی واؤ اگرچہ مدہ زائدہ ہے لیکن چوتھی شرط سے مستثنیٰ ہے لہٰذا مَقُوْلٌ اور مَبِیْعٌ میں قانون جاری ہوا ہے

✿ یَعْوَرُ اور یَصْیَدُ اسی طرح اَسْوَدُ ،اَبْیَضُ اور مُسْوَدَّةٌ میں چھٹی شرط کی وجہ سے قانون جاری نہیں ہوا۔

✿ اس قانون کے لئے چند اور شرائط بھی ہیں ایک شرط یہ ہے وہ کلمہ اسم تفضیل نہ ہو لہٰذا اَقْوَلُ میں قانون جاری نہیں ہوا......دوسری شرط یہ ہے وہ کلمہ فعل تعجب نہ ہو......لہٰذا مَا اَقْوَلَهٗ ،اَقْوِلْ بِهٖ میں قانون جاری نہیں ہوگا......تیسری شرط یہ ہے وہ کلمہ ملحقات میں سے نہ ہو لہٰذا شَرْيَفَ اور جَهْوَرَ میں قانون جاری نہیں ہوگا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

ماضی مجہول کے عین کلمہ میں تعلیل

﴿عبارت﴾: قاعدہ9 بحرکت واؤ و یائی عین ماضی مجهول بعد اسکان ما قبل بماقبل دهند پس واؤ یاء شد چون قِیْلَ وَ بِیْعَ وَانْقِیْدَ وَاخْتِیْرَ و جائز است که حرکت ما قبل باقی دارند وواؤ ویاء راساکن کنند پس یاء واؤ شود چون قُوْلَ و بُوْعَ وَانْقُوْدَ وَاخْتُوْرَ در صورت ابدال اشمام بکسره فاء هم جائز است قِیْلَ وَبِیْعَ بنهجے ادا کنند که بوئے ضمه در کسره قاف وباء یا فته شود دریں قاعده شرط ست که در معروف تعلیل شده باشد لهٰذا در اُعْتُوِرَ تعلیل نکنند وهر گاه این یاء با

لتقائے ساکنین در صیغ جمع مؤنث غائب تا آخر ب یفتد در واوی مفتوح العین فازا ضمہ دھند ودر یائی و مکسور العین کسرہ صیغ معروف و مجہول بیک صورۃ شود چوں قُلْتُ وَبِعْتُ وَخِفْتُ فائدہ در مجہول استفعال نقل حرکت با یں قاعدہ نیست بلکہ بقاعدہ 8 پس دراں جمیع احوال قِیْلَ قُوْلَ و اشمام جاری نخواھد شد۔

﴿ترجمہ﴾: ماضی مجہول کے عین کلمہ کی واؤ اور یاء کی حرکت ماقبل کو ساکن کرنے کے بعد ماقبل کو دے دیتے ہیں، پھر واؤ یاء ہو جاتی ہے جیسے قِیْلَ ،بِیْعَ ،اُخْتِیْرَ ،اُنْقِیْدَ اور یہ بھی جائز کہ ماقبل کی حرکت باقی رکھیں، اور واؤ اور یاء کو ساکن کر دیں، پھر یاء واؤ ہو جائیگی، جیسے قُوْلَ، بُوْعَ، اُخْتُوْرَ، اُنْقُوْدَ اور ابدال کی صورت میں ضمہ کا اشمام بھی فاء کے کسرہ کے ساتھ جائز ہے، قِیْلَ اور بِیْعَ کو اس طرح ادا کریں کہ قاف اور باء میں ضمہ کی بو پائی جائے اور اس قاعدہ میں شرط ہے کہ معروف میں تعلیل ہوئی ہو اس لئے اُعْتُوِرَ میں تعلیل نہیں کیا جائے گی، اور جب یہ یاء التقائے ساکنین کی وجہ سے جمع مؤنث غائب سے لے کر آخر تک صیغوں میں گر جا ئیگی، تو واوی مفتوح العین میں فاء کلمہ کو ضمہ دیتے ہیں، یاء اور مکسور العین میں کسرہ دیتے ہیں، معروف اور مجہول کے صیغے ایک ہی شکل کے ہو جاتے ہیں، جیسے قُلْتُ ،بِعْتُ ،خِفْتُ۔ فائدہ: باب استفعال کے مجہول میں نقل حرکت اس قاعدہ کی وجہ سے نہیں، بلکہ قانون نمبر 8 کی وجہ سے ہے لہٰذا اس میں قِیْلَ کے تمام احوال جیسے قول اور بوع جاری نہیں ہونگے۔

﴿تشریح﴾:

حرکت واؤ ویائی عین الخ سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ماضی مجہول کے عین واؤ اور یاء آ جائے تو اس کی تعلیل بیان کرنی ہے...... جسے قانون نمبر 9 کی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔

قانون نمبر 9: ماضی مجہول کے عین کلمہ میں واؤ اور یا آ جائیں اور وہ متحرک ہوں اور ان کا ماقبل بھی متحرک ہو تو وہاں تین صورتیں جائز ہیں۔

1: اس واؤ اور یاء کے ماقبل کو ساکن کر کے واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیں گے اس صورت میں واؤ یاء سے تبدیل ہو جائے گی جیسے قُوِلَ سے قِیْلَ بُیِعَ سے بِیْعَ اُخْتُیِرَ سے اُخْتِیْرَ اُنْقُوِدَ سے اُنْقِیْدَ۔

2: واؤ اور یاء کو ساکن کر دیا جائے اور ماقبل کی حرکت کو برقرار رکھا جائے اس صورت میں یاء واؤ سے تبدیل ہو جائے گی جیسے قُوِلَ سے قُوْلَ بُیِعَ سے بُوْعَ اُخْتُیِرَ سے اُخْتُوْرَ سے اُنْقُوِدَ سے اُنْقُوْدَ۔

3: واؤ اور یاء کی حرکت ماقبل کو دینے کے بعد اشمام کرنا بھی جائز ہے یعنی فاء کلمہ کی کسرہ کو ضمہ کی بو دے کر پڑھنا تو قِیْلَ اور بِیْعَ کو اس انداز میں ادا کریں گے کہ ''ق'' اور ''ب'' کے کسرہ میں ضمہ کی بو پائی جائے۔

اس قانون کیلئے شرط یہ ہے کہ ماضی معروف میں تعلیل ہو چکی ہو لہذا اُغْتُوِرَ میں تعلیل نہیں ہوگی کیونکہ اس کی ماضی معروف اِعْتَوَرَ میں تعلیل نہیں ہوئی۔

وهر گاه ابن با ء با لتقائے الخ: یہ یاء جب اجتماع ساکنین کی وجہ سے جمع مؤنث غائب سے آخر تک کے صیغوں میں گر جائے تو واوی مفتوح العین میں فاء کلمہ کو ضمہ دیں گے جبکہ یائی اور مکسور العین میں فاء کلمہ کو کسرہ دیں گے تو اس طرح معروف اور مجہول کے صیغوں کی صورت ایک جیسی ہو جائے گی جیسے قُلْتُ ،بِعْتُ اور خِفْتُ۔

فائده در مجهول الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمہ ایک فائدہ بیان کرنا ہے۔

کہ باب استفعال کی ماضی مجہول مثلاً اُسْتُقِيْم میں اس قانون کی وجہ سے حرکت نقل نہیں کی گئی ، کیونکہ قانون نمبر 9 میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ واؤ اور یاء خود بھی متحرک ہوں ......اور ان کا ماقبل بھی متحرک ہو ...... جبکہ باب استفعال کی ماضی مجہول کے عین کلمہ میں واؤ اور یاء خود تو متحرک ہیں ،لیکن کا ماقبل متحرک نہیں بلکہ ساکن ہے لہذا اس میں قانون نمبر 8 جاری ہوا ہے لہذا صرف ایک صورت جائز ہوگی قُوْلَ اور اشمام والی صورت یعنی دوسری اور تیسری صورت یہاں جاری نہیں ہوگی۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: قاعده 10واؤ ویائے لام فعل بعد ضمه و کسره در يَفْعَلُ وَتَفْعَلُ وَاَفْعَلُ وَنَفْعَلُ ساكن شودچون يَدْعُوْوَيَرْمِيْ وبعد فتحه بقاعده قال الف شودچون يَرْضٰى وَيَخْشٰى واگر واؤ بعد ضمه بود وبعد آں واؤ ویا بعد کسره بود وبعد آں یاء ساكن آں هم ساكن شود با جتماع ساكنين بيفتد چون يَدْعُوْنَ وَتَرْمِيْنَ واگر واؤ بعد ضمه وبعد آں یاء ساکن چون تَدْعِيْنَ كه دراصل تَدْعُوِيْنَ بود ویاء بعد كسره بود وبعد آں واؤ چون يَرْمُوْنَ با سكان ما قبل حركت واؤ وياء بآں نقل كنند پس واؤویاء ویاء واؤشده با جتماع ساكنين بيفتدچون تَدْعِيْنَ وَيَرْمُوْنَ كه ایں هر دو مثال گزشته ولُقُوْ،رُمُوْا۔قاعده 11واؤ طرف بعد كسره یاء شود چون دُعِىَ ،دُعِيَا ،دَاعِيَانِ ،دَاعِيَةٌ قاعده 12یائے طرف بعد ضمه واؤ شود چون نَهُوَ كه دراصل نَهُيَ بود صيغه واحدمذكر غائب از كَرُمَ

﴿ترجمہ﴾: قاعدہ 10 يَفْعَلُ ،تَفْعَلُ ،اَفْعَلُ، نَفْعَلُ فعل کا لام کلمہ اگر واؤ یا یاء ہو تو کسرہ اور ضمہ کے بعد ساکن ہو جاتا ہے جیسے يَدْعُوْا اور يَرْمِيْ اور فتحہ کے بعد قَالَ کے قاعدے سے الف ہو جاتا ہے جیسے يَخْشٰى اور يَرْضٰى اگر واؤ متحرک ضمہ کے بعد ہو اور اس کے بعد واؤ ساکن ہو یا یاء متحرک کسرہ کے بعد ہو اور اس کے

بعد یاء ساکن ہوتو یہ بھی ساکن ہوکر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جاتی ہے جیسے یَدْعُوْنَ اور تَرْمِیْنَ اور اگر واؤ ضمہ کے بعد ہو اور اس کے بعد یاء ہو جیسے تَدْعِیْنَ کہ اصل میں تَدْعُوِیْنَ تھا یا! یاء کسرہ کے بعد ہو اور اس کے بعد واؤ ہو جیسے یَرْمُوْنَ تو ماقبل کو ساکن کر کے واؤ اور یاء کی حرکت اس کی طرف نقل کر دیتے ہیں پھر واؤ! یاء اور یاء! واؤ ہوکر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جاتی ہے جیسے تَدْعِیْنَ اور یَرْمُوْنَ کہ یہ دونوں مثالیں گزر چکی ہیں اور لُقُوْ اور رُوْ۔ قاعدہ 11 واؤ طرف یعنی لام کلمہ میں ہو کسرہ کے بعد یاء ہو جاتی ہے جیسے دُعِیَ ، دُعِیَا ، دَاعِیَانِ، دَاعِیَةٌ قاعدہ 12 یاء طرف میں ضمہ کے بعد واؤ ہو جاتی ہے جیسے نَهُوَ کہ اصل میں نَهُیَ تھا صیغہ واحد مذکر غائب زباب کَرُمَ یَکْرُمُ

﴿تشریح﴾:

قاعدہ 10 واؤ ویائے الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ معتل کے قوانین کا تسلسل ہے۔

قانون نمبر 10: یہ قانون چار اجزاء پر مشتمل ہے۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1: واؤ اور یاء فعل کے لام کلمہ میں ضمہ اور کسرہ کے بعد آجائیں تو یَفْعَلُ، نَفْعَلُ، اَفْعَل ُ اور نَفْعَل ُ ان صیغوں میں واؤ اور یاء کو ساکن کر دیا جاتا ہے جیسے یَدْعُو ُ اور یَرْمِی ُ اور اگر واؤ اور یاء فتحہ کے بعد آجائیں انہیں الف سے تبدیل کر دیا جاتا ہے جیسے یَخْشَیُ سے یَخْشٰی، یَرْضَیُ سے یَرْضٰی۔

2: واؤ ضمہ کے بعد ہو اور سکے بعد ایک اور واؤ ہو ایسے ہی یا کسرہ کے بعد آئے اسکے بعد ایک اور یاء ہو تو واؤ اور یا کو ساکن کر کے اجتماع ساکنین کی بنا پر ایک واؤ اور یاء کو گرا دیا جاتا ہے جیسے یَدْعُوُوْنَ سے یَدْعُوْنَ، تَرْمِیِیْنَ سے تَرْمِیْنَ۔

3: واؤ ضمہ کے بعد ہو اسکے بعد یاء ہو...... تو واؤ کے ماقبل کو ساکن کر کے واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں پھر واؤ یاء سے بدل کر اجتماع ساکنین کی بنا پر گر جاتی ہے جیسے تَدْعُوِیْنَ سے تَدْعِیْنَ۔

4: یاء کسرہ کے بعد ہو اور اسکے بعد واؤ ہو تو یاء کے ماقبل کو ساکن کر کے یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں پھر یا واؤ سے تبدیل ہوکر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جاتی ہے جیسے یَرْمِیُوْنَ سے یَرْمُوْنَ...... ایسے ہی لَقِیُوْا سے لَقُوْا، ...... رُمِیُوْا سے رُمُوْا۔

قانون نمبر 11: واؤ طرف میں کسرہ کے بعد واقع ہو تو یاء سے تبدیل ہو جاتی ہے جیسے دُعِوَ سے دُعِیَ، دُعِوَا سے دُعِیَا، دَاعِوَانِ سے دَاعِیَانَ، دَاعِوَةٌ سے دَاعِیَةٌ۔

قانون نمبر 12: یاء طرف میں ضمہ کے بعد واقع ہو تو واؤ سے تبدیل ہو جاتی ہے جیسے نَهُیَ سے نَهُوَ جو کہ باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔

﴿عبارت﴾: قاعده 13 واو عین مصدر بعد کسره یا ء شود بشرط آں که در فعل آں تعلیل شده با شد چو ں قیاما مصدر قام و صیاما مصدر صام نه قواما مصدر قاوم هم چنین واو عین جمع که در واحد ساکن بو دیا معلل چو ں حیاض جمع حوض وجیاد جمع جید قاعده 14 چو ں واؤ ویا ء غیر مبدل جمع شوند در غیر ملحق واول اینها ساکن با شد واؤ یا ء شده دریا ء ادغام یا بد وضمه ما قبل کسره گر دد چو ں سید و مر می ومضی مصدر مصدر مضی یمضی که در اصل مضوی بود دریں مضی بکسر فاء با تباع عین هم جا ئز است ودر ایو امر حاضر اوی یأوی بسبب مبدلیة یا ء از همزه در ضیون بسبب الحاق ایں قاعده جا ری نشد قاعده 15 دو واؤ که در آخرفعول با شد هر دو یا ء شده اغام یا بد و ضمه ما قبل کسره شود ورواست که فاء هم کسره یا بد چو ں دلی در دلوو جمع دلو

﴿ترجمہ﴾: قانون نمبر 13: مصدر کے عین کلمہ کی یاء کسرہ کے بعد یاء ہو جاتی ہے بشرطیکہ اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو، جیسے قِیَامًا مصدر قَامَ اور صِیَامًا مصدر صَامَ نہ قِوَامًا مصدر قَاوَمَ اسی طرح جمع کے عین کلمہ کی واؤ جو کہ واحد میں ساکن یا معلل ہو جیسے حِیَاضٌ جمع حَوْضٌ کہ اور جِیَادٌ جمع جَیِّدٌ کی، قانون نمبر 14: جب ایسی واؤ اور یاء جو بدلی ہوئی نہ ہو کلمہ غیر ملحق میں جمع ہو جائیں اور ان میں سے پہلا حرف ساکن ہو تو واؤ یاء سے بدل کر یاء میں مدغم ہو جاتی ہے اور ماقبل کا ضمہ کسرہ سے بدل جاتا ہے جیسے سَیِّدٌ، مَرْمِیٌّ، اور مُضِیٌّ مَضٰی یَمْضِیْ کا مصدر جو کہ اصل میں مُضُوْیٌ تھا اور اس عین کی موافقت کی خاطر فاء کے کسرہ کے ساتھ مِضِیٌّ پڑھنا بھی جائز ہے اور اَوٰی یَأْوِیْ کے امر حاضر اِیْوِ میں یاء کے ہمزہ سے بدلا ہوا ہونے کی وجہ سے اور ضَیْوَنَ میں الحاق کی وجہ سے یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا قانون نمبر 15 دو واؤ جو کہ فُعُوْلٌ کے آخر میں ہوں دونوں یاء ہو کر مدغم ہو جاتی ہیں، اور ماقبل کا ضمہ کسرہ ہو جاتا ہے اور فاء کو کسرہ دیا جانا جائز ہے جیسے دَلْوٌ کی جمع دُلُوْوٌ میں دِلِیٌّ۔

﴿تشریح﴾:

قاعدہ نمبر 13 واو عین مصدر الخ سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ معتل کے قوانین کا تسلسل ہے۔

قانون نمبر 13: یہ قانون دو اجزاء پر مشتمل ہے۔

۱: مصدر کے عین کلمہ میں کسرہ کے بعد واؤ آجائے تو اسے یاء سے تبدیل کر دیتے ہیں اس شرط کے ساتھ کہ اس

کے فعل ماضی میں تعلیل ہو چکی ہو، جیسے قِوَامٌ سے قِیَامٌ جو کہ قَامَ کا مصدر ہے......ایسے ہی صِوَامٌ جو کہ صَامَ کا مصدر ہے☆ لیکن قَاوَمَ کے مصدر قِوَامٌ میں یہ قانون جاری نہیں ہوگا کیونکہ اس کے فعل میں تعلیل نہیں ہوئی۔

2: جمع کے عین کلمہ میں کسرہ کے بعد واؤ آجائے تو اسے یاء سے تبدیل کر دیتے ہیں، اس شرط کے ساتھ کہ واحد میں وہ واؤ ساکن ہو...... یاء واحد میں تعلیل ہو چکی ہو۔ جیسے حِوَاضٌ سے حِیَاضٌ جو کہ حَوْضٌ کی جمع ہے......اور جِوَادٌ سے جِیَادٌ جو کہ جَیِّدٌ کی جمع ہے اور جَیِّدٌ اصل میں جَیْوِدٌ تھا، پھر اس میں تعلیل ہوئی تو جَیِّدٌ ہو گیا۔

سید والا قانون:

قانون نمبر 14: واؤ اور یاء جو کسی سے بدلی ہوئی نہ ہوں وہ کلمہ غیر ملحق میں جمع ہو جائیں، اور ان میں سے پہلا ساکن ہو تو واؤ کو یاء سے بدل کر یاء میں ادغام کر دیتے ہیں اور اگر اس سے پہلے ضمہ ہو تو اسے کسرہ سے تبدیل کر دیا جاتا ہے جیسے سَیْوِدٌ سے سَیِّدٌ، مَرْمُوْیٌ سے مَرْمُیٌّ پھر مَرْمِیٌّ اور مُضُوْیٌ سے مُضُیٌّ پھر مُضِیٌّ......ہوا۔ یہ مَضٰی یَمْضِیْ کا مصدر......ہے عین کلمہ کی اتباع میں فاء کلمہ کو کسرہ دے کر مِضِیٌّ پڑھنا بھی جائز ہے۔

احترازی مثالیں:

اَوٰی، یَاْوِیْ کے امر اِیْوِ میں یہ قانون جاری نہیں ہوگا کیونکہ یاء ہمزہ سے تبدیل شدہ ہے......اور ضَیْوَنَ میں یہ قانون جاری نہیں ہوگا کیونکہ یہ کلمہ ملحق ہے۔ غیر ملحق نہیں ہے۔

قانون نمبر 15: فُعُوْلٌ کا وزن ہو اسکے آخر میں دو واؤ آجائیں...... دونوں کو یا سے بدل کر ادغام کر دیتے ہیں ماقبل ضمہ کو یاء کی مناسبت سے کسرہ میں تبدیل کر دیتے ہیں، پھر عین کلمہ کی مناسبت سے فاء کلمہ پر کسرہ پڑھنا بھی جائز ہے۔ جیسے دُلُوْوٌ سے دُلِیٌّ پھر عین کلمہ کی مناسبت سے فاء کلمہ پر کسرہ پڑھنا بھی جائز ہے یعنی دِلِیٌّ اور یہ دَلْوٌ کی جمع ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: قاعدہ 16 واو لام کلمہ اسم کہ بعد ضمہ بود بعد کسرہ شدہ یاء شود و ساکن شدہ با جتماع ساکنین با تنوین حذف شود چون اَدْلٍ در اَدْلُوٌ جمع دَلْوٌ وَتَعَلٍّ وَتَعَالٍ مصدر تَفَعُّل وَتَفَاعُل ویاء ہم بعد کسرہ شود بعد اسکان بسبب اجتماع ساکنین بیفتد چون اَظْبٍ در اَظْبُیٌ جمع ظَبْیٌ قاعدہ 17 واؤ ویاء کہ عین فاعل با شد در فعل تعلیل شدہ با شد ہمزہ شود چون قَائِلٌ و بَائِعٌ قاعدہ 18 واو ویاء الف زائد بعد الف مفاعل ہمزہ شود چون عَجَائِزُ در عَجَاوِزُ جمع عَجُوْزٌ و شَرَائِفُ در شَرَایِفُ جمع شَرِیْفَةٌ ورَسَائِلُ جمع رِسَالَةٌ وابدال یا بھمزہ در مَصَائِبُ

جمع مُصِیبَۃٌ با آں که اصلی است شاذ است قاعده 19 ؛ واؤ ویاء که طرف با شد بعد الف زائد افتد همزه شود چو ں دُعَاءٌ در دُعَاوٌ وَرِوَاءٌ در رِوَایٌ وایں هر دو مصدر اند ودُعَاءٌ در دُعَایٌ جمع دَاعٍ واَسْمَاءٌ در اَسْمَاوٌ جمع اِسْمٌ که دراصل سِمْوٌ بود واَحْیَاءٌ جمع حَیٌّ وکَسَاءٌ ورِدَاءٌ اسم جا مد۔

﴿ترجمہ﴾: قانون نمبر 16: جو واؤ اسم کے لام کلمہ میں ضمہ کے بعد واقع ہو وہ کسرہ کے بعد ہو کر یاء ہو جاتی ہے، اور ساکن ہو کر تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین کی وجہ سے ساقط ہو جاتی ہے جیسے دَلْوٌ کی جمع اَدْلُوٌ میں اَدْلٍ اور تَفَعُّل اور تَفَاعُل کے مصدر تَعَلٍّ اور تَعَالٍ اور یاء بھی کسرہ کے بعد ہو جاتی ہے اور ساکن کرنے کے بعد اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جاتی ہے جیسے اَظْبُیٌ سے اَظْبٍ جمع ظَبْیٌ......قانون نمبر 17: جو واؤ اور فاعل کا عین کلمہ ہو وہ ہمزہ ہو جاتی ہے بشرطیکہ اس کے فعل میں تعلیل ہو چکی ہو جیسے قَـائِـلٌ، بَـائِـعٌ۔ قانون نمبر 18: واؤ، یاء اور الف زائد الف مفاعل کے بعد ہمزہ ہو جاتے ہیں۔ جیسے عَجَاوِزُ میں عَجَائِزُ جمع عَجُوْزٌ کی ، اور شَرَایِفُ میں شَرَائِفُ جمع شَرِیْفٌ کی اور رَسَائِلُ جمع رِسَالَۃٌ کی ، مُصِیبَۃٌ کی جمع مَصَائِبُ میں یاء کا ہمزہ سے ابدال باوجودیکہ اصلی ہے شاذ ہے قانون نمبر 19: جو واؤ اور یاء طرف میں ہوں یعنی لام کلمہ میں ہو ں اور الف زائدہ کے بعد ہوں تو ہمزہ ہو جاتے ہیں، جیسے دُعَـاوٌ سے دُعَـاءٌ اور رِوَایٌ میں رِوَاءٌ ، یہ دونوں مصدر ہیں اور دُعَایٌ میں دُعَاءٌ اِدَاعٍ کی جمع اور اَسْمَاوٌ میں اَسْمَاءٌ! اِسْمٌ کی جمع جو کہ اصل میں سِمْوٌ تھا اور حَیٌّ کی جمع اَحْیَاءٌ اور کَسَاءٌ ، رِدَاءٌ اسم جامد ہیں۔

﴿تشریح﴾:

قاعدہ 16 الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ معتل کے قوانین کا تسلسل ہے۔

قانون نمبر 16: یہ قانون بھی دو اجزاء پر مشتمل ہے۔

1: ہر وہ واؤ جو اسم کے لام کلمہ میں ضمہ کے بعد آجائے...... واؤ کے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں اور واؤ کو یا سے تبدیل کر دیتے ہیں پھر یا ساکن ہو کر نون تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جاتی ہے جیسے اَدْلُوٌ سے اَدْلٍ ، اَدْلُوٌ کی واؤ کو یا سے بدلا اَدْلُیٌ ہو گیا...... ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدلا اَدْلِیٌ ہو گیا......اسکے بعد یاء کو ساکن کیا کیونکہ یا پر ضمہ ثقیل تھا تو اَدْلِیْنْ ہو گیا یا بھی ساکن نون تنوین بھی ساکن! پس اجتماع ساکنین کی وجہ سے یا کو گرا دیا تو اَدْلٍ ہو گیا اور یہ دَلْوٌ کی جمع ہے ایسے ہی تَعَلُّوٌ سے تَعَلٍّ یہ باب تَفَعُّل کا مصدر ہے اور تَعَالُوٌ سے تَعَالٍ جو کہ باب تفاعل کا مصدر ہے۔

2: ہر وہ یاء جو اسم کے لام کلمہ میں ضمہ کے بعد آجائے...... تو ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کر دیتے ہیں پھر یا کو ساکن کر کے اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا دیتے ہیں جیسے اَظْبُیٌ سے اَظْبٍ اور یہ ظَبْیٌ کی جمع ہے۔

قانون نمبر 17: واؤ اور یاء فاعل کے عین کلمہ میں آجائیں اور فعل میں تعلیل ہو چکی ہو تو واؤ اور یاء کو ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے جیسے قَائِلٌ اور بَائِعٌ اصل میں قَاوِلٌ اور بَایِعٌ تھے۔

قانون نمبر 18: واؤ، یاء اور الف! زائدہ......الف مفاعل کے بعد آجائیں......تو ہمزہ سے بدل جاتے ہیں۔ جیسے: عَجَاوِزُ سے عَجَائِزُ جو کہ عُجُوزٌ کی جمع ہے......ایسے ہی شَرَایِفُ سے شَرَائِفُ جو کہ شَرِیْفَةٌ کی جمع ہے......ایسے ہی رَسَائِلُ جو کہ رِسَالَۃ کی جمع ہے۔

﴿فائدہ﴾: مَفَاعِلُ سے مراد مَفَاعِلُ کا وزن صوری ہے یعنی وہ اسم ہے جس کے پہلے دو حرف مفتوح ہوں، تیسری جگہ الف مفاعل کا ہو اس کے بعد دو حرف ہوں پہلا ان میں سے مکسور ہو۔

قانون نمبر 19: واؤ اور یاء طرف میں الف زائدہ کے بعد واقع ہوں تو ہمزہ سے تبدیل کر دیا جاتا ہے جیسے دُعَاوٌ سے دُعَاءٌ...... رِوَایٌ سے رِوَءٌ......اور یہ دونوں مصدر ہیں رِعَایٌ سے رِعَاءٌ......جو کہ راعی کی جمع ہے۔ اَسْمَاوٌ سے اَسْمَاءٌ جو کہ اِسْمٌ کی جمع ہے اور اِسْمٌ اصل میں سِمْوٌ تھا یعنی ناقص واوی تھا......اسی طرح حَیٌّ کی جمع اَحْیَایٌ اور پھر اسی قانون کی وجہ سے اَحْیَاءٌ ہو گیا......ایسے ہی کِسَاءٌ اور رِدَاءٌ بھی اصل میں کِسَاوٌ اور رِدَاوٌ تھے اور یہ دونوں اسم جامد ہیں۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: قاعده 20 واویکه رابع با شد یا زائده وبعد ضمه وواؤ ساکن نباشد یاء شود چون یُدْعَیَانِ وَاَعْلَیْتُ واِسْتَعْلَیْتُ در مَدَاعِیٌّ جمع مِدْعَاءٌ آله که در اصل مَدَاعِیْوُ نزدیك محققان فن صرف واؤ بهمیں قاعده یاء شده دریاء مدغم گردیده ورنه قاعده سَیِّدٌ دراں جاری نمیتواند شد زیرا که یاء در مَدَاعِیْوُ بدل است از الف قاعده 21 الف بعد ضمه واؤ شود چون ضُوْرِبَ وضُوَیْرِبٌ وبعد کسره یاء چون مَحَارِیْبُ قاعده 22 الف زائده قبلِ الف تثنیه وجمع مؤنث سالم یاء شود چون حُبْلَیَانِ وَحُبْلَیَاتٌ قاعده 23 یاء که عین وزن فعل جمع و فعلی مؤنث باشد درصفة بعد کسره گردد چون بِیْضٌ جمع بَیْضَاءُ وَحِیْکی ودراسم واؤ شود بقاعده 3 تاسم تفضیل را حکم اسم داده اند چون طُوْبٰی وَکُوْسٰی مؤنث اَطْیَبُ وَاَکْیَسُ قاعده 24 واو عین فَعْلُوْلَةٌ مصدر یاء شود چون کَیْنُوْنَةٌ قاعده صرفیاں در تقریر این قاعده بسیار تطویل کرده اند اصل کَیْنُوْنَةٌ کَیْوَنُوْنَةٌ بر آورده بقاعده سَیِّدٌ واؤرا یاء کرده حذف کرده اند وتحقیق همونست که گفتیم۔

﴿ترجمہ﴾: قانون نمبر 20: ہر وہ واؤ جو چوتھی جگہ پر ہو، یا اس سے آگے ہو ضمہ اور واؤ ساکن کے بعد نہ ہو تو یاء ہو جاتی ہے، جیسے یُدْعَیَانِ، اَعْلَیْتُ، اِسْتَعْلَیْتُ، مِدْعَاءٌ اسم آلہ کی جمع مَدَاعِیٌّ میں جو کہ اصل میں مَدَاعِیْوُ تھا، فن صرف کے محققین کے نزدیک واؤ اسی قانون یاء ہو کر یاء میں مدغم ہو گئی ہے، ورنہ سَیِّدٌ والا قانون اس میں جاری نہیں ہو سکتا، کیونکہ مَدَاعِیْوُ میں یاء الف سے بدلی ہوئی ہے۔ قانون نمبر 21: الف ضمہ کے بعد واؤ ہو جاتا ہے جیسے ضُوْرِبَ اور ضُوَیْرِبٌ اور کسرہ کے بعد یاء ہو جاتا ہے۔ جیسے مَحَارِیْبُ۔ قانون نمبر 22: جمع مؤنث سالم اور تثنیہ کے الف سے پہلے الف زائدہ یاء ہو جاتا ہے جیسے حُبْلَیَانِ، حُبْلَیَاتٌ، قانون نمبر 23: ہر وہ یاء جو فعل جمع کے عین کلمہ میں ہو یا فعلی مؤنث کے عین کلمہ میں ہو وہ یاء صفت میں کسرہ کے بعد ہو جاتی ہے، جیسے بَیْضَاءُ کی جمع بِیْضٌ اور حِیْکٰی اور اسم میں قاعدہ نمبر 3 سے واؤ ہو جاتی ہے، اسم تفضیل کو اسم کا حکم دیتے ہیں، جیسے اَطْیَبُ کی مؤنث طُوْبٰی اور اَکْیَسُ کی مؤنث کُوْسٰی۔ قانون نمبر 24: ہر وہ واؤ جو فَعْلُوْلَۃٌ مصدر کے عین کلمہ میں ہو یاء ہو جاتی ہے جیسے کَیْنُوْنَۃٌ۔ فائدہ: صرفی لوگ اس قاعدے کی تقریر بہت طویل کرتے ہیں، اور کَیْنُوْنَۃٌ کی اصل کَیْوَنُوْنَۃٌ نکال کر سَیِّدٌ والے قاعدے واؤ کو یاء کر کے حذف کرتے ہیں، تحقیق وہی ہے جو ہم نے بیان کی۔

﴿تشریح﴾:

قاعدہ نمبر 20: واویکہ رابع الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ معتل کے قوانین کا تسلسل ہے۔

قانون نمبر 20: ہر وہ واؤ جو چوتھی جگہ ہو یا اس سے آگے ہو اس واؤ کو یا سے تبدیل کر دیتے ہیں اس شرط کے ساتھ کہ وہ ضمہ اور واؤ ساکن کے بعد نہ ہو جیسے یُدْعَوَانِ سے یُدْعَیَانِ ...... اَعْلَوْتُ سے اَعْلَیْتُ ...... اِسْتَعْلَیْتُ اصل میں اِسْتَعْلَوْتُ تھا۔

مداعی میں قانون کا اجراء:

مَدْعَاءٌ کی جمع مَدَاعِیٌّ اصل میں مَدَاعِیْوُ تھا ...... اسی قانون کے مطابق واؤ کو یاء سے بدلا پھر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا تو مَدَاعِیٌّ ہو گیا ...... اس میں سَیِّدٌ والا قانون جاری نہیں ہوتا کیونکہ اسکے لیے شرط ہے کہ واؤ اور یاء کسی سے بدلی ہوئی نہ ہو جبکہ مَدَاعِیْوُ کی یاء الف سے تبدیل شدہ ہے۔

قانون نمبر 21: ہر وہ الف جو ضمہ کے بعد واقع ہو تو واؤ بن جاتا ہے جیسے ضَارَبَ کی ماضی مجہول ضُوْرِبَ اور ضَارِبٌ کی تصغیر ضُوَیْرِبٌ الف کسرہ کے بعد یاء سے بدل جاتا ہے جیسے مِحْرَابٌ کی جمع مَحَارِیْبُ۔

قانون نمبر 22: ہر وہ الف زائدہ جو تثنیہ کے الف سے پہلے واقع ہو ...... یا جمع مؤنث سالم کے الف سے

پہلے واقع ہوتو وہ الف زائدہ یاء سے تبدیل ہوجاتا ہے۔جیسے حُبْلَیَانِ اصل میں حُبْلٰی تھا......پھر جب اس کوتثنیہ بنایا تو اس کے آخر میں الف تثنیہ کا اورنون لے آئے تو حُبْلٰی میں لام کے بعد جوالف زائدہ تھا وہ یاء سے بدل گیا۔تو حُبْلَیَانِ ہوگیا۔اور پھر جب حُبْلٰی سے جمع مؤنث سالم بنانے کا ارادہ کیا تو اس کے آخر میں جمع مؤنث سالم کی الف اور تاء لے آئے تو حُبْلٰی کے لام کے بعد جوالف زائدہ تھا وہ یاء سے بدل گیا تو حُبْلَیَاتٌ ہوگیا۔

قانون نمبر 23: یہ قانون بھی تین اجزا پر مشتمل ہے

1: ہر وہ جمع جو فُعل کے وزن پر ہو اور اس کے عین کلمہ یاء ہو تو اس یاء کو ماقبل ضمہ کی وجہ سے واؤ سے نہیں بدلا جائیگا بلکہ یاء کی مناسبت سے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا جائیگا۔جیسے بُیْضٌ سے بِیْضٌ جو کہ بَیْضَاءٌ کی جمع ہے۔

2: ہر وہ یاء جو فُعلی مؤنث صفتی کے عین کلمہ میں واقع ہو تو اس یاء کو ماقبل ضمہ کی وجہ سے واؤ سے نہیں بدلا جائیگا بلکہ یاء کی مناسبت سے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا جائیگا۔جیسے حُیْکٰی سے حِیْکٰی۔

3: ہر وہ یاء جو فُعْلٰی مؤنث اسمی کے عین کلمہ میں واقع ہو تو اس یاء کو ماقبل ضمہ ہونے کی وجہ سے واؤ سے بدل دیں گے۔اور فُعْلٰی اسم تفضیل مؤنث کا حکم فُعْلٰی اسمی والا ہے یعنی اگر فعلی اسم تفضیل کے عین کلمہ میں یاء واقع ہو تو اس یاء کو واؤ سے بدل دیں گے۔جیسے طُیْبٰی سے طُوْبٰی ...... کُیْسٰی سے کُوْسٰی۔

﴿نوٹ﴾: طُوْبٰی! اَطْیَبُ کا مؤنث ہے ایسے ہی کُوْسٰی! اَکْیَسُ کا مؤنث ہے۔

قانون نمبر 24: ہر وہ مصدر جو فَعْلُوْلَۃٌ کے وزن پر ہو اسکے عین کلمہ میں واؤ آجائے تو اسے یاء سے تبدیل کردیں گے جیسے کَوْنُوْنَۃٌ سے کَیْنُوْنَۃٌ ۔

بعض صرفیوں کا رد:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ بعض صرفی اس قانون کی خواہ مخواہ تقریر کو لمبی کردیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کَیْنُوْنَۃٌ اصل میں کَیْوَنُوْنَۃٌ تھا......پھر سَیِّدٌ والے قانون کے مطابق واؤ کو یاء کرکے ادغام کیا......تو کَیِّنُوْنَۃٌ ہوگیا پھر ایک یاء کو تَخْفِیْفًا حذف کردیا......تو کَیْنُوْنَۃٌ ہوگیا جبکہ تحقیق وہی ہے جو ہم (مصنف علیہ الرحمۃ) بیان کرچکے ہیں۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: قاعدہ 25 یاء بروزن اَفَاعِلُ و مَفَاعِلُ واشباہ آں اگر معرف باللام یا مضاف باشد درحالت رفع وجر ساکن شود چوں هٰذِهِ الْجَوَارِیْ وَجَوَارِیْکُمْ وَمَرَرْتُ بِالْجَوَارِیْ وَجَوَارِیْکُمْ ودربے لام و اضافت محذوف شود و تنوین بعین ملحق شود چوں هٰذِهِ جَوَارٍ ومَرَرْتُ بِجَوَارٍ ودر حالت نصب مطلقاً مفتوح مے آید چوں رَأَیْتُ الْجَوَارِیَ وَرَأَیْتُ جَوَارِیَ قاعدہ 26 واو لام فُعْلٰی بالضم در اسم جامد

یاء شود و در صفت بحال خود ماند و اسم تفضیل حکم اسم جامد دارد چو ن دُنْیَا وعُلْیَاویاء لام فَعْلٰی با لفتح واؤ شود چو ن تَقْوٰی

﴿ترجمہ﴾: قانون نمبر 25: اَفَاعِلُ مَفَاعِلُ یا ان کے نظائر کا وزن ہو اگر باللام یا مضاف ہوں تو حالت رفع وجر میں ان کی یاء (جو لام کلمہ میں ہو) ساکن ہو جاتی ہے جیسے هٰذِهِ الْجَوَارِیْ وَجَوَارِیْکُمْ، مَرَرْتُ بِالْجَوَارِیْ وَبِجَوَارِیْکُمْ اور بے لام واضافت میں محذوف ہو جاتی ہے اور تنوین عین کلمہ کے ساتھ ملحق ہو جاتی ہے جیسے هٰذِهِ جَوَارٍ، مَرَرْتُ بِجَوَارٍ اور حالتِ نصب میں مطلقاً مفتوح ہو جاتی ہے جیسے رَأَیْتُ الْجَوَارِیَ اور رَأَیْتُ جَوَارِیَ۔ قانون نمبر 26: فُعْلٰی بالضم کے لام کلمہ کی واؤ اسم جامد میں یاء ہو جاتی ہے اور صفت میں اپنے حال پر رہتی ہے اور اسم تفضیل اسم جامد کا حکم رکھتا ہے جیسے دُنْیَا، عُلْیَا اور فَعْلٰی با لفتح کے لام کلمہ کی یاء واؤ ہو جاتی ہے جیسے تَقْوٰی۔

﴿تشریح﴾:

قاعدہ 25 یاء بروزن الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ معتل کے قوانین کا تسلسل ہے۔

قانون نمبر 25: یہ قانون بھی دو اجزاء پر مشتمل ہے۔

1: اَفَاعِلُ مَفَاعِلُ وغیرہ کا وزن ہو اور آخر میں یاء ہو تو اگر وہ معرف باللام ہو یا مضاف ہو......تو حالت رفعی وجری یا ساکن ہوگی جیسے هٰذِهِ الْجَوَارِیْ (یہ معرف باللام میں حالتِ رفعی کی مثال ہے) اور هٰذِهِ جَوَارِیْکُمْ (یہ مضاف میں حالتِ رفعی کی مثال ہے) اور مَرَرْتُ بِالْجَوَارِیْ (یہ معرف باللام میں حالتِ جری کی مثال ہے) اور مَرَرْتُ بِجَوَارِیْکُمْ (یہ مضاف میں حالتِ جری کی مثال ہے)۔

2: اور اگر وہ کلمہ معرف باللام بھی نہ ہو اور مضاف بھی نہ ہوں تو حالت رفعی وجری میں یاء حذف ہو جائے گی اور تنوین عین کلمہ پر آجائے گی۔ جیسے هٰذِهِ جَوَارٍ (یہ غیر معرف باللام، غیر مضاف میں حالتِ رفعی کی مثال ہے) اور مَرَرْتُ بِجَوارٍ (یہ غیر معرف باللام غیر مضاف میں حالتِ جری کی مثال ہے) اور حالت نصبی میں تمام صورتوں میں یاء مفتوح ہوگی جیسے رَاَیْتُ الْجَوَارِیَ (یہ معرف باللام میں حالتِ نصبی کی مثال ہے) رَاَیْتُ جَوَارِیَکُمْ (یہ مضاف میں حالتِ نصبی کی مثال ہے)۔ رَاَیْتُ جَوَارِیَ (یہ غیر معرف باللام، غیر مضاف میں حالتِ نصبی کی مثال ہے)۔

اشباہ آں سے مراد:

جمہور کے ہاں "اشباہِ آں" سے مراد وہ جمع ہے جو صیغہ منتہی الجموع کے وزن پر ہو اور بعض شارحین کہتے ہیں کہ "اشباہ آں" سے مراد وہ کلمہ ہے جس میں یاء کسرہ کے بعد ہو اور کسرہ الف کے بعد ہو۔ جیسے رَامِیْ، دَاعِیْ۔

قانون نمبر 26: یہ قانون بھی دو اجزاء پر مشتمل ہے۔

1: ہر وہ واؤ جو فُعْلٰی اسم جامد کے لام کلمہ میں واقع ہو تو وہ یاء سے بدل جائے گی......اور وہ واؤ جو فُعْلٰی صفتی کے لام کلمہ میں واقع ہو وہ اپنی حالت پر برقرار رہے گی......اسم تفضیل اسم جامد کے حکم میں ہے۔ جیسے دُنْوٰی سے دُنْیَا عُلْوٰی سے عُلْیَا۔

2: ہر وہ یاء جو فَعْلٰی اسمی کے لام کلمہ میں واقع ہو تو وہ واؤ سے بدل جاتی ہے جیسے تَقْیَا سے تَقْوٰی۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

قسم دوم:

مثال کی گردانوں کا بیان

﴿عبارت﴾: قسم دوم در صرف مثال مثال واوی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ چو اَلْوَعْدُ وَالْعِدَةُ "وعدہ کرنا" وَعَدَ یَعِدُ وَعْدًا وَعِدَةً فَهُوَ وَاعِدٌ وَوُعِدَ یُوْعَدُ وَعْدًا وَعِدَةً فَهُوَ مَوْعُوْدٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ عِدْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَعِدْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَوْعِدٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِیْعَدٌ و مِیْعَدَةٌ وَمِیْعَادٌ وَتَثْنِیَتُهُمَا مَوْعِدَانِ وَمِیْعَدَانِ اَلْجَمْعُ مِنْهُمَا مَوَاعِدُ وَمَوَاعِیْدُ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ اَوْعَدُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ وُعْدٰی وَتَثْنِیَتُهُمَا اَوْعَدَانِ وَوُعْدَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَوْعَدُوْنَ وَاَوَاعِدُ وَوُعَدٌ وَوُعْدَیَاتٌ واؤ ازمضارع معروف بقاعدہ (1) حذف شد واز عِدَةٌ بقاعدہ (2) ودر ماضی مجہول بقاعدہ (5) جائز است کہ ہمزہ گردد وُعِدَ را اُعِدَ گویند وہم چنین در مؤنث اسم تفضیل جمع تکسیر مؤنث اسم فاعل اَوَاعِدُ است اصلش وَوَاعِدُ بود بقاعدہ (6) واو اول ہمزہ شد ودر آلہ واو بقاعدہ (3) یاء شد لیکن در تصغیر یعنی مُوَیْعِدٌ وجمع تکسیر یعنی مَوَاعِیْدُ بسبب انعدام علۃ اعلال کہ سکون واؤ و کسرہ ما قبل است واؤ باز آمدہ، مثال یائی از ضَرَبَ یَضْرِبُ چون اَلْمَیْسِرُ قمار باختن یَسَرَ یَیْسِرُ مَیْسِرًا فَهُوَ یَاسِرٌ وَیُسِرَ یُوْسَرُ الخ ۔ دریں باب جز ایں کہ در مضارع مجہول بقاعدہ (3) یاء واؤ شدہ اعلالے نگر دید۔

﴿ترجمہ﴾: مثال واوی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے اَلْوَعْدُ وَالْعِدَةُ وعدہ کرنا وَعَدَ یَعِدُ الخ......مضارع

معروف میں واؤ بقاعدہ (۱) حذف ہوگئی ہے......اور عِدَۃٌ سے بقاعدہ (2) اور ماضی مجہول میں بقاعدہ (5) جائز ہے کہ ہمزہ ہو جائے اس لئے وُعِدَ کو اُعِدَ پڑھتے ہیں، اسی طرح اسم تفضیل کے مؤنث میں، اسم فاعل مؤنث کی جمع تکسیر اَوَاعِدُ ہے جس کی اصل وَوَاعِدُ تھی، پہلی واؤ بقاعدہ (6) ہمزہ ہوگئی، اور اسم آلہ میں واؤ بقاعدہ (3) یاء ہوگئی، لیکن تصغیر یعنی مُوَیْعِدٌ میں اور جمع تکسیر یعنی مَوَاعِیْدُ میں تعلیل کا سبب جو کہ واؤ کا سکون اور ماقبل کا کسرہ ہے نہ ہونے کی وجہ سے واؤ واپس آگئی......مثال یائی از ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے اَلْمَیْسِرُ جوا کھیلنا یَسَرَ یَیْسِرُ الخ اس باب میں سوائے مضارع مجہول کے کہ اس میں بقاعدہ (3) یاء واؤ ہوگئی ہے اور کوئی تعلیل نہیں ہوئی ہے۔

﴿تشریح﴾:

دوسری قسم میں مصنف علیہ الرحمۃ مثال کی گردانوں کا بیان فرمارہے ہیں۔

مثال واوی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے اَلْوَعْدُ وَالْعِدَۃُ "وعدہ کرنا"

وَعَدَ یَعِدُ وَعْدًا وَعِدَۃً فَھُوَ وَاعِدٌ وَوُعِدَ یُوْعَدُ وَعْدًا وَعِدَۃً فَذَاکَ مَوْعُوْدٌ لَمْ یَعِدْ لَمْ یُوْعَدْ لَنْ یَّعِدَ لَنْ یُّوْعَدَ اَلْاَمْرُ مِنْہُ عِدْ لِتُوْعَدْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتَعِدْ لَاتُوْعَدْ، لَایَعِدْ لَایُوْعَدْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَوْعِدٌ مَوْعِدَانِ مَوَاعِدُ وَمُوَیْعِدٌ وَالْاٰلَۃُ مِنْہُ مِیْعَدٌ، مِیْعَدَانِ، مَوَاعِدُ وَمُوَیْعِدٌ، مِیْعَدَۃٌ مِیْعَدَتَانِ مَوَاعِدُ وَمُوَیْعِدَۃٌ مِیْعَادٌ، مِیْعَادَانِ، مَوَاعِیْدُ وَمُوَیْعِیْدٌ مُوَیْعِیْدَۃٌ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ لِلْمُذَکَّرِ مِنْہُ اَوْعَدُ، اَوْعَدَانِ، اَوْعَدُوْنَ، اَوَاعِدُ وَاُوَیْعِدٌ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ وُعْدٰی، وُعْدَیَانِ وُعْدَیَاتٌ وُعَدٌ وَّوُیْعَدٰی

وَعَدَ یَعِدُ کی تعلیلات:

اس باب کا مضارع معروف یعنی یَعِدُ اصل میں یَوْعِدُ تھا......اس میں قانون نمبر 1 یعنی یَعِدُ، تَعِدُ والا قانون جاری ہوا۔ کہ واؤ علامت مضارع مفتوح اور کسرہ کے درمیان واقع ہوئی، پس اسے گرادیا تو یَعِدُ ہوگیا۔

☆ اس باب کا مصدر عِدَۃٌ اصل میں وِعْدٌ تھا تو اس میں قانون نمبر 2 جاری ہوا، کیونکہ یہ مصدر فِعْلٌ کے وزن پر ہے اور اس کے فاء کلمہ میں واؤ ہے پس اس واؤ کو حذف کر دیا، اور اس کے عوض آخر میں "ۃ" لائے اور عین کلمہ کو کسرہ دے دیا،

☆ اس باب کی ماضی مجہول میں قانون نمبر 5 جاری ہوتا ہے کیونکہ واؤ مضموم کلمہ کے شروع میں واقع ہوئی ہے لہٰذا اس واؤ کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔

☆ ایسے ہی اسم تفضیل مؤنث (وُعْدٰی) میں بھی قانون نمبر 5 جاری ہوتا ہے کہ اسے بھی اُعْدٰی پڑھ سکتے ہیں۔

☆ اس باب کے اسم فاعل مؤنث وَاعِدَةٌ کی جمع تکسیر اَوَاعِدُ اصل میں وَوَاعِدُ تھا پس اس میں قانون نمبر 6 جاری ہوا کیونکہ دو واؤ کلمہ کے شروع میں واقع ہوگئیں تھیں......پس پہلی واؤ کو الف سے بدل دیا۔

☆ اس باب کا اسم آلہ مِیْعَدٌ اصل میں مِوْعَدٌ تھا تو اس میں قانون نمبر 3 جاری ہوا کیونکہ واؤ ساکن غیر مدغم اور ما قبل مکسور تھا۔

مثال یائی از ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے اَلْمَیْسِرُ ''جوا کھیلنا'':

یَسَرَ یَیْسِرُ مَیْسِرًا فَهُوَ یَاسِرٌ وَیُسِرَ یُوْسَرُ مَیْسِرًا فَذَاكَ مُوْسَرٌ لَمْ یَیْسِرْ لَمْ یُوْسَرْ لَنْ یَّیْسِرَ لَنْ یُّوْسَرَ الْاَمْرُ مِنْهُ اِیْسِرْ لِتُوْسَرْ لِیَیْسِرْ لِیُوْسَرْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَیْسِرْ لَاتُوْسَرْ لَا یَیْسِرْ لَا یُوْسَرْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَیْسِرٌ مَیْسِرَانِ مَیَاسِرُ وَمُیَیْسِرٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِیْسَرٌ مِیْسَرَانِ مَیَاسِرُ وَمُیَیْسِرٌ مِیْسَرَةٌ مِیْسَرَتَانِ وَمَیَاسِرُ وَمُیَیْسِرَةٌ مِیْسَارٌ مِیْسَارَانِ مَیَاسِیْرُ مُیَیْسِیْرٌ وَمُیَیْسِیْرَةٌ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ لِلْمُذَكَّرِ مِنْهُ اَیْسَرُ اَیْسَرَانِ اَیْسَرُوْنَ اَیَاسِرُ وَاُیَیْسِرٌ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ یُسْرٰی یُسْرَیَانِ یُسْرَیَاتٌ یُسَرٌ وَیُیَسْرٰی۔

یَسَرَ یَیْسِرُ الخ کی تعلیلات:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس باب کے تمام صیغے اپنی اصل پر ہیں، صرف اس کے مضارع مجہول میں تعلیل ہوئی ہے، جو کہ اصل میں یُیْسَرُ تھا اس میں قانون نمبر 3: جاری ہوا کیونکہ یاء ساکن غیر مدغم ضمہ کے واقع ہو رہی تھی پس وہ واؤ سے بدل گئی، پس یُوْسَرُ ہو گیا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

مثال واوی از سَمِعَ یَسْمَعُ جیسے اَلْوَجْلُ ''ڈرنا''

﴿عبارت﴾: مثال واوی از سمع یسمع چون اَلْوَجْلُ ترسیدن وَجِلَ یَوْجَلُ وَجْلًا تا آخر دریں باب جز آں کہ در امر حاضر یعنی اِیْجَلْ اِیْجَلَا تا آخروهم چنیں در آلہ واؤ بقاعدہ (3) یاء شد و در اَوَاجِلُ بقاعدہ (6) همزہ گشتہ و در وُجِلَ وَوُجَلُ همزہ شدن جائز است و دیگر هیچ تعلیل نشدہ مثال واوی دیگر از سَمِعَ یَسْمَعُ چون اَلْوَسْعُ وَالسَّعَةُ گنجیدن وَسِعَ یَسَعُ وَسْعًا وَسِعَةً الخ مثال واوی از فَتَحَ یَفْتَحُ چون اَلْهِبَةُ بخشیدن وَهَبَ یَهَبُ هِبَةً الخ دریں هر دو باب واؤ از مضارع معروف بسبب بو دنش میان علامتِ مضارع و فتحہ کلمہ کہ عین یا لامش حرف حلق است

محذوف شدہ ودر مصدر وَسِعَ بعد حذف فاء عین را فتحہ دادند وکسرہ ہم و اعلالات دیگر صیغ بقیاس صیغ وَعَدَیَعِدُ بودہ است۔

﴿ترجمہ﴾: مثال واوی از سَمِعَ یَسْمَعُ جیسے اَلْوَجْلُ ''ڈرنا'' وَجِلَ یَوْجَلُ وَجْلًا الخ اس باب میں علاوہ اس کے کہ امر حاضر یعنی اِیْجَلْ اِیْجَلا الخ میں اور اسی طرح اسم آلہ میں واؤ قانون نمبر 3 کی وجہ سے یا ہوگئی، اور اَوَاجِلُ میں قانون نمبر 6: کی وجہ سے ہمزہ ہوگئی، وُجِلَ اور وُجَلٌ میں ہمزہ ہونا جائز ہے اور کوئی تعلیل نہیں، مثال واوی از سَمِعَ یَسْمَعُ جیسے اَلْوَسْعُ وَالسَّعَۃُ گنجائش رکھنا وَسِعَ یَسَعُ وَسْعًا وَسِعَۃً الخ: مثال واوی از فَتَحَ یَفْتَحُ جیسے اَلْھِبَۃُ بخشنا وَھَبَ یَھَبُ ھِبَۃً الخ :ان دونوں ابواب کے مضارع معروف میں واؤ علامت مضارع اور ایسے کلمہ کے فتحہ کے درمیان میں ہونے کی وجہ سے حذف ہوگئی ہے کہ جس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہے اور وَسِعَ کے مصدر میں فاء کلمہ کو حذف کرنے کے بعد لام کلمہ کو فتحہ دیتے ہیں، اور کسرہ بھی دیگر صیغوں کی تعلیلات وَعَدَیَعِدُ کے صیغوں کی طرز پر ہوئی ہیں۔

﴿تشریح﴾:

مثال واوی از سَمِعَ یَسْمَعُ جیسے اَلْوَجْلُ ڈرنا:

وَجِلَ یَوْجَلُ وَجْلًا فَھُوَ وَاجِلٌ وَوُجِلَ یُوْجَلُ وَجْلًا فَذَاکَ مَوْجُوْلٌ لَمْ یَوْجَلْ لَمْ یُوْجَلْ لَنْ یَّوْجَلَ لَنْ یُّوْجَلَ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِیْجَلْ لِتُوْجَلْ لِیَوْجَلْ لِیُوْجَلْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتَوْجَلْ لَاتُوْجَلْ لَا یَوْجَلْ لَایُوْجَلْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَوْجِلٌ مَوْجِلَانِ مَوَاجِلُ وَمُوَیْجِلٌ وَالْاٰلَۃُ مِنْہُ مِیْجَلٌ مِیْجَلَانِ مَوَاجِلُ وَمُوَیْجِلٌ مِیْجَلَۃٌ مِیْجَلَتَانِ مَوَاجِلُ وَمُوَیْجِلَۃٌ مِیْجَالٌ مِیْجَالَانِ مَوَاجِیْلُ وَمُوَیْجِیْلٌ وَمُوَیْجِیْلَۃٌ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ لِلْمُذَکَّرِ مِنْہُ اَوْجَلُ اَوْجَلَانِ اَوْجَلُوْنَ اَوَاجِلُ وَاُوَیْجِلٌ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ وُجْلٰی وُجْلَیَانِ وُجْلَیَاتٌ وُجَلٌ وَوُجَیْلٰی

وَجِلَ یَوْجَلُ کی تعلیلات:

مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ وَجِلَ یَوْجَلُ الخ کے چند صیغوں میں تعلیلات ہوئی ہیں مثلاً

☆ اس کے فعل امر حاضر معروف اِیْجَلْ، اِیْجَلَا میں قانون نمبر 3 جاری ہوا ہے کیونکہ یہاں واؤ ساکن غیر مدغم کسرہ کے بعد پائی جارہی تھی۔

☆ اس باب کے اسم آلہ میں بھی یہی تیسرا قانون جاری ہوا ہے۔

☆ اس باب کے اسم فاعل مؤنث کی جمع تکسیر اَوَاجِلُ اصل میں وَوَاجِلُ تھا اس میں قانون نمبر 6 جاری ہوا ہے۔

☆ اس باب کی ماضی مجہول اور اسم تفضیل مؤنث کی جمع تکسیر میں قانون نمبر 5 جاری ہوا ہے کیونکہ واؤ مضموم کلمہ کے شروع میں واقع ہوئی تھی تو اسے ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔

مثال واوی از سَمِعَ یَسْمَعُ جیسے اَلْوَسْعُ وَالسَّعَةُ گنجائش رکھنا:

وَسِعَ یَسَعُ وَسْعًاوَسِعَةً فَهُوَوَاسِعٌ وَوُسِعَ یُوْسَعُ وَسْعًاوَسِعَةً فَذَاكَ مَوْسُوْعٌ لَمْ یَسَعْ لَمْ یُوْسَعْ لَنْ یَّسَعَ لَنْ یُّوْسَعَ اَلْاَمْرُمِنْهُ سَعْ لِتُوْسَعْ لِیَسَعْ لِیُوْسَعْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَسَعْ لَاتُوْسَعْ لَایَسَعْ لَایُوْسَعْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَوْسِعٌ مَوْسِعَان مَوَاسِعُ وَمُوَیْسِعٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِیْسَعٌ مِیْسَعَانِ مَوَاسِعُ وَمُوَیْسِعٌ مِیْسَعَةٌ مِیْسَعَتَان مَوَاسِعُ وَمُوَیْسِعَةٌ مِیْسَاعٌ مِیْسَاعَانِ مَوَاسِیْعُ وَمُوَیْسِیْعٌ مُوَیْسِیْعَةٌ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ لِلْمُذَكَّرِمِنْهُ اَوْسَعُ اَوْسَعُوْنَ اَوَاسِعُ وَاُوَیْسِعٌ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ وُسْعٰی وُسْعَیَانِ وُسْعَیَاتٌ وُّسَعٌ وَوُسَیْعٰی

وَسِعَ یَسَعُ کی تعلیلات:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اَلْھِبَةُ اور اَلسَّعَةُ ان دونوں ابواب کے مضارع معلوم سے واؤ قانون نمبر 1 کی وجہ سے گرگئی ہے...... کیونکہ واؤ علامت مضارع مفتوح اور فتحہ کے درمیان واقع ہوئی تھی ایسے کلمہ میں واقع ہوئی ہے کہ جس کا عین یا لام کلمہ حروفِ حلقی میں سے ہے، پس اس کو گرادیا گیا۔

☆ اس باب کے مصدر میں قانون نمبر 2 جاری ہوا ہے کیونکہ وہ اصل میں وِسْعٌ تھا یعنی فِعْلٌ کے وزن پر تھا اور اس کے فاء کلمہ واؤ تھی پس اس واؤ کو گرادیا گیا اور اس کے عوض آخر میں ۃ لائے اور عین کلمہ کو کسرہ دے دیا گیا...... اور اس پر فتحہ پڑھنا بھی جائز ہے اور فتحہ اس لئے دیا جاسکتا ہے کہ یہ مضارع مفتوح العین ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: مثال واوی از حَسِبَ یَحْسِبُ چون اَلْوَمْقُ وَالْمِقَةُ دوست داشتن وَمِقَ یَمِقَ الخ اعلال صیغ این باب بعینہ مثل وَعَدَیَعِدُاست در صرف کبیر این ابواب جزء تغیر اتیے کہ شرع کردیم دیگر ہیچ تغیر واقع نشود ہمہ ابواب را صرف بر صرف کبیر می باید گر دانید مثال واوی از باب اِفْتِعَال چون اَلْاِتِّقَادُ افروختہ شدن اتش اِتَّقَدَیَتَّقِدُاِتِّقَادًا الخ: مثال یائی از اِفْتِعَال چون اَلْاِتِّسَارُقماربا ختن اِتَّسَرَیَتَّسِرُاِتِّسَارًاالخ بدریں ہر دو باب بقاعدہ (4) واؤ ویاء تاء شدہ در تاء مدغم گردیدہ مثال واوی از اِسْتِفْعَال چون اِسْتَوْقَدَیَسْتَوْقِدُاِسْتِیْقَادًا واز اِفْعَال اَوْقَدَیُوْ

قِدُاِیْقَادًا،اِسْتِیْقَادًا، اِیْقَادًاهر دو بمعنیٰ ااتش فروختن است واؤ دریں هر دو بقاعده (3)یاء شده وهر صرف کبیر این چهار باب جزء اعلالین مذکورین اعلالے دیگر نیست ۔

﴿ترجمہ﴾: مثال واوی از حَسِبَ یَحْسِبُ جیسے اَلْوَمْقُ وَالْمِقَةُ درست رکھنا وَمِقَ یَمِقُ الخ اس باب کے صیغوں کی تعلیل بعینہ وَعَدَیَعِدُ کی طرح ہے اوران ابواب کی صرف کبیر میں سوائے اس تغیر کے جسے ہم نے بیان کر دیا اور کوئی تغیر نہیں ہوا، تمام ابواب کوصرف کبیر پر گردان کر لینا چاہیے مثال واوی از باب افتعال اَلْاِتِّقَادُ آگ روشن کرنا، اِتَّقَدَیَتَّقِدُاِتِّقَادًاالخ :مثال یائی از افتعال جیسے اَلْاِتِّسَارُجوا کھیلنا اِتَّسَرَیَتَّسِرُ اِتِّسَارًا الخ ، ان دونوں ابواب میں قاعدہ نمبر 4 کی وجہ سے واؤ اور یاء تاء ہو کر تاء میں مدغم ہوگئی ،مثال واوی از استفعال اِسْتَوْقَدَیَسْتَوْقِدُاِسْتِیْقَادًا واز افعال اَوْقَدَیُوْقِدُاِیْقَادًا الخ اِسْتِیْقَاد اوراِیْقَاد دونوں آگ روشن کرنے کے معنیٰ میں ہیں ،واؤ ان دونوں میں قاعدہ نمبر 3 کی وجہ سے یاء ہوگئی ،ان چاروں ابواب کی صرف کبیر میں مذکورہ دوتعلیوں کے علاوہ کوئی تعلیل نہیں ہوئی ۔

﴿تشریح﴾:

مثال واوی ازحَسِبَ یَحْسِبُ جیسے اَلْوَمْقُ وَالْمِقَةُ ''دوست رکھنا''۔

وَمِقَ یَمِقُ وَمِقَةً وَمَقَاوَمِقَةً فَهُوَوَامِقٌ وَوُمِقَ یُوْمَقُ وَمِقَاوَمِقَةً فَذَاكَ مَوْمُوْقٌ لَمْ یَمِقْ لَمْ یُوْمَقْ لَنْ یَّمِقَ لَنْ یُّوْمَقَ اَلْاَمْرُ مِنْهُ مِقْ لِتُوْمَقْ لِیَمِقْ لِیُوْمَقْ مِقَنَّ لِتُوْمَقَنَّ لِیَمِقَنَّ لِیُوْمَقَنَّ مِقَنْ لِتُوْمَقَنْ لِیَمِقَنْ لِیُوْمَقَنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَمِقْ لَاتُوْمَقْ لَایَمِقْ لَایُوْمَقْ لَاتَمِقَنَّ لَاتُوْمَقَنَّ لَایَمِقَنَّ لَایُوْمَقَنَّ لَاتَمِقَنْ لَاتُوْمَقَنْ لَایَمِقَنْ لَایُوْمَقَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَوْمِقٌ مَوْمِقَان مَوَامِقُ وَمُوَیْمِقٌ وَالْاٰلَةُمِنْهُ مِیْمَقٌ مِیْمَقَان مَوَامِقُ وَمُوَیْمِقٌ مِیْمَقَةٌمِیْمَقَتَان مَوَامِقُ وَمُوَیْمِقَةٌمِیْمَاقٌ مِیْمَاقَان مَوَامِیْقُ وَمُوَیْمِیْقٌ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ الْمُذَكَّرُمِنْهُ اَوْمَقُ اَوْمَقَانِ اَوْمَقُوْنَ اَوَامِقُ وَاُوَیْمِقٌ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ وُمْقٰی وُمْقَیَانِ وُمْقَیَاتٌ وُمَقٌ وَوُمَیْقٰی۔

وَمِقَ یَمِقُ کی تعلیلات:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ تمام صیغوں کی تعلیل وَعَدَیَعِدُ کے صیغوں کی طرح ہے ۔ان ابواب کی صرف کبیر میں وہی تبدیلیاں ہوئی ہیں جن کو ہم بیان کر چکے ہیں کوئی جدید تبدیلی نہیں ہوئی۔

همه ابواب الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ نصیحت کرنی ہے کہ ان تمام ابواب کی صرف کبیر لینی چاہیے۔

مثال واوی : از باب افتعال جیسے اَلْاِتِّقَادُ(آگ کا بھڑکنا)اِتَّقَدَیَتَّقِدُاِتِّقَادًافَهُوَمُتَّقِدٌوَاُتُّقِدَ

يَتَّقِدُ اِتِّقَادًا فَذَاكَ مُتَّقَدٌ مَا اتَّقَدَ مَا اتُّقِدَ لَمْ يَتَّقِدْ لَمْ يُتَّقَدْ لَا يَتَّقِدُ لَا يُتَّقَدُ لَنْ يَتَّقِدَ لَنْ يُتَّقَدَ لَيَتَّقِدَنَّ
لَيُتَّقَدَنَّ لَيَتَّقِدَنْ لَيُتَّقَدَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِتَّقِدْ لِتُتَّقَدْ لِيَتَّقِدْ لِيُتَّقَدْ اِتَّقِدَنَّ لِتُتَّقَدَنَّ لِيَتَّقِدَنَّ لِيُتَّقَدَنَّ
اِتَّقِدَنْ لِتُتَّقَدَنْ لِيَتَّقِدَنْ لِيُتَّقَدَنْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَتَّقِدْ لَا تُتَّقَدْ لَا يَتَّقِدْ لَا يُتَّقَدْ لَا تَتَّقِدَنَّ لَا تُتَّقَدَنَّ
لَا يَتَّقِدَنَّ لَا يُتَّقَدَنَّ لَا تَتَّقِدَنْ لَا تُتَّقَدَنْ لَا يَتَّقِدَنْ لَا يُتَّقَدَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَّقَدٌ مُتَّقَدَانِ
مُتَّقَدَاتٌ۔

مثال یائی: از افتعال جیسے اَلْاِتِّسَارُ (جوا کھیلنا)۔

﴿فائدہ﴾: اس کی صرف صغیر اَلْاِتِّقَادُ کی صرف صغیر کی طرح ہے۔

اِتِّقَاد اور اِتِّسَار کی تعلیلات:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ان دونوں (اَلْاِتِّقَادُ اور اَلْاِتِّسَارُ) ابواب میں قانون نمبر 4 جاری ہوا ہے یعنی اِتَّقَدَ، اِتَّسَرَ والے قانون کی وجہ سے واؤ اور یاء تاء ہو کر تاء میں مدغم ہو گئی ہیں۔

مثال واوی: از باب استفعال جیسے اَلْاِسْتِيْقَادُ (آگ جلانا)

اِسْتَوْقَدَ يَسْتَوْقِدُ اِسْتِيْقَادًا فَهُوَ مُسْتَوْقِدٌ وَاُسْتُوْقِدَ يُسْتَوْقَدُ اِسْتِيْقَادًا فَذَاكَ
مُسْتَوْقَدٌ مَا اسْتَوْقَدَ مَا اُسْتُوْقِدَ لَمْ يَسْتَوْقِدْ لَمْ يُسْتَوْقَدْ لَا يَسْتَوْقِدُ لَا يُسْتَوْقَدُ لَنْ
يَسْتَوْقِدَ لَنْ يُسْتَوْقَدَ لَيَسْتَوْقِدَنَّ لَيُسْتَوْقَدَنَّ لَيَسْتَوْقِدَنْ لَيُسْتَوْقَدَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِسْتَوْقِدْ
لِتُسْتَوْقَدْ لِيَسْتَوْقِدْ لِيُسْتَوْقَدْ اِسْتَوْقِدَنَّ لِتُسْتَوْقَدَنَّ لِيَسْتَوْقِدَنَّ لِيُسْتَوْقَدَنَّ اِسْتَوْقِدَنْ
لِتُسْتَوْقَدَنْ لِيَسْتَوْقِدَنْ لِيُسْتَوْقَدَنْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَسْتَوْقِدْ لَا تُسْتَوْقَدْ لَا
يَسْتَوْقِدْ لَا يُسْتَوْقَدْ لَا تَسْتَوْقِدَنَّ لَا تُسْتَوْقَدَنَّ لَا يَسْتَوْقِدَنَّ لَا يُسْتَوْقَدَنَّ لَا تَسْتَوْقِدَنْ لَا
تُسْتَوْقَدَنْ لَا يَسْتَوْقِدَنْ لَا يُسْتَوْقَدَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُسْتَوْقَدٌ مُسْتَوْقَدَانِ مُسْتَوْقَدَاتٌ۔

مثال واوی: از افعال جیسے اَلْاِيْقَادُ (آگ جلانا)

اَوْقَدَ يُوْقِدُ اِيْقَادًا فَهُوَ مُوْقِدٌ وَاُوْقِدَ يُوْقَدُ اِيْقَادًا فَذَاكَ مُوْقَدٌ مَا اَوْقَدَ مَا اُوْقِدَ لَمْ يُوْقِدْ لَمْ
يُوْقَدْ لَا يُوْقِدُ لَا يُوْقَدُ لَنْ يُوْقِدَ لَنْ يُوْقَدَ لَيُوْقِدَنَّ لَيُوْقَدَنَّ لَيُوْقِدَنْ لَيُوْقَدَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ
اَوْقِدْ لِتُوْقَدْ لِيُوْقِدْ لِيُوْقَدْ اَوْقِدَنَّ لِتُوْقَدَنَّ لِيُوْقِدَنَّ لِيُوْقَدَنَّ اَوْقِدَنْ لِتُوْقَدَنْ لِيُوْقِدَنْ لِيُوْقَدَنْ
وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُوْقِدْ لَا تُوْقَدْ لَا يُوْقِدْ لَا يُوْقَدْ لَا تُوْقِدَنَّ لَا تُوْقَدَنَّ لَا يُوْقِدَنَّ لَا يُوْقَدَنَّ لَا تُوْقِدَنْ
لَا تُوْقَدَنْ لَا يُوْقِدَنْ لَا يُوْقَدَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُوْقَدٌ مُوْقَدَانِ مُوْقَدَاتٌ۔

اِسْتِیْقَادٌ اور اِیْقَادٌ کی تعلیلات:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ان دونوں مصدروں میں قانون نمبر 3: جاری ہوا ہے کیونکہ یہ اصل میں اِسْتِوْقَادٌ اور اِوْقَادٌ تھے، پس واؤ ساکن غیر مدغم کو ماقبل کسرہ ہونے کی بناء پر یاء سے بدل دیا۔

❁ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اَلْاِتِّقَادُ، اَلْاِتِّسَارُ، اَلْاِسْتِیْقَادُ، اَلْاِیْقَادُ ان چاروں ابواب کی صرف کبیر میں وہی تبدیلیاں ہوئیں ہیں جو ہم بیان کر چکے ہیں کوئی نئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

قسم سوم:

اجوف کی گردانوں کا بیان

﴿عبارت﴾: قسم سوم در صرف اجوف۔ اجوف واوی از نَصَرَ یَنْصُرُ چون اَلْقَوْلُ گفتن۔قَالَ یَقُوْلُ قَوْلاً فَهُوَ قَائِلٌ وَقِیْلَ یُقَالُ قَوْلاً فَهُوَ مَقُوْلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ قُلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَقُلْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَقَالٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِقْوَلٌ وَمِقْوَلَةٌ وَمِقْوَالٌ وَتَثْنِیَتُهُمَا مَقَالَانِ وَمِقْوَلَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَقَاوِلُ وَمَقَاوِیْلُ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ اَقْوَلُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ قُوْلٰی وَتَثْنِیَتُهُمَا اَقْوَلَانِ وَقُوْلَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَقْوَلُوْنَ وَاَقَاوِلُ وَقُوَلٌ وَقُوْلَیَاتٌ۔در مِقْوَلٌ وَمِقْوَلَةٌ حرکت واو بماقبل بایں جهت بدادند که هر دو اصل مِقْوَالٌ بودند الف راحذف کردند مِقْوَلٌ شدو بعد حذف الف تادر آخر افزوند مِقْوَلَةٌ شدو درمِقْوَالٌ بسبب مانع که وقوع الف بعد واو است نقل حرکت نکردند پس دریں هر دو که فرع آن هستند هم نقل حرکت نه نمودند۔

﴿ترجمہ﴾: تیسری قسم اجوف کی گردان کے بیان میں۔ اجوف واوی نَصَرَ یَنْصُرُ سے اَلْقَوْلُ کہنا صرف صغیر قَالَ یقول الٰی آخرہ مِقْوَلٌ اور مِقْوَلَةٌ میں واو کی حرکت ماقبل کو اس وجہ سے نہیں دیا کہ یہ دونوں اصل میں مِقْوَالٌ تھے الف کو حذف کر دیا مِقْوَلٌ ہو گیا اور الف کے حذف کے بعد تا آخر میں زیادہ کرنے مِقْوَلَةٌ ہو گیا اور مِقْوَالٌ میں مانع ہونے کے سبب سے کہ الف کا واقع ہونا واو کے بعد ہے واو کی حرکت کو نقل نہ

کیا پس ان دونوں میں کہ اس کی یعنی مِقْوَالٌ کی فرع ہیں بھی حرکت کونقل نہ کیا۔

﴿تشریح﴾:

اجوف از نَصَرَ یَنْصُرُ جیسے اَلْقَوْلُ "کہنا"۔

☆ قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا فَهُوَ قَائِلٌ وَقِیْلَ یُقَالُ قَوْلًا فَذَاكَ مَقُوْلٌ، لَمْ یَقُلْ لَمْ یُقَلْ، لَنْ یَقُوْلَ لَنْ یُقَالَ اَلْاَمْرُ مِنْهُ قُلْ لِتُقَلْ لِیَقُلْ لِیُقَلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَقُلْ لَاتُقَلْ لَایَقُلْ لَایُقَلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَقُلْ لا تُقَلْ لَایَقُلْ لَایُقَلْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَقَالٌ مَقَالَانِ مَقَاوِلُ وَمُقَیِّلٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِقْوَلٌ، مِقْوَلَانِ، مَقَاوِلُ، مُقَیِّلٌ، مِقْوَلَةٌ مِقْوَلَتَانِ، مَقَاوِلُ مُقَیِّلَةٌ، مِقْوَالٌ، مِقْوَالَانِ مَقَاوِیْلُ، مُقَیِّیْلٌ مُقَیِّیْلَةٌ، اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ اَقْوَلُ، اَقْوَلَانِ، اَقَاوِلُ، اُقَیِّلٌ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ قُوْلٰی قُوْلَیَانِ قُوْلَیَاتٌ، قُوَلٌ وَّقُوَیْلٰی، وَفِعْلُ التَّعَجُّبِ مِنْهُ مَااَقْوَلَهٗ وَاَقْوِلْ بِهٖ قُوْلَ یَاقُوْلَتُ۔

در مِقْوَلٌ و مِقْوَلَةٌ الخ :سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک سوال مقدر کا جواب دینا ہے۔

﴿سوال﴾: مِقْوَلٌ وَمِقْوَلَةٌ میں واو کی حرکت ما قبل کو دیکر تعلیل کیوں نہیں کی گئی؟

﴿جواب﴾: یہ دونوں مِقْوَالٌ کی فرع ہیں......اور مِقْوَالٌ میں شرط تعلیل مفقود ہے لہٰذا اصل پر عمل کرتے ہوئے ان میں بھی تعلیل نہیں کی گئی۔

﴿عبارت﴾: اثبات فعل ماضی معروف ـ قَالَ ـ قَالَا، قَالُوْا ـ قَالَتْ ـ قَالَتَا، قُلْنَ قُلْتَ، قُلْتُمَا، قُلْتُمْ قُلْتِ، قُلْتُنَّ، قُلْتُ قُلْنَا بقاعده (7) واو در قَالَ تاقَالَتَابالف بدل شده ودرمابعد قَالَتَاباجتماع ساکنین حذف گردیده قاف مضموم گشته ـ اثبات فعل ماضی مجهول قِیْلَ قِیْلَاقِیْلُوْا قِیْلَتْ قِیْلَتَاقُلْنَ قُلْتَ قُلْتُمَا قُلْتُمْ قُلْتِ قُلْتُنَّ قُلْتُ قُلْنَاقِیْلَ در اصل قُوِلَ بود بقاعده نهم قِیْلَ شد وهم چنیں تا قِیْلَتَا در قُلْنَ تا آخر چوں یا بالتقائے ساکنین بیفتاد بسبب واوی بودنش قاف راضمه دادند اثبات فعل مضارع معروف یَقُوْلُ، یَقُوْلَانِ، یَقُوْلُوْنَ، تَقُوْلُ، تَقُوْلَانِ، یَقُلْنَ تَقُوْلُوْنَ، تَقُوْلِیْنَ، تَقُلْنَ، اَقُوْلُ نَقُوْلُ درجمیع ایں صیغ که در اصل بسکون قاف وضم عین بودند بقاعده (8) ضمه واوبقاف دارندودر یَقُلْنَ وَتَقُلْنَ آن واو بالتقائے ساکنین بیفتاد اثبات فعل مضارع مجهول یُقَالُ یُقَالَانِ یُقَالُوْنَ تُقَالُ تُقَالَانِ یُقَلْنَ تُقَالُوْنَ تُقَالِیْنَ تُقَلْنَ اُقَالُ نُقَالُ در جمیع ایں صیغ بسکون قاف وفتحه واو بودند بقاعده (8) فتحه واو بقاف داده و اور االف

کردند وآن الف در یُقَلْنَ وتُقَلْنَ بالتقائے ساکنین بیفتاد۔

﴿ترجمہ﴾: اثبات فعل ماضی معروف: قَالَ الیٰ آخر قاعدہ 7 سے واو قَالَ سے قَالَتَا تک الف سے بدل گیا ہے اور قُلْتَا کے مابعد قُلْنَ تک واو الف ہو کر الف اجتماع ساکنین سے گر گیا اور قاف کو ضمہ دے دیا گیا اثبات فعل ماضی مجہول قِیلَ: ''کہا گیا وہ ایک مذکر الیٰ آخرہ'' قِیلَ اصل میں قُوِلَ تھا قاعدہ نمبر 9 سے قِیلَ ہو گیا اور اسی طرح قِیْلَتَا تک ہے قُلْنَ سے آخر تک یعنی قُلْنَا تک جب یا التقائے ساکنین سے گر گئی اس کے اجوف واوی ہونے کے سبب قاف کو ضمہ دیا، اثبات فعل مضارع معروف یَقُوْلُ الیٰ آخِرِہٖ ان تمام صیغوں میں کہ اصل میں قاف کے سکون اور عین کلمہ ضمہ کے ساتھ تھا قاعدہ نمبر 8 سے واو کے ضمہ کو قاف کو دیدیا اور یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں وہ واو اجتماع ساکنین سے گر گئی، اثبات فعل مضارع مجہول۔ یُقَالُ الیٰ آخرہ ان تمام صیغوں میں قاف کے سکون اور واو کے فتحہ کے ساتھ قاعدہ نمبر 8 سے واو کے فتحہ کو قاف کو دیدیا پھر واو کو الف کر دیا اور اس کو یُقَلْنَ اور تُقَلْنَ میں اجتماع ساکنین سے گرا دیا۔

﴿تشریح﴾:

اثبات فعل ماضی الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ماضی (معروف ومجہول)، مضارع (معروف ومجہول) کی تعلیلات بیان کرنی ہیں۔

قَالَ یَقُوْلُ سے ماضی کی تعلیلات:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ماضی مجہول کے تمام صیغوں میں قانون نمبر 9 جاری ہوا ہے، کیونکہ واؤ متحرک ماضی مجہول کے عین کلمہ میں واقع ہوئی ہے اور اس کا ماقبل بھی متحرک ہے تو واؤ کے ماقبل کو ساکن کر کے واؤ کی حرکت اسے دے دی، پھر واؤ کو یاء سے بدل دیا، پھر وہ یاء پہلے پانچ صیغوں میں رہی، پھر چھٹے صیغے سے لیکر آخر تک وہ یاء بھی گر گئی لام کلمہ کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے اور فاء کلمہ کو ضمہ دے دیا تا کہ وہ ضمہ واؤ کے حذف ہونے دلالت کرے۔

قَالَ یَقُوْلُ سے مضارع کی تعلیلات:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مضارع معروف کے تمام صیغوں میں واؤ متحرک مضموم ہے اور اس کا ماقبل صحیح ساکن ہے پس قانون نمبر 8 کی وجہ سے واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی، پھر یہ واؤ 12 صیغوں میں رہی، اور 2 صیغوں (جمع مؤنث غائب وحاضر) میں لام کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں مضارع مجہول کے تمام صیغوں میں اصلاً واؤ متحرک مفتوح ہے اور اس کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہے. پس قانون نمبر 8 کی وجہ سے واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی، اور واؤ کو الف سے بدل دیا

......پھر وہ الف 12 صیغوں میں رہا اور 2 صیغوں (جمع مؤنث غائب وحاضر) میں وہ الف لام کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: نفی تا کید بلن در فعل مستقبل معروف :لَنْ یَّقُوْلَ لَنْ یَّقُوْلَا الخ۔ مجھول :لَنْ یُّقَالَ الخ ۔ دریں بحث جُز تغیرے که در مضارع شده تغیرے دیگر واقع نشده ۔ بحث نفی جحد بَلَمْ سر فعل مستقبل معروف :لَمْ یَقُلْ لَمْ یَقُوْلَا الخ ۔ مجھول :لَمْ یُقَلْ لَمْ یُقَالَا الخ ۔ دریں بحث جزایں که واو در لَمْ یَقُلْ واخوات او والف در لَمْ یُقَلْ واخوات اوبالتقائے ساکنین بیفتاده تغیرے دیگر غیر ماوقع فی المضارع واقع نشده ۔ لام تاکید بانون ثقیله در فعل مستقبل معروف :لَیَقُوْلَنَّ لَیَقُوْلَانِّ تا آخر ۔ مجھول :لَیُقَالَنَّ الخ ۔وھٰکذا نون خفیفه دریں هر چهار گردان هم تغیرے غَیْرُمَاوَقَعَ فِیْ الْمُضَارِعِ نشده ۔

﴿ترجمہ﴾: بحث نفی تاکید: بَلَنْ درفعل متقبل معروف: لَنْ یَّقُوْلَ لَنْ یَّقُوْلَا الخ۔مجہول: لَنْ یُّقَالَ الخ ۔ اس بحث میں اس تغیر کے علاوہ جو کہ مضارع میں ہوا دوسرا کوئی تغیر واقع نہیں ہوا۔ بحث نفی۔جحد بَلَمْ درفعل مستقبل معروف :لَمْ یَقُلْ لَمْ یَقُوْلَا الخ ۔مجہول لَمْ یُقَلْ لَمْ یُقَالَا الخ۔۔ **لَمْ یَقُلْ** اوراس کے نظائر میں واؤ، لَمْ یُقَلْ اوراس کے نظائر میں الف التقائے ساکنین سے گر گئے ہیں اس کے علاوہ بجز ان تغیرات کے جو مضارع میں ہوئے ہیں کوئی دوسرا تغیر اس بحث میں واقع نہیں ہوا۔ بحث لام تاکید بانون ثقیلہ درفعل مسیقبل معروف :لَیَقُوْلَنَّ لَیَقُوْلَانِّ الخ ۔مجہول لَیُقَالَنَّ الخ ۔اوراسی طرح نون خفیفہ۔ان چاروں گردانوں میں بھی بجز اس تغیر کے جو مضارع میں واقع ہوا کوئی تغیر نہیں ہوا۔

﴿تشریح﴾:

نفی تا کید بلن الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ فعل نفی تاکید بلن ناصبہ ،فعل نفی جحد بلم جازمہ ،فعل مضارع لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ کی تعلیلات بیان کرنی ہیں ۔

قَالَ یَقُوْلُ سے فعل نفی تاکید بلن ناصبہ کی تعلیلات :

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نفی تاکید بَلَنْ معلوم اور مجہول کے صیغوں میں لفظ لَنْ کے داخل ہونے سے کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی......پس جو تبدیلیاں مضارع میں ہو چکی تھیں وہی باقی ہیں ۔

قَالَ یَقُوْلُ سے فعل نفی جحد بلم جازمہ کی تعلیلات:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس بحث میں ایک نئی تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور وہ یہ کہ لَمْ یَقُلْ اور اس کے نظائر یعنی وہ پانچ صیغے جن کو مفرد لفظی کہتے ہیں ان میں واؤ لام کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا ہے۔

☆ اور لَمْ یُقَلْ اور اس کے نظائر ان میں الف لام کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا ہے، باقی تبدیلیاں وہی ہیں جو مضارع میں ہوئی تھیں۔

قَالَ یَقُوْلُ سے فعل مضارع بالام تاکید بانون تاکید ثقیلہ کی تعلیلات:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ان چاروں گردانوں یعنی لام تاکید بانون ثقیلہ معروف ومجہول اور لام تاکید بانون خفیفہ معروف ومجہول میں لام تاکید کے داخل ہونے اور نون تاکید کے لاحق ہونے سے کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی وہی تبدیلیاں باقی ہیں جو فعل مضارع میں ہوئی تھیں۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: بحث امر حاضر معروف قُلْ قُوْلَا قُوْلُوْا قُوْلِیْ قُلْنَ ۔ قُلْ دراصل تَقُوْلُ بود ۔ بعد حذف علامة مضارع ، متحرك ماند ودر آخر وقف كردند واو بالتقائے ساكنين افتا د قُلْ شد و بعضے امر را از اصل بنامی كنند پس اقول مے شود باز حركة واو بماقبل داده واؤ را بالتقائے ساكنين حذف كرده همزه وصل را باستغناء حذف مے كنند ۔ بهمیں وضع دیگر صیغ امر اقیاس باید کر وصیغ امر بالام وصیغ نهی مثل صیغ نفی حجد بَلَمْ ست كه در نهادر محلِّ جزم واؤ والف افتاده است وبس چون لِیَقُلْ وَلَا تَقُلْ وَقِسْ عَلٰی هٰذا ۔در نون ثقیله وخفیفه امر ونهی واؤ والف كه در مواقع جزم ساقط شده بسبب تحرك ماقبل نون باز آمد ۔ امر حاضر معروف بانون ثقیله : قُوْلَنَّ قُوْلَانِّ قُوْلُنَّ قُوْلِنَّ قُلْنَانِّ ۔ امر غائب ومتكلم معروف بانون ثقیله :لِیَقُوْلَنَّ لِیَقُوْلَانِّ لِیَقُوْلُنَّ لِتَقُوْلَنَّ لِتَقُوْلَانِّ لِیَقُلْنَانِّ لِاَقُوْلَنَّ لِنَقُوْلَنَّ ۔ بانون خفيفه .ـلِيَقُوْلَنْ لِيَقُوْلُنْ لِتَقُوْلَنْ لِاَقُوْلَنْ لِنَقُوْلَنْ ـامر مجهول بانون ثقيله لِيُقَالَنَّ لِيُقَالَانِّ لِيُقَالُنَّ لِتُقَالَنَّ لِتُقَالَانِّ لِيُقَلْنَانِّ لِتُقَالَنَّ لِتُقَالِنَّ لِتُقَلْنَانِّ لِاُقَالَنَّ لِنُقَالَنَّ ،نون خفيفه هم بريں قياس ـ نهی معروف بانون ثقيله : لَايَقُوْلَنَّ الخ مجهول : لَايُقَالَنَّ الخ ـ نون خفيفه بهمیں قياس ـ

﴿ترجمہ﴾: بحث امر حاضر معروف: قُلْ قُوْلَا الخ: قُلْ اصل میں تَقُوْلُ تھا علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد متحرک رہا آخر میں وقف کر دیا التقائے ساکنین کی وجہ سے واؤ گر گئی قُلْ ہو گیا اور بعض علماء امت کو اصل سے بناتے ہیں چنانچہ اُقْوُلْ بنتا ہے پھر واؤ کی حرکت ماقبل جو دے کر التقائے ساکنین سے واؤ کو حذف کر کے استغناء کی وجہ سے ہمزہ وصل کو حذف کرتے ہیں اسی طریقہ سے امر کے دیگر صیغوں کو قیاس کر لینا چاہیے۔ امر بالام کے صیغے، نہی کے صیغے نفی جحد بلم کے صیغوں کی طرح ہیں کہ ان میں بھی محل جزم میں واؤ اور الف گر گئے ہیں اور پس جیسے لِيَقُلْ اور لَاتَقُلْ اور اسی پر قیاس کرلو۔ امر و نہی کے نو ون ثقیلہ و خفیفہ میں واؤ اور الف جو کہ مواقع جزم میں ساقط ہو گئے تھے ماقبل نون متحرک ہونے کی وجہ سے واپس آ گئے۔ بحث امر حاضر معروف بانون ثقیلہ: قُوْلَنَّ الخ۔ بحث امر غائب و متکلم معروف بانون ثقیلہ: لِيَقُوْلَنَّ الخ۔ بانون خفیفہ لِيَقُوْلَنْ الخ بحث امر مجہول بانون ثقیلہ لِيُقَالَنَّ الخ: نون خفیفہ بھی اسی طریقہ پر ہے نہی معروف بانون ثقیلہ: لَايَقُوْلَنَّ الخ: مجہول: لَايُقَالَنَّ الخ نون خفیفہ اسی طرز پر ہے۔

﴿تشریح﴾:

بحث امر حاضر الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ فعل امر کی تعلیل کرنی ہے۔

قَالَ يَقُوْلُ سے فعل امر و نہی کی تعلیلات:

بعض صرفی کہتے ہیں کہ قُلْ اصل میں یعنی امر بننے سے پہلے تَقُوْلُ تھا شروع سے علامت مضارع کو گرادیا پہلا حرف متحرک تھا اس لیے ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ پڑی اور آخر میں وقف کر دیا تو قُوْلْ ہو گیا واؤ اور لام کے مابین التقائے ساکنین ہوا واؤ کو گرادیا تو قُلْ ہو گیا گویا کہ یہ بعض صرفی امر کو تعلیل شدہ مضارع سے بناتے ہیں۔

☆ اور بعض صرفی فعل امر کو اصل یعنی غیر تعلیل شدہ مضارع سے بناتے ہیں، وہ اس طرح کہ شروع سے علامت مضارع کو گرادیا پہلا حرف ساکن ہے اور عین کلمہ مضموم ہے اس لیے ہمزہ وصلی مضموم لے آئے اور آخر میں وقف کر دیا تو اُقْوُلْ ہو گیا اب واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے تو قاعدہ نمبر(8) کی وجہ سے واؤ کی حرکت ماقبل کو دی تو اُقُوْلْ ہو گیا دو ساکن جمع ہوئے واؤ اور لام......پس واؤ کو گرادیا۔ تو اُقُلْ ہو گیا اب فاء کلمہ متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی اس لیے اسے گرادیا تو قُلْ ہو گیا۔

بھمیں وضع الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ امر کے دوسرے صیغوں کو اسی طریقے پر قیاس کر لینا چاہیے یعنی ان کو تعلیل شدہ مضارع سے بھی بنا سکتے ہیں غیر تعلیل شدہ مضارع سے بھی بنا سکتے ہیں۔

صیغ امر بالام وصیغ نھی الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ امر بالام کے صیغے اور نہی کے صیغے یہ نفی جحد بَلَمْ کے صیغوں کی طرح ہیں......یعنی جس طرح نفی جحد بَلَمْ کے معروف کے پانچ صیغوں میں جن کو مفرد

لفظی کہتے ہیں ان میں واؤ گر جاتی ہے لام کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے اور نفی جحد بَلَمْ مجہول کے مذکور بالا پانچ صیغوں میں الف گر جاتا ہے لام کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے اسی طرح امر بالام اور نہی کے اندر محل جزم میں معروف کے صیغوں میں واؤ گر جاتی ہے اور مجہول کے صیغوں میں الف گر جاتا ہے لام کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے۔ اور امر و نہی کے ساتھ جب نون ثقیلہ وخفیفہ کا لاحق ہو تو اس کا ماقبل متحرک ہو جاتا ہے پھر چونکہ التقائے ساکنین باقی نہیں رہتا اس لیے واؤ اور الف واپس لوٹ آتے ہیں چنانچہ قُلْ میں قُوْلَنَّ بِعْ میں بِيْعَنَّ اور خَفْ میں خَافَنَّ کہیں گے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: بحث اسم فاعل قَائِلٌ قَائِلَانِ قَائِلُوْنَ قَائِلَةٌ قَائِلَتَانِ قَائِلَاتٍ ۔ قَائِلٌ۔ دراصل قَاوِلٌ بود بقاعده (17) واؤ همزه شدو هم چنیں در دیگر صیغ بحث اسم مفعول :مَقُوْلٌ مَقُوْلَانِ مَقُوْلُوْنَ مَقُوْلَةٌ مَقُوْلَتَانَ مَقُوْلَاتٌ ۔ مَقُوْلٌ دراصل مَقْوُوْلٌ بود بقاعده (8) حركة واؤ بماقبل واده اور بالتقائے ساكنين حذف كردند فائده : اختلاف است دریں که واو اول درهٔوں موقع حذف مے شودیا واو دوم بعضے مے گویند كه دوم بایں جمة كه زائد ست وزائد اولیٰ بخذف ست وبعضے مے گویند كه اوّل چه دوم علامة ست وعلامة مخذوف نمی شودهر چند كه بیشتر صرفیاں حذف دو راترجیح دوده اند مگر نزد راقم راجح حذف اول است چه علی العموم دستور همیں ست كه درهٔوں ساكنين اوّل محذوف میشود زائد باشد یا اصلی پس ایں راز سنن نظراء خودنبا یدبر آورد ۔

﴿ترجمہ﴾: بحث اسم فاعل: قَائِلٌ قَائِلَانِ الخ ۔ قَائِلٌ اصل میں قَاوِلٌ تھا بقاعدہ (۷) واؤ ہمزہ ہو گئی اور اسی طرح دوسرے صیغوں میں (یعنی باقی صیغوں میں بھی یہی تعلیل ہے)۔ بحث اسم مفعول: مَقُوْلٌ مَقُوْلَانِ الخ ۔ مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا بقاعدہ (۸) واؤ کی حرکت ماقبل کو دے کر واؤ کو التقائے ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیا۔ فائدہ: اس میں اختلاف ہے کہ ایسے مواقع میں واؤ اوّل حذف ہوتا ہے یا واؤ دوم بعض علماء کہتے ہیں کہ دوم ۔ اس وجہ سے کہ وہ زائد ہے اور زائد حذف کا زیادہ مستحق ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اول ۔ کیونکہ دوسری علامت ہے اور علامت محذوف نہیں ہوتی ہر چند کہ اکثر صرفیوں نے حذف دوم کو ترجیح دی ہے مگر راقم کے نزدیک حذف اول راجح ہے کیونکہ عموماً دستور یہ ہے کہ ایسے ساکنین میں پہلا حذف ہوتا زائد ہو یا اصلی پس اس کو (یعنی مَقُوْلٌ) اس کے نظائر کر طریقوں سے نہ نکالنا چاہیے۔

﴿تشریح﴾:

بحث اسم فاعل الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ اسم فاعل اوراسم مفعول کی تعلیلات کا بیان کرنا ہے۔

قَالَ یَقُوْلُ سے اسم فاعل کی تعلیلات:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اسم فاعل کے تمام صیغوں میں قانون نمبر 17 جاری ہوا ہے، کیونکہ واؤ ثلاثی مجرد کے اسم فاعل کے عین کلمہ میں واقع ہوئی اوراس اسم فاعل کے فعل قَالَ میں تعلیل ہوئی ہے پس واؤ کوہمزہ سے بدلا تو قَائِلٌ قَائِلَانِ الخ ہو گیا۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اسم مفعول کے تمام صیغوں میں واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے تو اس میں قانون نمبر 8 کی وجہ سے واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی تو دو ساکن جمع ہوئے یعنی دو واؤ ان میں سے ایک کو گرادیا تو مَقُوْلٌ، مَقُوْلَانِ الخ ہو گئے۔

اختلافی مسئلہ میں فیصلہ:

فائدہ :اختلاف است دریں الخ : سے غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ ایک اختلافی مسئلہ میں فیصلہ کرنا ہے۔

اختلافی مسئلہ یہ ہے کہ مَقُوْلٌ اوراس کے نظائر وہ کلمات جن میں دو واؤ ساکن جمع ہو جاتی ہیں ان دو واؤ میں سے پہلی واؤ کو گراتے ہیں...... یا دوسری کو......بعض صرفی کہتے ہیں کہ دوسری واؤ حذف ہوتی ہیں کیونکہ وہ زائدہ ہے اور زائدہ اولیٰ بالحذف ہے۔اور بعض صرفی یہ کہتے ہیں کہ پہلی واؤ حذف ہوتی ہے کیونکہ دوسری واؤ علامت ہے اور علامت محذوف نہیں ہوتیں۔مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ اکثر صرفیوں نے دوسری واؤ کے حذف کو ترجیح دی ہے لیکن میرے نزدیک راجح اور اولیٰ یہ ہے کہ پہلی واؤ کو محذوف مانا جائے کیونکہ عمومی دستور یہ ہے کہ جب دو ساکن جمع ہو جائیں تو ان میں سے پہلے کو حذف کیا جاتا ہے خواہ وہ اصلی ہو یا زائدہ پس مَقُوْلٌ اوراس کے نظائر میں بھی اس عمومی دستور کا ہی اجراء کرنا چاہیے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

ثمرۂ اختلاف

﴿عبارت﴾: ثمرہ اختلاف در ھٰوں مواقع بحسب ظاھر ھیچ نمی معلوم نمی شود چہ بھر کیف مَقُوْلٌ می شود واوِ اوّل را حذف کنند یا دوم رامولوی عصمۃ اللہ صاحب سھانپوری رحمۃ اللہ علیہ درشرح خلاصہ الحساب

در بیان صرف ومنع صرف لفظ رحمن دریں باب سخنیے خوش نوشته وآں ایں که در مسائل فقهیه ثمره خلاف همؤں اختلافات برمیے آید مثلا شخصیے حلف کرد که امروز بواؤ زائد تکلم نخو اهم کر دو لفظ مَقُوُلٌ بر زبان آورد پس بر مذهب شخصیے که بحذف اوّل قائل است حانث خواهد شدابر مذهب قائل بحذف دوم حانث نخواهد شد یا زن راگفت که اگر تو امر وزبواوِزائد تکلم کنی تراطلاق است وآں لفظ مَقُوُلٌ بر زبان آورد پس بر مذهب حذف اوّل طلاق خواهد افتا دوبر حذف دوم نه۔

﴿ترجمہ﴾: اس طرح کے مواقع میں بظاہر ثمرہ اختلاف کچھ معلوم نہیں ہوتا کیونکہ ہرصورت میں مَقُوُلٌ ہو جاتا ہے واوَ اوّل کو حذف کریں یا دوم کو مولوی عصمۃ اللہ صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح خلاصۃ الحساب میں لفظ رحمٰن کے منصرف یا غیر منصرف ہونے کے بیان میں بڑی اچھی بات لکھی ہے اور وہ یہ کہ ایسے اختلافِ کا ثمرہ اختلاف مسائل فقہیہ میں نکل آتا ہے مثلا ایک شخص نے قسم کھائی کہ آج کے دن واوَ زائد کا تکلم نہیں کروں گا اور لفظ مَقُوُلٌ کو زبان ہر لے آیا پس اس شخصکے مذہب پر جو کہ حذف اوّل کا قائل ہے حانث ہو جائے گا اور خذف دوم کے قائل کے مذہب پر حانث نہیں ہوگا یا بیوی سے کہا کہ اگر تو نے آج واوَ زائد کا تکلم کیا تو تجھے طلاق ہے اور وہ لفظ مقول زبان پر لے آئی پس حذف اوّل کے مذہب پر طلاق پڑ جائے گی اور حذف دوم کے مذہب پر نہیں۔

﴿تشریح﴾

نکته ثمره اختلاف الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ مذکورہ اختلاف کا ماحصل اور فائدہ بیان کرنا ہے۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس جیسے اختلاف کا بظاہر کوئی نتیجہ نہیں نکلتا کیوں پہلی واوَ کو حذف کریں یا دوسری کو بہرصورت کلمہ مَقُوُلٌ ہی رہتا ہے......لیکن مولوی عصمت اللہ صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح خلاصۃ الحساب میں لفظ رحمٰن کے منصرف اور غیر منصرف ہونے کی بحث کرتے ہوئے ایک بہت ہی اچھی بات لکھی ہے کہ ٹھیک ہے اس اختلاف کا مسائل صرفیہ میں بظاہر کوئی نتیجہ نہیں نکلتا لیکن مسائل فقہیہ میں اس اختلاف کا نتیجہ نکلتا ہے۔

❁ مثلا ایک شخص نے قسم اٹھائی کہ آج میں واوَ زائدہ نہیں بولوں گا اور پھر اس نے لفظ مَقُوُلٌ بول لیا اب جو حضرات اول واوَ (جو کہ اصلی ہے) کے حذف کے قائل ہیں اور دوسری واوَ (جو کہ زائدہ ہے) کو باقی مانتے ہیں ان کے نزدیک حانث ہو جائے گا کیونکہ نزدیک اس نے واوَ کا تکلم کیا ہے اور جو حضرات دوسری واوَ کے حذف کے قائل ہیں اور پہلی کو باقی مانتے ہیں ان کے نزدیک حانث نہیں ہوگا کیونکہ اس نے واوَ اصلی کا تکلم کیا ہے نہ کہ زائدہ کا۔

۞ اسی طرح ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا اگر تو نے آج واؤ زائدہ بولی تو تجھے طلاق ہے پھر اس نے لفظ مَقُوْل بولا اب جو صرفی حذف اول کے قائل ہیں ان کے نزدیک طلاق ہو جائے گی کیونکہ اس نے واؤ زائدہ کا تکلم کر لیا ہے اور جو صرفی دوسری واؤ کے حذف کے قائل ہیں ان کے نزدیک طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ اس نے واؤ اصلی کا تکلم کیا ہے نہ کہ زائدہ کا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: اجوف یائی از ضَرَبَ یَضْرِبُ چوں اَلْبَیْعُ فروختن۔ بَاعَ یَبِیْعُ بَیْعًا فَھُوَ بَائِعٌ وَبِیْعَ یُبَاعُ بَیْعًا فَھُوَ مَبِیْعٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ بِعْ وَالنَّھْیُ عَنْهُ لَاتَبِعْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَبِیْعٌ وَالاٰلَةُ مِنْهُ مِبْیَعٌ، مِبْیَعَةٌ، مِبْیَاعٌ وَتَشْنِیَتُھُمَا مَبِیْعَانِ وَمِبْیَعَانِ وَالْجَمْعُ مِنْھُمَا مَبَایِعُ وَمَبَایِیْعُ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ الْمُذَکَّرِ مِنْهُ اَبْیَعُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ بُوْعٰی وَتَشْنِیَتُھُمَا اَبْیَعَانِ وَبُوْعَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْھُمَا اَبْیَعُوْنَ وَاَبَایِعُ وَبِیْعٌ وَبُوْیَعَاتٌ ـ ظرف دریں باب هم شکل مفعول گردیده چوں بقاعده (8) حرکة عین بفاء دادبد و در مفعول بعد نقل حرکة وحذف فاء راکسره داده بسبب آں واؤ رایاء کردند ظرف هم مَبِیْعٌ است که دراصل مَبْیِعٌ بوده ومفعول هم مَبِیْعٌ که در اصل مَبْیُوْعٌ بود۔ اثبات فعل ماضی معروف :بَاعَ بَاعَا بَاعُوْا بَاعَتْ بَاعَتَا بِعْنَ بِعْتَ بِعْتُمَا بِعْتُمْ بِعْتِ بِعْتُمَا بِعْتُنَّ بِعْتُ بِعْنَا ـبقاعده (7) یاء در بَاعَ تا آخر الف شده ما بعد بَاعَتَا الف شده ـ مابعد : بَاعَتَا الف بالتقائے ساکنین افتاده بسبب یائی بو دن فاء کلمه کسره یافته ـ اثبات فعل ماضی مجهول :بِیْعَ بِیْعَا الخ : بِیْعَ در اصل بُیِعَ بود بقاعده (9) کسره یاء بیاء دادندو یاء در بِعْنَ تا آخر بالتقائے ساکنین بیفتاد ـ

﴿ترجمہ﴾: اجوف یائی از ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے اَلْبَیْعُ بیچنا بَاعَ یَبِیْعُ الخ۔اس باب میں ظرف اسم مفعول کی ہم شکل ہو گیا کیونکہ بقاعدہ (8) عین کلمہ کی حرکت فاء کلمہ کو دی اور مفعول میں نقل حرکت اور حذف عین کے بعد فاء کلمہ کو کسرہ دے دیا اس کی وجہ سے واؤ کو یاء کر دیا ظرف بھی مَبِیْعٌ ہے جو کہ اصل میں مَبْیِعٌ تھا، اسم مفعول بھی مَبِیْعٌ ہے جو کہ اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا بحث اثبات فعل ماضی معروف: بَاعَ بَاعَا الخ۔بَاعَ تا آخر میں یاء بقاعدہ (7) الف ہو گئی بَاعَتَا کے مابعد میں التقائے ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا یائی ہونے کے سبب فاء کلمہ کو کسرہ دے دیا۔ بحث اثبات فعل ماضی مجہول: بِیْعَ بِیْعَا الخ۔بِیْعَ اصل میں بُیِعَ تھا بقاعدہ (9) یاء کا کسرہ کو دیا اور بعن تا آخر میں التقائے ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی۔

﴿تشریح﴾:

اجوف یائی: از ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے اَلْبَیْعُ (بیچنا)

بَاعَ یَبِیْعُ بَیْعًا فَهُوَ بَائِعٌ وَبِیْعَ یُبَاعُ بَیْعًا فَذَاكَ مَبِیْعٌ مَابَاعَ مَابِیْعَ لَمْ یَبِعْ لَمْ یُبَعْ لَا یَبِیْعُ لَا یُبَاعُ لَنْ یَبِیْعَ لَنْ یُبَاعَ لَیَبِیْعَنَّ لَیُبَاعَنَّ لَیَبِیْعَنْ لَیُبَاعَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ بِعْ لِتُبَعْ لِیَبِعْ لِیُبَعْ بِیْعَنَّ لِتُبَاعَنَّ لِیَبِیْعَنَّ لِیُبَاعَنَّ بِیْعَنْ لِتُبَاعَنْ لِیَبِیْعَنْ لِیُبَاعَنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَبِعْ لَاتُبَعْ لَایَبِعْ لَایُبَعْ لَاتَبِیْعَنَّ لَاتُبَاعَنَّ لَایَبِیْعَنَّ لَایُبَاعَنَّ لَا تَبِیْعَنْ لَاتُبَاعَنْ لَایَبِیْعَنْ لَا یُبَاعَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَبِیْعٌ مَبِیْعَانِ مَبَایِعُ وَمُبَیِّعٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِبْیَعٌ مِبْیَعَانِ مَبَایِعُ وَمُبَیِّعٌ مِبْیَعَةٌ مِبْیَعَتَانِ مَبَایِعُ وَمُبَیِّعَةٌ مِبْیَاعٌ مِبْیَاعَانِ مَبَایِیْعُ وَمُبَیِّیْعٌ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ اَلْمُذَکَّرُ مِنْهُ اَبْیَعُ اَبْیَعَانِ اَبْیَعُوْنَ اَبَایِعُ وَاُبَیِّعٌ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ بُوْعٰی بُوْعَیَانِ بُوْعَیَاتٌ بُیَعٌ وَبُیَیْعٰی۔

اجوفِ یائی کے ظرف اور اسم مفعول میں فرق:

ظرف دریں باب الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ اس باب کے اسم ظرف اور اسم مفعول دونوں کی شکل ایک ہے یعنی مَبِیْعٌ لیکن دونوں کی اصل مختلف ہے مَبِیْعٌ اسم ظرف اصل میں مَبْیِعٌ تھا یاء متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے تو اس میں قاعدہ نمبر (8) (یَقُوْلُ یَبِیْعُ والا قاعدہ) کی وجہ سے یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے تو مَبِیْعٌ ہوگیا اور مَبِیْعٌ اسم مفعول اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا یاء متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی یاء کو ماقبل کے ضمہ کی وجہ سے واؤ سے بدلا اور پھر واؤ کو التقائے ساکنین کی وجہ سے گرا دیا تو مَبُوْعٌ ہوگیا پھر یاء کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا تاکہ کسرہ یائی ہونے پر دلالت کرے تو مَبِوْعٌ ہوگیا پھر اس میں مِیْعَادٌ والا قاعدہ جاری ہوا کہ واؤ ساکن غیر مدغم کسرہ کے بعد واقع ہوئی اسے یاء سے بدل دیا تو مَبِیْعٌ ہوگیا۔

بَاعَ یَبِیْعُ سے فعل ماضی کی تعلیلات:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ فعل ماضی معروف کے تمام صیغوں میں یاء اصل میں متحرک ہے اور ماقبل مفتوح ہے پس اس میں قانون نمبر 7: کی وجہ سے یاء کو الف سے بدلا اور پھر وہ الف پہلے پانچ صیغوں میں باقی رہا اور جمع مؤنث غائب سے لے کر جمع متکلم تک وہ الف عین کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا اور فاء کلمہ کو کسرہ دیا تاکہ وہ کسرہ یاء محذوفہ پر دلالت کرے۔

☆ فعل ماضی مجہول کے تمام صیغوں میں قانون نمبر 9 جاری ہوا ہے ......اس طرح کہ یاء متحرک ماضی مجہول کے عین کلمہ میں واقع ہوئی......اور اس کا ماقبل بھی متحرک ہے تو یاء کے ماقبل کو ساکن کرنے کے بعد اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی تو بِیْعَ ہوگیا پھر وہ یاء پہلے پانچ صیغوں میں باقی رہی......اور باقی صیغوں میں وہ یاء عین کے ساتھ التقائے

ساکنین کی وجہ سے گرگئی۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: **بحث اثبات فعل مضارع معروف : يَبِيْعُ يَبِيْعَانِ تاآخر حركة ياء بقاعده (8) بماقبل رفته وياء در يَبِعْنَ وَتَبِعْنَ بالتقائے ساكنين ساقط شده مضارع مجهول يُبَاعُ يُبَاعَانِ تاآخر بر قياس يُقَالُ يُقَالَانِ تاآخر۔ نفى تاكيد بَلَنْ :لَنْ يَّبِيْعَ تاآخر يُّبَاعَ تا آخر تغيرے جديد ندارد نفى جحد بَلَمْ در فعل مضارع لَمْ يَبِعْ لَمْ يَبِيْعَا تا آخر لَمْ يُبَعْ لَمْ يُبَاعَا تاآخر در لَمْ يَبِعْ وَلَمْ يُبَعْ ياء در معروف در مجهول باجتماع ساكنين افتاده در ديگر صيغ غَيْرُ مَا وَقَعَ فِي الْمُضَارِعِ تغيرے نشده ۔ لام تاكيد بانون ثقيله در فعل مستقبل معروف لَيَبِيْعَنَّا آخر ۔ مجهول لَيُبَاعَن تا آخر وهم چنيں نون خفيفه ۔ امر احاضر معروف :بِعْ بِيْعَا بِيْعُوْا بِيْعِىْ بِعْنَ بوضع قُلْ قُوْلَا اعلال بايدكرد ۔ امر حاضر معروف بانون ثقيله بِيْعَنَّ تا آخر در بِيْعَنَّ ياء كه در بِعْ بالتقائے ساكنين افتاده بود بسبب مفتوح شدن عين باز آمده ۔ امر بالام ونهى مثل لَمْ يَبِعْ تا آخر ودر نون ثقيله اينها يائے محذوف باز آيد ۔**

﴿ترجمہ﴾: بحث فعل مضارع معروف يَبِيْعُ يَبِيْعَانِ الخ ۔ بقاعدہ (8) یاء کی حرکت ماقبل کو چلی گئی اور يَبِعْنَ اور تَبِعْنَ میں التقائے ساکنین کی وجہ سے ساقط ہوگئی۔ مضارع مجہول: يُبَاعُ يُبَاعَان الخ۔ يُقَالُ يُقَالانِ الخ کے قیاس پر ہے بحث نفی تاکید بَلَنْ : لَنْ يَّبِيْعَ الخ۔ لَنْ يُّبَاعَ الخ۔ کوئی نیا تغیر نہیں رکھتا۔ بحث نفی جحد بَلَمْ درفعل مضارع: لَمْ يَبِعْ لَمْ يَبِيْعَا الخ۔ لَمْ يُبَعْ لَمْ يُبَاعَا الخ لَمْ يَبِعْ ا ور لَمْ يُبَعْ میں معروف میں یاء اور مجہول میں الف اجتماع ساکنین سے گر گیا ہے دوسرے صیغوں میں بجز اس تغیر کے جو مضارع میں واقع ہوا کوئی تغیر نہیں ہوا۔ بحث لام تاکید بانون ثقیلہ درفعل مستقبل معروف: لَيَبِيْعَنَّ الخ۔ مجہول: لَيُبَاعَنَّ الخ ۔ اسی طرح نون خفیفہ۔ بحث امر حاضر معروف: بِعْ بِيْعَا الخ۔ قُلْ قُوْلَا کے طریقہ پر تعلیل کر لینی چاہیے۔ بحث امر حاضر معروف بانون ثقیلہ: بِيْعَنَّ میں وہ یاء جو کہ بِعْ میں التقائے ساکنین کی وجہ سے گرگئی تھی عین کے مفتوح ہونے کی وجہ سے واپس آگئی۔ بحث امر بالام ونہی: لَمْ يَبِعْ تا آخر کی طرح ہیں اور ان کے نون ثقیلہ وخفیفہ میں (بھی) یاء واپس آگئی ہے۔

﴿تشریح﴾:

يَبِيْعُ يَبِيْعَانِ تا آخر الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ فعل مضارع کی تعلیلات بیان کرنی ہیں۔

بَاعَ يَبِيْعُ سے فعل مضارع کی تعلیلات:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مضارع معلوم کے تمام صیغوں میں اصلاً یاء متحرک ہے اور ماقبل حرف صحیح ساکن ہے پس قاعدہ 8 کی وجہ سے یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی پھر وہ یاء بارہ صیغوں میں باقی رہی اور دو صیغوں يَبِعْنَ،تَبِعْنَ (جمع مؤنث غائب وحاضر) میں عین کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔

☆ مضارع مجہول کے تمام صیغوں میں يُقَالُ يُبَاعُ والا قاعدہ جاری ہوا ہے وہ اس طرح کہ یاء متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے تو یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی پھر چونکہ وہ حرکت فتحہ کی تھی اس لیے یاء کو الف سے بدلا پھر وہ الف بارہ صیغوں میں باقی رہا اور دو صیغوں يُبَعْنَ تُبَعْنَ (جمع مؤنث غائب وحاضر) میں عین کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔

بَاعَ يَبِيْعُ سے فعل نفی تاکید اور نفی جحد کی تعلیلات:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نفی تاکید بَلَنْ : کے تمام صیغوں میں کوئی نئی تبدیلی نہیں ہوئی بلکہ وہی تبدیلیاں باقی ہیں جو مضارع میں ہوئی تھیں۔

☆ نفی جحد بَلَمْ معروف میں محل جزم میں عین کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی ہے اور مجہول میں محل جزم میں عین کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا ہے اس کے علاوہ کوئی جدید تبدیلی نہیں ہوئی۔

بَاعَ يَبِيْعُ سے فعل مضارع لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ کی تعلیلات:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ فعل مضارع لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ معروف ومجہول میں کوئی نئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

بَاعَ يَبِيْعُ سے فعل امر ونہی کی تعلیلات:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ بِعْ میں جو یاء گر گئی تھی وہ بِيْعَنَّ میں واپس آ گئی ہے کیونکہ اس کے گرنے کا سبب التقائے ساکنین تھا جب ان صیغوں کے ساتھ نون ثقیلہ لاحق ہوا تو اس کے ماقبل عین کو فتحہ دیا پس التقائے ساکنین ختم ہو گیا پس وہ یاء واپس آ گئی۔

☆ امر باللام اور نہی کے صیغے نفی جحد بَلَمْ کے صیغوں کی طرح ہیں یعنی جس طرح نفی جحد بَلَمْ کے معروف کے صیغوں میں محل جزم میں یاء...... اور مجہول کے صیغوں میں محل جزم میں الف عین کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر جاتا ہے اسی طرح امر باللام اور نہی کے معروف کے صیغوں میں محل جزم میں یاء اور مجہول کے صیغوں میں محل جزم میں الف عین کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر جاتا ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

بَاعَ یَبِیْعُ سے اسم فاعل اور اسم مفعول کی تعلیلات:

﴿عبارت﴾: بحث اسم فاعل بَائِعٌ بَائِعَانِ بَائِعُوْنَ تا آخر بقاعدہ (17) یاء همزہ شد۔ اسم مفعول: مَبِیْعٌ مَبِیْعَانِ مَبِیْعُوْنَ مَبِیْعَۃٌ مَبِیْعَتَانِ مَبِیْعَاتٌ۔
اعلال مَبِیْعٌ مذکور شدہ وهم بریں نمط اعلال همه صیغ مفعول ست اجوف واوی: از سَمِعَ یَسْمَعُ چوں الخوف: ترسیدن۔ خَافَ یَخَافُ خَوْفاً فَهُوَ خَائِفٌ وَخِیْفَ یُخَافُ خَوْفاً فَهُوَ مَخُوْفٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ خَفْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَخَفْ تا آخر۔ ماضی معروف: خَافَ خَافَا خَافُوْا خَافَتْ خَافَتَا خِفْنَ تاآخر در خِفْنَ تا آخر بسبب کسرہ عین فاء کلمه رابعد حذف عین کسرہ دادند۔ باقی صیغ رااعلال بقواعدے که نوشته ایم، ودر صرف قَالَ اعمال آں شدہ می باید آورد و ودر مضارع آں که یَخَافُ یَخَافَانِ تا آخر، اعلال مثل یُقَالُ یُقَالَانِ تا آخر شدہ۔

﴿ترجمہ﴾: بَائِعٌ الخ۔ باقاعدہ (17) یاء ہمزہ ہوگئی بحث اسم مفعول: مَبِیْعٌ الخ۔ مَبِیْعٌ کی تعلیل ذکر کی جا چکی اور اسم مفعول کے تمام صیغوں کی تعلیل اسی طریقہ پر ہے۔ اجوف واوی از سَمِعَ یَسْمَعُ جیسے اَلْخَوْفُ ڈرنا خَافَ یَخَافُ الخ۔ ماضی معروف: خَافَ الخ۔ خِفْنَ تا آخر میں عین کلمہ کے کسرہ کی وجہ سے فاء کلمہ کو حذف عین کے بعد کسرہ دے دیا باقی صیغوں کی تعلیل ان قواعد کے مطابق کر لینی چاہیے جو ہم لکھ آئے ہیں، اور قَالَ کی گردان میں ان کا اجزاء ہو چکا اور اس کے مضارع یَخَافُ یَخَافَانِ تا آخر میں تعلیل یُقَالُ یُقَالَانِ تا آخر کی طرح ہے۔

﴿تشریح﴾:

بحث اسم فاعل الخ: سے غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ اسم فاعل کے صیغوں کی تعلیلات کرنی ہیں۔ کہ اسم فاعل کے تمام صیغوں میں قانون نمبر 17 جاری ہوا ہے کیونکہ یاء ثلاثی مجرد کے اسم فاعل عین کلمہ میں واقع ہوئی اور اسم فاعل کے فعل یعنی بَاعَ میں تعلیل ہوئی ہے اس لیے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا تو بَائِعٌ بَائِعَانِ ہوگیا۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مَبِیْعٌ اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا۔ مَبِیْعٌ کی تعلیل پہلے ہو چکی ہے، اس مفعول کے باقی صیغوں کی تعلیل اسی مَبِیْعٌ کے طریقہ پر کرلیں۔

اجوف واوی: از سَمِعَ یَسْمَعُ جیسے اَلْخَوْفُ (ڈرنا)

خَافَ یَخَافُ خَوْفًا فَهُوَ خَائِفٌ وَخِیْفَ یُخَافُ خَوْفًا فَذَاكَ مَخُوْفٌ مَاخَافَ مَاخِیْفَ

لَمْ يَخَفْ لَمْ يُخَفْ لَا يَخَافُ لَا يُخَافُ لَنْ يَّخَافَ لَنْ يُّخَافَ لَيَخَافَنَّ لَيُخَافَنَّ لَيَخَافَنْ لَيُخَافَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ خَفْ لِتُخَفْ لِيَخَفْ لِيُخَفْ خَافَنَّ لِتُخَافَنَّ لِيَخَافَنَّ لِيُخَافَنَّ لِيَخَافَنْ لِيُخَافَنْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَخَفْ لَاتُخَفْ لَايَخَفْ لَايُخَفْ لَاتَخَافَنَّ لَا تُخَافَنَّ لَايَخَافَنَّ لَايُخَافَنَّ لَاتَخَافَنْ لَاتُخَافَنْ لَا يَخَافَنْ لَايُخَافَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَخَافٌ مَخَافَانِ مَخَاوِفُ وَمُخَيِّفٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِخْوَفٌ مِخْوَفَانِ مَخَاوِفُ وَمُخَيِّفٌ مِخْوَفَةٌ مِخْوَفَتَانِ مَخَاوِفُ وَمُخَيِّفَةٌ مِخْوَافٌ مِخْوَافَانِ مَخَاوِيْفُ وَمُخَيِّيْفٌ وَاَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ الْمُذَكَّرُ مِنْهُ اَخْوَفُ اَخْوَفَانِ اَخْوَفُوْنَ اَخَاوِفُ وَاُخَيِّفٌ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ خُوْفٰى خُوْفَيَانِ خُوْفَيَاتٌ خُوَفٌ وَخُوَيْفٰى -

خَافَ يَخَافُ سے فعل ماضی ومضارع کی تعلیلات:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ فعل خاف یخاف سے ماضی معلوم کے تمام صیغوں میں قانون نمبر 7 جاری ہوا ہے، کیونکہ تمام صیغوں میں واؤ متحرک ماقبل مفتوح ہے واؤ کو الف سے بدلا پھر وہ الف پہلے پانچ صیغوں میں باقی رہا اور باقی صیغوں میں فاء کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا اور فاء کلمہ کو کسرہ دیا تا کہ وہ باب کے مکسور العین ہونے پر دلالت کرے۔

باقی صیغ را الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ بقیہ صیغوں میں تعلیلات انہی قواعد کے مطابق کر لینی چاہئیں جو ہم پہلے لکھ چکے ہیں اور ان کو قَالَ والی گردان میں جاری کر چکے ہیں۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یَخَافُ کے مضارع معلوم اور مجہول میں تعلیل یُقَالُ یُقَالَانِ کی طرح ہوئی ہے یعنی واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی چونکہ حرکت فتحہ کی تھی اس لیے واؤ کو الف سے بدلا پھر وہ الف بارہ صیغوں میں باقی رہا اور دو صیغوں (جمع مؤنث غائب وحاضر) میں فاء کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

خَافَ يَخَافُ سے فعل امر حاضر

﴿عبارت﴾: بحث امر حاضر معروف خَفْ خَافَا خَافُوْا خَافِيْ خَفْنَ - خَفْ رااز تَخَافُ ساختند بعد تاء چوں متحرک مانده آخر را وقف کردند الف بالتقائے ساکنین بیفتاد وخَافَا رااز تَخَافَانِ ساختند بعد حذف علامة مضارع نون اعرابی را بیفگند صیغه تثنیه امر حاضر وجمع مذکر آں باصیغه تثنیه مذکر غائب ماضی

وجمع آن متحد شده ۔ امر حاضر معروف بانون ثقیله بَخَافَنَّ تا آخر ال که در خَفْ افتاده بود بسبب نماندن اجتماع ساکنین باز آمده صیغنهی ولم ولن ولام امر بر زبان باید آور دواعلال آن باصول محرره تقریر پر باید کرد۔ فائده صیغ امر اجوف رااز صیغ مهموز عین که دراں بقاعده سَلْ همزه حذف شده بهمیں وضع امتیاز باید کرد که دراجوف غیر واحد مذکروجمع مؤنث بهمه صیغها عین باقی مے ماند چوں قُوْلَا قُوْلُوْا قُوْلِیْ وَبِیْعَابِیْعُوْابِیْعِیْ وَخَافَاَ خَافُوْا خَافِیْ ودر نون ثقیله وخفیفه هم عین باز آید چوں قُوْلَنَّ،بِیْعَنَّ،خَافَنَ ودر مهموز غین در جمیع صیغ عین محذو ف ماندچوں زِرَا زِرُوْا زِرِیْ زِرْنَ وَسَلا سَلُوْاسَلَیْ وَسَلْنَ ۔ اجوف یائی از سَمِعَ چوں اَلنَّیْلُ یافتن : نَالَ یَنَالُ نَیْلًا الخ ۔ اعلالامتر جمله صیغش بقیاس آنچه بیان کرده ایم میتواں کره ایم چنیں از دیگر ابواب ثلاثی مجرد تصاریف صیغ مے بر آورد ۔

﴿ترجمہ﴾: بحث امر حاضر معروف: خَفْ الخ خَفْ کو تَخَافُ سے بناتے ہیں تاء کوحذف کرنے کے بعد جب متحرک رہا تو آخر میں وقف کر دیا الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا اور خَافَا کو تَخَافَانِ سے بناتے ہیں علامت مضارع حذف کرنے کے بعد نون اعرابی گرادیا۔ امر حاضر کا صیغہ تثنیہ اور اس کو جمع مذکر ماضی کے صیغہ تثنیہ مذکر غائب اور اس کے جمع کے ساتھ متحد ہو گیا ہے بحث امر حاضر معروف بانون ثقیلہ: خَافَنَّ الخ ، جو الف کہ خَفْ میں گر گیا تھا اجتماع ساکنین نہ رہنے کی وجہ سے واپس آ گیا۔ نہی :لَمْ لَنْ اور لام امر کے صیغوں کی گردان زبانی کر لینی چاہیے اور ان کی تعلیل لکھے ہوئے قواعد کے مطابق کر لینی چاہیے۔

فائدہ :امر اجوف کے صیغوں کو مہموز عین کے ان صیغوں سے کہ جن میں سَلْ والے قاعدے کی وجہ سے ہمزہ حذف ہو گیا اس طریقہ سے ممتاز کر لینا چاہیے کہ اجوف کے واحد مذکر اور جمع مؤنث کے صیغوں کے غیر تمام صیغوں میں عین کلمہ باقی رہتا ہے جیسے قُوْلَا قُوْلُوْا قُوْلِیْ وَبِیْعَابِیْعُوْابِیْعِیْ وَخَافَاَ خَافُوْا خَافِی اور ثقیلہ وخفیفہ میں بھی عین کلمہ واپس آ جاتا ہے جیسے قُوْلَنَّ،بِیْعَنَّ،خَافَنَّ اور مہموز عین میں تمام صیغوں میں عین کلمہ محذوف رہتا ہے جیسے زِرَا زِرُوْا زِرِیْ زِرْنَ وَسَلا سَلُوْاسَلَیْ وَسَلْن،اجوف یائی از سَمِعَ جیسے اَلنَّیْل پانا: نَالَ یَنَالُ نَیْلًا الخ۔ اس کے تمام صیغوں کی تعلیلات اس قیاس پر کی جا سکتی ہیں جو ہم نے بیان کر دیا اور اس طرح ثلاثی مجرد ابواب کی گردانیں اور صیغے نکال لینے چاہئیں۔

﴿تشریح﴾:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ خَفْ فعل امر حاضر کو تَخَافُ فعل مضارع صیغہ واحد مذکر حاضر سے بناتے ہیں

اس طرح کہ شروع سے علامت مضارع کو گرادیا اس کے بعد پہلا حرف متحرک تھا اس لیے ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ پڑی اور آخر میں وقف کیا تو وہ ساکن جمع ہو گئے ''الف اور تاء'' الف کو گرادیا تو خَفْ ہو گیا۔ تثنیہ کلے صیغے خَافَا کو تَخَافَانِ سے بنایا گیا ہے شروع سے علامت مضارع گرانے کے بعد آخر سے نون اعرابی کو گرادیا تو خَافَا ہو گیا۔

☆ امر حاضر معروف کا تثنیہ مذکر حاضر کا صیغہ اور ماضی معروف کا تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ان دونون کی شکل ایک ہو گئی ہے یعنی خَافَا لیکن ان کی اصل مختلف ہے امر کا تثنیہ اصل میں تَخَافَانِ یا تَخْوَفَانِ تھا اور ماضی کا تثنیہ اصل میں خَوِفَا تھا اس طرح امر کا جمع مذکر حاضر کا صیغہ اور ماضی کا جمع مذکر غائب کا صیغہ ان دونوں کی شکل ایک ہو گئی ہے یعنی خَافُوْا لیکن ان کی اصل مختلف ہے، امر کا جمع مذکر حاضر کا صیغہ اصل میں تَخَافُوْنَ یا تَخْوَفُوْنَ تھا اور ماضی کا جمع مذکر غائب کا صیغہ اصل میں خَوِفُوْا تھا۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ خَفْ میں التقائے ساکنین کی وجہ سے جو الف گر گیا تھا وہ خَافَنَّ میں واپس آ گیا ہے، کیونکہ الف گرا تھا التقائے ساکنین کی وجہ سے جب نون ثقیلہ لاحق ہوا تو التقائے ساکنین باقی نہیں رہا کیونکہ نون ثقیلہ کے ماقبل پر فتحہ پڑھا جائے گا۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ فعل نہی ...... نفی جحد بَلَمْ ...... نفی تاکید بَلَنْ ...... اور لام امر کے کی گردان کر لینی چاہیے ...... اور تحریر شدہ قوانین کے مطابق ان کی تعلیلات کی تقریر کر لینی چاہیے۔

اجوف کے امر اور مہموز العین کے امر میں فرق

صیغ امر اجوف الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ اجوف کے امر اور مہموز العین کے امر میں فرق بیان کرنا ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اجوف کے امر کے صیغے اور مہموز العین کے امر کے وہ صیغے جن میں سَلْ والے قانون کی وجہ سے ہمزہ گر گیا ہو ان کے درمیان امتیاز دو طریقے سے کیا جائے گا۔

1: اجوف: میں واحد مذکر حاضر اور جمع مؤنث حاضر کے علاوہ بقیہ صیغوں میں عین کلمہ باقی رہتا ہے جیسے قُوْلَا، قُوْلُوْا، قُوْلِیْ، بِیْعَا، بِیْعُوْا، بِیْعِیْ، خَافَا، خَافِیْ لیکن مہموز کے امر وہ صیغے جن میں سَلْ والے قاعدے کی وجہ سے ہمزہ گر گیا ہے ان کے تمام صیغوں میں عین کلمہ محذوف رہتا ہے جیسے زِدْ، زِدَا، زِدُوْا، زِدِیْ، زِدْنَ، سَلْ، سَلَا، سَلُوْا، سَلِیْ، سَلْنَ۔

2: اجوف کے امر کے صیغوں میں جب نون ثقیلہ اور خفیفہ لاحق ہو جائے تو تمام صیغوں میں عین کلمہ واپس آ جاتا ہے جیسے قُوْلَنَّ، بِیْعَنَّ، خَافَنَّ لیکن مہموز العین کے امر کے صیغوں میں جب نون ثقیلہ اور خفیفہ لاحق ہو جائے تو عین کلمہ واپس نہیں آتا جیسے سَلَنَّ، زِدَنَّ۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

اجوف یائی: از باب سَمِعَ یَسْمَعُ جیسے اَلنَّیْلُ (پانا) نَالَ یَنَالُ نَیْلًا فَهُوَ نَائِلٌ وَنِیْلَ یُنَالُ نَیْلًا فَذَاكَ مَنِیْلٌ مَانَالَ مَانِیْلَ لَمْ یَنَلْ لَمْ یُنَلْ لَایَنَالُ لَایُنَالُ لَنْ یَّنَالَ لَنْ یُّنَالَ لَیَنَالَنَّ لَیُنَالَنَّ لَیَنَالَنْ لَیُنَالَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ نَلْ لِتُنَلْ لِیَنَلْ لِیُنَلْ نَالَنَّ لَتُنَالَنَّ لِیَنَالَنَّ لِیُنَالَنَّ نَالَنْ لِتُنَالَنْ لِیَنَالَنْ لِیُنَالَنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَنَلْ لَاتُنَلْ لَایَنَلْ لَایُنَلْ لَاتَنَالَنَّ لَاتُنَالَنَّ لَایَنَالَنَّ لَایُنَالَنَّ لَاتَنَالَنْ لَاتُنَالَنْ لَایَنَالَنْ لَایُنَالَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَنَالٌ مَنَالَانِ مَنَایِلُ وَمُنَیِّلٌ وَالْآلَةُ مِنْهُ مِنْیَلٌ مِنْیَلَانِ مَنَایِلُ وَمَنَیِّلٌ مِنْیَلَةٌ مِنْیَلَتَانِ مَنَایِلُ وَمُنَیِّلَةٌ مِنْیَالٌ مِنْیَالَانِ مَنَایِیْلُ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ الْمُذَكَّرِ مِنْهُ اَنْیَلُ اَنْیَلَانِ اَنْیَلُوْنَ اَنَایِلُ وَاُنَیِّلُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ نُوْلٰی نُوْلَیَانِ نُوْلَیَاتٌ نُوَلٌ وَنُیَیْلٰی۔

۞ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس باب کے تمام صیغوں کی تعلیلات اسی طریقے کے مطابق ہیں جس کو ہم خَافَ یَخَافُ میں بیان کر چکے ہیں۔ اسی طریقے کے مطابق تعلیلات کی جاسکتی ہیں۔

ھم چنیں الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ ثلاثی مجرد کے دیگر ابواب کی گردانیں اور صیغے نکال لینے چاہئیں۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: اجوف واوی :از باب افتعال چون اَلْاِقْتِیَادُ : کشیدن ۔اِقْتَادَ یَقْتَادُ اِقْتِیَادًا فَهُوَ مُقْتَادٌ وَاُقْتِیْدَ یُقْتَادُ اِقْتِیَادًا فَهُوَ مُقْتَادٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِقْتَدْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَقْتَدْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُقْتَادٌ ۔ اسم فاعل ومفعول بیك صورة شده لیکن اسم فاعل در اصل مُقْتَوِدٌ بود بکسر واؤ واسم مفعول مُقْتَوَدٌ بفتح واؤ وظرف که هم وزن مفعول می باشد بریں صورة ست صیغه تثنیه وجمع مذکر امر حاضر اِقْتَادَا اِقْتَادُوْا باتثنیه وجمع مذکر غائب ماضی متحد ست مگر اصل ماضی بفتح واؤ ست واصل امر که از مضارع ساخته شده بکست واؤ ست بر آور دن اعلال دیگر صیغ وشوار نیست۔ اجوف یائی از باب افتعال :چون الاضتیار :بر کز یدن ۔ اِخْتَارَ یَخْتَارُ اِخْتِیَارًا الخ مثل اِقْتَادَ یَقْتَادُ ۔

﴿ترجمہ﴾: اجوف واوی از باب افتعال جیسے اَلْاِقْتِیَادُ کھینچنا: اِقْتَادَ یَقْتَادُ الخ ۔اسم فاعل، اسم مفعول دونوں ایک صورت میں ہوئے لیکن اسم فاعل اصل میں مُقْتَوِدٌ تھا واؤ کے کسرہ کے ساتھ اور اسم مفعول مُقْتَوَدٌ تھا واؤ کے فتحہ کے ساتھ اور اسم ظرف بھی جو کہ اسم مفعول کا ہم وزن ہے اسی شکل پر ہے (یعنی در اصل مُقْتَوَد تھا) امر حاضر کے تثنیہ اور جمع مذکر کے صیغے اِقْتَادَا اور اِقْتَادُوْا ماضی کے تثنیہ اور جمع مذکر غائب.

کے صیغوں کے ساتھ (صورۃً) متحد ہیں مگر ماضی کی اصلی واؤ لے فتحہ کے ساتھ ہے اور امر جو کہ مضارع سے بنا ہوا ہے اس کی اصل واؤ کے کسرہ کے ساتھ ہے باقی صیغوں کی تعلیل نکالنا مشکل نہیں ہے اجوف یائی از باب افتعال جیسے اَلْإِخْتِیَارُ پسند کرنا: اِخْتَارَ یَخْتَارُ اِخْتِیَارًا الخ :اِقْتَادَ یَقْتَادُ کی طرح ہے۔

تشریح:

اجوف واوی: از باب افتعال جیسے اَلْإِقْتِیَادُ (کھینچنا)۔

اِقْتَادَ یَقْتَادُ اِقْتِیَادًا فَهُوَ مُقْتَادٌ وَاُقْتِیْدَ یُقْتَادُ اِقْتِیَادًا فَذَاكَ مُقْتَادٌ مَا اقْتَادَ مَا اُقْتِیْدَ لَمْ یَقْتَدْ لَمْ یُقْتَدْ لَا یَقْتَادُ لَا یُقْتَادُ لَنْ یَّقْتَادَ لَنْ یُّقْتَادَ لَیَقْتَادَنَّ لَیُقْتَادَنَّ لَیَقْتَادَنْ لَیُقْتَادَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِقْتَدْ لِتُقْتَدْ لِیَقْتَدْ لِیُقْتَدْ اِقْتَادَنَّ لَیُقْتَادَنَّ لِیَقْتَادَنَّ لِیُقْتَادَنَّ اِقْتَادَنْ لِیَقْتَادَنْ لِیُقْتَادَنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَقْتَدْ لَا تُقْتَدْ لَا یَقْتَدْ لَا یُقْتَدْ لَا تَقْتَادَنَّ لَا تُقْتَادَنَّ لَا یَقْتَادَنَّ لَا یُقْتَادَنَّ لَا تَقْتَادَنْ لَا تُقْتَادَنْ لَا یَقْتَادَنْ لَا یُقْتَادَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُقْتَادٌ مُقْتَادَانِ مُقْتَادَاتٌ۔

باب افتعال جیسے اَلْإِقْتِیَادُ کے اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم ظرف میں فرق:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس باب کے اسم فاعل، اسم مفعول اسم ظرف تینوں کی شکل ایک جیسی ہے یعنی مُقْتَادٌ لیکن ان کی اصل مختلف ہے۔ "مُقْتَادٌ" اسم فاعل اصل میں مُقْتَوِدٌ تھا واؤ چوتھی جگہ واقع ہونے کی وجہ سے یاء سے بدلی پھر قانون نمبر 7 کی وجہ سے یاء کو الف سے بدلا تو مُقْتَادٌ ہو گیا...... "مُقْتَادٌ" اسم مفعول اصل میں مُقْتَوَدٌ تھا اور اسم ظرف "مُقْتَادٌ" بھی اصل میں مُقْتَوَدٌ تھا ان میں واؤ متحرک ماقبل مفتوح ہے تو قانون نمبر 7 کی وجہ سے واؤ کو الف سے بدلا تو مُقْتَادٌ ہو گیا۔

باب افتعال جیسے اَلْإِقْتِیَادُ کے فعل امر اور فعل ماضی میں فرق:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ فعل امر کا تثنیہ مذکر حاضر کا صیغہ اور ماضی کا تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ان دونوں کی شکل ایک جیسی ہوگئی ہے یعنی اِقْتَادَا لیکن ان کی اصل مختلف ہے...... اسی طرح فعل امر کا جمع مذکر حاضر کا صیغہ اور ماضی کا جمع مذکر غائب کا صیغہ ان دونوں کی شکل بھی ایک جیسی ہے یعنی اِقْتَادُوْا لیکن ان کی اصل مختلف ہے امر کا تثنیہ اصل میں اِقْتَوِدَا، واؤ کے کسرہ کے ساتھ اور ماضی کا تثنیہ اصل میں اِقْتَوَدَا واؤ فتحہ کے ساتھ تھی اور امر کا جمع مذکر اصل میں اِقْتَوِدُوْا، واؤ کے کسرہ کے ساتھ اور ماضی کا جمع مذکر اصل میں اِقْتَوَدُوْا، واؤ کے فتحہ کے ساتھ تھا۔

☆ فعل امر میں واؤ مکسور اس لیے ہے کہ امر بنتا ہے مضارع سے اور مضارع میں واؤ مکسور ہے مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ دیگر صیغوں کی تعلیلات نکالنی کوئی مشکل نہیں ہے۔

اجوف یائی: از باب افتعال جیسے اَلْاِخْتِیَارُ (پسند کرنا)

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس باب کی گردان اور صیغوں کی تعلیلات اِقْتَادَ یَقْتَادُ کی طرح ہیں فرق صرف یہ ہے کہ وہ اجوف واوی ہے اور یہ اجوف یائی ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

اجوف یائی از استفعال جیسے اَلْاِسْتِقَامَةُ سیدھا ہونا

﴿عبارت﴾: اجوف واوی از استفعال چون اَلْاِسْتِقَامَةُ استوار شدن۔ اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ اِسْتِقَامَةً فَهُوَ مُسْتَقِیْمٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِسْتَقِمْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَسْتَقِمْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُسْتَقَامٌ اِسْتَقَامَدر اصل اِسْتَقْوَمَ بود بقاعده (8)حرکة واؤ بما قبل داده، واور االف کردند ، یَسْتَقِیْمُ در اصل یَسْتَقْوِمُ بود بعد نقل حرکة واؤ بماقبل واؤ بقاعده (3)یاء شد ۔ اِسْتِقَامَةٌ در اصل عَلٰی مَا هُوَ الْمَشْهُوْرُ اِسْتِقْوَا مًا بود بعد اعمال قاعده یُقَالُ الف بالتقائے ساکنین افتاد وتاء در آخر برائے عوض افزودند اِسْتِقَامَةٌ شد مُسْتَقِیْمٌ در اصل مُسْتَقْوِمٌ بود مثل یَسْتَقِیْمُ در آن تعلیل کرند ۔در امر ونهی ودیگر صیغ مضارع مجزوم عین بالتقائے ساکنین افتاده وهٰکذا در یَسقَتِقْمْنَ وَتَسْتَقِمْنَ وآن محذوف بوقت لحوق نون ثویله وخفیفه در امر ونهی باز آید ،اِسْتَقِیْمَنَّ وَلَا تَسْتَقِیْمَنَّ گویند ۔ اجوف یائی از باب استفعال چون اَلْاِسْتِخَارَةُ :طلب خیر کردن ۔ اِستخَارَیَسْتَخِیْرُاِسْتِخَارَةً تا آخر چوں اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ ۔ اجوف واوی از باب افعال چوں اَلْاِقَامَةُ قیام کردن وقائم کردن :اَقَامَ یُقِیْمُ اِقَامَةً فَهُوَ مُقِیْمٌ وَاُقِیْمَ یُقَامُ اِقَامَةً فَهُوَ

اَلْاَمْرُ مِنْهُ اَقِمْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتُقِمْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُقَامٌ، اعلالات صیغ ایں با ب بعینه اعلالات اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ هست۔

﴿ترجمہ﴾: اجوف یائی از استفعال جیسے اَلْاِسْتِقَامَةُ سیدھا ہونا اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ الخ۔ اِسْتَقَامَ اصل میں اِسْتَقْوَمَ تھا بقاعدہ (8) واؤ کی حرکت ماقبل کو دے کر اسے الف کر دیا، یَسْتَقِیْمُ اصل میں یَسْتَقْوِمُ تھا واؤ کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کرنے کے بعد واؤ بقاعدہ (3) یاء ہوگئی، اِسْتِقَامَةً بطریق مشہور اصل میں اِسْتِقْوَامًا تھا یُقَالُ کا قاعدہ جاری کرنے کے بعد الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا اور آخر تاء برائے عوض بڑھا دی اِسْتِقَامَةً ہو گیا مُسْتَقِیْمٌ اصل میں مُسْتَقْوِمٌ تھا اس میں یَسْتَقِیْمُ ی طرح تعلیل کر دی گئی۔ امر، نہی اور مضارع مجزوم کے دیگر صیغوں میں عین کلمہ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا، اس طرح یَسْتَقِمْنَ اور تَسْتَقِمْنَ میں ہوا، امر اور نہی میں نون ثقیلہ کے لحوق کے وقت وہ محذوف واپس آ گیا اِسْتَقِیْمَنَّ اور لَاتَسْتَقِیْمَنَّ کہتے ہیں اجوف یائی از باب استفعال جیسے اَلْاِسْتِخَارَةُ خیر طلب کرنا اِسْتَخَارَ یَسْتَخِیْرُ الخ۔ اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ کی طرح ہے۔ اجوف واوی از باب افعال جیسے اَلْاِقَامَةُ قیام کرنا، قائم کرنا: اَقَامَ یُقِیْمُ الخ اس باب کے صیغوں کے تعلیل بعینہٖ اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ کی تعلیلات ہیں۔

﴿تشریح﴾:

اجوف واوی از باب استفعال جیسے اَلْاِسْتِقَامَةُ (سیدھا کھڑا ہونا)

اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ اِسْتِقَامَةً فَهُوَ مُسْتَقِیْمٌ وَاُسْتُقِیْمَ یُسْتَقَامُ اِسْتِقَامَةً فَذَاكَ مُسْتَقَامٌ مَا اسْتَقَامَ مَا اسْتُقِیْمَ لَمْ یَسْتَقِمْ لَمْ یُسْتَقَمْ لَا یَسْتَقِیْمُ لَا یُسْتَقَامُ لَنْ یَّسْتَقِیْمَ لَنْ یُّسْتَقَامَ لَیَسْتَقِیْمَنَّ لَیُسْتَقَامَنَّ لَیَسْتَقِیْمَنْ لَیُسْتَقَامَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِسْتَقِمْ لِتُسْتَقَمْ لِیَسْتَقِمْ لِیُسْتَقَمْ اِسْتَقِیْمَنَّ لِتُسْتَقَامَنَّ لِیَسْتَقِیْمَنَّ لِیُسْتَقَامَنَّ اِسْتَقِیْمَنْ لِتُسْتَقَامَنْ لِیَسْتَقِیْمَنْ لِیُسْتَقَامَنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَسْتَقِمْ لَا تُسْتَقَمْ لَا یَسْتَقِمْ لَا یُسْتَقَمْ لَا تَسْتَقِیْمَنَّ لَا تُسْتَقَامَنَّ لَا یَسْتَقِیْمَنَّ لَا یُسْتَقَامَنَّ لَا تَسْتَقِیْمَنْ لَا تُسْتَقَامَنْ لَا یَسْتَقِیْمَنْ لَا یُسْتَقَامَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُسْتَقَامٌ مُسْتَقَامَانِ مُسْتَقَامَاتٌ۔

اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ میں کی تعلیلات:

اِسْتَقَامَ اصل میں اِسْتَقْوَمَ تھا واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن تو قانون نمبر 8 کی وجہ سے واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی وہ حرکت چونکہ فتحہ کی تھی اس لیے نقل حرکت کے بعد واؤ کو الف سے بدل دیا تو اِسْتَقَامَ ہو گیا۔

☆ یَسْتَقِیْمُ اصل میں یَسْتَقْوِمُ تھا واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے تو قانون نمبر 8 کی وجہ سے واؤ کی

حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی پھر واؤ ساکن غیر مدغم کسرہ کے بعد واقع ہوئی تو مِیْعَادٌ والے قانون کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدلا تو یَسْتَقِیْمُ ہو گیا۔

اِسْتِقَامَةٌ کی تعلیل:

اِسْتِقَامَةٌ مشہور قول کے مطابق اصل میں اِسْتِقْوَامًا..... واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے تو قانون نمبر 8 کی وجہ سے واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی چونکہ وہ حرکت فتحہ کی تھی اس لیے واؤ کو الف سے بدلا اب دو الف ساکن جمع ہو گئے ایک کو گرا کر اس کے عوض آخر میں ''ۃ'' کا اضافہ کیا تو اِسْتِقَامَةٌ ہو گیا۔

☆ مُسْتَقِیْمٌ اصل میں مُسْتَقْوِمٌ تھا واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے تو قانون نمبر 8 کی وجہ سے واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی پھر واؤ ساکن غیر مدغم کسرہ کے بعد واقع ہوئی تو یاء ہو گی..... تو مُسْتَقِیْمُ ہو گیا۔

☆ فعل امر مثلاً اِسْتَقِمْ اور فعل نہی مثلاً لَا تَسْتَقِمْ اور مضارع مجزوم کے دیگر صیغوں میں عین کلمہ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر جاتا ہے..... اسی طرح جمع مؤنث غائب یَسْتَقِمْنَ اور جمع مؤنث حاضر تَسْتَقِمْنَ اصل میں یَسْتَقْوِمْنَ اور تَسْتَقْوِمْنَ تھے ان میں بھی عین کلمہ التقائے کی وجہ سے گر جاتا ہے۔

☆ امر اور نہی کے صیغوں میں جب نون ثقیلہ اور خفیفہ لاحق ہو جائے تو وہ عین کلمہ واپس آجاتا ہے کیونکہ عین کلمہ گرا تھا التقائے ساکنین کی وجہ سے جب نون ثقیلہ وخفیفہ لاحق ہوئے تو التقائے ساکنین باقی نہ رہا کیونکہ ثقیلہ وخفیفہ ماقبل کا فتحہ چاہتے ہیں چنانچہ اِسْتَقِیْمَنَّ، لَا تَسْتَقِیْمَنَّ اور اِسْتَقِیْمَنْ، لَا تَسْتَقِیْمَنْ کہیں گے۔

❁ اجوف یائی از باب استفعال جیسے اَلْاِسْتِخَارَةُ (خیر طلب کرنا)

فائدہ: اس کی صرف ''اَلْاِسْتِقَامَةُ'' کی صرف صغیر کی طرح ہے۔

✿ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس باب کی گردانیں اور صیغوں کی تعلیلات اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ کی طرح ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہ اجوف واوی ہے اور یہ اجوف یائی ہے

اجوف واوی: از باب افعال جیسے اَلْاِقَامَةُ (کھڑا ہونا او کھڑا کرنا) اَقَامَ یُقِیْمُ اِقَامَةً فَهُوَ مُقِیْمٌ وَاُقِیْمَ یُقَامُ اِقَامَةً فَذَاكَ مُقَامٌ مَا اَقَامَ مَا اُقِیْمَ لَمْ یُقِمْ لَمْ یُقَمْ لَا یُقِیْمُ لَا یُقَامُ لَنْ یُّقِیْمَ لَنْ یُّقَامَ لَیُقِیْمَنَّ لَیُقَامَنَّ لَیُقِیْمَنْ لَیُقَامَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اَقِمْ لِتُقَمْ لِیُقِمْ لِیُقَمْ اَقِیْمَنَّ لِتُقَامَنَّ لِیُقِیْمَنَّ لِیُقَامَنَّ اَقِیْمَنْ لِتُقَامَنْ لِیُقِیْمَنْ لِیُقَامَنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تُقِمْ لَا تُقَمْ لَا یُقِمْ لَا یُقَمْ لَا تُقِیْمَنَّ لَا تُقَامَنَّ لَا یُقِیْمَنَّ لَا یُقَامَنَّ لَا تُقِیْمَنْ لَا تُقَامَنْ لَا یُقِیْمَنْ لَا یُقَامَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُقَامٌ مُقَامَانِ مُقَامَاتٌ

☆ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس باب کے صیغوں کی تعلیلات بعینہٖ اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ کے صیغوں کی تعلیلات کی طرح ہیں۔

قسم چہارم:

ناقص اور لفیف کی گردانیں

﴿عبارت﴾: در صرف ناقص ولفیف ناقص واوی :از باب نَصَرَ یَنْصُرُ چون اَلدُّعَاءُ وَالدَّعْوَةُ خواستن :دَعَا یَدْعُوْ دُعَاءً وَّ دَعْوَةً فَهُوَ دَاعٍ وَدُعِیَ یُدْعٰی دُعَاءً وَّدَعْوَةً فَهُوَ مَدْعُوٌّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اُدْعُ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَدْعُ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَدْعًی وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِدْعًی مِدْعَاةٌ مِدْعَاءٌ وَتَثْنِیَتُهُمَا مَدْعَیَان وَمِدْعَیَانَ والْجَمْعُ مِنْهُمَا مَدَاعٍ وَمَدَاعِیُّ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ الْمُذَكَّرُ مِنْهُ اَدْعٰی وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ دُعْیٰی وَتَثْنِیَتُهُمَا اَدْعَیَانِ وَدُعْیَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَدَاعٍ وَاَدْعَوْنَ وَدُعًی وَدُعْیَیَاتٌ ۔ درمَدْعًی ظرف وَمِدْعًی آله واو که بقاعده (7)الف شده بود بسبب اجتماع ساکنین باتنوین بیفتادو اگر دریں هر دو صیغه بسبب الف ولام یا اضافة تنوین نبا شد الف حذف نشود چون اَلْمَدْعٰی وَالْمِدْعٰی وَمَدْعَا كُمْ وَمِدْعَاكُمْودر مِدْعَاءٌ بقاعده (19)واو همزه شده مثل دُعَاءٌ مصدر ودر مَدَاعٍ جمع ظرف وآله وَاَدَاعٍ جمع مذکر اسم تفضیل تعمیل قاعده (25)شده ودر مَدْعَیَانِ وَمِدْعَیَانَ تثنیه ظرف وآله وَاَدْعَیَانِتثنیه اسم تفضیل وَمَدَاعِیُّجمع آله واو بقاعده (20)ودر دُعْیٰی بقاعده (26)یاء شده ودر دُعْیَیَانِ وَدُعْیَیَاتٌ الف بقاعده (22)یاء شده وهم چنیں هر جادریں هر دو صیغه

﴿ترجمہ﴾: چوتھی قسم ناقص اور لفیف کی گردان میں ہے، ناقص واوی: از باب نَصَرَ یَنْصُرُ جیسے اَلدُّعَاءُ وَالدَّعْوَةُ بلانا: دَعَا یَدْعُو الخ ۔مَدْعًی ظرف اور مِدْعًی آلہ میں وہ واؤ جو کہ بقاعدہ (7) الف ہو گئی تھی اجتماع ساکنین باتنوین کی وجہ سے گرگئی اور اگر ان دونوں صیغوں میں الف لام یا اضافت کیوجہ سے تنوین نہ ہو تو الف حذف نہیں ہوتا جیسے اَلْمَدْعٰی وَالْمِدْعٰی وَمَدْعَا كُمْ وَمِدْعَاكُمْ اور دُعَاءٌ مصدر کی طرح مِدْعَاءٌ میں بقاعدہ (19) واؤ ہمزہ ہو گئی ہے ظرف کی جمع مَدَاعٍ میں قاعدہ (25) جاری ہوا ہے اسم ظرف آلہ کی تثنیہ مَدْعَیَانِ اور وَمِدْعَیَانِ میں اور اسم تفضیل کی تثنیہ اَدْعَیَانِ میں اور آلہ کی جمع مَدَاعِیُّ میں واؤ

بقاعدہ (20) اور دُعْیٰی میں بقاعدہ (26) یاء ہوگئی ہے اور دُعْیَیَانِ وَدُعْیَیَاتٌ الف بقاعدہ (22) یاء ہوگیا اور ان دونوں صیغوں میں ہر جگہ یہی ہوتا ہے.

﴿تشریح﴾:

چوتھی قسم میں مصنف علیہ الرحمۃ نے ناقص اور لفیف کی گردانوں کو بیان کیا ہے۔

ناقص واوی: از باب نَصَرَ یَنْصُرُ جیسے اَلدُّعَاءُ وَالدَّعْوَۃ بلانا:

دَعَا یَدْعُو دُعَاءً وَّ دَعْوَۃً فَھُوَ دَاعٍ وَدُعِیَ یُدْعٰی دُعَاءً فَذَاكَ مَدْعُوٌّ مَا دَعَا مَا دُعِیَ لَمْ یَدْعُ لَمْ یُدْعَ لَا یَدْعُوْ لَا یُدْعٰی لَنْ یَّدْعُوَ لَنْ یُّدْعٰی لَیَدْعُوْنَّ لَیُدْعَیَّنَّ لَیَدْعُوْنْ لَیُدْعَیَنْ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اُدْعُ لِتُدْعَ لِیَدْعُ لِیُدْعَ اُدْعُوَنَّ لِتُدْعَیَّنَّ لِیَدْعُوَنَّ لِیُدْعَیَنَّ اُدْعُوَنْ لِتُدْعَیَنْ لِیَدْعُوَنْ لِیُدْعَیَنْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تَدْعُ لَا تُدْعَ لَا یَدْعُ لَا یُدْعَ لَاتَدْعُوَنَّ لَاتُدْعَیَنَّ لَایَدْعُوْنَّ لَا یُدْعَیَنَّ لَاتَدْعُوْن لَاتُدْعَیَنْ لَا یَدْعُوَنْ لَایُدْعَیَنْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَدْعًی مَدْعَیَان مَدَاعٍ وَمُدَیْعٍ وَالْاٰلَۃُ مِنْہُ مِدْعًی مِدْعَیَان مَدَاعٍ وَمُدَیْعٍ مِدْعَاۃٌ مِدْعَاتَان مَدَاعٍ وَّمُدَیْعِیَۃٌ مِدْعَاءٌ مِدْعَاءَان مَدَاعِیٌّ وَمُدَیْعِیٌّ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ الْمُذَکَّرُ مِنْہُ اَدْعٰی اَدْعَیَانِ اَدْعَوْنَ اَدَاعٍ وَّاُدَیْعٍ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ دُعْیٰ دُعْیَیَانِ دُعْیَیَاتٌ دُعًی دُعَیًّی۔

اسم ظرف، اسم آلہ اور اسم تفضیل کی تعلیل

مَدْعًی اسم ظرف اور مِدْعًی اسم آلہ اصل میں مَدْعَوٌ اور مِدْعَوٌ تھے ان میں پہلے قانون نمبر 20 جاری ہوا یعنی واؤ چوتھی جگہ واقع ہوئی اور اس سے پہلے ضمہ اور واؤ ساکن بھی نہیں ہے اس لیے واؤ کو یاء سے بدلا تو مَدْعَیٌ مِدْعَیٌ ہوگئے پھر یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے پس قَالَ، بَاعَ والے قانون کے تحت یاء کو الف سے بدلا اب الف اور تنوین کے درمیان التقائے ساکنین ہوا تو الف کو گرادیا تو مَدْعًی مِدْعًی ہوگیا۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اگر ان دونوں صیغوں میں الف لام یا اضافت کی وجہ سے تنوین نہ ہو تو پھر ان کا الف باقی رہے گا۔ اس لیے کہ اس صورت میں التقاء ساکنین باقی نہیں رہتا جیسے اَلْمَدْعٰی یہ اسم ظرف معرف باللام کی مثال ہے اور اَلْمِدْعٰی یہ اسم آلہ معرف باللام کی مثال ہے اور مَدْعَا کُم یہ اسم ظرف مضاف کی مثال ہے اور مِدْعَاکُم یہ اسم آلہ مضاف کی مثال ہے۔

☆ مِدْعَاءٌ اسم آلہ کبریٰ اور دُعَاءٌ مصدر، یہ اصل میں مِدْعَاوٌ اور دُعَاوٌ تھے ان میں قانون نمبر 19 جاری ہوا کہ واؤ طرف میں الف زائدہ کے بعد واقع ہوئی واؤ کو ہمزہ سے بدلا تو مِدْعَاءٌ، دُعَاءٌ ہوگئے۔

☆ مَدَاعٍ جوکہ جمع ہے اسم ظرف وآلہ کی اور اَدَاعٍ جوکہ جمع ہے اسم تفضیل مذکر کی ...... یہ اصل میں مَدَاعِوُ اور اَدَاعِوُ تھے پہلے ان میں قانون نمبر 20 جاری ہوا کہ واؤ پانچویں جگہ واقع ہوئی اس سے پہلے ضمہ اور واؤ ساکن بھی نہیں اس لیے واؤ کو یاء سے بدل دیا مَدَاعِیُ ،اَدَاعِیُ ہوگیا پھر ان میں قاعدہ نمبر 25 جاری ہوا وہ اس طرح کہ مَدَاعِیُ اور اَدَاعِیُ میں یا مَفَاعِلُ اور اَفَاعِلُ کے وزن صوری کے لام کلمہ میں واقع ہوئی اور یہ معرف باللام اور مضاف بھی نہیں تو یاء کو گرادیا اور عین کلمہ پر تنوین جاری کردی تو مَدَاعٍ اور اَدَاعٍ ہوگیا۔

☆ اسم ظرف کا تثنیہ مَدْعَیَانِ ،اسم آلہ کا تثنیہ مِدْعَیَانِ اور اسم تفضیل کا تثنیہ اَدْعَیَانِ اور اسم آلہ کی جمع مَدَاعِیٌّ یہ اصل میں مَدْعَوَانِ ، مِدْعَوَانِ ،اَدْعَوَانِ ،مَدَاعِیْوُ تھے ان میں قانون نمبر 20 جاری ہوا کہ پہلے تین میں واؤ چوتھی جگہ واقع ہوئی اور چوتھے میں واؤ چھٹی جگہ واقع ہوئی ان تمام میں واؤ سے پہلے ضمہ اور واؤ ساکن بھی نہیں واؤ کو یاء سے بدلا تو مَدْعَیَانِ مِدْعَیَانِ اَدْعَیَانِ ہو گئے مَدَاعِیْوُ میں محققین کے قول کے مطابق واؤ کو اسی قانون 20 کی وجہ سے یاء سے بدلا گیا اور پھر یاء کا یاء میں ادغام کردیا گیا تو مَدَاعِیٌّ ہوگیا اس کی واؤ سَیِّدٌ والے قانون کی وجہ سے یاء نہیں بدلی کیونکہ اس کے جاری ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ واؤ اور یاء اصلی ہوں جبکہ یہ واؤ یاء دونوں اصلی نہیں الف زائد سے بدلی ہوئی ہے۔

☆ اسم تفضیل مؤنث دُعْیٰی اصل میں دُعْوٰی تھا اس میں قانون نمبر 26 جاری ہوا کہ واؤ فُعْلٰی اسم تفضیل کے لام کلمہ میں واقع ہوئی کو یاء سے بدلا تو دُعْیٰ ہوگیا۔

☆ اسم تفضیل مؤنث کا تثنیہ اور جمع دُعْیَیَانِ دُعْیَیَاتٌ یہ دُعْیٰی سے بنے ہیں ان میں قانون نمبر 22 جاری ہوا وہ اس طرح کہ جب دُعْیٰی سے تثنیہ اور جمع مؤنث سالم بنانا چاہا تو اس کے آخر میں تثنیہ کا الف ونون اور جمع مؤنث سالم کا الف وتاء لے آئے...... اب دُعْیٰ میں الف زائدہ ہے اور الف تثنیہ اور الف جمع مؤنث سالم سے پہلے ہے اس کو یاء سے تبدیل کردیا تو دُعْیَیَانِ دُعْیَیَاتٌ ہوگیا۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ان دوصیغوں (اسم تفضیل مؤنث کا تثنیہ اور جمع مؤنث سالم) میں ہر جگہ یہ قانون نمبر 22 جاری ہوگا خواہ یہ دوصیغے ناقص کے ہوں یا غیر ناقص کے ہوں۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

دَعَایَدْعُوْ سے فعل ماضی کی تعلیلات

﴿عبارت﴾: دَعَـادَعَـوْادَعَـتْ دَعَتَـادَعَـوْنَ دَعَوْتَ دَعَوْتُـمَـادَعَوْتُـمْ دَعَوْتِ دَعَوْتُـمَـادَعَوْتُـنَّ دَعَـوْتُ دَعَـوْنَـاواودراوردَعَـاکـه دراصل دَعَوَبُودبقاعده(7)الف شد۔فـائده:هرالف کـه بـدل ازواؤبـاشـد بصورة الف نوشته شودلهٰذادردَعَاالف مے نویسـنـدوبـدل ازیاء بـصـورةیاء چون رَمٰی ودردَعَوَا تثنیه واؤبسبب اتصال آن بالف تثنیـه سلامة مانده ودردَعَوْاجمع الف بالتقائے ساکنین افتادودردَعَتْ دَعَتَابسبب اتـصـال تـائـے تـانیـث وازدَعَوْنَ تاآخرجمله صیغ براصل اند۔اثبات فعل ماضی مجهول:دُعِیَ دُعِیَادُعُوْادُعِیَتْ دُعِیَتَادُعِیْنَ دُعِیْتَ دُعِیْتُمَادُعِیْتُمْ دُعِیْتِ دُعِیْتُمَا دُعِیْتُنَّ دُعِیْتُ دُعِیْنَا،درجمیع صیغ ایں بحث واؤبقاعده (11)یاء شده ودردُعُوْاجمع مذکر غائب یاء بقاعده (10)بعدنقل حرکتش بماقبل حذف شده۔

﴿ترجمہ﴾: بحث اثبات فعل ماضی معروف:دَعَـادَعَوْاالخ،دعا جوکہ اصل میں دَعَوَتھااس میں واؤبقاعدہ (7)الف ہوگئی،فائدہ:وہ الف جوکہ واؤ سے بدلا ہوا ہوالف کی صورت میں لکھا جاتا ہے اسلئے کہ دَعَـا میں الف لکھتے ہیں اور یاء سے بدلا ہوایاء کی صورت میں جیسے رَمٰـی،دَعَـوَا تثنیہ میں واؤالف کیساتھ متصل ہونے کی وجہ سے سلامت رہ گیا،اوردَعَوْا جمع میں التقائے ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا،دَعَتْ اوردَعَتَا میں تاء تانیث کیساتھ متصل ہونے کی وجہ سے اوردَعَـوْنَ سے آخرتک تمام صیغے اصل پر ہیں بحث اثبات فعل ماضی مجہول:دُعِیَ دُعِیَاالخ،اس بحث کے تمام صیغوں میں واؤبقاعدہ (11)یاء ہوگئی اوردُعُوْا جمع مذکر غائب میں یاء بقاعدہ(10)ماقبل کی طرف حرکت نقل کرنے کے بعد حذف ہوگئی۔

﴿تشریح﴾:

دَعَا اصل میں دَعَوَ تھاقَالَ اوربَاعَ والے قانون کی وجہ سے واؤ کوالف سے بدل دیا۔تودَعَا ہوگیا۔

هرالف که بدل الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ رسم الخط کا ایک قانون بیان کرنا ہے۔

کہ ہر ہوالف جوواؤ سے بدلا ہوا ہوتو اسے الف کی صورت میں لکھا جائیگا۔جیسے دَعَا میں الف واؤ سے بدلا ہوا

ہے لہٰذا اسے الف کی صورت میں لکھا جائیگا......اور وہ الف جو یاء سے بدلا ہوا ہو وہ الف یاء کی صورت میں لکھا جائیگا جیسے دَمٰی میں۔

☆ دَعَوَا تثنیہ میں واؤ سلامت رہے گی،اور اس میں قَالَ والا قانون جاری نہیں ہوگا کیونکہ اس قانون میں یہ شرط ہے کہ وہ واؤ اور یاء الف تثنیہ سے پہلے نہ ہو۔

☆ دَعَوْا صیغہ جمع مذکر غائب اصل میں دَعَوُوْا تھا چونکہ واؤ متحرک ماقبل مفتوح تھا،پس واؤ کو الف سے بدلا تو التقائے ساکنین کی وجہ سے الف کو گرادیا تو دَعَوْا ہو گیا۔

☆ دَعَتْ اصیغہ واحد مؤنث غائب اصل میں دَعَوَتْ تھا،اس میں بھی قَالَ والا قانون جاری ہوا کہ واؤ متحرک ما قبل مفتوح ہے پس واؤ کو الف سے بدل دیا اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو گرادیا تو دَعَتْ ہو گیا۔

☆ دَعَتَا اصل میں دَعَوَتَا تھا پس قَالَ والے قانون کی وجہ سے واؤ کو الف سے بدلا تو دَعَاتَا ہو گیا،پس اجتماع ساکنین ہو گیا کیونکہ یہ تا اگر چہ متحرک نظر آرہی ہے لیکن درحقیقت ساکن ہے اور اس پر فتحہ عارضی ہے پس الف کو گرادیا تو دَعَتَا ہو گیا۔

☆ دُعِیَ ماضی مجہول اصل میں دُعِوَ تھا،پس ماضی مجہول کے تمام صیغوں میں قانون نمبر 11 جاری ہوا کیونکہ واؤ طرف (لام کلمہ) میں کسرہ کے بعد واقع ہوئی تھی تو اسے یاء سے بدل دیا،تو دُعِیَ ہو گیا۔

☆ دُعُوْا صیغہ جمع مذکر غائب ماضی مجہول اصل میں دُعِوُوْا تھا......اس میں پہلے یہی قانون نمبر 11 جاری ہوا کہ واؤ طرف میں یعنی لام کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہوئی اسے یاء سے بدل دیا،تو دُعِیُوْا ہو گیا پھر قانون نمبر 10 جاری ہوا کہ یاء متحرک کسرہ کے بعد ہے اور اس کے بعد واؤ ساکن ہے تو یاء کے ماقبل کی حرکت کو ختم کر کے یاء کی حرکت ماقبل کو دے دی،پھر یاء ساکن غیر مدغم ضمہ کے بعد واؤ ہو گئی،پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے ایک واؤ کو گرادیا تو دُعُوْا ہو گیا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

دَعَا یَدْعُوْ سے فعل مضارع کی تعلیلات

《عبارت》: یَدْعُوْ یَدْعُوَانِ یَدْعُوْنَ تَدْعُوْ تَدْعُوَانِ یَدْعُوْنِ تَدْعُوْنَ تَدْعِیْنَ تَدْعُوْنَ اَدْعُوْ نَدْعُوْ اصیغھا ئے تثنیہ مطلقا وجمع مؤنث بر اصل اند و در یَدْعُوْ و اخواتش واؤ بقاعدہ 10 ساکن شد و در ہر دو جمع مذکر و تَدْعِیْنَ بقاعدہ مذکر حذف شدہ وصورۃ جمع مذکر و مؤنث حاضر دریں بحث یکے است ،اثبات فعل مضارع مجہول یُدْعٰی یُدْعَیَانِ یُدْعَوْنَ تُدْعٰی تُدْعَیَانِ یُدْعَیْنَ تُدْعَوْنَ تُدْعَیْنَ تُدْعَیْنَ اُدْعٰی

نُدْعٰی در جمیع ایں صیغہا واؤ بقاعدہ 20 یاء شدہ بعدازاں بقاعدہ 7 الف شدہ در غیر تثنیہ و غیر جمع مؤنث و آں الف در یُدْعَوْنَ وَتُدْعَوْنَ وَتُدْعَیْنَ واحد مؤنث حاضر با لتقائے ساکنین حذف شدہ و صورۃ واحد مؤنث حاضر و جمع مؤنث حاضر متحدہ شدہ تُدْعَیْنَ لیکن واحد دراصل تُدْعَوِیْنَ بو د واؤ بقاعدہ 20 یا ء شدہ بعدازاں یا ء بقاعدہ 7 الف شدہ با لتقائے ساکنین افتادہ و جمع مؤنث حاضر در اصل تُدْعَوْنَ بو د واؤ یا ء شد و بس۔

﴿ترجمہ﴾: یدعو، یدعوان الخ تثنیہ کے صیغے مطلقا اور جمع مؤنث کے صیغے اصل پر ہیں، یدعوا اور اس کے نظائر میں واؤ قانون نمبر 10 کی وجہ سے ساکن ہوگئی، جمع مذکر کے دو صیغوں میں اور تدعین میں مذکورہ قانون کی وجہ سے حذف ہوگئی، اس بحث میں جمع مذکر اور مؤنث کی ایک صورت ہے، بحث اثبات فعل مضارع مجہول یدعٰی، یدعیان الخ ان تمام صیغوں میں واؤ قانون نمبر 20 کی وجہ سے یاء ہوگئی، اور اس کے بعد غیر تثنیہ اور غیر جمع مؤنث میں قانون نمبر 7 کی وجہ سے الف ہوگئی، اور وہ الف یدعون، تدعون اور تدعین واحد مؤنث حاضر میں التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ اور واحد مؤنث حاضر اور جمع مؤنث حاضر کی صورت متحد ہوگئی تدعین، لیکن واحد اصل میں تدعوین تھا واؤ قانون نمبر 20 کی وجہ سے یاء ہوگئی، اس کے بعد یاء قانون نمبر 7: کی وجہ سے الف ہو کر التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا، اور جمع مؤنث حاضر اصل میں تدعون تھا واؤ یاء ہوگئی اور بس۔

﴿تشریح﴾:

یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ دعا یدعو سے فعل مضارع کی تعلیلات بیان فرما رہے ہیں۔

یَدْعُوْا یَدْعُوَانِ الخ: تثنیہ کے چاروں صیغے اور دو صیغے جمع مؤنث غائب و حاضر کے یہ چھ صیغے اپنی اصل پر ہیں

☆ یَدْعُوْ اور اس کے نظائر وہ پانچ صیغے جن کو مفرد لفظی کہتے ہیں ان میں قانون نمبر 10 جاری ہوا کیونکہ واؤ فعل کے لام کلمہ میں ضمہ کے بعد واقع ہوئی ہے اس کو ساکن کر دیا تو یَدْعُوْ، تَدْعُوْ، اَدْعُوْ، تَدْعُوْ ہو گئے۔

☆ تین صیغے یعنی جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر ان تین صیغوں میں قانون نمبر 10 جاری ہوا ہے......
جمع مذکر کے دو صیغوں میں قانون نمبر 10 کی دوسری جزء جاری ہوئی ہے وہ اس طرح کہ یَدْعُوْنَ، تَدْعُوْنَ اصل میں یَدْعُوُوْنَ، تَدْعُوُوْنَ تھے ان میں واؤ متحرک ضمہ کے بعد واقع ہوئی اور اس واؤ متحرک کے بعد واؤ ساکن ہے، پس پہلی واؤ کو ساکن کر دیا پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا دیا تو یَدْعُوْنَ، تَدْعُوْنَ ہو گیا......اور واحد مؤنث حاضر یعنی تَدْعِیْنَ اصل میں تَدْعُوِیْنَ تھا اس میں قانون نمبر 10 کی تیسری جزء جاری ہوئی......وہ اس طرح کہ واؤ متحرک ضمہ کے بعد واقع ہوئی

اوراس واؤ متحرک کے بعد یاء ساکن ہے اسلئے واؤ کے ماقبل کی حرکت دور کر کے واؤ کی حرکت اس کو دی پھر اس واؤ کو یاء سے بدل دیا اب دو یاء ساکن جمع ہو گئیں ایک حذف کر دیا تو تَدْعِیْنَ ہو گیا۔

☆ جمع مذکر غائب اور جمع مؤنث غائب دونوں کی شکل ایک ہے یعنی یَدْعُوْنَ اور جمع مذکر غائب اور جمع مؤنث حاضر ان دونوں کی شکل ایک ہے یعنی تَدْعُوْنَ لیکن ان کی اصل میں فرق ہے کہ جمع مؤنث غائب و حاضر اپنی اصل پر ہیں جبکہ جمع مذکر غائب اور جمع مذکر حاضر میں تعلیل ہوئی ہے۔

مضارع مجہول کے تمام صیغوں میں پہلے قانون نمبر 20 جاری ہوا یعنی واؤ چوتھی جگہ واقع ہوئی اس سے پہلے ضمہ بھی نہیں اور واؤ ساکن بھی نہیں تو واؤ کو یاء سے بدل پھر یہ یاء چھ صیغوں میں باقی رہے گی یعنی چار تثنیہ کے اور دو صیغے جن کو مفرد لفظی کہتے ہیں ان میں وہ الف باقی رہے گا اور تین صیغے یعنی جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر میں التقائے ساکنین کی وجہ سے گر جائیگا۔

☆ واحد مؤنث حاضر اور جمع مؤنث حاضر ان دونوں کی صورت ایک ہوگئی ہے یعنی تُدْعَیْنَ لیکن ان کی اصل مختلف ہے واحد مؤنث حاضر اصل میں تُدْعَوِیْنَ تھا اس میں دو قانون جاری ہوئے، پہلے اس میں قانون نمبر 20 جاری ہوا، واؤ چوتھی جگہ واقع ہوئی اور اس سے پہلے ضمہ اور واؤ ساکن بھی نہیں تو واؤ کو یاء سے بدلا تُدْعَیِیْنَ ہو گیا یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، قَالَ، بَاعَ والے قانون کے تحت یاء کو الف سے بدلا تو تُدْعَایْنَ ہو گیا پھر الف کو التقائے ساکنین کی وجہ سے گرا دیا تو تُدْعَیْنَ ہو گیا اور جمع مؤنث حاضر میں ایک قانون جاری ہوا کہ یہ اصل میں تُدْعَوْنَ تھا قانون نمبر 20 کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدلا تُدْعَیْنَ ہو گیا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

دَعَا یَدْعُوْ سے فعل نفی تاکید، ونفی جحد کی تعلیلات

﴿عبارت﴾: لَنْ یَّدْعُوَ لَنْ یَّدْعُوَا لَنْ یَّدْعُوْا لَنْ تَدْعُوَ لَنْ تَدْعُوَا لَنْ یَّدْعُوْنَ لَنْ تَدْعُوْا لَنْ تَدْعِیْ لَنْ تَدْعُوْنَ لَنْ اَدْعُوَ لَنْ نَّدْعُوَ، دریں صیغ عمل لن نهجیکه در صحیح جاری مے شود جاری شده تغیرے جز آں که در مضارع شده بود بظهور نیامده، نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجهول، لَنْ یُّدْعٰی لَنْ یُّدْعَیَا لَنْ یُدْعَوْا لَنْ تُدْعٰی لَنْ تُدْعَیَا لَنْ یُّدْعَیْنَ لَنْ تُدْعَوْا لَنْ تُدْعَیْ لَنْ تُدْعَیْنَ لَنْ اُدْعٰی لَنْ نُّدْعٰی، در یُدْعٰی واخواتِ او بسبب بودنِ الف نصب لن ظاهر نشده و درباقی صیغ همچو صحیح عمل لن جاری شده تغیرے جدید رونموده، نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف، لَمْ یَدْعُ لَمْ یَدْعُوَا لَمْ

یَدْعُوْا لَمْ تَدْعُ لَمْ تَدْعُوْا لَمْ یَدْعُوْنَ لَمْ تَدْعُوْا لَمْ تَدْعِیْ لَمْ تَدْعُوْنَ لَمْ اَدْعُ لَمْ نَدْعُ، درمواقع جزم واؤساقط شده ودردیگر صیغ مثل صحیح عملِ لم ظاھرشده تغیرے نیفزوده۔مجھول،لَمْ یُدْعَ لَمْ یُدْعَیَا لَمْ یُدْعَوْا لَمْ تُدْعَ لَمْ تُدْعَیَا لَمْ یُدْعَیْنَ لَمْ تُدْعَوْا لَمْ تُدْعَیْ لَمْ تُدْعَیْنَ لَمْ اُدْعَ لَمْ نُدْعَ درمواقع جزم الف حذف شده وبس۔

﴿ترجمہ﴾: لَنْ یَّدْعُوَ لَنْ یَّدْعُوَا الخ،ان صیغوں میں لَنْ کا عمل صحیح کے صیغوں کی طرح جاری ہوا بجز اس تغیر کے جو کہ مضارع میں ہوا تھا کوئی ظہور میں نہیں آیا، بحث نفی تاکید بَلَنْ در فعل مستقبل مجہول،لَنْ یُّدْعٰی لَنْ یُّدْعَیَا الخ،یُدْعٰی اور اس کے اخوات میں الف ہونے کی وجہ سے لَنْ کا نصب ظاہر نہیں ہوا اور باقی صیغوں میں صحیح کی طرح لَنْ کا عمل جاری ہوا ہے کوئی جدید تغیر واقع نہیں، بحث نفی جحد بَلَمْ در فعل مستقبل معروف،لَمْ یَدْعُ لَمْ یَدْعُوْا الخ،جزم کے مواقع میں واؤ ساقط ہوا ہے اور باقی صیغوں میں صحیح کی طرح لَمْ کا عمل ظاہر ہو کر کسی تغیر کا اضافہ نہیں کیا۔مجہول،لَمْ یُدْعَ لَمْ یُدْعَیَا الخ،جزم کے مواقع میں الف حذف ہو گیا ہے اور بس۔

﴿تشریح﴾:

لَنْ یَّدْعُوَ لَنْ یَّدْعُوَا الخ: مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ان صیغوں میں لفظِ لَنْ نے وہی عمل کیا ہے جو عمل وہ صحیح کہ صیغوں میں کرتا ہے کوئی جدید تبدیلی پیدا نہیں ہوئی جو تبدیلیاں مضارع میں ہو چکی تھیں وہی باقی ہیں۔

☆ یُدْعٰی اور اس کے نظائر یعنی وہ پانچ صیغے جن کو مفرد لفظی کہتے ہیں،ان میں لفظِ لَنْ کا عمل یعنی نصب لفظوں میں ظاہر نہیں ہوا کیونکہ ان کے آخر میں الف ہے اور الف قابل حرکت نہیں ہے اور باقی صیغوں میں لَنْ نے وہی عمل کیا جو عمل وہ صحیح کے صیغوں میں کرتا ہے کوئی نئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

☆ مواقع جزم میں یعنی ان پانچ صیغوں میں جن کو مفرد لفظی کہتے ہیں،(معروف میں) واؤ ساقط ہوگئی ہے اور باقی صیغوں میں لفظِ لَمْ نے مثل صحیح کے عمل کیا ہے کوئی جدید تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔

☆ مواقع جزم میں یعنی ان پانچ صیغوں میں جن کو مفرد لفظی کہتے ہیں (مجہول میں) الف گر گیا اور کوئی نئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

دَعَا یَدْعُوْ سے فعل مضارع لام تاکید بانون تاکید کی تعلیلات

﴿عبارت﴾: بحث لام تاکید بانون ثقیله در فعل مستقبل معروف لَیَدْعُوْنَّ لَیَدْعُوَانِّ لَیَدْعُنَّ لَتَدْعُوَنَّ لَتَدْعُوَانِّ لَیَدْعُوْنَانِّ لَتَدْعُنَّ لَتَدْعِنَّ لَتَدْعُوْنَانِّ لَاَدْعُوَنَّ لَنَدْعُوْنَّ ۔در صیغ مضارع نهجیکه در صیغاز نون ثقیله تغیرات می شود همون طورایں جاشده وبس ۔ مجهول لَیُدْعَیَنَّ لَیُدْعَیَانِّ لَیُدْعَوُنَّ لَتُدْعَیَنَّ لَتُدْعَیَانِّ لَیُدْعَیْنَانِّ لَتُدْعَوُنَّ لَتُدْعَیِنَّ لَتُدْعَیْنَانِّ لَاُدْعَیَنَّ لَنُدْعَیَنَّ لَیُدْعَیَنَّ در اصل یُدْعٰی بود چوں لام تاکید در اول ونون ثقیله در آخر آور دند نون ثقیله فتحه ماقبل خود خواست الف قابل حرکت نبود لهٰذا یاء راکه اصل الف بود واپس آور دند وفتحه دادند لَیُدْعَیَنَّ شد وَقِسْ عَلَیْهِ لَتُدْعَیَنَّ لَاُدْعَیَنَّ لَنُدْعَیَنَّ ۔ سوال در:لَنْ یُّدْعٰی چرابسبب نصب یاء را واپس نیاور رد ند که بران فتحه ظاهر مے شد ؟جواب: اگر یاء رابازمی آور دند باز الف مے شد چه علت اعلال که تحرك یاء وانفتاح ماقبل ست موجود ست ودر لَیُدْعَیَنَّ ودر اخواتش علة اعلال موجود نیست زیرا که اتصال نون ثقیله از موانع اجرائے قاعده(7)ست لَیُدْعَوُنَّ در اصل یُدْعَوْنَ بود بعد آور دن لام تاکید در اول ونون ثقیله در آخر وحذف نون اعرابی اجتماع ساکنین شد میان واو ونون واو غیر مده بود آں راضمه دادند وهم چنیں در لَتُدْعَوُنَّ در لَتُدْعَیِنَّ یاء راکسره دادند۔

﴿ترجمہ﴾: بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف:لَیَدْعُوْنَّ لَیَدْعُوَانِّ الخ ۔مضارع کے صیغوں میں جس طرح کہ صحیح میں نون ثقیلہ سے تغیرات ہوتے ہیں اسی طرح اس جگہ ہوئے ہیں اور بس ۔ مجہول:لَیُدْعَیَنَّ لَیُدْعَیَان الخ ۔ لَیُدْعَیَنَّ اصل میں یُدْعٰی تھا شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ لائے تو نون ثقیلہ نے اپنے ماقبل کا فتحہ چاہا الف حرکت کے قابل نہ تھا اس لیے یاء کو جو کہ اصل میں الف تھی واپس لائے اور فتحہ دے دیا لَیُدْعَیَنَّ ہوگیا اور لَتُدْعَیَنَّ ،لَاُدْعَیَنَّ لَنُدْعَیَنَّ کو اس پر قیاس کر لیں ۔سوال:لَنْ یُّدْعٰی میں نصب کی وجہ سے یاء کو واپس کیوں نہیں لاتے تاکہ اس پر فتحہ ظاہر ہو جائے ؟ جواب اگر یاء کو واپس

لاتے تو پھر الف ہو جاتی کیونکہ تعلیل کی علت جو کہ یاء کا متحرک ہونا اور ماقبل کا مفتوح ہونا ہے وہ ماجود ہے اور لَیُدْعَیَنَّ۔ اوراس کے اخوات میں تعلیل کی علت موجود نہیں ہے۔ کیونکہ نون ثقیلہ کا اتصال قاعدہ (7) اجزاء کے موانع میں سے ہے۔ لَیُدْعَوُنَّ اصل میں یُدْعَوْنَ تھا شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ لانے کے بعد اور نون اعرابی کو حذف کرنے کے بعد واؤ اور نون کے درمیان اجتماع ساکنین ہو گیا واؤ غیر مدہ تھی اس کو ضمہ دیدیا اور اسی طرح لَتُدْعَوُنَّ میں بھی اور لَتُدْعَیِنَّ میں یاء کو کسرہ دے دیا۔

﴿تشریح﴾:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ فعل مضارع کے صحیح کے صیغوں میں نون ثقیلہ کے آنے سے جو تبدیلیاں ہوتی ہیں یہاں (معروف میں) بھی وہی تبدیلیاں ہوئی ہیں کوئی زائد تبدیلی نہیں ہوئی۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ لَیُدْعَیَنَّ اصل میں یُدْعٰی تھا، شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ لے آئے چونکہ نون ثقیلہ (پانچ صیغوں میں) اپنے ماقبل کا فتحہ چاہتا ہے اور یہاں نون ثقیلہ کا ماقبل الف ہے جو کہ قابل حرکت نہیں لہٰذا الف کی اصل یاء کو واپس لے آئے اور اس کو فتحہ کی حرکت دے دی تو لَیُدْعَیَنَّ ہو گیا اور لَتُدْعَیَنَّ لَاُدْعَیَنَّ لَنُدْعَیَنَّ کو بھی اسی لَیُدْعَیَنَّ پر قیاس کر لینا چاہیے۔

﴿سوال﴾: لَنْ یُدْعٰی میں الف کی اصل یعنی یاء کو واپس کیوں نہیں لائے اس کو واپس لے آتے جس کا فائدہ ہوتا کہ لفظِ لَنْ کا عمل یعنی نصب لفظوں میں ظاہر ہو جاتا۔

﴿جواب﴾: اگر ہم لَنْ یُدْعٰی میں الف کی اصل یعنی یاء کو واپس لے آتے تب بھی نصب لفظوں میں ظاہر نہ ہوتا کیونکہ تعلیل کی علت پھر بھی موجود تھی اور وہ علت یاء کا متحرک ہونا اور اس کے ماقبل کا مفتوح ہونا ہے۔ لہٰذا قَالَ، بَاعَ والے قانون کے تحت یاء پھر الف سے بدل جاتی۔

﴿سوال﴾ لَیُدْعَیَنَّ میں بھی تعلیل کی علت موجود ہے یعنی یاء متحرک ماقبل مفتوح پھر الف کی اصل یعنی یاء کو واپس کیوں لے آئے؟

﴿جواب﴾: اس میں تعلیل کی علت موجود نہیں کیونکہ اس میں اگرچہ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے لیکن یاء نون تاکید ثقیلہ سے پہلے ہے اور قَالَ اور بَاعَ والے قانون کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ یاء نون تاکید سے پہلے نہ ہو۔

☆ لَیُدْعَوُنَّ اصل میں یُدْعَوْنَ تھا شروع میں لام تاکید، آخر میں نونِ ثقیلہ لے آئے، اور نونِ اعرابی گر گیا پھر واؤ اور نون کے درمیان التقائے ساکنین ہوا واؤ غیر مدہ تھی اس لئے اسے حرکت ضمہ دے دی تو لَیُدْعَوُنَّ ہو گیا۔ اسی طرح لَتُدْعَوُنَّ اور لَتُدْعَیِنَّ ہیں اور لَتُدْعَیِنَّ میں التقائے ساکنین ختم کرنے کے لیے یاء کو کسرہ دیں گے۔

﴿عبارت﴾: حین اجتماع ساکنین اگر اوّل مدہ باشد آں راحد حذف مے کنند واگر

غیر مده باشد واؤ راضمه می دیندو یاء راکسره مده حرف علت ساکن راگو یند که حرکۃ ماقبل آں موافق باشد وغیر مده آں نباشد ۔ لام تاکید بانون خفیفه در فعل مستقبل معروف لَیَدْعُوَنْ لَیَدْعُنْ لَتَدْعُوَنْ لَتَدْعُنْ لَتَدْعِنْ لَأَدْعُوَنْ لَنَدْعُوَنْ ۔ مجهول: لَیُدْعَیَنْ لَیُدْعَوُنْ لَتُدْعَیَنْ لَتُدْعَوُنْ لَتُدْعَینْ لَأُدْعَیَنْ لَنُدْعَیَنْ ۔ بحث امر حاضر معروف :اُدْعُ اُدْعُوَا اُدْعُوَا اُدْعِیْ اُدْعُوْا اُدْعُوْنَواؤ در اُدْعُ بسبب سوان وقفی حذف ودیگر صیغ از مضارع هم براں نمط ساخته شده اندکه در صحیح ساخته بوند ۔ امر غائب ومتکلم معروف :لِیَدْعُ لِیَدْعُوَا لِیَدْعُوَا لِتَدْعُ لِتَدْعُوَا لِیَدْعُوْنَ لِاَدْعُ لِنَدْعُ ۔ امر مجهول :لِیُدْعَ لِیُدْعَیَا تا اخر مانند لَمْ یُدْعَ لَمْ یُدْعَیَاتا آخر ۔

﴿ترجمہ﴾: فائدہ: اجتماع ساکنین کے وقت اگر پہلا مدہ ہوتو اسے حذف کر دیتے ہیں اور اگر غیر مدہ ہوتو واؤ کوضمہ دیتے ہیں اور یاء کوکسرہ، مدہ اس حرف علت ساکن کو کہتے ہیں کہ جس کے ماقبل کی حرکت موافق ہو اور غیر مدہ وہ ہے جو اس طرح ہو بحث لام تاکید بانون خفیفہ در فعل مستقبل معروف: لَیَدْعُوَنْ لَیَدْعُ الخ : مجہول :لَیُدْعَیَنْ لَیُدْعَوُنْ الخ ۔ بحث امر حاضر معروف :اُدْعُ الخ ۔اُدْعُ میں واؤ سکون وقفی کی وجہ سے حذف ہوگئی اور بقی صیغے مضارع سے اس طرح بنائے گئے ہیں کہ جیسے صحیح سے بنائے گئے تھے ۔ بحث امر غائب ومتکلم معروف لِیَدْعُ لِیَدْعُوَا الخ ۔امر مجہول :لِیُدْعَ لِیُدْعَیَا الخ لَمْ یُدْعَ لَمْ یُدْعَیَا الخ کی طرح ہے۔

﴿تشریح﴾:

حین اجتماع ساکنین الخ:سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک سوال مقدر کا جواب دینا ہے۔

﴿سوال﴾: بالعموم تو یہ ہوتا ہے کہ جب دو ساکن جمع ہو جائیں تو ان میں سے پہلے کو گرا دیتے ہیں جبکہ آپ نے مذکورہ مثالوں میں پہلے ساکن کو حرکت دی ہے؟

﴿جواب﴾: جب دو ساکن جمع ہو جائیں اگر ان میں سے پہلا مدہ ہوتو اس کو گرا دیتے ہیں جیسے فِی الْاَرْضِ،اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ،قَالَا الرَّجُلَانِ اور اگر دو ساکن جمع ہو جائیں لیکن پہلا غیر مدہ ہوتو اگر وہ (پہلا ساکن) واؤ ہوتو اسے ضمہ دیں گے اور اگر (پہلا ساکن) یاء ہوتو اسے کسرہ دیں گے۔

مدہ وغیرمدہ کی تعریف: مدہ اس حرف علت کو کہتے ہیں جو ساکن ہو اور ماقبل کی حرکت اس کے موافق ہو......اور غیر مدہ اس حرف علت کو کہتے ہیں جو ساکن ہو اور ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہو اس کو لین بھی کہتے ہیں۔

دَعَا یَدْعُوْ سے فعل امر کی تعلیلات:

اُدْعُ کے آخر سے سکون وقفی کی وجہ سے واؤ گرگئی ہے...... دوسرے صیغوں کو مضارع سے اسی طریقے سے بنایا گیا ہے جس طریقے سے صحیح سے بناتے ہیں۔ مثلاً اُدْعُوَا، تَدْعُوَانِ سے اور اُدْعُوْا تَدْعُوْنَ سے

☆ امر غائب! معلوم ومجہول جحد بَلَمْ معروف اور مجہول کی طرح ہے یعنی جس طرح نفی جحد بَلَمْ معروف میں مواقع جزم میں واؤ اور مجہول میں مواقع جزم میں الف گر جاتا ہے اسی طرح امر غائب معروف میں مواقع جزم میں واؤ اور مجہول میں مواقع جزم میں الف گر جاتا ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

امر حاضر معروف بانون ثقیلہ

﴿عبارت﴾: بحث امر حاضر معروف بانون ثقیلہ : اُدْعُوَنَّ اُدْعُوَانِّ اُدْعُنَّ اُدْعُوَانِّ اُدْعُوْنَانِّ، بعد آوردن نون ثقیلہ در اُدْعُ واو محذوف را کہ بسبب وقف حذف شدہ بود و حلا وقف نماندہ باز آور دند وفتحہ ودت دیگر صیغ بحسب معمول کردند بحث امر غائب ومتکلم معروف بانون ثقیلہ :لِیَدْعُوَنَّ لِیَدْعُوَانِّ لِیَدْعُنَّ لِتَدْعُوَنَّ لِتَدْعُوَانِّ لِیَدْعُوْنَانِّ لِاَدْعُوَنَّ لِنَدْعُوَنَّ در لِیَدْعُوَنَّ واخواتش واو کہ بسبب جزم افتداہ بود باز آمدہ مفتوح شدہ دیگر ہمہ حسب معمول ست ۔ امر مجہول بانون ثقیلہ :لِیَدْعَیَنَّ تا آخر بصورۃ مضارع مجہول بانون ثقیلہ است سوائے ایں کہ لام ایں مکسور ست ولام مضارع مفتوح در لِیَدْعَیَنَّ واخوات بسبب انعدام جزم یاء را کہ اصل الف محذوف بود باز آور دند چراکہ الف قابل فتحہ کہ نون ثقیلہ آں رامے خواہد بنود دنون خفیفہ جمیع صیغ امر بقیاس نون ثقیلہ می تواں دریافت ۔ نہی معروف :لَایَدْعُ لَایَدْعُوَا لَایَدْعُوْا لَاتَدْعُ لَاتَدْعُوَا لَایَدْعُوْنَ لَاتَدْعُ لَاتَدْعُوَا لَاتَدْعُوْا لَاتَدْعِیْ لَاتَدْعُوَا لَاتَدْعُوْنَ لَا اَدْعُ لَا نَدْعُ ۔ بوضع لَمْ یَدْعُ تا آخر نہی مجہول بقیاس لَمْ تَدْعَ مجہول تا آخر ۔ نہی معروف بانون ثقیلہ :لَایَدْعُوَنَّ لَایَدْعُوَانِّ تا آخر مجہول :لَایُدْعَیَنَّ لَایُدْعَیَانِّ تا آخر بقیاس امر بانون ثقیلہ نون خفیفہ راہم بریں قیاس باید آورد۔

﴿ترجمہ﴾: امر حاضر معروف بانون ثقیلہ: اُدْعُوَنَّ اُدْعُوَانِّ الخ۔ اُدْعُ میں جو واؤ وقف کی وجہ سے حذف

ہوگئی تھی نون ثقیلہ لانے کے بعد اسے واپس لے آئے کیونکہ اب وقف نہیں رہا اور فتحہ دے دیا اور باقی صیغوں میں حسب معمول تغیرات لیے۔ امر غائب ومتکلم معروف با نون ثقیلہ: لِیَدْعُوَنَّ لِیَدْعُوَانِّ الخ۔ لِیَدْعُوَن اور اس کے اخوات میں واؤ جو کہ جزم کیوجہ اے گر گئی تھی واپس آ کر مفتوح ہوگئی باقی سب حسب معمول ہیں امر مجہول با نون ثقیلہ: لِیُدْعَیَنَّ لِیُدْعَیَانِّ الخ۔ مضارع مجہول با نون ثقیلہ کی صورت پر ہے سوائے اس کے کہ اس کا لام مکسور ہے اور مضارع کا لام مفتوح۔ لِیُدْعَیَنَّ اور اس کے اخوات میں جزم نہ رہنے کیوجہ سے یاء کو جو کہ الف محذوف کی اصل تھی واپس لے آئے کیونکہ الف قابل فتحہ نہیں تھا کہ جس کو نون ثقیلہ چاہتا ہے اس کے تمام صیغون میں نون خفیفہ کو نون ثقیلہ پر قیاس کر کے دریافت کیا جاسکتا ہے۔ نہی معروف: لَایَدْعُ لَایَدْعُوَا الخ۔ لَمْ یَدْعُ الخ۔ کی طرح ہے۔ نہی مجہول لَمْ یَدْعِ مجہول الخ کے طریقے پر ہے نہی معروف با نون ثقیلہ: لَیَدْعُوَنَّ لِیَدْعُوَانِّ الخ۔ مجہول لِیُدْعَیَنَّ لِیُدْعَیَانِّ الخ۔ امر با نون ثقیلہ کے طریقے پر ہے اور نون خفیفہ کو بھی اس پر قیاس کر لینا چاہیے۔

﴿تشریح﴾:

اُدْعُوَن الخ۔ اُدْعُ میں جو واؤ وقف کی وجہ سے گر گئی تھی جب نون ثقیلہ لائے تو وہ واپس آ گئی کیونکہ وقف باقی نہیں رہا اور واؤ کو فتحہ دے دیا دوسرے صیغوں میں حسب معمول تبدیلیاں ہوئی ہیں۔

☆ حسب معمول کا مطلب یہ ہے کہ نون ثقیلہ کے لحوق سے پہلے امر جو تبدیلیاں ہوئی تھیں ان کے علاوہ کوئی جدید تبدیلی نہیں ہوئی اور نون ثقیلہ کے لحوق کی وجہ سے جو تبدیلیاں صحیح میں ہوتی ہیں وہ یہاں بھی ہوئی ہیں۔

بحث امر غائب ومتکلم معروف با نون ثقیلہ

لِیَدْعُوَنَّ لِیَدْعُوَانِّ الخ۔ لِیَدْعُ اور اس نظائر (یعنی وہ پانچ صیغے جن کو مفرد کہتے ہیں) میں جزم کی وجہ سے واؤ گر گئی تھی جب نون ثقیلہ لاحق ہوا تو وہ واؤ واپس آ کر مفتوح ہوگئی دوسرے صیغوں میں حسب معمول تبدیلیاں ہوئی ہیں۔

☆ امر مجہول با نون ثقیلہ مضارع مجہول با نون ثقیلہ کی طرح ہے فرق صرف اتنا ہے مضارع مجہول با نون ثقیلہ میں لام مفتوح ہوتا ہے اسے لام تاکید کہتے ہیں...... اور امر میں لام مکسور ہوتا ہے اسے لام امر کہتے ہیں۔

در لِیُدْعَیَن الخ: لِیُدْعَ اور اس کے نظائر (یعنی مفرد لفظی کے باقی صیغوں) میں جزم کیوجہ سے الف گر گیا تھا جب نون ثقیلہ لاحق ہوا تو جزم باقی نہ رہی اس لیے الف کی اصل یعنی یاء کو واپس لے آئے اور اسے فتحہ دے دیا کیونکہ نون ثقیلہ مفرد لفظی کے پانچ صیغوں میں ماقبل کا فتحہ چاہتا ہے اور الف قابل حرکت نہیں اس لیے الف کی اصل یاء کو واپس لا کر اس پر فتحہ دے دیا۔

نون خفیفہ جمیع الخ: امر کے نون خفیفہ کے تمام صیغوں کا حال نون ثقیلہ کے صیغوں پر قیاس کر کے پہنچانا جاسکتا ہے۔

دَعَا یَدْعُوْ سے فعل نہی کی تعلیلات:

فعل نہی معروف! نفی جحد بَلَمْ معروف کی طرح ہے یعنی جس طرح نفی جحد بَلَمْ میں مواقع جزم میں واو گر جاتی ہے اسی طرح نہی معروف میں بھی مواقع جزم میں واؤ گر جاتی ہے۔

☆ فعل نہی مجہول! یہ فعل نفی جحد بَلَمْ مجہول کی طرح ہے یعنی جس طرح فعل نفی جحد بَلَمْ مجہول میں مواقع جزم میں الف گر جاتا ہے اسی طرح فعل نہی مجہول میں مواقع جزم میں الف گر جاتا ہے

☆ فعل نہی بانون ثقیلہ کے معروف اور مجہول کے صیغوں کو فعل امر بانون ثقیلہ کے صیغوں پر قیاس کر لینا چاہیے اور نون خفیفہ کو بھی اسی پر قیاس کر کے پہنچانا جاسکتا ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

دَعَا یَدْعُوْ سے اسم فاعل ومفعول کی تعلیلات

﴿عبارت﴾: دَاعٍ دَاعِیَانِ دَاعُوْنَ دَاعِیَةٌ دَاعِیَتَانِ دَاعِیَاتٌ دریں همه صیغ واؤ بقاعده (11) یاء شدهو در دَاعٍ بقاعده(10)ساکن شده بسبب اجتماع ساکنین حذف گر دیده ۔ اگر بریں صیغه الف ولام آیدیا بسبب اضافت بران تنوین نیاید صرف براسکان یاء اکتفاء کنند وحذف نشود چوں اَلدَّاعِیْ وَدَاعِیْکُمْ ودر اَلدَّاعِیْ گاهے حذف یاء هم آمده چنانه در قوله تعالیٰ یَوْمَ یَدْعُ مَدْعُوَّانِ مُدْعُوُّوْنَ مَدعُوَّةٌ مَدْعُوَّتَانِ مَدْعُوَّاتٌ۔ دریں صیغ واؤ مفعول در واؤ لام فعل ادغام یافته وبس

﴿ترجمہ﴾: دَاعٍ دَاعِیَـــــانَ الخ۔ ان تمام صیغوں میں واؤ بقاعدہ (11) یاء ہوگئی اور دَاعٍ میں بقاعدہ (10) ساکن ہو کر اجتماع ساکنین کے سبب حذف ہوگئی اگر اس صیغہ پر الف لام آجائے یا اضافت کی وجہ سے اس پر تنوین نہ آئے یوصرف یاء کو ساکن کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں اور حذف نہ ہوگی جیسے اَلدَّاعِیْ اور وَدَاعِیْکُمْ اور کبھی اَلدَّاعِیْ میں حذف یاء بھی آتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی کے ارشاد یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ میں ہے اور یہ تمام صورتیں حالت رفع اور جر میں ہیں اور حالت میں دَاعِیًا اَلدَّاعِیْ اور وَدَاعِیْکُمْ کہتے ہیں۔ بحث اسم مفعول: مَدْعُوٌّ الخ۔ ان صیغوں میں واو مفعول لام فعل کی واؤ میں مدغم ہوئی ہے اور بس۔

﴿تشریح﴾:

اسم فاعل کے تمام صیغوں میں واؤ قانون نمبر 11 کی وجہ سے یاء سے بدل گئی ہے۔

دَاعٍ میں قانون نمبر 11 کی وجہ سے واؤ یا سے بدل گئی، پھر قاعدہ نمبر 10 کی وجہ سے یاء ساکن ہوکر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔

﴿نوٹ﴾: یہاں مصنف علیہ الرحمۃ سے بھول سرزد ہوئی ہے کیونکہ قانون نمبر 10 تو فعل کے بارے میں ہے اور دَاعٍ اسم ہے لہٰذا صحیح یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ دَاعٍ یہ اصل میں دَاعِوٌ تھا اس میں پہلے قانون نمبر 20 جاری ہوا کہ واؤ چوتھی جگہ واقع ہوئی اس سے پہلے نہ ضمہ ہے اور نہ واؤ ساکن تو واؤ کو یاء سے بدل دیا دَاعِیٌ ہو گیا پھر یاء پر ضمہ ثقیل تھا اس کو گرادیا اب دو ساکن جمع ہو گئے یاء اور تنوین، یاء کو گرادیا تو دَاعٍ ہو گیا۔

اگر بریں صیغه الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمہ یہ بیان کرنا ہے کہ اگر اس صیغہ (داع) پر الف لام یا اضافت کی وجہ سے تنوین نہ ہو تو پھر صرف یاء کو ساکن کریں گے گرائیں گے نہیں کیونکہ اس صورت میں التقائے ساکنین نہیں ہوگا جیسے اَلدَّاعِیْ، دَاعِیْکُمْ

ودر اَلدَّاعِیْ گا ھے الخ: لیکن کبھی کبھی اَلدَّاعِیْ باللام میں بھی یاء کو تخفیف کی خاطر گرادیتے ہیں جیسے قرآن کریم میں یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ یہ جو ہم نے کہا کہ یاء کو حذف کریں گے یا ساکن کریں گے یہ ساری تفصیل حالت رفع اور جر میں ہے، حالت نصب میں یاء باقی رہے گی اور مفتوح ہوگی پھر اگر وہ غیر معرف باللام اور غیر مضاف ہو تو مفتوح ہوگی تنوین کے ساتھ جیسے دَاعِیًا اور اگر وہ معرف باللام اور مضاف ہو تو بغیر کے مفتوح ہوگی جیسے اَلدَّاعِیْ اور وَدَاعِیْکُمْ۔

اسم مفعول : مَدْعُوٌّ الخ۔ مَدْعُوٌّا اصل میں مَدْعُوْوٌ تھا اور مَدْعُوْوَانِ الخ...... ان سب صیغوں میں مفعول کی واؤ کا فعل کے لام کلمہ کی واؤ میں ادغام ہوا ہے بس اور کچھ نہیں ہوا۔ مصنف علیہ الرحمۃ کا دوسری واؤ کو فعل کے لام کلمہ کی واؤ کہنا یہ اصل کے اعتبار سے ہے کیونکہ مفعول فعل سے بنتا ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

ناقص یائی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے اَلرَّمْیُ

﴿عبارت﴾: ناقص یائی: ازباب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔ چوں اَلرَّمْیُ: تیرانداختن۔ رَمٰی یَرْمِیْ رَمْیًا فَھُوَ رَامٍ وَرُمِیَ یُرْمٰی رَمْیًا فَھُوَ مَرْمِیٌّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَرْمِ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَرْمًی وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِرْمًی مِرْمَاةٌ مِرْمَاءٌ وَتَثْنِیَتُهُمَا مَرْمَیَان وَمِرْمَیَان وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَرَامٍ وَمَرَامِیٌّ اَفْعَلُ التَّفْضِیلِ الْمُذَکَّرُ مِنْهُ اَرْمٰی وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ رُمِیٰ وَتَثْنِیَتُهُمَا اَرْمَیَانِ وَرُمْیَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَرَامٍ وَاَرْمَوْنَ وَرُمًّی وَرُمْیَیَاتٌ۔ ظرف ازیں باب باوصف کسرہ عینِ مضارع مفتوح العین آمدہ بقاعدہ کہ نوشتہ ایم کہ ازناقص مطلقاً ظرف مفتوح العین آیدو یائے آں الف شدہ بسبب اجتماع ساکنین باتنوین افتاہ وھم چنیں در مِرْمًی آلہ وبوقت عدم تنوین الف باقی ماند چوں اَلْمَرْمٰی وَمَرْمَاکُمْ۔ مَرَامٍ جمع ظرف وَاَرَامٍ جمع تفضیل کہ دراصل مَرَامِیُ وَاَرَامِیُ بودہ باعمالِ قاعدہ(25) مَرَامٍ وَاَرَامٍ شدہ دراَرْمٰی یابقاعدہ (7) الف شدہ رُمِیٰ مؤنث وھردو تثنیہ براصل اندوھم چنیں رُمْیَیَاتٌ دررُمًّی جمع تکسیر رُمْیٰی یاء الف شدہ بااجتماع ساکنین باتنوین افتادہ۔

﴿ترجمہ﴾: ناقص یائی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے اَلرَّمْیُ تیر پھینکنا رَمٰی یَرْمِیُ الخ، اس باب سے مضارع کے عین کلمہ کے کسرہ کے باوجود ظرف مفتوح العین آیا ہے اس قاعدہ کی وجہ سے جو کہ ہم نے لکھا کہ ناقص سے مطلقاً ظرف مفتوح العین آتا ہے اور اس کی یاء الف ہو کر اجتماع ساکنین باتنوین کے سبب گر گئی اور اسی طرح مِرْمًی آلہ میں اور تنوین نہ ہونے کے وقت الف باقی رہتا ہے جیسے اَلْمَرْمٰی اور مَرْمَاکُمْ، اسم ظرف کی جمع مَرَامٍ اور اسم تفضیل کی جمع اَرَامٍ جو کہ اصل میں مَرَامِیُ اور اَرَامِیُ تھے قاعدہ (25) جاری کرنے کی وجہ سے مَرَامٍ اور اَرَامٍ ہو گئے، اَرْمٰی میں یاء بقاعدہ (7) الف ہو گئی، رُمِیٰ مؤنث اور دونوں تثنیہ اپنی اصل پر ہیں، اور اسی طرح رُمْیَیَاتٌ، رُمْیٰی کی جمع تکسیر رُمًّی میں یاء الف ہو کر اجتماع ساکنین باتنوین کی وجہ سے گر گئی۔

﴿ تشریح ﴾:

ناقص یائی: از ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے اَلرَّمْیُ (تیر پھینکنا)

رَمٰی یَرْمِیْ رَمْیًا فَھُوَ رَامٍ وَرُمِیَ یُرْمٰی رَمْیًا فَذَاکَ مَرْمِیٌّ مَارَمٰی مَارُمِیَ لَمْ یَرْمِ لَمْ یُرْمَ لَایَرْمِیْ لَایُرْمٰی لَنْ یَّرْمِیَ لَنْ یُّرْمٰی لَیَرْمِیَنَّ لَیُرْمَیَنَّ لَیَرْمِیَنْ لَیُرْمَیَنْ اَلْاَمْرُمِنْہُ اِرْمِ لِتَرْمِ لِیَرْمِ لِیُرْمَ اِرْمِیَنَّ لِتُرْمَیَنَّ لِیَرْمِیَنَّ لِیُرْمَیَنَّ اِرْمِیَنْ لِتُرْمَیَنْ لِیَرْمِیَنْ لِیُرْمَیَنْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتَرْمِ لَاتُرْمَ لَایَرْمِ لَایُرْمَ لَاتَرْمِیَنَّ لَاتُرْمَیَنَّ لَایَرْمِیَنَّ لَایُرْمَیَنَّ لَاتَرْمِیَنْ لَاتُرْمَیَنْ لَایَرْمِیَنْ لَایُرْمَیَنْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَرْمًی مَرْمَیَانِ مَرَامٍ وَّمُرَیْمٍ وَالْاٰلَۃُ مِنْہُ مِرْمًی مِرْمَیَانِ مَرَامٍ وَّمُرَیْمٍ مِرْمَاۃٌ مِرْمَاتَانِ مَرَامٍ وَّمُرَیْمِیَۃٌ مِرْمَاءٌ مِرْمَاءَ انِ مَرَامِیٌّ وَمُرَیْمِیٌّ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ الْمُذَکَّرُمِنْہُ اَرْمٰی اَرْمَیَانِ وَاَرْمَوْنَ اَرَامٍ وَّاُرَیْمٍ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ رُمْیٰ رُمْیَیَانِ رُمْیَیَاتٌ رُمًی وَّرُمًی۔

رَمٰی یَرْمِیْ کا اسم ظرف:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس باب کا مضارع مکسور العین ہے لیکن اس کے باوجود اس سے اسم ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر عین کے فتحہ کیساتھ آرہا ہے کیونکہ یہ ماقبل میں بیان کیا جاچکا ہے کہ ناقص سے اسم ظرف مطلقاً مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔مَرْمًی اسم ظرف اصل میں مَرْمَیٌ تھا اور مِرْمًی اسم آلہ اصل میں مِرْمَیٌ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح ،پس قَالَ ،بَاعَ والے قانون کی وجہ سے یاء کو الف سے بدلا دوساکن جمع ہو گئے الف اور تنوین الف کو گرادیا تو مَرْمًی اور مِرْمًی ہو گیا۔

وبوقت عدم تنوین الخ : اگر اسم ظرف اور اسم آلہ کے ان دوصیغوں پر الف لام اور اضافت کی وجہ سے تنوین نہ آئے تو الف باقی رہے گا کیونکہ اس صورت اجتماع ساکنین نہیں رہتا ،جیسے اَلْمَرْمٰی، مَرْمَاکُمْ، اَلْمِرْمٰی، مِرْمَاکُمْ۔

☆ مَرَامٍ جو کہ اسم ظرف کی جمع ہے اور اَرَامٍ جو کہ اسم تفضیل کی جمع ہے یہ اصل میں مَرَامِیُ اور اَرَامِیُ تھے ان میں قانون نمبر 25 جاری ہوا...... یاء کو حذف کر دیا اور تنوین عین کلمہ پر جاری کر دی تو مَرَامٍ اور اَرَامٍ ہو گیا۔

☆ اَرْمٰی اسم تفضیل مذکر اصل میں اَرْمَیُ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح قَالَ،بَاعَ والے قانون کے تحت یاء کو الف سے بدلا تو اَرْمٰی ہو گیا۔

☆ رُمْیٰ اسم تفضیل مؤنث اور اسم تفضیل مذکر ومؤنث کا تثنیہ اَرْمَیَانِ رُمْیَیَانِ اور اسم تفضیل مؤنث کی جمع مؤنث سالم رُمْیَیَاتٌ یہ سب اپنی اصل پر ہیں۔

☆ اسم تفضیل مؤنث کی جمع تکسیر رُمًی اصل میں رُمَیٌ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح قَالَ،بَاعَ والے قانون کے تحت یاء

کوالف سے بدلا تو دو ساکن جمع ہو گئے الف اور تنوین الف کو گرا دیا تو رَمًی ہو گیا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

رَمٰی یَرْمِیْ سے فعل ماضی ومضارع کی تعلیلات

﴿عبارت﴾: رَمٰی رَمَیَا رَمَوْا رَمَتْ رَمَتَا رَمَیْنَ رَمَیْتَ رَمَیْتُمَا رَمَیْتُمْ رَمَیْتِ رَمَیْتُمَا رَمَیْتُنَّ رَمَیْتُ رَمَیْنَا۔ در رَمٰی وَ رَمَوْا وَ رَمَتْ وَ رَمَتَا یاء بقاعده (7) الف شده در غیر رَمٰی بالتقائے ساکنین باواؤیاباتائے تانیث حذف گردیده دگر همه صیغ بر اصل اند۔ اثبات فعل ماضی مجهول: رُمِیَ رُمِیَا رُمُوْا رُمِیَتْ تا آخر۔ در جمیع ایں صیغ در غیر رُمُوْا کہ بقاعده (10) حرکۃ یاء بماقبل رفته یاء حذف شده هیچ یك تعلیل نشده۔ اثبات فعل مضارع معروف: یَرْمِیْ یَرْمِیَانِ یَرْمُوْنَ تَرْمِیْ تَرْمِیَانِ یَرْمِیْنَ تَرْمِیْ تَرْمِیَانِ تَرْمُوْنَ تَرْمِیْنَ تَرْمِیَانِ تَرْمِیْنَ اَرْمِیْ نَرْمِیْ۔ در یَرْمِیْ وَ تَرْمِیْ وَ اَرْمِیْ وَ نَرْمِیْ یاء بقاعده (10) ساکن شده و در یَرْمُوْنَ وَ تَرْمُوْنَ وَ تَرْمِیْنَ بقاعده مذکور حذف شده باقی صیغ یعنی تثنیه و هر دو جمع مؤنث بر اصل اند و صورة واحد مؤنث حاضر بعد حذف یاء مثل جمع مؤنث حاضر یعنی تَرْمِیْنَ شد۔ مجهول: یُرْمٰی یُرْمَیَانِ یُرْمَوْنَ تُرْمٰی تُرْمَیَانِ یُرْمَیْنَ تُرْمَوْنَ تُرْمَیْنَ تُرْمَیْنَ اُرْمٰی نُرْمٰی تثنیه ها و هر دو جمع مؤنث بر اصل اند در باقی صیغ یاء بقاعده (7) الف شده در مواقع اجتماع ساکنین یعنی یُرْمَوْنَ وَ تُرْمَوْنَ وَ تُرْمَیْنَ واحد مؤنث حاضر حذف شده۔

﴿ترجمہ﴾: رَمٰی رَمَیَا الخ۔ رَمٰی رَمَوْا، رَمَتْ اور رَمَتَا میں یاء بقاعدہ (7) الف ہوگئی رَمٰی کے غیر میں التقائے ساکنین با تاء تانیث کی وجہ سے حذف ہوگئی باقی تمام صیغے اصل پر ہیں۔ بحث اثبات فعل ماضی مجہول: رُمِیَ رُمِیَا الخ۔ ان تمام صیغوں میں کوئی ایک تعلیل نہیں ہوئی ماسوائے رُمُوْا کے کہ یاء کی حرکت بقاعدہ (10) ماقبل کی طرف جا کر یاء حذف ہوگئی بحث اثبات فعل مضارع معروف: یَرْمِیْ یَرْمِیَانِ الخ۔ یَرْمِیْ، تَرْمِیْ، اَرْمِیْ اور نَرْمِیْ میں یاء بقاعدہ (10) ساکن ہوگئی، یَرْمُوْنَ، تَرْمُوْنَ اور تَرْمِیْنَ میں مذکورہ قاعدہ سے حذف ہوگئی باقی صیغے یعنی سارے تثنیہ اور دونوں جمع مؤنث اصل پر ہیں اور یاء کو حذف کرنے

کے بعد واحد مؤنث حاضر کی صورت جمع مؤنث حاضر کی طرح ہوگئی یعنی تَـرْمِیْنَ ۔مجہول :یُـرْمٰـی یُـرْمَیَـانِ الـــــخ ۔سب تثنیہ اور دونوں جمع مؤنث اصل پر ہیں اور باقی صیغوں میں یاء بقاعدہ (7) الف ہوگئی اجتماعِ ساکنین کے مواقع میں یعنی یُرْمَوْنَ ،تُرْمَوْنَ اور تُرْمَیْنَ واحد مؤنث حاضر میں حذف ہوگئی۔

تشریح:

رَمٰی اصل میں رَمَیَ تھا......اور رَمَوْا اصل میں رَمَیُوْا......رَمَتْ اصل میں رَمَیَتْ...... اور رَمَتَا اصل میں رَمَیَتَا تھا......ان سب صیغوں میں یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے ,توقَـالَ،بَـاعَ والے قانون کی وجہ سے یاء کو الف سے بدلا پھر وہ الف رَمٰی میں باقی رہا اور رَمَوْا میں واؤ کیساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا اور رَمَتْ اور رَمَتَا میں تائے تانیث کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔باقی سب صیغے اپنی اصل پر ہیں۔

☆ رُمِـیَ الـخ :اس کے صرف ایک ہی صیغے میں تعلیل ہوئی اور وہ جمع مذکر غائب رُمُوْا ہے۔یہ اصل میں رُمِیُوْا تھا اس میں قانون نمبر 10 کی تیسری جزء جاری ہوئی کہ یاء متحرک کسرہ کے بعد واقع ہوئی اور اس کے بعد واؤ ساکن ہے تو یاء کے ماقبل کی حرکت دور کرنے کے بعد یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی پھر یاء کو واؤ سے بدلا تو دو ساکن جمع ہو گئے یعنی دو واؤ ان میں سے ایک کو حذف کر دیا تو رُمُوْا ہو گیا۔

☆ یَـرْمِـیْ یَـرْمِیَـانِ الـخ ۔وہ پانچ صیغے جن کو مفرد لفظی کہتے ہیں ان میں قانون نمبر 10 کی پہلی جزء جاری ہوئی کہ اس میں یاء فعل کے لام کلمہ میں واقع ہوئی کسرہ کے بعد اس کو ساکن کر دیا تو یَرْمِیْ،تَرْمِیْ،اَرْمِیْ،نَرْمِیْ ہو گیا۔

یَرْمُوْنَ اور تَرْمُوْنَ یہ اصل میں یَرْمِیُوْنَ اور تَرْمِیُوْنَ تھے ان میں قانون نمبر 10 کی تیسری جزء جاری ہوئی کہ یاء متحرک ماقبل کسرہ کے بعد واقع ہوئی اور اس یاء متحرک کے بعد واؤ ساکن ہے یاء کے ماقبل کی حرکت دور کر کے یاء کی حرکت ماقبل کو دی اور یاء کو واؤ سے بدلا پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے گرا دیا تو یَرْمُوْنَ،تَرْمُوْنَ ہو گیا۔

☆ اور واحد مؤنث حاضر تَـرْمِیْـنَ اصل میں تَـرْمِیِـیْـنَ تھا اس میں قانون نمبر 10 کی دوسری جزء جاری ہوئی کہ یاء متحرک کسرہ کے بعد واقع ہوئی اور اس یاء متحرک کے بعد یاء ساکن ہے تو پہلی یاء کو ساکن کر دیا اور پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا دیا تو تَرْمِیْنَ ہو گیا۔باقی چھ صیغے اپنی اصل پر ہیں یعنی چار تثنیہ کے اور دو جمع مؤنث کے۔

☆ واحد مؤنث حاضر اور جمع مؤنث حاضر دونوں کی ایک شکل ہے یعنی تَرْمِیْنَ لیکن جمع مؤنث حاضر تَرْمِیْنَ اپنی اصل پر ہے اور واحد مؤنث حاضر تَرْمِیْنَ میں تعلیل ہوئی ہے۔

☆ مضارع مجہول کے چھ صیغے یعنی چار تثنیہ کے اور دو جمع مؤنث کے اپنی اصل پر ہیں باقی تمام صیغوں میں قَالَ،بَاعَ والے قانون کی وجہ سے یاء کو الف سے بدلا پھر وہ الف مفرد لفظی کے پانچ صیغوں میں باقی رہا اور تین صیغے جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر میں التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔

رَمٰی یَرْمِیْ سے فعل نفی تاکید اور فعل نفی جحد کی تعلیلات

﴿عبارت﴾: لَنْ یَّرْمِیَ لَنْ یَّرْمِیَا لَنْ یَّرْمُوْا تا آخر جز عملے که لَنْ مے کند تغیرے در صیغ حادث نشده ـ مجهول لَنْ یُّرْمٰی لَنْ یُّرْمَیَا تا آخر جزایں که در یُرْمٰی وَتُرْمٰی وَاُرْمٰی وَنُرْمٰی عمل لَنْ بسبب الف ظاهر نشده در هیچ صیغه تغیرے جدید بظهور نرسیده ـ نفی جحد بَلَمْدر فعل مستقبل معروف ـ:لَمْ یَرْمِ لَمْ یَرْمِیَا لَمْ یَرْمُوْا لَمْ تَرْمِ لَمْ تَرْمِیَا لَمْ یَرْمِیْنَ لَمْ تَرْمُوْا لَمْ تَرْمِیْ لَمْ تَرْمِیْنَ لَمْ اَرْمِ لَمْ نَرْمِ ـ درمواقع جزم یاء ساقط ودر دیگر صیغ عمل لَمْ بطور صحیح ظهور پذیرفته ـ مجهول لَمْ یُرْمَ لَمْ یُرْمَیَا تا آخر حال آں مثل معروف است۔ لام تاکید بانون ثیله در فعل مستقبل معروف لَیَرْمِیَنَّ لَیَرْمِیَانِّ لَیَرْمُنَّ لَتَرْمِیَنَّ لَتَرْمِیَانِّ لَیَرْمِیْنَانِّ لَتَرْمُنَّ لَتَرْمِنَّ لَتَرْمِیْنَانِّ لَاَرْمِیَنَّ لَنَرْمِیَنَّ بر قیاس لَیَضْرِبَنَّ تا آخر بعد اعلال نهجیکه مضارع مانده بوده مثل صحیح تغیرات شده ـ مجهول :لَیُرْمَیَنَّ لَیُرْمَیَانِّ لَیُرْمَوُنَّ لَتُرْمَیَنَّ لَتُرْمَیَانِّ لَیُرْمَیْنَانِّ لَتُرْمَوُنَّ لَتُرْمَیِنَّ لَتُرْمَیْنَانِّ لَاُرْمَیَنَّ لَنُرْمَیَنَّر قیاسلَیُدْعَیَنَّ تا آخر نون خفیفه معروف ومجهول ہم بریں نمط ـ

﴿ترجمہ﴾: بحث نفی تاکید بَلَنْ درفعل مستقبل معروف: لَنْ یَّرْمِیَ لَنْ یَّرْمِیَا لَنْ یَّرْمُوْا الخ ۔بجز اس عمل کے جو لَنْ کرتا ہے تغیر صیغوں میں نہیں ہوا۔مجہول: لَنْ یُّرْمٰی لَنْ یُّرْمَیَا الخ ۔ لَنْ لاعمل یُرْمٰی وَتُرْمٰی وَاُرْمٰی وَنُرْمٰی میں الف کیوجہ سے ظاہر نہیں ہوا اس کے علاوہ کسی صیغہ میں کوئی جدید تغیر ظہور میں نہیں آیا ۔بحث نفی جحد بلم درفعل مستقبل معروف :لَمْ یَرْمِ لَمْ یَرْمِیَا الخ ۔مواقع جزم میں یاء ساقط ہوگئی اور باقی صیغوں میں لَمْ کے عمل نے صحیح کے طریقہ پر ظاہر ہونا قبول کیا ہے (یعنی صحیح کی طرح عمل کیا ہے) مجہول: لَمْ یُرْمَ لَمْ یُرْمَیَا الخ ااس حال معروف کی طرح ہے۔لام تاکید بانون ثقیلہ درفعل مستقبل معروف :لَیَرْمِیَنَّ لَیَرْمِیَانِّ الخ۔ لَیَضْرِبَنَّ الخ کے طرز پر ہے،تعلیل کے بعد مضارع جس طرح رہ گیا ہے صحیح کی طرح تغیرات ہوئے ہیں۔مجہول لَیُرْمَیَنَّ الخ ۔لَیُدْعَیَنَّ الخ کی طرح ہے۔نون خفیفہ معلوم مجہول بھی اسی

طریقہ پر ہے۔

﴿تشریح﴾:

لَنْ یَّرْمِی الخ۔ سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ رمی یرمی سے فعل نفی تاکید بلن ناصبہ کی تعلیلات بیان کرنی ہیں۔
کہ لفظِ لَنْ مضارع کے صیغوں میں جو عمل کرتا ہے یہاں بھی اس نے وہی عمل کیا ہے کوئی جدید تبدیلی پیدا نہیں کی۔
لَنْ یُّرْمٰی اور اس کے نظاہر یعنی مفرد لفظی کے پانچ صیغوں میں لفظِ لَنْ کا عمل لفظوں میں ظاہر نہیں ہوا کیونکہ ان کے آخر میں الف ہے اور الف قابل حرکت نہیں ہے اس کے علاوہ لفظِ لَنْ نے کوئی جدید تبدیلی پیدا نہیں کی۔

☆ لَمْ یَرْمِ (معروف) اور اس کے نظاہر یعنی مفرد لفظی کے پانچ صیغوں میں یاء گر گئی ہے اور باقی صیغوں میں لَمْ نے ویسے ہی عمل کیا ہے جیسے وہ صحیح کے صیغوں میں کرتا ہے۔

☆ (مجہول) مواقع جزم میں یعنی مفرد لفظی کے پانچ صیغوں میں الف گر گیا ہے اور باقی صیغوں میں لَمْ نے ویسے ہی عمل کیا جیسے وہ صحیح کے صیغوں میں عمل کرتا ہے۔

رَمٰی یَرْمِیْ سے فعل مضارع لام تاکید بانون ثقیلہ کی تعلیلات:

لَیَرْمِیَنَّ لَیَرْمِیَانِّ الخ یہ گردان لَیَضْرِبَنَّ کے طریقہ پر ہے......یعنی جس طرح لَیَضْرِبَنَّ کے تین صیغوں میں یعنی جمع مذکر غائب وحاضر میں واؤ اور واحد مؤنث حاضر میں یاء گر گئی ہے اسی طرح اس گردان کے اندر بھی جمع مذکر وحاضر میں واؤ اور واحد مؤنث حاضر میں یاء گر گئی ہے۔

بعد اعلال الخ سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ تعلیل کے بعد مضارع کی جو شکل بن گئی تھی اس میں لام تاکید اور نون ثقیلہ داخل ہونے کے بعد صرف وہی تبدیلیاں ہوئی ہیں جو صحیح کے صیغوں میں ہوتی ہیں۔

مجہول لَیُرْمَیَنَّ لَیُرْمَیَانِّ الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ یہ لَیُدْعَیَنَّ کے طریقہ پر ہے یعنی جس طرح یُدْعٰی اور اس کے نظاہر یعنی مفرد لفظی کے پانچ صیغوں کے شروع میں لام اور آخر میں نون ثقیلہ لائے تو چونکہ نون ثقیلہ ان پانچ صیغوں میں اپنے ماقبل کا فتحہ چاہتا ہے اور ان صیغوں میں اس کا ماقبل الف ہے جو کہ قابل حرکت نہیں ہے اس لیے الف کی اصل یعنی یاء کو واپس لے آئے اور اسے فتحہ دے دیا اسی طرح لَیُرْمَیَنَّ یہ اصل میں یُرْمٰی تھا اس کے شروع میں اور اس کے نظاہر پانچ صیغوں کے شروع میں لام تاکید اور اور آخر میں نون ثقیلہ کے آئے اب چونکہ نون ثقیلہ ان پانچ صیغوں میں اپنے ماقبل کا فتحہ چاہتا ہے اور یہاں اس کا ماقبل الف ہے جو کہ قابل حرکت نہیں اس لیے الف کی اصل یعنی یاء کو واپس لے آئے اور اس کو فتحہ دے دیا تو لَیُرْمَیَنَّ لَتُرْمَیَنَّ الخ ہو گیا مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نون خفیفہ معلوم اور مجہول کو نون ثقیلہ معلوم اور مجہول پر قیاس کر لینا چاہیے۔

رَمٰی یَرْمِیْ سے فعل امر کی تعلیلات

﴿عبارت﴾: اِرْمِ اِرْمِیَا اِرْمُوْا اِرْمِیْ اِرْمِیْن در صیغہ واحد مذکر حاضر یاء بسبب وقف افتادہ ودیگر صیغہاء از مضارع حسب دستور ساختہ اند۔ سوال: چوں اِرْمُوْا ارا از تَرْمُوْنَ ساختند بعد حذف علامۃ مضارع بسبب سکون مابعد آں ہر گاہ ہمزہ وصل آوردند بایستے کہ ہمزہ مضموم آرند زیرا کہ عین کلمہ ضموم ست۔ جواب: اگرچہ عین کلمہ فی الحال در تَرْمُوْنَ مضموم است لیکن در اصل مکسور است چہ اصلش تَرْمِیُوْنَ بودہ وہمزہ وصل باعتبار حرکۃ اصل مے آرندو بہمیں جہتہ در اُدْعِیْکہ از تَدْعِیْنَ ساختہ شدہ ہمزہ وصل مضموم آوردند۔ بحث امر غائب ومتکلم معروف: لِیَرْمِ لِیَرْمِیَا لِیَرْمُوْا لِتَرْمِ لِتَرْمِیَا لِیَرْمِیْنَ لِاَرْمِ لِنَرْمِ۔ امر مجہول: لِیُرْمَ لِیُرْمَیَا برقیاس لَمْ یُرْمَ لَمْ یُرْمَیَا تاآخر بودہ اسے وہمئیں نہی معروف: چوں لَمْ یَرْمِ لَمْ یَرْمِیَا تاآخر ونہی مجہول: چوں لَایُرْمَ تا آخر نون ثقیلہ وخفیفہ چوں در امر ونہی در آید حرف علۃ محذوف باز آمدہ مفتوح گر ود در دیگر صیغ تغیرے زائد غَیْرُ مَا وَقَعَ فِیْالصَّحِیْحِ نشود۔

﴿ترجمہ﴾: بحث امر حاضر معروف: اِرْمِ الخ۔ صیغہ واحد مذکر حاضر میں وقف کی وجہ سے یاء گر گئی اور باقی صیغوں کو مضارع سے قاعدہ کے مطابق بنایا ہے۔ سوال: جب اِرْمُوْا کو تَرْمُوْن سے بنایا تو علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد اس کے مابعد کے سکون کی وجہ سے جب ہمزہ وصلی لائے تو چاہیے تھا کہ مضموم لاتے کیونکہ عین کلمہ مضموم ہے؟ جواب: اگر چہ عین کلمہ فی الحال تَرْمُوْن میں مضموم ہے لیکن اصل میں مکسور ہے کیونکہ اس کی اصل تَرْمِیُوْنَ ہے اور ہمزہ وصلی اصل حرکت کے اعتبار سے لاتے ہیں اسی کی وجہ سے اُدْعِیْ میں جو کہ تَدْعِیْن سے بنایا گیا ہے ہمزہ وصل مضموم لاتے ہیں بحث امر غائب ومتکلم معروف: لِیَرْمِ الخ۔ امر مجہول: لِیُرْمَ لِیُرْمَیَا لَمْ یُرْمَ لَمْ یُرْمَیَا تا آخر کے طرز پر ہے، اسی نہی معروف جیسے لَمْ یَرْمِ لَمْ یَرْمِیَا الخ اور نہی مجہول جیسے لَا یُرْمَ الخ۔ نون ثقیلہ وخفیفہ جب امر ونہی میں آتے ہیں تو محذوف حرف علت واپس آکر مفتوح ہو جاتا ہے اور دیگر صیغوں میں سوائے اس کے جو صحیح میں ہوتا ہے کوئی تغیر نہیں ہوتا۔

﴿تشریح﴾:

بحث امر حاضر معروف الخ: سے غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ فعل امر کی تعلیلات بیان کرنی ہیں۔

اِرْمِ اِرْمِیَا الخ واحد مذکر حاضر: اِرْمِ میں یاء گرگئی ہے سکون وقفی کی وجہ سے اور باقی صیغے مضارع سے حسب دستور بنائے گئے ہیں۔

سوال چون اِرْمُوا را از الخ: سے غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ ایک سوال و جواب کو بیان کرنا ہے۔

﴿سوال﴾: جب اِرْمُوْ کو تَرْمُوْنَ سے بنایا شروع سے علامت مضارع کو گرادیا پہلا حرف ساکن ہے عین کلمہ مضموم ہے شروع میں ہمزہ وصلی مضموم لاتے اور اُرْمُوْا کہتے حالانکہ آپ ہمزہ وصلی مکسور لاتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔

﴿جواب﴾: تَرْمُوْنَ میں اگرچہ فی الحال عین کلمہ مضموم ہے لیکن اصل میں عین کلمہ مکسور ہے کیونکہ یہ اصل میں تَرْمِیُوْنَ تھا اور ہمزہ وصلی لانے میں عین کلمہ کی اصلی حرکت کا اعتبار کیا جاتا ہے اس لیے اصلی حرکت کا اعتبار کرتے ہوئے شروع میں ہمزہ وصلی مکسور لے آئے جس طرح اُدْعِیْ کو تَدْعِیْن سے بنایا شروع سے علامت مضارع کو گرایا پہلا حرف ساکن ہے اب اگرچہ عین کلمہ فی الحال مکسور ہے لیکن اصل کے لحاظ سے مضموم ہے اس لیے اصل حرکت کا اعتبار کرتے ہوئے شروع میں ہمزہ وصلی مضموم لے آئے اور آخر سے نون اعرابی کو گرادیا تو اُدْعِیْ ہوگیا۔

☆ لِیَرْمِ لِیَرْمِیَا الخ۔ امر غائب معروف نفی جحد بلم معروف کی طرح ہے یعنی مواقع جزم میں یاء گرگئی ہے۔

☆ لِیُرْمَ لِیُرْمَیَا الخ یہ نفی جحد بلم مجہول کی طرح ہے یعنی مواقع جزم میں الف گرگیا ہے جیسا کہ نفی جحد بلم مجہول کے مواقع جزم میں الف گرجاتا ہے۔

نون ثقیلہ و خفیفہ چون الخ: سے غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ امر اور نہی میں جب نون ثقیلہ وخفیفہ آئے گا رو جو حرف علت گرا تھا وہ واپس آکر مفتوح ہوجائے گا۔

☆ یاد رہے یہ بات صرف مفرد لفظی کے پانچ صیغوں میں ہے ورنہ جمع مذکر اور واحد مؤنث مخاطبہ میں حرف علت واپس نہیں آتا جیسے لِارْمُنَّ، اِرْمِنَّ۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

رَمٰی یَرْمِیْ سے اسم فاعل اور مفعول کی تعلیلات

﴿عبارت﴾: امر حاضر معروف بانون ثقیلہ :اِرْمِیَنَّ اِرْمِیَانِّ اِرْمُنَّ تا آخر ۔ بحث امر غائب ومتکلم معروف بانون ثقیلہ :لِیَرْمِیَنَّ لِیَرْمِیَانِّ تا آخر ۔ مجہول بانون ثقیلہ :لِیُرْمَیَنَّ تاآخر ۔ بحث امر حاضر معروف بانون خفیفہ:اِرْمِیَنْ اِرْمُنْ اِرْمِنْ ۔ بحث امر غائب ومتکلم معروف بانون خفیفہ :لِیَرْمِیَنْ لِیَرْمُنْ لِتَرْمِیَنْ لِنَرْمِیَنْ ۔ امر مجہول بانون خفیفہ :لِیُرْمَیَنْ لِیُرْمَوُنْ لِتُرْمَیَنْ لِتُرْمَوُنْ لِتُرْمَیِنْ لُاُرْمَیَنْ لِنُرْمَیَنْ ۔ بحث نہی معروف بانون خفیفہ :لَایَرْمِیَنْ لَایَرْمُنْ لَاتَرْمِیَنْ لَاتَرْمُنْ لَاتَرْمِنْ لَاتَرْمِنْ لَااَرْمِیَنْ لَانَرْمِیَنْ ۔ نہی مجہول بانون خفیفہ مثل امر مجہول۔ اسم فاعل رَامٍ رَامِیَانِ رَامُوْنَ رَامِیَةٌ رَامِیَتَانِ رَامِیَات ۔ در غیر رَامٍ کہ یاء ساکن شدہ اجتماع ساکنین افتادہ وَرَامُوْنکہ حرکۃ یاء بماقبل رفتہ یاء واؤ شدہ حذف گشتہ بھیچ یک صیغہ اعلال نیست ۔ اسم مفعول مَرْمِیٌّ مَرْمِیَّانِ تا آخر در جمیع این صیغ واؤ بقاعدہ (14)یاء شدہ در یاء ادغام یا فتہ وضمہ ماقبل بکسرہ بدل شدہ ۔

﴿ترجمہ﴾: بحث امر حاضر معروف بانون ثقیلہ: اِرْمِیَنَّ اِرْمِیَانِّ اِرْمُنَّ الخ بحث امر غائب ومتکلم معروف بانون ثقیلہ :لِیَرْمِیَنَّ لِیَرْمِیَانِّ الخ مجہول بانون ثقیلہ: لِیُرْمَیَنَّ الخ :بحث امر حاضر معروف بانون خفیفہ :لِیَرْمِیَنْ الخ امر مجہول بانون خفیفہ :لِیُرْمَیَنْ الخ بحث نہی معروف بانون خفیفہ :لَایَرْمِیَنْ الخ نہی مجہول با نون خفیفہ امر مجہول کی طرح ہے۔اسم فاعل :رَامٍ الخ،رَامٍ میں یاء ساکن ہو کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی اور رَامُوْنَ میں ماقبل کی طرف چلی گئی یاء واؤ ہو کر حذف ہوگئی اس کے علاوہ کسی ایک صیغہ میں اعلال نہیں ہوا ۔اسم مفعول :مَرْمِیٌّ مَرْمِیَّانِ الخ ان تمام صیغوں میں واؤ بقاعدہ (۱۴) یاء ہو کر یاء میں مدغم ہوگئی اور ماقبل کا ضمہ کسرہ سے بدلا گیا۔

﴿تشریح﴾:

رَامٍ رَامِیَانِ الخ اسم فاعل کے صرف دو صیغوں میں تعلیل ہوئی ہے......یعنی واحد مذکر اور جمع مذکر میں ،واحد

مذکر رَامٍ اصل میں رَامِیٌ تھا ی پر ضمہ ثقیل تھا اس لئے گرا دیا پھر التقائے ساکنین ہوا یاء اور تنوین کے درمیان یاء کو گرا دیا تو رَامٍ ہو گیا......اور جمع مذکر رَامُوْنَ اصل میں رَامِیُوْنَ تھا اس میں قانون نمبر 10 کی تیسری جزء جاری ہوئی کہ یاء متحرک کسرہ کے بعد ہے اور اس یاء کے بعد واؤ ساکن ہے تو یاء کے ماقبل کی حرکت دور کرنے کے بعد یاء کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دی اور یاء کو واؤ سے بدلا پھر بوجہ التقائے ساکنین گرا دیا تو رَامُوْنَ ہو گیا۔

☆ اسم مفعول کے تمام صیغوں میں قانون نمبر 14 جاری ہوا ہے. اس طرح کہ مَرْمِیٌّ اصل میں مَرْمُوْیٌ اور مَرْمِیَّانِ اصل میں مَرْمُوْیَانِ الخ تھا واؤ اور یاء جو کسی سے بدلی ہوئیں نہیں ہیں وہ ایک ایسے کلمہ میں جمع ہو گئیں جو غیر ملحق ہے اور ان دونوں میں پہلا ساکن ہے پس واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا اور یاء کی مناسبت کی وجہ سے ما قبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا تو مَرْمِیٌّ مَرْمِیَّانِ مَرْمِیُّوْنَ مَرْمِیَّةٌ مَرْمِیَّتَانِ مَرْمِیَّاتٌ ہو گیا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

ناقص واوی از باب سَمِعَ یَسْمَعُ جیسے اَلرِّضٰی وَالرِّضْوَانُ خوش ہونا

﴿عبارت﴾: ناقص واوی ازباب سَمِعَ یَسْمَعُ چوں اَلرِّضٰی وَالرِّضْوَانُ خوشنود شدن وپسند کردن۔رَضِیَ یَرْضٰی رِضًی وَرِضْوَانًا فَهُوَ رَاضٍ وَرُضِیَ یُرْضٰی رِضًی وَرِضْوَانًا فَهُوَ مَرْضِیٌّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِرْضَ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَرْضَ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَرْضًی وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِرْضًی مِرْضَاةٌ مِرْضَاءٌ وَتَثْنِیَتُهُمَا مَرْضَیَانِ وَمِرْضَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَرَاضٍ وَمَرَاضِیُّ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ اَلْمُذَکَّرُ مِنْهُ اَرْضٰی وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ رُضْیٰی وَتَثْنِیَتُهُمَا اَرْضَیَانِ وَرُضْیَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَرْضَوْنَ وَاَرَاضٍ وَرُضًی وَرُضْیَیَاتٌ درجمیع صیغ معروف ایں باب،هم اعلال مثل اعلال دُعِیَ وَیُدْعٰی شده وهمه اعلالات صیغ ایں باب مثل صیغ باب دَعَا یَدْعُوْ ست جز مَرْضِیٌّ مفعول که دراصل مَرْضُوْوٌ بوده برخلاف قیاس قاعده دِلِیٌّ دراں جاری شده می باید فهمید ومے باید گردانید۔نا قص یائی از سَمِعَ چوں اَلْخَشْیَةُ: ترسیدن۔خَشِیَ یَخْشٰی خَشْیَةً فَهُوَ خَاشٍ تا آخر بوضع مجهول رَمٰی یَرْمِیْ اعلالِ افعال ایں باب شده ودیگر صیغ صرفِ صغیر مثل صرف صغیر رَمٰی یَرْمِیْ است۔

﴿ترجمہ﴾: ناقص واوی: از باب سَمِعَ یَسْمَعُ جیسے اَلرِّضٰی وَالرِّضْوَانُ خوش ہونا اور پسند کرنا رِضِیَ یَرْضٰی الخ۔اس باب کے معروف کے تمام صیغوں میں بھی دَعٰی یُدْعٰی کے اعلال کی مثل اعلال ہوا ہے اور اس باب کے صیغوں کی تمام تعلیلات دَعَایَدْعُوْا کے باب کے صیغوں کی طرح ہیں علاوہ مَرْضِیٌّ اسم مفعول کے جو کہ اصل میں مَرْضُوْوٌ تھا اس میں خلاف قیاس دِلِیٌّ کا قاعدہ جاری ہو گیا ہے سمجھ لینا چاہئے اور گردن کر لینی چاہیے۔ناقص یائی از سَمِعَ جیسے اَلْخَشِیَّۃُ ڈرنا خَشِیَ یَخْشٰی الخ۔اس باب کے افعال کی تعلیل رَمٰی یَرْمِیْ کے مجہول کے طرز پر ہوئی ہے اور صرف صغیر کے دیگر صیغوں میں رَمٰی یَرْمِیْ کی صرف صغیر کی طرح ہے۔

﴿تشریح﴾:

ناقص واوی از باب سَمِعَ یَسْمَعُ جیسیاَلرِّضٰی وَالرِّضْوَانُ خوش ہو نا اور پسند کرنا رِضِیَ یَرْضٰی رِضًی وَرِضْوَانًافَھُوَرَاضٍ وَرُضِیَ یُرْضٰی رِضًی وَرِضْوَانًافَذَاکَ مَرْضِیٌّ مَارَضِیَ مَارُضِیَ لَمْ یَرْضَ لَمْ یُرْضَ لَایَرْضَ لَایُرْضٰی لَنْ یَّرْضٰی لَنْ یُّرْضٰی لَیَرْضَیَنَّ لَیُرْضَیَنَّ لَیَرْضَیَنْ لَیُرْضَیَنْ اَلْاَمْرُمِنْہُ اِرْضَ لِتَرْضَ لِیُرْضَ اِرْضَیَنَّ لِتَرْضَیَنَّ لِیَرْضَیَنَّ لِیُرْضَیَنَّ اِرْضَیَنْ لِتُرْضَیَنْ لِیَرْضَیَنْ لِیُرْضَیَنْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتَرْضَ لَاتُرْضَ لَایَرْضَ لَایُرْضَ لَاتَرْضَیَنَّ لَاتُرْضَیَنَّ لَایَرْضَیَنَّ لَایُرْضَیَنَّ لَاتَرْضَیَنَّ لَاتُرْضَیَنَّ لَایُرْضَیَنْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَرْضًی مَرْضَیَانِ مَرَاضٍ وَّمُرَیْضٍ وَالْاٰلَۃُمِنْہُ مِرْضًی مِرْضَیَانِ مَرَاضٍ وَّمُرَیْضٍ مِرْضَاۃٌ مِرْضَاتَانِ مَرَاضٍ وَّمُرَیْضِیَۃٌمِرْضَاءٌ مِرْضَاءَانِ مَرَاضِیُّ وَمُرَیْضِیٌّ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلُ الْمُذَکَّرُمِنْہُ اَرْضٰی اَرْضَیَانِ اَرْضَوْنَ اَرَاضٍ وَّاُرَیْضٍ وَّالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ رُضِیَ رُضْیَیَانِ رُضْیَیَاتٌ رُضًی وَّرُضٰی۔

☆ اس باب کے معروف اور مجہول دونوں اقسام کے صیغوں کی تعلیل دُعِیَ یُدْعٰی کی تعلیل کی طرح ہوئی ہے۔

☆ اس باب کے صیغوں کی تمام تعلیلات باب دَعَایَدْعُوْا کے صیغوں کی طرح ہیں سوائے مَرْضِیٌّ اسم مفعول کے کہ اصل میں یہ مَرْضُوْوٌ تھا اس میں خلاف قیاس دِلِیٌّ والا قاعدہ جاری ہوا کہ دونوں واؤ کو یاء سے بدلا پھر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا پھر یاء کی مناسبت کی وجہ سے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا تو مَرْضِیٌّ ہو گیا، خلاف قیاس اس لئے کہ یہ فُعُوْلٌ کے وزن پر بھی نہیں بلکہ مَفْعُوْلٌ کے وزن پر ہے نیز یہ جمع کا صیغہ بھی نہیں۔

ناقص یائی: از باب سَمِعَ یَسْمَعُ جیسے اَلْخَشْیَةُ (ڈرنا)۔

﴿فائدہ﴾: اس کی صرف تصغیر ''اَلرِّضْوَانُ'' کی صرف صغیر کی طرح ہے، اس باب کے افعال میں تعلیلات رَمٰی یَرْمِیْ کے مجہول کے طریقے پر ہوئی ہیں یعنی رُمِیَ یُرْمٰی کی طرح ہوئی ہیں اور باقی صیغے یعنی اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل، صفت مشبہ، اسم آلہ، اسم ظرف کی صرف صغیر رَمٰی یَرْمِیْ کی صرف صغیر کی طرح ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

لفیفِ مفروق از ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے اَلْوِقَایَةُ حفاظت کرنا

﴿عبارت﴾: لفیفِ مفروق از ضرب یضرب چو الوقایة نگا ہ داشتن وقی یقی وقایة فهو واق ووقی یو قی وقایة فهو مو قی الامر منه ق والنهی عنه لا تق الظرف منه مو قی والاالة منه میقی میقاة میقاء و تثنیتهما مو قیان و میقیان والجمع منهما مو اقو مواقی وافعل التفضیل للمذکر منه اوقی والمؤنث منه وقیٰ وتثنیتهما اوقیان ووقییان والجمع منهما او قون واواق ووقی ووقییات در فاء کلمه ایں باب قواعدِ مثال در کلمه قواعد ناقص جا ری است اثباتِ معروف وقی وقیا وقوا تا اخر چوں رمی رمیا تا آخر مجهول وقی تا آخر چو ں رمی تا آخر اثباتِ مضارع معروف یقی یقیان یقون تقی تقیان یقین تقون تقین تقین اقی نقی واو یقی وجمله صیغ بقاعده یعد حذف شد ہ ودریا ء قواعدِ صرف رمی رمیا جا ری گشته مضارع مجهول یوقی یوقیان یوقون تا آخر چو ں یر می نفی تا کید بلن در فعلِ مستقبل معروف لن یقیا لن یقیا لن یقو الن تقی لن تقیا لن یقین لن تقوا لن تقی لن تقین لن اقی لن نقی لن جز ء عملے که در صحیح مے کنند دریں باب سببِ تغیرے دیگر نشده وهماں اعلان که در مضارع بو د با قی ما نده مجهول لن یوقی لن یوقیا تا آخر چو ں لن یر می تا آخر۔

﴿تشریح﴾:

لفیفِ مفروق از ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے اَلْوِقَایَۃُ حفاظت کرنا۔

وَقٰی یَقِیْ وِقَایَۃً فَھُوَ وَاقٍ وَوُقِیَ یُوْقٰی وِقَایَۃً فَذَاکَ مَوْقِیٌّ مَاوَقٰی مَاوُقِیَ لَمْ یَقِ لَمْ یُوْقَ لَایَقِیْ لَایُوْقٰی لَنْ یَقِیَ لَنْ یُّوْقٰی لَیَقِیَنَّ لَیُوْقَیَنَّ لَیَقِیَنْ لَیُوْقَیَنْ اَلْاَمْرُ مِنْہُ قِ لِتُوْقَ لِیَقِ لِیُوْقَ قِیَنَّ لِتُوْقَیَنَّ لِیَقِیَنَّ لِیُوْقَیَنَّ قِیَنْ لِتُوْقَیَنْ لِیَقِیَنْ لِیُوْقَیَنْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تَقِ لَا تُوْقَ لَایَقِ لَایُوْقَ لَاتَقِیَنَّ لَاتُوْقَیَنَّ لَایَقِیَنَّ لَایُوْقَیَنَّ لَاتَقِیَنْ لَاتُوْقَیَنْ لَایَقِیَنْ لَایُوْقَیَنْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَوْقًی مَوْقَیَانِ مَوَاقٍ وَّمُوَیْقٍ وَالْاٰلَۃُ مِنْہُ مِیْقًی مِیْقَیَانِ مَوَاقٍ وَمُوَیْقٍ مِیْقَاۃٌ مِیْقَاتَانِ مَوَاقٍ وَمُوَیْقِیَۃٌ مِیْقَاءٌ مِیْقَاءَانِ مَوَاقِیُّ وَمُوَیْقِیٌّ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ الْمُذَکَّرُ مِنْہُ اَوْقٰی اَوْقَیَانِ اَوْقَوْنَ اَوَاقٍ اَوَیْقٍ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ وُقْیٰ وُقْیَیَانِ وَقْیَیَاتٌ وُقًی وَوُقَیٌّ۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس باب کے فاء کلمہ میں مثال والے قوانین جاری ہوں گے اور لام کلمہ میں ناقص والے قوانین جاری ہوں گے۔

☆ وَقٰی وَقَیَا وَقَوْا الخ یہ گردان اور اس کی تعلیلات رَمٰی رَمَیَا رَمَوْا الخ کی طرح ہیں۔

☆ وُقِیَ وُقِیَا وُقُوْا الخ یہ گردان اور اس کی تعلیلات رُمِیَ رُمِیَا الخ کی طرح ہے۔

☆ یَقِیْ اور مضارع کے تمام صیغوں سے قانون نمبر ا کی وجہ سے واؤ گرگئی ہے مثلاً یَقِیْ اصل میں یَوْقِیُ تھا واؤ علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہوئی واؤ گرادیا تو یَقِیُ ہوگیا اور یاء میں رَمٰی یَرْمِیْ کی گردان والے قواعد جاری ہوں گے۔

☆ یُوْقٰی یُوْقَیَانِ الخ اس کی گردان اور تعلیلات یُرْمٰی یُرْمَیَانِ الخ کی طرح ہے

☆ لَنْ یَقِیَ لَنْ یَقِیَا الخ۔ لفظ لَنْ صحیح کے صیغوں میں جیسے عمل کرتا ہے یہاں بھی اس نے ویسے عمل کیا ہے کوئی جدید تبدیلی پیدا نہیں کی۔

☆ لَنْ یُّوْقٰی لَنْ یُّوْقَیَا الخ کی گردان اور اس کی تعلیلات لَنْ یُّرامی لَنْ یُّرْمَیَا الخ کی طرح ہیں

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف: لَمْ یَقِ لَمْ یَقِیَا لَمْ یَقُوْا لَمْ تَقِ لَمْ تَقِیَا لَمْ یَقِیْنَ لَمْ تَقُوْا لَمْ تَقِیْ لَمْ تَقِیْنَ لَمْ اَقِ لَمْ نَقِ۔ لام کلمہ در لَمْ یَقِ واخواتش بجزم افتادہ ودیگر صیغہاء بدستور ست۔ مجہول لَمْ یُوْقَ لَمْ یُوْقَیَا تا آخر چوں لَمْ یُرْمَ تا آخر۔ لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَیَقِیَنَّ

لَیَقِیَانِّ لَیَقُنَّ لَتَقِیَانِّ لَیَقِیْنَانِّ لَتَقُنَّ لَتَقِنَّ لَتَقِیَانِّ لَتَقِیْنَانِّ لَاَقِیَنَّ لَنَقِیَنَّ در لام کلمه چوں صرف لَیَرْمِیَنَّ عمل باید کرد۔ مجهول لَیُوْقَیَنَّ تا آخر چوں لَیُرْمَیَنَّ تا آخر نون خفیفه هم بریں قیاس ۔ امر حاضر معروف :قِ قِیَا قُوْا قِیْ قِیْنَ قِ در اصل تَقِیْ بود بعد حذف علامة مضارع متحرك ماند در آخر وقف نمودند یاء بیفتقاد قِ شد دیگر صیغهاء حسب استور از مضارع ساخته اند ۔امر غائب ومتکلم معروف :لِیَقِ لِیَقِیَا لِیَقُوْا لِتَقِ لِتَقِیَا لِیَقِیْنَ لَاَقِ لِنَقِ ۔ امر مجهول :لِیُوْقَ تا آخر چوں لَیُرْمَ تا آخر۔ امر حاضر معروف بانون ثقیله : قِیَنَّ قِیَانِّ قُنَّ قِنَّ قِیْنَانِّ ۔ امر غائب ومتکلم معروف بانون ثقیله :لِیَقِیَنَّ لِیَقِیَانِّ لِیَقُنَّ تا آخر ۔ امر مجهول لَیُوْقَیَنَّ تا آخر ۔ امر حاضر معروف بانون خفیفه :امر مجهول بانون خفیفه، لَیُوْقَیَنَّ تا آخر ۔

﴿ترجمہ﴾: بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف: لَمْ یَقِ لَمْ یَقِیَا الخ ۔ لَمْ یَقِ اور اس کے نظائر میں جزم کی وجہ سے لام کلمہ گر گیا اور باقی صیغے بدستور ہیں ۔ مجہول لَمْ یُوْقَ لَمْ یُوْقَیَا تا آخر لَمْ یُرْمَ تا آخر کی طرح ہے۔ لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف: لَیَقِیَنَّ لَیَقِیَان الخ: لام کلمہ میں لَیَرْمِیَنَّ کی گردان کی طرح عمل کر لینا چاہیے ۔ مجہول: لَیُوْقَیَنَّ تا آخر لَیُرْمَیَن تا آخر کی طرح ہے۔ نو خفیفہ بھی اسی طرح ہے۔ بحث امر حاضر معروف : قِ قِیَا الخ ۔ قِ اصل میں تَقِیْ تھا علامت مضارع حذف کرنے کے بعد متحرک رہا آخر میں وقف کیا یاء گر گئی قِ ہوا باقی صیغے مضارع سے دستور کے مطابق بنے ہیں ۔ بحث امر غائب ومتکلم معروف: لِیَقِ لِیَقِیَا الخ ۔ امر مجہول: یُوْقَیَا آخر لَیُرْمَتا آخر کی طرح ہے۔ بحث امر حاضر معروف بانون ثقیلہ :قِیَنَّ الخ ۔ بحث امر غائب ومتکلم معروف بانون ثقیلہ: :لِیَقِیَنَّ لِیَقِیَانِّ لِیَقُنَّ تا آخر: امر مجہول لَیُوْقَیَنَّ تا آخر ۔ بحث امر حاضر معروف بانون خفیفہ :قِیَنْ قُنْ قِنْ ۔ امر مجہول بانون خفیفہ :لَیُوْقَیَن تا آخر ۔

﴿تشریح﴾:

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ لَمْ یَقِ اور اس کے نظائر یعنی مفرد لفظی کے باقی پانچ صیغے ان کے لام کلمہ سے جزم کی وجہ سے یاء گر گئی ہے اور باقی صیغ بدستور ہیں ۔

☆ لَمْ یُوْقَ لَمْ یُوْقَیَا الخ گردان اور اس کی تعلیلات لَمْ یُرْمَ لَمْ یُرْمَیَا کی طرح ہیں ۔

☆ لَیَقِیَنَّ لَیَقِیَانِّ الخ ۔ اس کے لام کلمہ میں لَیَرْمِیَنَّ کی گردان کی طرح عمل کرنا چاہیے کہ بعض صیغوں میں یائے ساکنہ لحوق نون کے بعد مفتوح ہو جائے گی اور بعض صیغوں سے واؤ اور یاء ساقط ہو جائیں گی

☆ لَیُوْقَیَنَّ الخ: کی گردان اور تعلیلات لَیُرْمَیَنَّ الخ کی طرح ہیں ۔

☆ نون خفیفہ معروف اور مجہول کو نون ثقیلہ معروف اور مجہول پر قیاس کر لینا چاہیے۔

☆ فعل امر حاضر معروف قِ قِیَا الخ۔ قِ اصل میں تَـقِـیْ تھا...... شروع سے علامت مضارع کو گرا دیا پہلا حرف متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی آخر میں وقف کر دیا تو قِ ہو گیا اور باقی صیغے مضارع سے حسب دستور بنائے جاتے ہیں۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: لَایَقِ لَایَقِیَا تا آخر مجهول :لَایُوْقَ تا آخر ۔ نهی معروف بانون ثقیله۔ لَایَقِیَنَّ لَایَقِیَانّ لَایَقُنَّ تا آخر ۔ لَایُوْقَیَنَّ لَایُوْقَیَانّ لَایُوْقَوُنَّ الخ۔ نهی معروف بانون خفیفه لَا یَقِیَنْ لَایَقُنْ تا آخر۔مجهول: لَا یُوْقَیَنْ لَایُوْقَوُنْ لَاتُوْقَیَنْ لَاتُوْقَوُنْ لَاتُوْقَیِنْ لَااُوْقَیَنْ لَانُوْقَیَنْ ۔اسم فاعل :وَاقٍ وَاقِیَانِ وَاقُوْنَ تا آخر چوں رَامٍ تا آخر ۔ اسم مفعول مَوْقِیٌّ چوں مَرْمِیٌّ تا آخر لفیف مفروق از حَسِبَ یَحْسِبُ چوں اَلْوِلَایَةُ بمالك شدن۔ وَلِیَ یَلِیْ وَلَایَةً فَهُوَ وَالٍ وَوُلِیَ یُوْلٰی وَلَایَةً فَهُوَ مَوْلِیٌّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ لِ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَلِ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَوْلًی وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِیْلًی مِیْلَاةٌ مِیْلَاءٌ وَتَثْنِیَتُهُمَا مَوْلَیَان وَمِیْلَیَان وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَوَالٍ وَمَوَالِیُّ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ المذَکَّرُ مِنْهُ اَوْلٰی وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ وُلْیٰی وَتَثْنِیَتُهُمَا اَوْلَیَانِ وَوُلْیَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنهُمَا اَوَالٍ وَاَوْلَوْنَ وَوُلًی وَوُلْیَیَاتٌ۔ حسب قواعد مشرحه بالابقیاس وَقٰی یَقِیْ صیغ ایں باب راعلال باید کر دو جمله صیغ کبرمی باید خواند ۔ لفیف مقرون از ضَرَبَ چوں اَلطَّیُّ پیچیدن :طَوٰی یَطْوِیْ طَیًّا فَهُوَ طَاوٍ تا آخر چوں رَمٰی یَرْمِیْ تا آخر ۔

﴿ترجمہ﴾: لَایَـقِ لَایَـقِیَـا تا آخر مجہول: لَایُوْقَ تا آخر۔ نہی معروف بانون ثقیلہ۔ لَایَـقِیَـنَّ الخ۔ مجہول :لَایُوْقَیَنّ بحث نہی معروف بانون خفیفہ: لَا یَقِیَنْ لَایَقُنْ الخ۔ مجہول: لَا یُوْقَیَن الخ۔ اسم فاعل: **وَاقٍ** تا آخر رَامٍ کی طرح ہے اسم مفعول مَوْقِیٌّ مَرْمِیٌّ تا آخر کی طرح ہے لفیف مفروق از **حَسِبَ یَحْسِبُ** جیسے **اَلْوِلَایَةُ**: مالک ہونا وَلِیَ یَلِی الخ۔ اس باب کے صیغوں کی تعلیل وَقٰی یَقِی کی طرح مذکورہ بالا قواعد کے مطابق کرنی چاہیے اور صرف کبیر کے تمام صیغے پڑھ لینے چاہئیں لفیف مقرون از ضَـرَبَ جیسے اَلطَّیُّ لپیٹنا: طَوٰی یَطْوِیْ طَیًّا فَهُوَ طَاوٍ تا آخر رَمٰی یَرْمِیْ تا آخر کی طرح ہے۔

﴿تشریح﴾:

وَاقٍ الخ: مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس (اسم فاعل) کی گردان اور تعلیلات رَامٍ کی طرح ہیں

یعنی اس کے صرف دو صیغوں میں تعلیل ہوئی ہے وَاقٍ اور وَاقُوْنَ میں اور قانون نمبر 10 جاری ہوگا جیسا کہ رَامٍ اور رَامُوْنَ ان دو صیغوں میں تعلیل ہوئی اور یہی قانون ان میں جاری ہوا۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اسم مفعول کی گردان اور تعلیلات مَرْمِیٌّ الخ کی طرح ہیں یعنی اس کے تمام صیغوں میں تعلیل ہوگی اور سَیِّدٌ والا قانون جاری ہوگا۔

لفیف مفروق: از حَسِبَ یَحْسَبُ جیسے اَلْوِلَایَۃُ (مالک ہونا)۔

وَلِیَ یَلِیْ وَلْیًا فَھُوَ وَالٍ وَوُلِیَ یُوْلٰی وَلْیًا فَذَاكَ مَوْلِیٌّ مَاوَلِیَ مَاوُلِیَ لَمْ یَلِ لَمْ یُوْلَ لَایَلِیْ لَایُوْلٰی لَنْ یَّلِیَ لَنْ یُّوْلٰی لَیَلِیَنَّ لَیُوْلَیَنَّ لَیَلِیَنْ لَیُوْلَیَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ لِ لِتُوْلَ لِیَلِ لِیُوْلَ لِیَنَّ لِتُوْلَیَنَّ لِیَلِیَنَّ لِیُوْلَیَنَّ لِیَنَ لِتُوْلَیَنْ لِیَلِیَنْ لِیُوْلَیَنْ وَالنَّھْیُ عَنْهُ لَاتَلِ لَاتُوْلَ لَایَلِ لَایُوْلَ لَاتَلِیَنَّ لَاتُوْلَیَنَّ لَایَلِیَنَّ لَایُوْلَیَنَّ لَاتَلِیَنْ لَاتُوْلَیَنْ لَایَلِیَنْ لَایُوْلَیَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَوْلًی مَوْلَیَانِ مَوَالٍ وَّ مُوَیْلٌ وَالْاٰلَۃُ مِنْهُ مِیْلًی مِیْلَیَانِ مَوَالٍ وَمُوَیْلٍ مِیْلَاۃٌ مِیْلَاتَانِ مَوَالٍ وَّمُوَیْلِیَۃٌ مِیْلَاءٌ مِیْلَاءَانِ مَوَالِیُّ وَمُوَیْلِیٌّ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ اَلْمُذَکَّرُ مِنْهُ اَوْلٰی اَوْلَیَانِ اَوْلَوْنَ اَوَالٍ وَّاُوَیْلٍ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ وُلْیٰ وُلْیَیَانِ وُلْیَیَاتٌ وُلًی وَّوُلَیٌّ۔

❁ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ وہ قواعد جو اوپر ذکر کئے گئے ہیں ان کے مطابق اور وَقٰی یَقِیْ کے طریقے پر اس باب کے صیغوں کی تعلیلات کر لینی چاہییں اور تمام صیغوں کی صرف کبیر پڑھ لینی چاہیے۔

لفیف مقرون : از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے اَلطَّیُّ (لپیٹنا)۔

یہ گردان رَمٰی یَرْمِیْ کی طرح ہے۔

طَوٰی یَطْوِیْ طَیًّا فَھُوَ طَاوٍ وَطُوِیَ یُطْوٰی طَیًّا فَذَاكَ مَطْوِیٌّ مَاطَوٰی مَاطُوِیَ لَمْ یَطْوِ لَمْ یُطْوَ لَایَطْوِیْ لَایُطْوٰی لَنْ یَّطْوِیَ لَنْ یُّطْوٰی لَیَطْوِیَنَّ لَیُطْوَیَنَّ لَیَطْوِیَنْ لَیُطْوَیَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِطْوِ لِتُطْوَ لِیَطْوِ لِیُطْوَ اِطْوِیَنَّ لِتُطْوَیَنَّ لِیَطْوِیَنَّ لِیُطْوَیَنَّ اِطْوِیَنْ لِتُطْوَیَنْ لِیَطْوِیَنْ لِیُطْوَیَنْ وَالنَّھْیُ عَنْهُ لَاتَطْوِ لَاتُطْوَ لَایَطْوِ لَایُطْوَ لَاتَطْوِیَنَّ لَاتُطْوَیَنَّ لَایَطْوِیَنَّ لَایُطْوَیَنَّ لَاتَطْوِیَنْ لَاتُطْوَیَنْ لَایَطْوِیَنْ لَایُطْوَیَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُطْوًی مَطْوَیَانِ مَطَاوٍ وَّمُطَیٌّ وَالْاٰلَۃُ مِنْهُ مِطْوًی مِطْوَیَانِ مَطَاوٍ وَمُطَیٌّ مِطْوَاۃٌ مِطْوَاتَانِ مَطَاوٍ وَّمُطَیِّیَۃٌ مِطْوَاءٌ مِطْوَاءَ انِ مَطَاوِیٌّ وَمُطَیِّیٌّ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ اَلْمُذَکَّرُ مِنْهُ اَطْوٰی اَطْوَیَانِ اَطْوَوْنَ اَطَاوٍ وَّاُطَیٌّ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ طُیّٰ طُیَّیَانِ طُیَّیَاتٌ طُوًی وَّطُوَیّٰ۔

﴿عبارت﴾ ناقص واوی ازباب افتعال چون اَلْإِحْتِبَاءُ: زانو ایستادہ کردہ حبوہ بستہ نشستن۔ اِحْتَبٰی یَحْتَبِیْ اِحْتِبَاءً فَهُوَ مُحْتَبٍ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِحْتَبِ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَحْتَبِ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُحْتَبًی۔ نا قص یائی ایضا چون اَلْإِجْتِبَاءُ: بر گزیدن اِجْتَبٰی یَجْتَبِیْ اِجْتِبَاءً فَهُوَ مُجْتَبٍ وَاُجْتُبِیَ یُجْتَبٰی اِجْتِبَاءً فَهُوَ مُجْتَبًی اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِجْتَبِ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَجْتَبِ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُجْتَبًی۔ لفیف مقرون ایضا چون اَلْإِلْتِوَاءُ: پیچیدہ شدن۔ ناقص واوی انفعال چون اَلْإِنْمِحَاءُ: محو شدن۔ یائی ایضا چون اَلْإِنْبِغَاءُ: مناسب شدن۔ لفیف مقرون ایضا چون اَلْإِنْزِوَاءُ: بگوشہ نشستن۔ ناقص واوی ازاستفعال چون اَلْإِسْتِعْلَاءُ بلند شدن۔ ناقص یائی چون اَلْإِسْتِغْنَاءُ: بے پرواہ شدن۔ واوی ازافعال چون اَلْإِعْلَاءُ بلند کردن۔ اَعْلٰی یُعْلِیق اِعْلَاءً فَهُوَ مُعْلٍ وَاُعْلِیَ یُعْلٰی اِعْلَاءً فَهُوَ مُعْلًی اَلْاَمْرُ مِنْهُ اَعْلِ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتُعْلِ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُعْلًی۔ یائی ایضا چون اَلْإِغْنَاءُ: بے پرواہ کردن۔ اَغْنٰی یُغْنِیْ اِغْنَاءً تا آخر۔ لفیف مفروق چون اَلْإِیْلَاءُ: قریب کردن۔ اَوْلٰی یُوْلِیْ اِیْلَاءً فَهُوَ مُوْلٍ۔ مقرون چون اَلْإِرْوَاءُ: سیراب کردن۔ اَرْوٰی یُرْوِیْ تا آخر۔ ایضا اَلْإِحْیَاءُ زندہ کردن۔ اَحْیٰی یُحْیِیْ تا آخر۔

﴿ترجمہ﴾: ناقص واوی: از باب افتعال جیسے اَلْإِحْتِبَاءُ گھٹنے کھڑے کر کے چادر باندھ کر بیٹھنا اِحْتَبٰی یَحْتَبِیْ الخ ناقص یائی اسی طرح جیسے اَلْإِجْتِبَاءُ چننا اِجْتَبٰی یَجْتَبِیْ الخ۔ لفیف مقرون اسی طرح جیسے اَلْإِلْتِوَاءُ لپٹا ہوا ہونا ناقص واوی اسی طرح از انفعال جیسے اَلْإِنْمِحَاءُ مٹ جانا۔ یائی اسی طرح جیسے اَلْإِنْبِغَاءُ مناسب ہونا لفیف مقرون اسی طرح جیسے اَلْإِسْتِغْنَاءُ بے پرواہ ہونا واوی از افعال جیسے اَلْإِعْلَاءُ بلند کرنا اَوْلٰی یُوْلِیْ الخ۔ مقرون جیسے اَلْإِرْوَاءُ سیراب کرنا اَرْوٰی یُرْوِیْ ایضاً اَلْاَحْیَاءُ زندہ کرنا اَحْیٰی یُحْیِیْ اَحْیَاءً الخ۔

﴿تشریح﴾:

ناقص واوی: از باب افتعال چون اَلْإِحْتِبَاءُ: (گھٹنے کھڑے کر کے چادر باندھ کر بیٹھنا)۔

اِحْتَبٰی یَحْتَبِیْ اِحْتِبَاءً فَهُوَ مُحْتَبٍ وَاُحْتُبِیَ یُحْتَبٰی اِحْتِبَاءً فَذَاكَ مُحْتَبًی مَااِحْتَبٰی مَااُحْتُبِیَ لَمْ یَحْتَبِ لَمْ یُحْتَبَ لَایَحْتَبِیْ لَایُحْتَبٰی لَنْ یَّحْتَبِیَ لَنْ یُّحْتَبٰی لَیَحْتَبِیَنَّ لَیُحْتَبَیَنَّ لَیَحْتَبِیَنْ لَیُحْتَبَیَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِحْتَبِ لِتُحْتَبَ لِیَحْتَبِ لِیُحْتَبَ اِحْتَبِیَنَّ لَتُحْتَبَیَنَّ لِیَحْتَبِیَنَّ لِیُحْتَبَیَنَّ اِحْتَبِیَنْ لِتُحْتَبَیَنْ لِیَحْتَبِیَنْ لِیُحْتَبَیَنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَحْتَبِ لَاتُحْتَبَ لَایَحْتَبِ لَا یُحْتَبَ لَاتَحْتَبِیَنَّ لَاتُحْتَبَیَنَّ

لَایَحْتَبِیَنَّ لَایُحْتَبِیَنَّ لَاتُحْتَبَیَنَّ لَایَحْتَبِیَنْ لَایُحْتَبَیَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُحْتَبًی مُحْتَبَیَانِ مُحْتَبَیَاتٌ۔

﴿فائدہ﴾: "اَلْاِلْتِوَاءُ" مصدر کی گردان "اَلْاِحْتِبَاءُ" کی گردان کی طرح ہے۔

لفیف مقرون: از باب انفعال اَلْاِنْزِوَاءُ (گوشہ نشین ہونا)۔

اِنْزَوٰی یَنْزَوِیْ اِنْزِوَاءً فَهُوَ مُنْزَوٍ وَاُنْزُوِیَ یُنْزَوٰی اِنْزِوَاءً فَذَاكَ مُنْزَوًی مَااِنْزَوٰی مَااُنْزُوِیَ لَمْ یَنْزَوِ لَمْ یُنْزَوَ لَایَنْزَوِیْ لَایُنْزَوٰی لَنْ یَّنْزَوِیَ لَنْ یُّنْزَوٰی لَیَنْزَوِیَنَّ لَیُنْزَوَیَنَّ لَیَنْزَوِیَنْ لَیُنْزَوَیَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِنْزَوِ لِتُنْزَوَ لِیَنْزَوِ لِیُنْزَوَ اِنْزَوِیَنَّ لِتُنْزَوَیَنَّ لِیَنْزَوِیَنَّ لِیُنْزَوَیَنَّ اِنْزَوِیَنْ لِتُنْزَوَیَنْ لِیَنْزَوِیَنْ لِیُنْزَوَیَنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَنْزَوِ لَاتُنْزَوَ لَایَنْزَوِ لَایُنْزَوَ لَاتَنْزَوِیَنَّ لَاتُنْزَوَیَنَّ لَایَنْزَوِیَنَّ لَایُنْزَوَیَنَّ لَاتَنْزَوِیَنْ لَاتُنْزَوَیَنْ لَایَنْزَوِیَنْ لَایُنْزَوَیَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُنْزَوًی مُنْزَوَیَانِ مُنْزَوَیَاتٌ۔

لفیف مقرون از باب افعال جیسے اَلْاِرْوَاءُ (سیراب کرنا)۔

اَرْوٰی یُرْوِیْ اِرْوَاءً فَهُوَ مُرْوٍ وَاُرْوِیَ یُرْوٰی اِرْوَاءً فَذَاكَ مُرْوًی مَااَرْوٰی مَااُرْوِیَ لَمْ یُرْوِ لَمْ یُرْوَ لَایُرْوِیْ لَایُرْوٰی لَنْ یُّرْوِیَ لَنْ یُّرْوٰی لَیُرْوِیَنَّ لَیُرْوَیَنَّ لَیُرْوِیَنْ لَیُرْوَیَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اَرْوِ لِتُرْوَ لِیُرْوِ لِیُرْوَ اَرْوِیَنَّ لِتُرْوَیَنَّ لِیُرْوِیَنَّ لِیُرْوَیَنَّ اَرْوِیَنْ لِتُرْوَیَنْ لِیُرْوِیَنْ لِیُرْوَیَنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتُرْوِ لَاتُرْوَ لَایُرْوِ لَایُرْوَ لَاتُرْوِیَنَّ لَاتُرْوَیَنَّ لَایُرْوِیَنَّ لَایُرْوَیَنَّ لَاتُرْوِیَنْ لَاتُرْوَیَنْ لَایُرْوِیَنْ لَایُرْوَیَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُرْوًی مُرْوَیَانِ مُرْوَیَاتٌ۔

﴿فائدہ﴾: "اَلْاِحْیَاءُ، اَلْاِغْنَاءُ، اَلْاِیْلَاءُ، اَلْاِعْلَاءُ" مصادر کی صرف صغیر "اَلْاِرْوَاءُ" کی صرف صغیر کی طرح ہے۔

﴿فائدہ﴾: "اَلْاِسْتِغْنَاءُ" مصدر کی صرف صغیر "اَلْاِسْتِعْلَاء" کی صرف صغیر کی طرح ہے۔

ناقص واوی از استفعال جیسے اَلْاِسْتِعْلَاءُ بلند ہونا:

اِسْتَعْلٰی یَسْتَعْلِیْ اِسْتِعْلَاءً فَهُوَ مُسْتَعْلٍ وَاُسْتُعْلِیَ یُسْتَعْلٰی اِسْتِعْلَاءً فَذَاكَ مُسْتَعْلًی مَااسْتَعْلٰی مَااُسْتُعْلِیَ لَمْ یَسْتَعْلِ لَمْ یُسْتَعْلَ لَایَسْتَعْلِیْ لَایُسْتَعْلٰی لَنْ یَّسْتَعْلِیَ لَنْ یُّسْتَعْلٰی لَیَسْتَعْلِیَنَّ لَیُسْتَعْلَیَنَّ لَیَسْتَعْلِیَنْ لَیُسْتَعْلَیَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِسْتَعْلِ لِتُسْتَعْلَ لِیَسْتَعْلِ لِیُسْتَعْلَ اِسْتَعْلِیَنَّ لِتُسْتَعْلَیَنَّ لِیَسْتَعْلِیَنَّ لِیُسْتَعْلَیَنَّ اِسْتَعْلِیَنْ لِتُسْتَعْلَیَنْ لِیَسْتَعْلِیَنْ لِیُسْتَعْلَیَنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَسْتَعْلِ لَاتُسْتَعْلَ لَایَسْتَعْلِ لَایُسْتَعْلَ لَاتَسْتَعْلِیَنَّ لَاتُسْتَعْلَیَنَّ لَایَسْتَعْلِیَنَّ لَایُسْتَعْلَیَنَّ لَاتَسْتَعْلِیَنْ لَاتُسْتَعْلَیَنْ لَایَسْتَعْلِیَنْ لَایُسْتَعْلَیَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُسْتَعْلًی مُسْتَعْلَیَانِ مُسْتَعْلَیَاتٌ ،

فائدہ: "اَلْاِحْیَاءُ، اَلْاَغْنِیَاءُ، اَلْاِیْلَاءُ، اَلْاِعْلَاءُ" مصادر کی صرف صغیر "اَلْاَرْوَاءُ" کی صرف صغیر کی طرح ہے۔

فائدہ: ''اَلْاِنْبِغَاءُ'' کی گردان ''اَلْاِنْزِوَاءُ'' کی طرح ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: ناقص واوی از تفعیل چون اَلتَّسْمِیَةُ: نام نهادن۔ سَمّٰی یُسَمِّیْ تَسْمِیَةً فَهُوَ مُسَمٍّ وَسُمِّیَ یُسَمّٰی تَسْمِیَةً فَهُوَ مُسَمًّی اَلْاَمْرُ مِنْهُ سَمِّ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتُسَمِّ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُسَمًّی ازیں با مصدر ناقص ولفیف ومهموز لام بروزن تَفْعِلَةٌ مے آید۔ ناقص یائی منه ایضًاچون اَلتَّلْقِیَةُ: اندا ختن۔ لَقّٰی یُلَقِّیْ تَلْقِیَةً فَهُوَ مُلَقٍّ الخ۔ لفیف مقرون چون اَلتَّقْوِیَةُ قوة دادن۔ قَوّٰی یُقَوِّیْ تَقْوِیَةً فَهُوَ مُقَوٍّ الخ۔ مقرون دیگر چون اَلتَّحِیَّةُ سلام کردن۔ حَیّٰی یُحَیِّیْ تَحِیَّةً فَهُوَ مُحَیٍّ تا آخر۔ سوال: در عین لفیف تعلیل نمی شود پس حرکة عین تَحِیَّةٌ چرا نقل کرده بماقبل دادند۔ جواب: تَحِیَّةٌ لفیف هم هست ومضاعف هم نقل حرکة دریں بحثیة مضاعف بودنش کرده لهٰذا در تَقْوِیَةٌ نقل نکردند۔ ناقص واوی از مفاعلة چون اَلْمُغَالَاةُ: گراں کردن مهر غَالٰی یُغَالِیْ مُغَالَاةً الخ۔ یائی ایضا چون اَلْمُرَامَاةُ باهم تیراندازی کردن۔ رَامَی یُرَامِیْ مُرَامَاةً الخ۔ لفیف مفروق چون اَلْمُوَارَاةُ: پوشیدن۔ وَارٰی یُوَارِیْ الخ۔ مقرون چون اَلْمُدَاوَاةُ: دوا کردن۔ دَاوٰی یُدَاوِیْ الخ۔

﴿ترجمہ﴾: ناقص واوی از تفعیل چوں اَلتَّسْمِیَةُ: نام نہادن۔ سَمّٰی یُسَمِّیْ الخ۔ اس باب سے ناقص، لفیف اور مہموز لام کا مصدر تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے اسی سے ناقص یائی جیسے اَلتَّلْقِیَةُ ڈالنا لَقّٰی یُلَقِّیْ الخ ۔لفیف مقرون جیسے اَلتَّقْوِیَةُ طاقت دینا۔ قَوّٰی یُقَوِّی مقرون دیگر جیسے اَلتَّحِیَّةُ سلام حَیّٰی یُحَیِّی الخ۔ سوال: لفیف کے عین کلمہ میں تعلیل نہیں ہوتی پھر تَحِیَّةٌ کے عین کلمہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو کیوں دی؟ جواب: تَحِیَّةٌ لفیف بھی ہے اور مضاعف بھی نقل حرکت اس میں اس کے مضاعف ہونے کی حیثیت سے کی ہے، اس لئے تَقْوِیَةٌ میں تعلیل نہیں، ناقص واوی از مُفَاعَلَة جیسے اَلْمُغَالَاةُ مہر زیادہ کرنا غَالٰی یُغَالِیْ مُغَالَاةً الخ۔ یائی اسی طرح جیسے اَلْمُرَامَاةُ باہم تیراندازی کرنا رَامَی یُرَامِیْ مُرَامَاةً الخ۔ لفیف مفروق چوں جیسے اَلْمُوَارَاةُ چھپانا وَارٰی یُوَارِیْ الخ۔ مقرون جیسے اَلْمُدَاوَاةُ دوا کرنا دَاوٰی یُدَاوِیْ الخ۔

﴿تشریح﴾:

ناقص واوی: از تفعیل چوں اَلتَّسْمِیَةُ: نام رکھنا۔

سَمّٰی یُسَمِّیْ تَسْمِیَةً فَهُوَ مُسَمٍّ وَسُمِّیَ یُسَمّٰی تَسْمِیَةً فَذَاكَ مُسَمًّی مَاسَمّٰی مَاسُمِّیَ لَمْ

يُسَمِّ لَمْ يُسَمَّ لَايُسَمِّيْ لَايُسَمّٰى لَنْ يُّسَمِّيَ لَنْ يُّسَمّٰى لَيُسَمِّيَنَّ لَيُسَمَّيَنَّ لَيُسَمِّيَنْ لَيُسَمَّيَنْ
اَلْاَمْرُ مِنْهُ سَمِّ لِتُسَمَّ لِيُسَمِّ لِيُسَمَّ سَمِّيَنَّ لِتُسَمَّيَنَّ لِيُسَمِّيَنَّ لِيُسَمَّيَنَّ سَمِّيَنْ لِتُسَمَّيَنْ
لَيُسَمِّيَنْ لِيُسَمَّيَنْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتُسَمِّ لَاتُسَمَّ لَايُسَمِّ لَايُسَمَّ لَاتُسَمِّيَنَّ لَاتُسَمَّيَنَّ
لَايُسَمِّيَنَّ لَايُسَمَّيَنَّ لَاتُسَمِّيَنْ لَاتُسَمَّيَنْ لَايُسَمِّيَنْ لَايُسَمَّيَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُسَمًّى
مُسَمَّيَانِ مُسَمَّيَاتٌ۔

نوٹ: "اَلْمُغَالَاةُ، اَلْمُرَامَاةُ" کی صرف صغیر "اَلْمُدَاوَاةُ" کی طرح ہے۔

فائدہ :ازیں باب الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ باب تفعیل سے ناقص اور لفیف اور مہموز اللام کے مصادر تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتے ہیں، مگر ضرورت شعری میں تَفْعِيْلٌ کے وزن پر بھی آسکتا ہے کَمَا قَالَ الشَّاعِرُ : وَهِيَ تُنَزِّيْ دَلْوَهَا تَنْزِيًّا كَمَا تُنَزِّيْ شَهْلَةٌ صَبِيًّا

مقرون دیگر الخ: جیسے اَلتَّحِيَّةُ (سلام کرنا) حَيّٰى يُحَيِّي تا آخر اَلتَّحِيَّةُ اصل میں تَحْيِيَةٌ تھا یاء متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے تو قانون نمبر 8 کی وجہ سے یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور یاء کا یاء میں ادغام کر دیا تو اَلتَّحِيَّة ہو گیا۔

☆ "اَلتَّحِيَّةُ"، مصدر کی صرف صغیر "اَلتَّسْمِيَةُ" کی صرف صغیر کی طرح ہے۔

درعین لفیف الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک سوال ذکر کر کے اس کا جواب ذکر کرنا ہے۔

﴿سوال﴾: اَلتَّحِيَّةُ یہ لفیف ہے اور لفیف کے عین کلمہ میں تعلیل نہیں ہوتی یعنی اس میں يَقُوْلُ يَبِيْعُ والے قاعدہ جاری نہیں ہوتا تو پھر اَلتَّحِيَّةُ میں یہ قاعدہ جاری کیوں کیا ہے کہ یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور یاء کا یاء میں ادغام کر دیا؟

﴿جواب﴾: اَلتَّحِيَّة یہ لفیف بھی ہے اور مضاعف بھی ہے اس میں جو ہم نے یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور یاء کا یاء میں ادغام کیا ہے یہ مضاعف ہونے کی حیثیت سے کیا ہے نہ کہ لفیف ہونے کی حیثیت سے...... یہی وجہ ہے کہ ہم نے اَلتَّقْوِيَةُ میں واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو نہیں دی اس لیے کہ یہ صرف لفیف ہے نہ کہ مضاعف۔

لفیف مقرون از باب مفاعلۃ جیسے اَلْمُدَاوَةُ (دوا کرنا)۔

دَاوٰى يُدَاوِيْ مُدَاوَاةً فَهُوَ مُدَاوٍ وَدُوْوِيَ يُدَاوٰى مُدَاوَاةً فَذَاكَ مُدَاوًى مَادَاوٰى مَادُوْوِيَ لَمْ
يُدَاوِ لَمْ يُدَاوَ لَايُدَاوِيْ لَايُدَاوٰى لَنْ يُّدَاوِيَ لَنْ يُّدَاوٰى لَيُدَاوِيَنَّ لَيُدَاوَيَنَّ لَيُدَاوِيَنْ لَيُدَاوَيَنْ
اَلْاَمْرُ مِنْهُ دَاوِ لِتُدَاوَ لِيُدَاوِ لِيُدَاوَ دَاوِيَنَّ لِتُدَاوَيَنَّ لِيُدَاوِيَنَّ لِيُدَاوَيَنَّ دَاوِيَنْ لِتُدَاوَيَنْ لِيُدَاوِيَنْ
لِيُدَاوَيَنْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتُدَاوِ لَاتُدَاوَ لَايُدَاوِ لَايُدَاوَ لَاتُدَاوِيَنَّ لَاتُدَاوَيَنَّ لَايُدَاوِيَنَّ لَايُدَاوَيَنَّ

لَاتُدَاوِیْنَ لَاتُدَاوَیْنَ لَایُدَاوِیَنَ لَایُدَاوَیْنَ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُدَاوًی مُدَاوَیَانِ مُدَاوَیَاتٌ۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: ناقص واوی: ازتفعل چوں اَلتَّعَلِّیْ برتری نمودن: تَعَلّٰی یَتَعَلّٰی تَعَلِّیًا فَهُوَ مُتَعَلٍ درمصدر واؤ بقاعدہ (16) بعد کسرہ یاء شدہ ساکن گشتہ، اجتماع ساکنین در حالۃ رفع وجر حذف گردیدہ۔ ناقص یائی ایضاً چوں اَلتَّمَنِّیْ: آرزو کردن۔ تَمَنّٰی یَتَمَنّٰی تَمَنِّیًا تا آخر۔ لفیف مفروق چوں اَلتَّوَلِّیْ: دوستی نمودن۔ مقرون چوں اَلتَّقَوِّیْ: قوی شدن ناقص واوی ازتفاعل چوں اَلتَّعَالِیْ: برتر شدن۔ تَعَالٰی یَتَعَالٰی تَعَالِیًا فَهُوَ مُتَعَالٍ الخ۔ یائی چوں اَلتَّمَارِیْ: شك نمودن۔ لفیف مفروق چوں اَلتَّوَالِیْ پے در پے کار کردن: تَوَالٰی یَتَوَالٰی تَوَالِیًا الخ۔ مقرون چوں اَلتَّسَاوِیْ: برابر شدن۔

﴿ترجمہ﴾: ناقص واوی از تفعل جیسے اَلتَّعَلِّیْ برتری ظاہر کرنا تَعَلّٰی یَتَعَلّٰی الخ۔ مصدر میں واؤ بقاعدہ (16) کسرہ کے بعد ہو کر یاء ہوگئی پھر ساکن ہو کر حالت رفع وجر میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگئی۔ ناقص یائی اسی طرح جیسے اَلتَّمَنِّیْ آرزو کرنا تَمَنّٰی یَتَمَنّٰی تَمَنِّیًا الخ۔ لفیف مفروق جیسے اَلتَّوَلِّیْ دوستی کرنا مقرون جیسے اَلتَّقَوِّیْ قوی ہونا ناقص واوی از تفاعل جیسے اَلتَّعَالِیْ برتر ہونا تَعَالٰی الخ۔ یائی جیسے اَلتَّمَارِیْ شک ظاہر کرنا لفیف مفروق جیسے اَلتَّوَالِیْ پے در پے کام کرنا، تَوَالٰی الخ۔ مقرون جیسے اَلتَّسَاوِیْ برابر ہونا۔

﴿تشریح﴾:

ناقص واوی از تفعل جیسے اَلتَّعَلِّیْ (برتری ظاہر کرنا)۔

تَعَلّٰی یَتَعَلّٰی تَعَلِّیًا فَهُوَ مُتَعَلٍّ وَتُعُلِّیَ یُتَعَلّٰی تَعَلِّیًا فَذَاكَ مُتَعَلًّی مَاتَعَلّٰی مَاتُعُلِّیَ لَمْ یَتَعَلَّ لَمْ یُتَعَلَّ لَایَتَعَلّٰی لَایُتَعَلّٰی لَنْ یَّتَعَلّٰی لَنْ یُّتَعَلّٰی لَیَتَعَلَّیَنَّ لَیُتَعَلَّیَنَّ لَیَتَعَلَّیَنْ لَیُتَعَلَّیَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَعَلَّ لِتُتَعَلَّ لِیَتَعَلَّ لِیُتَعَلَّ تَعَلَّیَنَّ لِتُتَعَلَّیَنَّ لِیَتَعَلَّیَنَّ لِیُتَعَلَّیَنَّ تَعَلَّیَنْ لِتُتَعَلَّیَنْ لِیَتَعَلَّیَنْ لِیُتَعَلَّیَنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَتَعَلَّ لَاتُتَعَلَّ لَایَتَعَلَّ لَایُتَعَلَّ لَاتَتَعَلَّیَنَّ لَاتُتَعَلَّیَنَّ لَایَتَعَلَّیَنَّ لَایُتَعَلَّیَنَّ لَاتَتَعَلَّیَنْ لَاتُتَعَلَّیَنْ لَایَتَعَلَّیَنْ لَایُتَعَلَّیَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَعَلًّی مُتَعَلَّیَانِ مُتَعَلَّیَاتٌ۔

تَعَلِّیْ مصدر کی تعلیل:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مصدر تَعَلِّیْ اصل میں تَعَلُّوٌ تھا اس میں قاعدہ نمبر ۱۶ جاری ہوا واؤ اسم کے لام

کلمہ میں واقع ہوئی ضمہ کے بعد ضمہ کو کسرہ سے بدلا اور واؤ کو یاء سے بدلا تو تَعَلِّیٌ ہو گیا پھر یاء پر ضمہ ثقیل تھا اسے گرا دیا اب التقائے ساکنین ہوا یاء اور تنوین کے درمیان یاء کو گرا دیا تو تَعَلٍّ ہو گیا۔

لفیف مفروق اَلتَّوَالِیْ (پے در پے کام کرنا)۔

تَوَالٰی یَتَوَالٰی تَوَالِیًا فَھُوَ مُتَوَالٍ وَتُوُوْلِیَ یُتَوَالٰی تَوَالِیًا فَذَاکَ مُتَوَالًی مَاتَوَالٰی مَاتُوُوْلِیَ لَمْ یَتَوَالَ لَمْ یُتَوَالَ لَایَتَوَالٰی لَایُتَوَالٰی لَنْ یَتَوَالٰی لَنْ یُتَوَالٰی لَیَتَوَالَیَنَّ لَیُتَوَالَیَنَّ لَیَتَوَالَیَنْ لَیُتَوَالَیَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَوَالَ لِتُتَوَالَ لِیَتَوَالَ لِیُتَوَالَ تَوَالَیَنَّ لِتُتَوَالَیَنَّ لِیَتَوَالَیَنَّ لِیُتَوَالَیَنَّ تَوَالَیَنْ لِتُتَوَالَیَنْ لِیَتَوَالَیَنْ لِیُتَوَالَیَنْ وَالنَّھْیُ عَنْهُ لَاتَتَوَالَ لَاتُتَوَالَ لَایَتَوَالَ لَایُتَوَالَ لَاتَتَوَالَیَنَّ لَاتُتَوَالَیَنَّ لَایَتَوَالَیَنَّ لَایُتَوَالَیَنَّ لَاتَتَوَالَیَنْ لَاتُتَوَالَیَنْ لَایَتَوَالَیَنْ لَایُتَوَالَیَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَوَالًی مُتَوَالَیَانِ مُتَوَالَیَاتٌ۔

- ''اَلتَّعَالِیْ، اَلتَّمَارِیْ، اَلتَّسَاوِیْ'' کی صرف صغیر ''اَلتَّوَالِیْ'' کی طرح ہے۔
- ''اَلتَّمَنِّیْ، اَلتَّوَلِّیْ، اَلتَّقَوِّیْ'' کی صرف صغیر ''اَلتَّعَلِّیْ'' کی طرح ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

مرکبات کا بیان

﴿عبارت﴾: درمرکبات مہموز و معتل مہموزفاء واجوف واوی ازنَصَرَچون اَلْاَوْلُ: رجوع کردن۔ اٰلَ یَئُوْلُ اَوْلًا چون قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا الخ۔ درھمزہ قواعدمہموزجاری باید کرد و درواؤقواعدمعتل مگر جائے کہ قاعدہ مہموزومعتل باھم متعارض شودترجیح قاعدہ معتل راباشدچنانکہ یَاُوْلُ کہ دراصل یَأْوُلُ بودقاعدہ رَأْسٌ مقتضی ابدالِ ھمزہ بالف است وقاعدہ معتل مقتضی نقل حرکۃواؤبماقبل ھمیں ترجیح دادہ وھکذادرءَ اُوْلُ کہ دراصل اَأْوُلُ بودقاعدہ اٰمَنَ مقتضی ابدالِ ھمزہ بالف بودبراںقاعدہ معتل راکہ مقتضی نقل حرکۃبودترجیح دادنداَأُوْلُ شدبعدازاںھمزہ دوم رابقاعدہ اَوَادِمُ واؤکردنداَوُوْلُ شد۔ مہموزفاء واجوف یائی ازضَرَبَ چون اَلْاَیْدُ: قوی شدن اٰدَیَئِیْدُاَیْدًافھُوَاٰئِدٌتاآخرچون بَاعَ یَبِیْعُ تاآخردریں باب ھم ضابطہ مرقومہ مَرْعِیْ باید کردپس دریَئِیْدُبرقاعدہ رَأْسٌ قاعدہ یَبِیْعُ ترجیح یافتہ وھم چنیں دراَئِیْدُصیغہ واحدمتکلم لیکن بالآخرھمزہ دوم بقاعدہ اَئِمَّۃٌ جوازاًیاء شدہ۔ مہموزفاء وناقص واوی ازنَصَرَچون اَلْاَلْوُ: کوتاھی کردن اَلَایَالُوْ الخ درھمزہ قاعدہ مہموزودرواؤقاعدہ ناقص جاری باید کرد۔

﴿ترجمہ﴾: اجوف واوی: ازنَصَرَ جیسے اَلْاَوْلُ رجوع کرنا اٰلَ یَاُوْلُ اَوْلًا قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا کی طرح ہے ہمزہ میں مہموز کے قواعد جاری کر لینے چاہییں اور واؤ میں معتل کے قواعد مگر جس جگہ مہموز اور معتل کے قواعد ہم متعارض ہو جائیں تو معتل کے قاعدہ کو ترجیح ہوگی چنانچہ یَاُوْلُ میں جو کہ دراصل یَأْوُلُ تھا رَأْسٌ کا قاعدہ ہمزہ کو الف سے بدلنے کا تقاضہ کرتا ہے اور معتل کا قاعدہ واؤ کی حرکت ماقبل کی طرف نقل کرنے کا تقاضا کرتا ہے اسی کو ترجیح دی اسی طرح اَأُوْلُ میں جو کہ اصل میں اَأْوُلُ تھا اٰمَنَ کا قاعدہ جو کہ ہمزہ کو الف سے بدلنے کا مقتضی تھا اس پر معتل کے قاعدہ کو جو کہ نقل حرکت کا مقتضی تھا ترجیح دی اَأُوْلُ ہوگیا اس کے بعد دوسرے ہمزہ کو اَوَادِمُ کے قاعدہ سے واؤ کے دیا اَوُوْلُ ہوگیا۔ مہموز فا و اجوف یائی ازضَرَبَ جیسے اَلْاَیْدُ قوی ہونا اٰدَیَئِیْدُاَیْدًا

فَهُوَ اٰئِدٌ تا آخر بَاعَ يَبِيعُ تا آخر کی طرح ہے اس باب میں بھی قاعدہ مرقومہ کی رعایت کر لینی چاہیے لہٰذا يَئِيدُ میں رَأْسٌ کے قاعدہ پر يَبِيعُ کا قاعدہ ترجیح پا گیا اور اسی طرح اَئِيدُ صیغہ واحد متکلم میں لیکن با لآخر دوسرا ہمزہ اَئِمَّةٌ کے قاعدہ سے جوازاً یاء ہو گیا۔ مہموز فاء و ناقص واوی از نَصَرَ جیسے اَلَا لُوْ گو تا ہی کرنا اَلَا يَأْلُوْا الخ۔ ہمزہ میں مہموز کا قاعدہ اور واؤ میں ناقص کا قاعدہ جاری کرنا چاہیے۔

﴿تشریح﴾:

قسم پنجم ان ابواب کے بیان میں جو مہموز اور معتل سے مرکب ہیں۔

مہموز الفاء واجوف واوی: از باب نَصَرَ يَنْصُرُ جیسے اَلْاَوْلُ (رجوع کرنا)۔

اٰلَ يَاُوْلُ اَوْلًا فَهُوَ اٰئِلٌ وَاِيْلَ يُؤَالُ اَوْلًا فَذَاكَ مَؤُوْلٌ مَاٰلَ مَاٰيِلَ لَمْ يَؤُلْ لَمْ يَئُوْلْ لَا يُؤَالُ لَنْ يَّئُوْلَ لَنْ يُّؤَالَ لَيَئُوْلَنَّ لَيُؤَالَنَّ لَيَئُوْلَنْ لَيُؤَالَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اُلْ لِتُؤَلْ لِيُؤَلْ لِيُؤَلْ اُوْلَنَّ لِتُؤَالَنَّ لِيَئُوْلَنَّ لِيُؤَالَنَّ اُوْلَنْ لِتُؤَالَنْ لِيَئُوْلَنْ لِيُؤَالَنْ وَالنَّهْىُ عَنْهُ لَا تَؤُلْ لَا تُؤَلْ لَا يَؤُلْ لَا يُؤَلْ لَا تَؤُلَنَّ لَا تُؤَالَنَّ لَا يَؤُلَنَّ لَا يُؤَالَنَّ لَا تَؤُلَنْ لَا تُؤَالَنْ لَا يَؤُلَنْ لَا يُؤَالَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَاٰلٌ مَاٰلَانِ مَاٰوِلُ وَمُوَيِّلٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِيْوَلٌ مِيْوَلَانِ مَاٰوِلُ وَمُوَيِّلٌ مِيْوَلَةٌ مِيْوَلَتَانِ مَاٰوِلُ وَمُوَيِّلَةٌ مِيْوَالٌ مِيْوَالَانِ مَاٰوِيْلُ وَمُوَيِّيْلٌ وَاَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ الْمُذَكَّرُ مِنْهُ اَوَلُ اَوَلَانِ اَوَلُوْنَ اَوَائِلُ وَاُوَيِّلٌ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ اُوْلٰى اُوْلَيَانِ اُوْلَيَاتٌ اُوَلٌ وَاُوَيْلٰى۔

مہموز اور معتل کے قاعدے میں ٹکراؤ:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ چونکہ یہ باب مہموز بھی ہے اور اجوف بھی ہے اسلئے اس کے ہمزہ میں مہموز والے قوانین جاری ہونگے اور واؤ میں معتل والے قواعد جاری ہونگے لیکن جس جگہ مہموز اور معتل کے قانون میں ٹکراؤ پیدا ہو جائے یعنی مہموز کے قانون کا تقاضا اور ہو اور معتل کے قانون کا تقاضا اور ہو تو وہاں معتل کے قاعدے کو ترجیح دینگے۔

☆ مثال کے طور پر واحد مذکر غائب يَاْوُلُ اصل میں يَاْوُلُ تھا یہاں مہموز کا رَأْسٌ والا قانون اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہمزہ کو الف سے بدل کر يَاْوُلُ پڑھا جائے اور معتل کا يَقُوْلُ يَبِيعُ والا قانون اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ واؤ کی حرکت ماقبل کو دے کر يَؤُوْلُ پڑھا جائے تو ہم نے یہاں معتل کے قاعدے کو ترجیح دی اور يَؤُوْلُ پڑھا۔

☆ اسی طرح واحد متکلم اَءُوْلُ اصل میں اَءْوُلُ تھا یہاں مہموز کا اٰمَنَ والا قانون اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہمزہ کو الف بدل کر اٰوُلُ پڑھا جائے تو ہم نے یہاں معتل کے قانون کو ترجیح دی اور اس کو اَءُوْلُ پڑھا اس کے بعد دوسرے

ہمزہ کو اٰوَادِمُ والے قاعدہ کے تحت واؤ سے بدلا تو اُوْوُلُ ہو گیا۔

مہموز الفاء واجوف یائی: از ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے اَلْاَیْدُ (قوی ہونا):

مَھْمُوْزُالفاء واجوف یائی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے اَلْاَیْدُ (قوی ہونا):

اٰدَ یَئِیْدُ اَیْدًا فَھُوَ آئِدٌ وَاِیْدَ یُوَادُ اَیْدًا فَذَاکَ مَئِیْدٌ مَا اٰدَ مَا اِیْدَ لَمْ یُوَدْ لَایَئِیْدُ لَایُوَادُ لَنْ یَّئِیْدَ لَنْ یُّوَادَ لَیَئِیْدَنَّ لَیُوَادَنَّ لَیَئِیْدَنْ لَیُوَادَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِدْ لِتُوَدْ لِیَئِدْ لِیُوَدْ اِیْدَنَّ لِتُوَادَنَّ لِیَئِیْدَنَّ لِیُوَادَنَّ اِیْدَنْ لِتُوَادَنْ لِیَئِیْدَنْ لِیُوَادَنْ وَالنَّھْیُ عَنْهُ لَاتَئِدْ لَاتُوَدْ لَایَئِدْ لَایُوَدْ لَاتَئِیْدَنَّ لَاتُوَادَنَّ لَایَئِیْدَنَّ لَایُوَادَنَّ لَاتَئِیْدَنْ لَاتُوَادَنْ لَایَئِیْدَنْ لَایُوَادَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَئِیْدٌ مَئِیْدَانِ مَاٰیِدُ وَمُوَیِّدٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِیَدٌّ مِیَدَّانِ مَاٰیِدُ وَمُوَیِّدٌ مِیَدَّةٌ مِیَدَّتَانِ مَاٰیِدُ وَمُوَیِّدَةٌ مِیَّادٌ مِیَادَانِ مَاٰیِیْدُ وَمُوَیِّیْدٌ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ اَلْمُذَکَّرُ مِنْهُ اَیَدُ اَیَدَانِ اَیَدُوْنَ وَاَوَائِدُ وَاُوَیِّدٌ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ اُوْدٰی اُوْدَیَانِ اُوْدَیَاتٌ اُیَدٌ وَاُیَیْدٰی۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ گردان بَاعَ یَبِیْعُ الخ کی طرح ہے۔

☆ نیز مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس باب میں بھی اوپر لکھے ہوئے ضابطہ کا لحاظ کرنا چاہیے یعنی ہمزہ میں مہموز کے قواعد جاری کرنے چاہئیں اور یاء میں معتل کے قوانین جاری کرنے چاہئیں اور جہاں مہموز اور معتل کے قاعدے میں ٹکراؤ پیدا ہو جائے یعنی مہموز کے قعدے کا تقاضا اور ہو...... اور معتل کے قاعدے کا تقاضا اور ہو تو وہاں معتل کے قاعدے کو ترجیح دیں گے۔

☆ مثال کے طور پر واحد مذکر غائب یَئِیْدُ اصل میں یَئْیِدُ تھا یہاں مہموز کا رَاْسٌ والا قاعدہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہمزہ کو الف سے بدلا کر یَـایِـدُ پڑھا جائے اور معتل کا یَـقُـوْلُ یَبِیْـعُ والا قانون اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ یاء کی حرکت ماقبل کو دے کو یَئِیْدُ پڑھا جائے تو ہم نے یہاں معتل کے قانون کو ترجیح دی اور یَئِیْدُ پڑھا اور اسی طرح واحد متکلم اَئِیْدُ اصل میں اَئْـیِـدُ تھا یہاں مہموز کا اٰمَنَ والا قانون اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہمزہ کو الف سے بدل اٰیِدُ پڑھا جائے اور معتل کا یَـقُـوْلُ یَبِیْـعُ والا قانون اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ یاء کی حرکت ماقبل کو دے کر اَئِیْـدُ پڑھا جائے تو ہم نے معتل کے قانون کو ترجیح دے کر اَئِیْـدُ پڑھا، پھر چونکہ یہاں ایک کلمہ میں دو متحرک ہمزے جمع ہو گئے اور ایک ان میں سے مکسور ہے تو اَئِمَّةٌ والے قانون کے تحت دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل اَیِیْدُ پڑھنا بھی جائز ہے۔

مہموز الفاء وناقص واوی از باب نَصَرَ یَنْصُرُ جیسے اَلْاَلُوُّ (کوتاہی کرنا)۔

اَلَا یَاْلُوْ اَلْوًا فَھُوَ اٰلٍ وَاُلِیَ یُوْلٰی اَلْوًا فَذَاکَ مَاْلُوٌّ مَا اَلَا مَا اُلِیَ لَمْ یَاْلُ لَمْ یُوْلَ لَا یَاْلُوْ لَا یُوْلٰی

لَنْ یَّاْلُوَ لَنْ یُّوْلٰی لَیَاْلُوَنَّ لَیُوْلَیَنَّ لَیَاْلُوَنْ لَیُوْلَیَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اُوْلُ لِتُوْلَ لِیَاْلُ لِیُوْلَ اُوْلُوَنَّ لِتُوْلَیَنَّ لِیَاْلُوَنَّ لِیُوْلَیَنَّ اُوْلُوَنْ لِتُوْلَیَنْ لِیَاْلُوَنْ لِیُوْلَیَنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَاْلُ لَاتُوْلَ لَایَاْلُ لَا یُوْلَ لَاتَاْلُوَنَّ لَاتُوْلَیَنَّ لَایَاْلُوَنَّ لَایُوْلَیَنَّ لَاتَاْلُوَنْ لَاتُوْلَیَنْ لَایَاْلُوَنْ لَایُوْلَیَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَاْلًی مَاْلَیَانِ مَاْلٍ وَمُوَیْلٍ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِیْلًی مِیْلَیَانِ مَاْلٍ وَمُوَیْلٍ مِیْلَاةٌ مِیْلَاتَانِ مَاْلٍ وَمُوَیْلِیَةٌ مِیْلَاءٌ مِیْلَاءَانِ مَالِیٌّ وَمُوَیْلِیٌّ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ اٰلٰی اٰلَیَانِ اٰلُوْنَ وَاُوَلٍ وَاُوَیْلٍ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ اُلْیٰ اُلْیَیَانِ اُلْیَیَاتٌ اُلًی وَاُلَیٌّ۔

❁ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہمزہ میں مہموز والے قواعد جاری کرنے چاہئیں اور واؤ میں ناقص والے قواعد جاری کرنے چاہئیں۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾ مهموز فاء وناقص یائی :از ضَرَبَ چوں اَلْاِتْیَانِ :آمدن۔ اَتٰی یَأْتِیْ چوں رَمٰی یَرْمِیْ از فَتَحَ یَفْتَحُ چوں اَلْاِبَاءُ انکار کردن :اَبٰی یَأْبٰی۔ مهموز فاء ولفیف مقرون از ضرب چوں اَلْاَوٰی بجائے پناه گرفتن۔ اَوٰی یَأْوِیْ چوں طَوٰی یَطْوِیْ۔ مهموز عین ومثال از ضرب چوں اَلْوَأْدُ :زند در گور کردن۔ وَأَدَ یَئِدُ چوں وَعَدَ یَعِدُ ۔ مهموز عین وناقص یائی از فَتَحَ چوں اَلرُّؤْیَةُ :دیدن ودانستن۔ رَاٰی یَرٰی رُؤْیَةً فَهُوَ رَاءٍ وَرُئِیَ یُرٰی رُئْیَةً فَهُوَ مَرْئِیٌّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ رَوَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَرَ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَرْأًی وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِرْأًی مِرْاٰةٌ مِرْاٰءٌ وَتَثْنِیَتُهُمَامَرْءَیَانِ وَمِرْءَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَرَاءٍ وَمَرَائِیٌّ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ اَرْاٰی وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ رُؤْیٰی وَتَثْنِیَتُهُمَا اَرْءَیَانِ وَرُؤْیَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَرَآءٍ وَاَرْءَوْنَ وَرُأًی وَرُؤْیَیَات ۔ زیں پیش نوشته ایم که قاعده یَسَلُ دریں باب در افعال لازم شده نه دراسماء ایں امرر املحوظ کرده جمله صیغ رابمراعاة ناقص در لام مے آید خواند۔ تعلیما صرف کبیر هم می نو یسم که ایں باب صیغ مشکله دارو۔

﴿ترجمہ﴾: مہموز فاء وناقص یائی از ضرب جیسے اَلْاِتْیَانِ آنا: اَتٰی یَأْتِیْ رَمٰی یَرْمِیْ کی طرح فَتَحَ یَفْتَحُ سے جیسے اَلْاِبَاءُ انکار کرنا: اَبٰی یَأْبٰی۔ مہموز فاء ولفیف مقرون از ضَرَبَ اَلْاَوٰی پناہ حاصل کرنا: اَوٰی یَأْوِیْ طَوٰی یَطْوِیْ کی طرح مہموز عین ومثال از ضَرَبَ جیسے اَلْوَأْدُ زندہ درگور کرنا وَأَدَ یَئِدُ وَعَدَ یَعِدُ کی طرح مہموز عین وناقص یائی از فَتَحَ جیسے اَلرُّؤْیَةُ دیکھنا اور سمجھنا رَاٰی یَرٰی الخ۔ اس سے پہلے ہم لکھ چکے ہیں کہ اس باب کے افعال میں یَسَــل کا قاعدہ لازم ہے نہ کہ اسماء میں اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے تمام صیغوں کو

ناقص کے قواعد کی رعایت کر کے پڑھ لینا چاہیے تعلیل کی غرض سے ہم صرف کبیر بھی لکھ دیتے ہیں کیونکہ یہ باب مشکل صیغے رکھتا ہے۔

﴿تشریح﴾:

مہموز الفاء وناقص یائی از ضَرَبَ جیسے اَلْاِتْیَان (آنا)۔

اَتٰی یَأْتِیْ اِتْیَانًا فَھُوَ اٰت وَاُتِیَ یُؤْتٰی اِتْیَانًا فَھُوَ مَاْتِیٌّ مَااَتٰی مَااُتِیَ لَمْ یَاْتِ لَمْ یُؤْتَ لَا یَاْتِیْ لَا یُؤْتٰی لَنْ یَّاْتِیَ لَنْ یُّؤْتٰی لَیَاْتِیَنَّ لَیُؤْتَیَنَّ لَیَاْتِیَنْ لَیُؤْتَیَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِیْتِ لِتُؤْتَ لِیَاْتِ لِیُؤْتَ اِیْتِیَنَّ لِتُؤْتَیَنَّ لِیَاْتِیَنَّ لِیُؤْتَیَنَّ اِیْتِیَنْ لِتُؤْتَیَنْ لِیَاْتِیَنْ لِیُؤْتَیَنْ وَالنَّھْیُ عَنْهُ لَاتَاْتِ لَاتُؤْتِ لَایَاْتِ لَایُؤْتَ لَاتَاْتِیَنَّ لَاتُؤْتَیَنَّ لَایَاْتِیَنَّ لَایُؤْتَیَنَّ لَاتَاْتِیَنْ لَاتُؤْتَیَنْ لَایَاْتِیَنْ لَایُؤْتَیَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَاْتًی مَاْتَیَان مَاٰتٍ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ اَلْمُذَکَّرُ مِنْهُ اٰتٰی اٰتَیَانِ اٰتَوْنَ اَوَاتٍ وَاُوَیْتٍ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ اُتْیٰ اُتْیَیَان اُتْیَیَاتٌ اُتَّی وَاُتَیّی۔

مہموز الفاء وناقص یائی از فَتَحَ یَفْتَحُ اَلْاِبَاءُ (انکار کرنا):

اَبٰی یَاْبٰی اِبَاءً اٰب وَاُبِیَ یُؤْبٰی اِبَاءً مَاْبِیٌّ مَااَبٰی مَااُبِیَ لَمْ یَاْبَ لَمْ یُؤْبَ لَم یَاْبٰی لَایُؤْبٰی لَنْ یَّاْبٰی لَنْ یُّؤْبٰی لَیَاْبَیَنَّ لَیُؤْبَیَنَّ لَیَاْبَیَنْ لَیُؤْبَیَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِیْبَ لِتُؤْبَ لِیَاْبَ لِیُؤْبَ اِیْبَیَنَّ لِیَاْبَیَنَّ لِیُؤْبَیَنَّ اِیْبَیَنْ لِتُؤْبَیَنْ لِیَاْبَیَنْ لِیُؤْبَیَنْ وَالنَّھْیُ عَنْهُ لَاتَاْبَ لَاتُؤْبَ لَایَاْبَ لَایُؤْبَ لَاتَاْبَیَنَّ لَاتُؤْبَیَنَّ لَایَاْبَیَنَّ لَایُؤْبَیَنَّ لَاتَاْبَیَنْ لَایَاْبَیَنْ لَایُؤْبَیَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَاْبًی مَاْبَیَان مَاٰبٍ وَّمُوَیْبٍ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِیْبًی مِیْبَیَان مَاٰبٍ وَّمُوَیْبٍ مِیْبَاةٌ مِیْبَاتَان مَاٰبٍ وَّمُوَیْبِیَةٌ مِیْبَاءٌ مِیْبَاءَ ان مَاٰبِیٌّ وَمُوَیْبِیٌّ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ اَلْمُذَکَّرُ مِنْهُ اٰبٰی اٰبَیَانِ اٰبَوْنَ اَوَابٍ وَّاُوَیْبٍ وَّالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ اُبْیٰ اُبْیَیَان اُبْیَیَاتٌ اُبًی وَّاُبَیّی۔

مہموز العین وناقص یائی: از باب فَتَحَ یَفْتَحُ اَلرُّؤْیَةُ (دیکھنا، جاننا):

رَاٰی یَرٰی رُؤْیَةً فَھُوَ رَاءٍ وَرُاِیَ یُرٰی رُؤْیَةً فَذَاكَ مَرْئِیٌّ مَا رَاٰی مَا رُءِیَ لَمْ یَرَ لَمْ یُرَ لَا یَرٰی لَایُرٰی لَنْ یَّرٰی لَنْ یُّرٰی لَیَرَیَنَّ لَیُرَیَنَّ لَیَرَیَنْ لَیُرَیَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ رَلِتُرَ لِیَرَ لِیُرَ رَیَنَّ لِتُرَیَنَّ لِیَرَیَنَّ لِیُرَیَنَّ رَیَنْ لِتُرَیَنْ لِیَرَیَنْ لِیُرَیَنْ وَالنَّھْیُ عَنْهُ لَاتَرَ لَاتُرَ لَایَرَ لَایُرَ لَاتَرَیَنَّ لَاتُرَیَنَّ لَایَرَیَنَّ لَایُرَیَنَّ لَاتَرَیَنْ لَاتُرَیَنْ لَایَرَیَنْ لَایُرَیَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَرًی مَرَیَان مَرَاءٍ وَّمُرَیٍّ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِرًی مِرَیَانِ مَرَاءٍ وَّمُرَیٍّ مِرَاةٌ مِرَاتَانِ مَرَاءٍ وَّمُرَیِّیَةٌ مِرَاءٌ مِرَاءَ انِ مَرَاءِیٍّ وَّمُرَیِّیٌّ

وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ اَلْمُذَکَّرُ مِنْہُ اَرٰی اَرَیَانِ اَرَوْنَ اَرَاءٍ وَّاَرَیٍّ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ رُوْیٰ رُوْیَیَانِ رُوْیَیَاتٌ رُوًی وَّرُوًی۔

﴿فائدہ﴾: اگر رؤیت سے مراد رؤیت قلبی ہو تو اس کا معنیٰ ''جاننا'' ہے......اور اس صورت میں یہ متعدی بدو مفعول ہوتا ہے اور اگر رؤیت سے مراد رؤیت بصری ہو تو اس کا معنیٰ ''دیکھنا'' ہوگا اور اس صورت میں یہ متعدی بیک مفعول ہوتا ہے۔

❁ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے تخفیف ہمزہ کے قواعد میں ہم یہ بات لکھ چکے ہیں کہ یَسَلُ والا قانون اس باب کے افعال میں وجوبی ہے نہ اسماء میں۔ اس بات کا لحاظ کرتے ہوئے اور لام کلمہ میں قوانین ناقص کا لحاظ کرتے ہوئے اس باب کے تمام صیغوں کو پڑھنا چاہیے۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ تعلیم کی غرض سے ہم اس باب کی صرف کبیر لکھتے ہیں اس لیے کہ اس باب کے صیغے مختلف قواعد جاری ہونے کیوجہ سے مشکل ہیں۔

فائدہ: ''اَلْاَئِیُّ'' بمعنیٰ جائے پناہ پکڑنا اس کی صرف صغیر ''اَلطَّیُّ'' کی طرح ہے۔

فائدہ: ''اَلْوَأْدُ'' زندہ درگور کرنا، اس کی صرف صغیر ''اَلْوَعْدُ'' کی طرح ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

رَءٰی یَرٰی کی تعلیلات

﴿عبارت﴾ رَاٰی رَاَیَا رَاَوْا رَاَتْ رَاَتَا رَاَیْنَ تا آخر چوں رَمٰی تا آخر جزایں کہ در ہمزہ بین بین تواند شد۔ مجہول: رُئِیَ رُئِیَا رُؤُوْا رُئِیَتْ تا آخر چوں رُمِیَ تا آخر۔ اثبات فعل مضارع معروف: یَرٰی یَرَیَانِ یَرَوْنَ تَرٰی تَرَیَانِ یَرَیْنَ تَرَوْنَ تَرَیْنَ اَرٰی نَرٰی، یَرٰی در اصل یَرْأَیُ بود خرکۃ ہمزہ بقاعدہ یَسَلُ بماقبل رفتہ وہمزہ حذف شدہ یَرَیُ شد یاء بقاعدہ (7) الف گشت وہم چنیں در جملہ صیغ جز تثنیہ کہ دراں صرف بر تعمیل قاعدہ یَسَلُ اکتفاء رفتہ یاء بسبب مانع الف نشدہ در یَرَوْنَ وَتَرَوْنَ صیغہائے جمع مذکر الف بسبب التقائے ساکنین بیاء حذف شد۔ مجہول: یُرٰی یُرَیَانِ یُرَوْنَ تا آخر مثل معروف اعلال۔ نفی تاکید بَلَنْ معروف ومجہول: لَنْ یَّرٰی لَنْ یَّرَیَا لَنْ یَّرَوْا تا آخر در الف یُرٰی واخوات اُوْلَنْ عمل نکردہ چنانکہ درلَنْ یَّخْشٰی وَلَنْ یَّرْضٰی ودر دیگر صیغ نہجے کہ در صحیح عمل مے کنند عمل کردہ اعلالاتے کہ در

مطلع ہود ہموں باقی ماندہ۔

﴿ترجمہ﴾: رَاٰی رَاَیَا الخ، رَمٰی الخ کی طرح ہے بجز اس کے کہ ہمزہ میں بین بین ہوسکتا ہے۔ مجہول رُئِیَ رُئِیَا تا آخر رُمِیَ تا آخر کی طرح۔ بحث اثبات فعل مضارع معروف :یَرٰی الخ۔ یَرٰی اصل میں یَرْاَیُ تھا یَسَـــلُ کے قاعدہ سے ہمزہ کی حرکت ماقبل کی طرف چلی گئی اور ہمزہ حذف ہوگیا یَـــرَیُ ہوگیا یاء بقاعدہ (۷) الف ہوگئی اور اسی طرح تمام صیغوں میں سوائے تثنیہ کے کہ اس میں صرف یَسَـلُ کے قاعدہ پر اکتفاء کیا گیا مانع کی وجہ سے یاء الف نہیں ہوئی اور جمع مذکر کے صیغوں یَــرَوْنَ، تَــرَوْنَ میں الف واؤ کیساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے اور واحد مؤنث حاضر تَـرَیْنَ میں یاء کیساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے حذف ہو گیا۔ مجہول :یُرٰی الخ ۔ اعلال میں معروف کی طرح ہے۔ بحث نفی تاکید بلن معروف و مجہول :لَنْ یُّرٰی الخ۔ یری اور اس کے اخوات کے الف میں لَنْ نے عمل نہیں کیا جیسا کہ لَنْ یَّخْشٰی اور لَـنْ یَّـرْضٰی میں اور دوسرے صیغوں میں لَنْ نے اسی طریقہ پر عمل کیا ہے جس طرح صحیح میں کرتا ہے۔ جو تعلیلات مضارع میں تھیں وہ باقی رہیں۔

﴿تشریح﴾:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ماضی معروف کی گردان اور تعلیلات رَمٰی کی گردان اور تعلیلات کی طرح ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ ہمزہ میں بین بین والا قانون بھی جاری ہوسکتا ہے، بینَ بین قریب بھی اور بعید بھی اسلئے کہ ہمزہ خود بھی مفتوح اور اس کا ماقبل بھی مفتوح ہے۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ماضی مجہول کی گردان اور تعلیلات رمی کی گردان اور تعلیلات کی طرح ہیں۔

☆ یَرٰی یَرَیَانِ الخ ۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں یَرٰی اصل میں یَرْاَیُ تھا اس میں پہلے یَسَلُ والا قاعدہ جاری ہوا

کہ ہمزہ متحرک ماقبل اس کا ایسا حرف ساکن ہے جو مدہ زائدہ بھی نہیں ہے اور یائے تصغیر بھی نہیں ہے تو ہمزہ کی حرف نقل کر کے ماقبل کو دی اور ہمزہ کو گرا دیا تو یَرَیُ ہو گیا اب یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے قَالَ، بَاعَ والے قاعدہ کے تحت الف سے بدلا تو یَرٰی ہو گیا۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مضارع معروف کے تمام صیغوں میں یَسَــلُ والا قانون جاری ہوا پھر چار تثنیہ اور دو جمع مؤنث کے صیغے ان میں صرف یَسَــلُ والا قانون جاری ہوا اور باقی آٹھ صیغوں میں یَسَــلُ والا قانون جاری ہو نے کے بعد قَالَ بَاعَ والا قانون جاری ہوا اور یاء الف سے بدل گئی پھر مفرد لفظی کے پانچ صیغوں میں الف باقی رہا اور باقی تین صیغوں میں الف التقائے کی وجہ سے گر گیا ہے جمع مذکر کے دو صیغوں میں واؤ کیساتھ التقائے ساکنین ہوا اور واحد مؤنث حاضر میں یاء کیساتھ التقائے ساکنین ہوا۔ تثنیہ کے چاروں صیغوں میں قَالَ، بَاعَ والا قانون اسلئے جاری نہیں ہوا کہ

یاء الف تثنیہ سے پہلے ہے اور جمع مؤنث میں یاء متحرک ہی نہیں اسلئے یہ قاعدہ جاری نہیں ہوا۔

☆ لَنْ یُّرٰی الخ۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ لَنْ یُّرٰیٰ اور اس کے نظائر یعنی مفرد لفظی کے باقی چار صیغوں میں لَنْ کا عمل لفظوں میں ظاہر نہیں ہوا جیسا کہ لَنْ یُّخْشٰی اور لَنْ یَّرْضٰی اور ان کے نظائر میں لَنْ کا عمل لفظوں میں ظاہر نہیں ہوا کیونکہ ان کے آخر میں الف ہے اور الف قابل حرکت نہیں ہے۔ باقی صیغوں میں لَنْ نے ویسے عمل کیا جیسے صحیح کے صیغوں میں عمل کرتا ہے اور مضارع جو تعلیلات ہو چکی تھیں وہی باقی ہیں کوئی جدید تبدیلی نہیں ہوئی۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: بحث نفی جحد بَلَمْ در مستقبل معروف ومجهول: لَمْ یَرَ لَمْ یَرَیَا لَمْ یَرَوْا لَمْ تَرَ لَمْ تَرَیَا لَمْ یَرَیْنَ لَمْ تَرَوْا لَمْ تَرَیْ لَمْ تَرَیْنَ لَمْ اَرَ لَمْ نَرَ۔ لَمْ یُرَ دراصل یُرٰی بود بسبب لَمْ الف از آخر افتاده لَمْ یُرَ شد وَهٰکَذَا لَمْ تُرَ لَمْ اُرَ لَمْ نُرَ ودر باقی صیغ عملے که در مضارع صحیح می کند نموده بر اعلالاتے که در مضارع بود اعلالے نیفزوده۔ لام تاکید با نون ثقیله درفعل مستقبل معروف ومجهول: لَیُرَیَنَّ لَیُرَیَانِّ لَیُرَوُنَّ لَتُرَیَنَّ لَتُرَیَانِّ لَتُرَیْنَانِّ لَیُرَیْنَانِّ لَتُرَوُنَّ لَتُرَیِنَّ لَتُرَیْنَانِّ لَاُرَیَنَّ لَنُرَیَنَّ لَیُرَیَنَّ دراصل یُرٰی بود لام تاکید دراول ونون ثقیله درآخر آوردنون ثقیله فتحه ماقبل خواست الف قابل حرکة نبود لهٰذا یاء راکه اصل الف بود باز آورده فتحه دادند لَیُرَیَنَّ شده وهم چنیں لَتُرَیَنَّ لَاُرَیَنَّ لَنُرَیَنَّ لَیُرَوُنَّ دراصل یُرَوْنَ بود بعد آوردنِ لام تاکید ونون ثقیله وحذف نون اعرابی اجتماع ساکنین شد میانِ واؤ ونون واؤ غیر مده بود لهٰذا آں را ضمه دادند لَیُرَوُنَّ شد وَهٰکَذَا لَتُرَوُنَّ ودر لَتُرَیِنَّ واحد مؤنث حاضر بعدِ حذف نون اعرابی یاء را کسره دادند۔ با نون خفیفه: لَیُرَیَنْ لَیُرَوُنْ لَتُرَیَنْ لَاتُرَوُنْ لَاُرَیَنْ لَنُرَیَنْ۔

﴿ترجمہ﴾: لَمْ یَرَ لَمْ یُرَیَا الخ، لَمْ یُرَ اصل میں یَرٰی تھا لَمْ کی وجہ سے آخر سے الف گر گیا لَمْ یُرَ ہو گیا اسی طرح لَمْ تُرَ لَمْ اُرَ لَمْ نُرَ اور باقی صیغوں میں وہی عمل کیا جو صحیح کے مضارع میں کرتا ہے جو تعلیلات مضارع میں ہو چکی تھیں ان پر کسی تعلیل کا اضافہ نہیں ہوا۔ بحث لام تاکید با نون ثقیلہ درفعل مستقبل معروف و مجہول: لَیُرَیَنَّ الخ۔ لَیُرَیَنَّ اصل میں یُرٰی تھا شروع میں لام تاکید آخر میں نون ثقیلہ لائے نون ثقیلہ نے ماقبل کا فتحہ چاہا الف قابل حرکت نہ تھا اسلئے تاء کو جو کہ الف کی اصل تھی واپس لا کر فتحہ دیدیا لَیُرَیَنَّ ہو گیا اسی طرح لَتُرَیَنَّ لَاُرَیَنَّ لَنُرَیَنَّ لَیُرَوُنَّ اصل میں یُرَوْنَ تھا لام تاکید اور نون ثقیلہ لانے اور نون اعرابی حذف کرنے کے بعد واؤ

اورنون کے درمیان اجتماع ساکنین ہوگیا واؤ غیر مدہ تھی اسلئے اسے ضمہ دیدیا لَیُرَوُنَّ ہوگیا اسی طرح لَتُـرَوُنَّ اور لَتُـرَيِنَّ واحد مؤنث حاضر میں نون اعرابی حذف کرنے کے بعد یاء کو کسرہ دے دیا۔ با نون خفیفہ: لَیُـرَیَنْ الخ۔

﴿تشریح﴾:

لَمْ يُرَ الخ۔ لَمْ يُرَ اور اسکے نظائر (یعنی مفرد لفظی کے باقی چار صیغوں) کے آخر سے الف گر گیا ہے لَمْ کی وجہ سے اور باقی صیغوں میں لَمْ نے ویسے ہی عمل کیا جیسے صحیح کے صیغوں میں عمل کرتا ہے۔ مضارع جو تبدیلیاں ہو چکی ہیں ان میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔

لَيُرَيَنَّ لَيُرَيَانِّ الخ۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں لَيُرَيَنَّ اصل میں يُرىٰ تھا اسکے شروع میں لام تاکید لے آئے اور آخر میں نون ثقیلہ لے آئے۔ نون ثقیلہ اس صیغہ میں اور مفرد لفظی کے باقی چار صیغوں میں اپنے ماقبل کا فتحہ چاہتا ہے اور چونکہ اس کا ماقبل الف ہے جو کہ قابل حرکت نہیں اسلئے الف کی اصل یاء کو واپس لے آئے اور اسے فتحہ دے دیا تو لَيُرَيَنَّ ہو گیا۔ اسی طرح لَتُرَيَنَّ، لَأُرَيَنَّ، لَنُرَيَنَّ کی تعلیل ہے، لَيُرَوُنَّ اصل میں يُرَوْنَ تھا اس کے شروع میں لام تاکید، آخر میں نون ثقیلہ لے آئے اور نون اعرابی گر گیا اب دو ساکن جمع ہو گئے واؤ اور نون، واؤ غیر مدہ تھی اسے حرکت ضمہ کی دی تو لَيُرَوُنَّ ہو گیا، اسی طرح لَتُرَوُنَّ ہے۔ اور لَتُرَيِنَّ واحد مؤنث حاضر اصل میں تُرَيْنَ تھا اس کے شروع میں لام تاکید، آخر میں نون ثقیلہ لائے اور نون اعرابی گر گیا اب دو ساکن جمع ہو گئے یاء اور نون یاء غیر مدہ تھی اس کو حرکت کسری کی دی تو لَتُرَيِنَّ ہو گیا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: بحث امر حاضر معروف: رَ رَيَا رَوْا رَيْ رَيْنَ۔ رَ دراصل تَرىٰ بود بعد حذف علامۃ مضارع متحرک ماند لہٰذا حاجۃ بهمزہ وصل نشد در آخر وقف نمودند بسبب وقف الف آخر نیفتاد در شد در دیگر صیغہا بعد حذف علامۃ مضارع نون اعرابی حذف شدہ در غیر رَيْنَ جمع مؤنث کہ بسبب بودن نون جمع تغیرے در آخر آں نشدہ۔ امر حاضر مجہول: لِتُرَ لِتُرَيَا لِتُرَوْا لِتُرَىْ لِتُرَيْنَ۔ امر غائب ومتکلم معروف: لِيَرَ لِيَرَيَا لِيَرَوْا لِتَرَ لِتَرَيَا لِيَرَيْنَ لِأَرَ لِنَرَ۔ مثل لَمْ يَرَ اعلال باید کرد وہکذا امر مجہول۔ امر حاضر معروف بانون ثقیلہ: رَيَنَّ رَيَانِّ رَوُنَّ رَيِنَّ رَيْنَانِّ، رَيَنَّ دراصل رَبود بعد آوردن نون ثقیلہ علۃ حذف حرف علۃ کہ وقف بود زائل شد لہٰذا حرف علت قابل باز آمدن شد مگر الف کہ حذف شدہ قابل حرکۃ نبود و نون

ثقیلہ فتحہ ماقبل مے خواھدلھٰذایاراکہ اصل بودہ باز آوردہ فتحہ دادندرَیَنَّ شدودررَوُنَّ وَرَیِنَّ واؤیاء راکہ غیرمدہ بودندبسبب اجتماع ساکنین حرکۃضمہ وکسرہ دادندنون ثقیلہ امربالام مثل نون ثقیلہ فعلِ مضارع است جزایں کہ لام امرمکسورست ولامِ مضارع مفتوح۔امرحاضرمعروف بانون خفیفہ رَیَنْ رَوُنْ رَیِنْ۔وامربالام ھم بریں قیاس۔

﴿ترجمہ﴾: رَ رَیَاالخ۔رَاصل میں تَرایٰ تھاعلامت مضارع حذف کرنے کے بعد متحرک رہااسلئے ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ ہوئی آخر وقف کیا وقف کی وجہ سے آخر کا الف گر گیا رہو گیا اور باقی صیغوں میں علامت مضارع حذف کرنے کے بعدرَیْــنَ جمع مؤنث حاضر کے علاوہ میں نون اعرابی حذف ہوگیا کہ جمع کا نون ہونے کی وجہ سے اس کے آخر میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔امر غائب ومتکلم معروف :لِیَرَلِیَرَیَاالخ۔لَمْ یَرَ کی تعلیل کی طرح کر لینی چاہیے اسی طرح امر مجہول ۔امر حاضر معروف بانون ثقیلہ رَیَــنَّ رَیَــانِّ الخ۔رَیَنَّ اصل میں رَتھا نون ثقیلہ لانے کے بعد حرف علت کو حذف کرنے کا سبب جو کہ وقف تھا ختم لہٰذا حرف علت واپس آنے کے قابل ہو گیا مگر الف جو کہ حذف ہو گیا تھا قابل حرکت نہ تھا اور نون ثقیلہ ماقبل کا فتحہ چاہتا ہے لہٰذا یاء کو جو اس کی اصل تھی واپس لا کر فتحہ دے دیارَیَــنَّ ہوا،رَوُنَّ اوررَیِــنَّ میں واؤ اور یاء جو کہ غیر مدہ تھے اجتماع ساکنین کی وجہ سے ضمہ اور کسرہ کی حرکت دیدی نون ثقیلہ امر بالام نون ثقیلہ فعل مضارع کی طرح ہے سوائے اسکے کہ لام امر مکسور ہے اور لام مضارع مفتوح ۔بحث امر حاضر معروف :بانون خفیفہ رَیَنْ الخ اور امر بالام بھی اس طرز پر ہے۔

﴿تشریح﴾:

رَاصل میں تَــرایٰ تھا شروع سے علامت مضارع کو گرا دیا فاء کلمہ متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ پڑی آخر میں وقف کیا تو وقف کی وجہ سے الف گر گیارَ ہو گیا۔

☆ ''رَیَا،رَوْا،رَیْ،رَیَا'' ان کو مضارع سے اس طرح بناتے ہیں کہ شروع سے علامت مضارع اور آخر سے نون اعرابی کو گرا دیا اور رَیْنَ کو بناتے وقت آخر سے نون نہیں گرائیں گے کیونکہ یہ نون اعرابی نہیں بلکہ اعرابی نہیں بلکہ جمع مؤنث کا ہے جو کہ ہمیشہ باقی رہتا ہے۔

☆ لِیَرَلِیَرَیَاالخ۔مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس گردان میں لَمْ یَرَ کی طرح تعلیل کر لینی چاہیے اور اسی طرح امر مجہول ہے۔

☆ رَیَنَّ الخ۔رَیَنَّ اصل میں رَتھا آخر میں نون ثقیلہ لے آئے تو الف کے گرنے کی جو علت تھی یعنی وقف وہ باقی نہ

رہا اسلئے الف کی اصل یعنی یاء واپس آ گئی اور اسے فتحہ دیدیا تو دَیَـنَّ باقی الف کو واپس نہیں لایا گیا اس کی اصل کو واپس لایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نون ثقیلہ مفرد لفظی کے پانچ صیغوں میں اپنے ماقبل کا فتحہ چاہتا ہے اور الف قابل حرکت نہیں دَوُنَّ اصل میں دَوُا تھا آخر میں نون ثقیلہ لے آئے دو ساکن جمع ہوئے واؤ اور نون، واؤ غیر مدہ تھی اس کو حرکت ضمہ دی تو دَوُنَّ ہو گیا۔ دَیِـنَّ اصل میں دَیْ تھا آخر میں نون ثقیلہ لے آئے دو ساکن جمع ہو گئے یاء اور نون یاء غیر مدہ تھی اس کو کسرہ کی حرکت دی تو دَیِــنَّ ہو گیا۔ امر بالام با نون ثقیلہ مضارع بانون ثقیلہ کی طرح ہے صرف اتنا فرق ہے کہ مضارع میں لام مفتوح ہوتا ہے کیونکہ وہ لام تاکید ہوتا ہے اور امر میں لام مکسور ہوتا ہے کیونکہ وہ لام امر ہوتا ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: لَا یُرَتا آخر۔ نهی بانون ثقیله: لَا یَرَیَنَّ لَا یَرَیَانِّ تا آخر بقیاس صیغهائے نون ثقیله امر اعلال باید کرد۔ نهی بانون خفیفه: لَا یُرَیَنْ لَا یُرَوُنْ لَا تُرَیَنْ لَا تُرَوُنْ لَا تُرَیَنْ لَا اُرَیَنْ لَا نُرَیَنْ۔ اسم فاعل: رَاءٍ رَائِیَانِ رَاؤُوْنَ رَائِیَةٌ رَائِیَتَانِ رَائِیَاتٌ چوں رَامٍ تا آخر۔ اسم مفعول: مَرْئِیٌّ مَرْئِیَّانِ تا آخر چوں مَرْمِیٌّ تا آخر۔ مهموز لام واجوف یائی از ضَرَبَ چوں اَلْمَجِیْءُ: آمدن۔ جَاءَ یَجِیْءُ مَجِیْئًا فَهُوَ جَاءٍ وَجِیْءَ یُجَاءُ مَجِیْئًا فَهُوَ مَجِیْءٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ جِئْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَجِئْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَجِیْءٌ تا آخر بروضع بَاعَ یَبِیْعُ تا آخر جز آں که جَاءٍ اسم فاعل راکه دراصل جَایِءٌ بود چوں بطور بَائِعٌ اعلال کردند جَاءِءٌ شد پس بقاعده (۴) همزه متحرکه ثانیه را یاء کردند جَائِیٌ شد آں زماں در یاء کارِ رَامٍ کردند جَاءٍ شد جمله صحیح صرف کبیر هم مثل صیغ صرف بَاعَ است جز ایں که هر جا همزه ساکن شده دراں بقاعده همزه ساکنه ابدال شده چنانچه در جِئْنَ جِئْتَ جِئْتُمَا تا آخر همزه بسبب کسره ماقبل یاء شده جواز اَوْهم بین بین قریب وبعید در همزه حسب اقتضاء قاعده جائز ست۔

﴿ترجمہ﴾: لَا یُرَ الخ۔ نہی بانون ثقیلہ: لَا یَرَیَنَّ لَا یَرَیَانِّ الخ۔ امر کے نون ثقیلہ کے صیغوں کے طرز پر تعلیل کر لینی چاہیے۔ بحث بانون خفیفہ: لَا یُرَیَنْ الخ۔ اسم فاعل: رَاءٍ رَائِیَانِ الخ، رَامٍ الخ کی طرح۔ اسم مفعول مَرْئِیٌّ تا آخر مَرْمِیٌّ تا آخر کی طرح۔ مہموز لام واجوف یائی از ضَرَبَ جیسے اَلْمَجِیْءُ آنا جَاءَ یَجِیْءُ تا آخر بَاعَ یَبِیْعُ تا آخر کے طرز پر ہے سوائے اس کے کہ جَاءٍ اسم فاعل جو کہ اصل میں جَائِیٌ تھا جب بَائِعٌ کے طریقہ پر تعلیل کی جَاءِءٌ ہو گیا پھر دو ہمزہ متحرکہ کے قاعدہ سے دوسرے کو یاء کر دیا جَائِیٌ ہو گیا اس وقت یاء میں رَامٍ کا کام کیا جَاءٍ ہو گیا۔ صرف کبیر کے تمام صیغے بھی بَاعَ کی گردان کے صیغوں کی طرح ہیں

بجز اس کے کہ جس جگہ ہمزہ ساکن ہوا ہے وہاں ہمزہ ساکنہ کے قاعدہ سے ابدال ہوا ہے چنانچہ جِئْنَ، جِئْتَ، جِئْتُمَا تا آخر میں ہمزہ ماقبل کے کسرہ کی وجہ سے جوازاً یاء ہو گیا، نیز ہمزہ میں قاعدہ کے تقاضے کے مطابق بین بین قریب اور بعید جائز ہے۔

﴿تشریح﴾:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اسکے صیغوں کی امر با نون ثقیلہ کے صیغوں کی طرح تعلیل کر لینی چاہیے۔

دَاءٍ دَائِیَانِ الخ۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس کی گردان اور تعلیل دَامٍ کی گردان اور تعلیل کی طرح ہے مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نہی با نون ثقیلہ کی گردان اور تعلیل مَرْمِیٌّ کی گردان اور تعلیل کی طرح ہو گی۔

مہموز اللام واجوف یائی: از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے اَلْمَجِیْءُ (آنا):

جَاءَ یَجِیْءُ مَجِیْئًا فَھُوَ جَاءٍ وَّجِیْءَ یُجَاءُ مَجِیْئًا فَذَاكَ مَجِیْئٌ مَاجَاءَ مَاجِیْءَ لَمْ یَجِیْ لَمْ یُجَا لَایَجِیْءُ لَایُجَاءُ لَنْ یَّجِیْءَ لَنْ یُّجَاءَ لَیَجِیْئَنَّ لَیُجَاءَ نَّ لَیَجِیْئَنْ لَیُجَاءَ نْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ جِیْ لِتُجَا لِیَجِیْ لِیُجَا جِیَنَّ لِتُجَاءَ نَّ لِیَجِیَنَّ لِیُجَاءَ نَّ جِیَنْ لِتُجَاءَ نْ لِیَجِیَنْ لِیُجَاءَ نْ وَالنَّھْیُ عَنْهُ لَاتَجِیْ لَاتُجَا لَایَجِیْ لَایُجَا لَاتَجِیْئَنَّ لَاتُجَاءَ نَّ لَایَجِیَنَّ لَایُجَاءَ نَّ لَاتَجِیَنْ لَاتُجَاءَ نْ لَایَجِیَنْ لَایُجَاءَ نْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَجِ مَجِیَانِ مَجَایِئُ وَمُجَیِّئٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِجیأٌ مَجْیَأَنِ مَجَایِءُ وَمُجَیِّیٌ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ اَلْمُذَكَّرُ مِنْهُ اَجْیَاءُ اَجْیَانِ اَجْیَاءُ وْنَ اَجَایِئُ وَاُجَیِّیٌ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ جُوْی جُوْیَانِ جُوْیَاتٌ جُیَأٌ وَجُیَیٌّ۔

❁ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جَاءَ یَجِیْءُ کی صرف صغیر بَاعَ یَبِیْعُ کی صرف صغیر کی طرح ہے۔

جَاءَ یَجِیْءُ کے اسم فاعل اور رَمٰی یَرْمِیْ کے اسم فاعل میں فرق

جز آنکه الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ جَاءَ یَجِیْءُ کے اسم فاعل جَاءٍ اور رَمٰی یَرْمِیْ کے اسم فاعل رَامٍ میں فرق بیان کرنا ہے۔ کہ جَاءٍ میں بنسبت رَامٍ کے تعلیل زیادہ ہوئی ہے، اس طرح کہ جَاءٍ اسم فاعل اصل میں جَایِءٌ تھا اس میں قانون نمبر 17 یعنی قَائِلٌ بَائِعٌ والا قاعدہ جاری ہوا ہے کہ یاء ثلاثی مجرد کے اسم فاعل کے عین کلمہ میں واقع ہوئی اور اس کے فعل جَاءَ میں تعلیل ہوئی ہے تو یاء کو ہمزہ سے بدلا جَاءِءٌ ہو گیا پھر اس میں مہموز کا جَاءٍ والا قاعدہ جاری ہوا کہ دو ہمزہ متحرکہ ایک کلمہ میں جمع ہو گئے ان میں سے ایک مکسور ہے تو دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلا جَائِیٌ ہو گیا اب اس میں رَامٍ کی تعلیل ہوئی کہ یاء پر ضمہ دشوار تھا اسے گرا دیا، دو ساکن جمع ہو گئے یاء اور تنوین یاء کو گرا دیا تو جَاءٍ ہو گیا۔

جملہ صیغہ الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ صرف کبیر کے تمام صیغے بَاعَ والی گردان کے صیغوں کی

طرح ہیں اتنا فرق ہے کہ جس جگہ ہمزہ ساکن ہوتو اس ہمزہ ساکنہ کو دَامْ، ذِئْبٌ والے قاعدہ کے تحت حرف علت سے بدلنا جائز ہے چنانچہ جِئْنَ، جِئْتَ، جِئْتُمَا میں ذِئْبٌ والے قاعدہ کے تحت ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت (یاء) سے بدل کر جِیْنَ، جِیْتَ، جِیْتُمَا پڑھنا بھی جائز ہے، اسی طرح ہمزہ میں قاعدے کے تقاضے کے مطابق بین بین قوریب اور بین بین بعید بھی جائز ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: فائده: شَاءَ يَشَاءُ مَشِيْئَةً كه هم اجوف يائى و مهموز لام است۔ هم از سَمِعَ مى تواند شد و هم از فَتَحَ چه حرف حلق بجائے لام در و موجود ست و كسره عين ماضى ظاهر نشده۔ در صيغ ماقبل شِئْنَ ياء الف شده است و اصل الف ياء مكسور و مفتوح هر دو مى تواں شد و در شِئْنَ و مابعدِ آں كسره فاء چنانه بسبب كسرِ عين ممكن ست هم چنيں بسبب يائى بودن باوصف فتحه چنانه در بِعْنَ ولهٰذا صاحب صراح آں را از فَتَحَ شمرده و بعضے لغوياں از سَمِعَ۔ فائده: در جِئْ امر حاضر و لَمْ يَجِئْ وغيره صيغ منجزمه مضارع همزه ياء مى تواند شد و در شَأْ و لَمْ يَشَأْ وغيره الف ليكن ايں حرف علة باقى خواهد ماند حذف نخواهد شد زيرا كه بدل ست اصلى نيست۔ فائده: در مَجِيْءٌ و مَشِيْئَةٌ همزه راياء كرده ادغام نتواں كرد چه اصلى ست و آں قاعده برائے مده زائده است و در مَجَايِءُ جمع ظرف و ديگر امثالش ياء بقاعده (۱۸) بسبب اصلية همزه نشده۔

﴿ترجمہ﴾: فائدہ: شَاءَ يَشَاءُ مَشِيْئَةً جو کہ اجوف یائی اور مہموز لام ہے یہ باب سَمِعَ سے بھی ہوسکتا ہے اور باب فَتَحَ سے بھی کیونکہ اس میں لام کلمہ کی جگہ حرف حلقی موجود ہے اور ماضی کے عین کلمہ کا کسرہ ظاہر نہیں ہوا، شِئْنَ کے ماقبل صیغوں میں یاء الف ہوگئی اور الف کی اصل یاء مکسور اور مفتوح دونوں ہوسکتی ہیں، شِئْنَ اور اس کے مابعد میں فاء کلمہ کا کسرہ جیسا کہ عین کے کسرہ کی وجہ سے ممکن ہے اسی طرح یائی ہونے کی وجہ سے فتحہ کے باوجود ممکن ہے جیسا کہ بِعْنَ میں اسلئے صاحب صراح نے اس کو فَتَحَ سے شمار کیا ہے اور بعض لغویین نے سَمِعَ سے۔ فائدہ: جِئْ امر حاضر اور لَمْ يَجِئْ وغیر مجزوم صیغوں میں ہمزہ یاء بن سکتا ہے، اور شَأْ اور لَمْ يَشَأْ وغیرہ میں الف لیکن یہ حرف علت باقی رہے گا حذف نہ ہوگا کیونکہ بدلا ہوا ہے اصلی نہیں ہے۔ فائدہ: مَجِيْءٌ اور مَشِيْئَةٌ میں ہمزہ کو یاء کر کے ادغام نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اصلی ہے اور وہ قاعدہ مدہ زائدہ کے واسطے ہے اور ظرف کی جمع مَجَايِءُ اور اس کے دیگر نظائر میں بقاعدہ (۱۸) یاء اصلی ہونے کی وجہ سے ہمزہ نہیں

ہوئی۔

﴿تشریح﴾:

شَاءَ یَشَاءُ مَشِیْئَۃً فَھُوَ شَاءٍ وَشِیْءَ یُشَاءُ مَشِیْئَۃً فَذَاکَ مَشِیٌّ مَاشَاءَ مَاشِیْءَ لَمْ یَشَأْ لَمْ یُشَأْ لَایَشَاءُ لَایُشَاءُ لَنْ یَّشَاءَ لَنْ یُّشَاءَ لَیَشَاءَ لَیُشَاءَ لَیَشَآءَنَّ لَیُشَآءَنَّ لَیَشَآءَنْ لَیُشَآءَنْ اَلْاَمْرُ مِنْہُ شَأْ لِتُشَأْ لِیَشَأْ لِیُشَأْ شَاءَنَّ لِتُشَاءَنَّ لِیَشَاءَنَّ لِیُشَاءَنَّ شَاءَنْ لِتُشَاءَنْ لِیَشَاءَنْ لِیُشَاءَنْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتَشَأْ لَاتُشَأْ لَایَشَأْ لَایُشَأْ لَا تَشَاءَنَّ لَاتُشَاءَنَّ لَایَشَاءَنَّ لَایُشَاءَنَّ لَاتَشَاءَنْ لَاتُشَاءَنْ لَایَشَاءَنْ لَا یُشَاءَنْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَشَاءٌ مَشَاءَانِ مَشَایِئُ وَمُشَیٌّ وَالْاٰلَۃُ مِنْہُ مِشْیَأٌ مِشْیَاٰنِ مَشَایِئُ وَمُشَیٌّ مِشْیَاۃٌ مِشْیَاتَانِ مَشَایِئُ وَمُشَیَّۃٌ مِشْیَاءٌ مِشْیَاءَانِ مَشَایِئُ وَمُشَیٌّ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ اَلْمُذَکَّرُ مِنْہُ اَشْیَأُ اَشْیَأٰنِ اَشْیَأُوْنَ اَشَایِئُ وَاَشْیٍءٌ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ شُوْاٰی شُوْیَانِ شُوْیَاتٌ شُیَأٌ وَّشُیَیٌّ۔

﴿فائدہ﴾: شَاءَ یَشَاءُ جو کہ اجوف یائی بھی ہے اور مہموز اللام بھی یہ باب سَمِعَ سے بھی ہو سکتا ہے اور باب فَتَحَ سے بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس کے لام کلمہ میں حرف حلقی موجود ہے جس سے باب فَتَحَ کی شرط پوری ہو رہی ہے۔ نیز اس کی ماضی کے عین کلمہ میں کسرہ کبھی ظاہر نہیں ہوا اسلئے یقینی طور پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ باب سَمِعَ سے ہے۔ شِئْنَ سے پہلے والے جو صیغے ہیں ان میں یاء الف سے بدلی ہوئی ہے اور اس میں الف کی اصل یاء مکسور بھی ہو سکتی ہے اگر باب سَمِعَ سے مانیں اور یاء مفتوح بھی ہو سکتی ہے اگر باب فَتَحَ سے مانیں۔ شِئْنَ اور اس کے بعد والے صیغوں میں فاء کلمہ جو کسرہ ہے یا تو وہ عین کلمہ کے مکسور ہونے کی وجہ سے ہے جبکہ اسے باب سَمِعَ سے مانا جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ اصل میں مفتوح العین ہو لیکن یائی ہونے کی وجہ سے کسرہ آرہا ہے جیسا کہ بِعْنَ فاء کلمہ پر کسرہ یائی ہونے کی وجہ سے ہے۔ چونکہ یہ دونوں احتمال ہیں اسلئے صاحب صراح نے اسے فتح سے شمار کیا ہے اور بعض لغویوں نے اسے باب سَمِعَ سے شمار کیا ہے۔

فائدہ در جی امر حاضر الخ : جِئْ امر حاضر اور لَمْ یَجِئْ نفی جحد بلم معروف اور اس کے علاوہ مضارع مجزوم کے دیگر صیغوں میں ذِئْبٌ والے قانون کے تحت ہمزہ کو یاء سے بدل کر جِیْ لَمْ یَجِیْ پڑھنا جائز ہے۔

☆ شَأْ اور لَمْ یَشَأْ امر حاضر معروف اور نفی جحد بلم معروف اور ان کے علاوہ مضارع مجزوم کے دیگر صیغوں میں رَأْسٌ والے قاعدے کے تحت ہمزہ کو الف سے بدل کر شَا، لَمْ یَشَا پڑھنا بھی جائز ہے لیکن یہ حرف علت جو ہمزہ سے بدلا ہوا ہے یہ حرف علت باقی رہے گا حذف نہیں ہوگا کیونکہ یہ حرف علت سے بدلا ہوا ہے اصلی نہیں ہے جبکہ وقف اور جزم کا اثر اس حرف علت پر پڑتا ہے جو اصلی ہو یا اصلی حرف علت سے بدلا ہوا ہو۔

مَجِیْءٌ اور مَشِیْئَۃٌ میں ہمزہ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام نہیں ہوگا

فائدہ : در مَجِیْءٌ الخ : مَجِیْءٌ اور مَشِیْئَۃٌ میں ہمزہ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام نہیں کرینگے یعنی اس میں خَطِیْئَۃٌ والا قاعدہ جاری نہیں ہوگا کیونکہ ان میں یاء اصلی ہے اور خَطِیْئَۃٌ والا قاعدہ اس یاء کے بارے میں ہے جو مدہ زائدہ ہو۔

ودر مَجَایِیُٔ: اسم ظرف کی جمع مَجَایِءُ اور اس جیسے دوسرے صیغوں میں قانون نمبر 18 کی وجہ سے یاء کو ہمزہ سے نہیں بدلیں گے یعنی ان میں شَرَائِفُ والا قاعدہ جاری نہیں ہوگا کیونکہ ان میں یاء اصلی ہے اور شَرَائِفُ والا قاعدہ اس یاء کیلئے ہے جو زائدہ ہو۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

تیسری فصل:

مضاعف کا بیان

﴿عبارت﴾: فصل سوم در مضاعف مشتمل بر دو قسم قسم اول در قواعدو صرف مضاعف: قاعده(1) چوں از دو حرف متجانس یا متقارب اول ساکن باشد در ثانی ادغام کنند خواه دریك کلمه باشد چوں مَدٌّ وَشَدٌّ وَعَبَدْتُّمْ خواه در دو کلمه چوں اِذْهَبْ بِّنَا وَعَصَوْا وَّكَانُوْا مگر آنکه اول مده باشد چوں فِیْ یَوْمٍ که ادغام نکنند۔(2) اگر هر دو متحرك باشد دریك کلمه وماقبل اول متحرك اول راساکن کرده در دوم ادغام کنند چوں مَدَّ وَفَرَّ مگر شرط این ست که اسم متحرك العین مثل شَرَرٌ وَسُرُرٌ نباشد۔(3) اگر ماقبل اول ساکن باشد غیر مده حرکة اول بماقبل داده ادغام کنند چوں یَمُدُّ وَیَفِرُّ وَیَعَضُّ بشرطِ آں که ملحق نباشد لهٰذا در جَلْبَبَ ایں قاعده جاری نشود(4) اگر ما قبل اول مده باشد بے نقل حرکة اول راساکن کرده در دوم ادغام کنند چوں حَاجَّ وَمُوْدٌّ(5) اگر بعدِ ادغام بر حرف دوم وقف امر یا جزمِ جازم وارد شود آں جا حرف دوم رافتحه و کسره وفك ادغام هر سه جائز است چوں فِرَّ فِرِّ اِفْرِرْ واگر ماقبلِ اول مضموم باشد ضمه هم جائز ست۔ چوں لَمْ یَمُدُّ۔

﴿ترجمہ﴾: قانون نمبر 1: جب ہم جنس یا قریب المخرج دو حرفوں میں سے پہلا ساکن ہو تو دوسرے میں ادغام کرتے ہیں خواہ ایک کلمہ میں ہوں جیسے مَدٌّ، شَدٌّ اور عَبَدْتُّمْ خواہ دو کلموں میں ہوں جیسے اِذْهَبْ بِّنَا اور عَصَوْا وَّكَانُوْا مگر یہ کہ پہلا مدہ ہو جیسے فِیْ یَوْمٍ تو ادغام نہ کرینگے، قانون نمبر 2: اگر دونوں حروف متحرک ہوں اور ایک کلمہ میں ہوں، اور ان میں سے پہلے حرف کا ماقبل متحرک ہو تو پہلے حرف کو ساکن کر کے ادغام کر تے ہیں جیسے مَدَّ اور فَرَّ مگر شرط یہ ہے کہ اسم متحرک العین نہ ہو جیسے شَرَرٌ، سُرُرٌ قانون نمبر 3 اگر اول کا ماقبل ساکن غیر مدہ ہو پہلے کی حرکت ماقبل کو دے کر ادغام کرتے ہیں جیسے یَمُدُّ، یَفِرُّ اور یَعَضُّ بشرطیکہ ملحق نہ ہو لہٰذا جَلْبَبَ میں یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا قانون نمبر 4: اگر اول کا ماقبل مدہ ہو تو حرکت نقل کئے بغیر پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کرتے ہیں جیسے حَاجَّ اور مُوْدٌّ, قانون نمبر 5: اگر ادغام کے بعد دوسرے حرف پر

امر کا وقف یا جازم کا جزم وارد ہو تو اس جگہ دوسرے حرف کا فتحہ اور کسرہ اور فک ادغام تینوں جائز ہیں جیسے فِرَّ فِرِّ اِفْرِرْ اور اگر اول کا ماقبل مضموم ہو تو ضمہ بھی جائز ہے جیسے لَمْ یَمُدُّ۔

﴿تشریح﴾:

تیسری فصل مضاعف کے بیان میں ہے اور یہ دو اقسام پر مشتمل ہے پہلی قسم مضاعف کے قوانین اور مضاعف کی گردانوں کے بیان میں ہے۔

قانون نمبر 1: جب دو ہم جنس حرف یا دو قریب المخرج حروف جمع ہو جائیں اور ان میں سے پہلا ساکن ہو تو پہلے کا دوسرے میں ادغام کرینگے خواہ وہ ایک کلمہ میں ہوں جیسے مَدٌّ، شَدٌّ، عَبَدْتُّمْ یا دو کلمات میں ہوں جیسے اِذْهَبْ بِّنَا، عَصَوْا وَّكَانُوْا، اگر دو ہم جنس حروف دو کلمات میں ہوں تو قاعدے کی شرط یہ ہے کہ ان میں سے پہلا مدہ نہ ہو اگر ہوا تو ادغام نہیں کرینگے جیسے فِیْ یَوْمٍ۔

قانون نمبر 2: اگر دونوں متجانسین یا متقاربین حروف ایک کلمہ میں متحرک ہوں اور اول کا ماقبل بھی متحرک ہو تو ان میں سے پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دینگے جیسے مَدَّ، فَرَّ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ کلمہ اسم متحرک العین نہ ہو جیسے شَرَرٌ، سُرُرٌ ان میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا کیونکہ یہ اسم متحرک العین ہیں۔

قانون نمبر 3: اگر اول کا ماقبل ساکن غیر مدہ ہو تو اول کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینگے اور اول کا ثانی میں ادغام کر دینگے جیسے یَمُدُّ، یَفِرُّ، یَعَضُّ۔ اس قاعدہ میں شرط یہ ہے کہ وہ کلمہ ملحق نہ ہو اگر ملحق ہوا تو یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا جیسے جَلْبَبَ میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا کیونکہ یہ ملحق ہے۔

قانون نمبر 4: اگر اول کا ماقبل مدہ زائدہ ہو تو اس صورت میں اول کی حرکت گرا کر ثانی میں ادغام کرینگے جیسے حَاجٌّ، مُوْدٌّ۔ اصل میں حَاجِجَ اور مُوْدِدَ تھے۔

قانون نمبر 5: اگر ادغام کرنے کے بعد دوسرے حرف پر امر کے وقف کی وجہ سے یا جازم کے جزم کی وجہ سے سکون آ جائے تو اس وقت دوسرے حرف میں تین صورتیں جائز ہیں۔

1: دوسرے حرف کو فتحہ دیں جیسے فِرَّ فتحہ اسلئے کہ یہ اخف الحرکات ہے۔

2: دوسرے حرف کو کسرہ دیں جیسے فِرِّ اور یہ کسرہ اس ضابطے کے تحت ہے اَلسَّاكِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ۔

3: فک ادغام کریں کیونکہ اصل یہی ہے جیسے اِفْرِرْ اس صورت میں پہلے راء کی حرکت واپس لوٹ آئی کیونکہ اس کے حذف کا سبب ادغام تھا اور اب وہ باقی نہیں رہا، اگر وہ کلمہ ایسا ہو کہ اول متجانس کا ماقبل مضموم ہو تو دوسرے کو جزم کی صورت میں ضمہ دینا بھی جائز ہے جیسے لَمْ یَمُدُّ تا کہ عین کلمہ کے موافق ہو جائے پھر مجہول معروف کے تابع ہوگا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: مَدَّ یَمُدُّ مَدًّا فَهُوَ مَادٌّ وَمُدَّ یُمَدُّ مَدًّا فَهُوَ مَمْدُوْدٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ مُدَّ مُدِّ مُدُّ اُمْدُدْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَمُدَّ لَاتَمُدِّ لَاتَمُدُّ لَاتَمْدُدْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَمَدٌّ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِمَدٌّ مِمَدَّةٌ مِمْدَاءٌ وَتَثْنِیَتُهُمَا مَمَدَّانِ وَمِمَدَّانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَمَادٌّ وَمَمَادِیْدُ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ اَمَدُّ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ مُدّٰی وَتَثْنِیَتُهُمَا اَمَدَّانِ وَمُدَّیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَمَدُّوْنَ وَاَمَادٌّ وَمُدَدٌ وَمُدَّیَاتٌ۔ درمُدَّ کہ اصلش مَدَدَ بود بقاعدہ(2)ادغام کردندوہم چنیں در مُدَّ وَیَمُدُّ بقاعدہ(3)ادغام کردند وهٰکذا دریُمَدُّ و در مَادٌّ اسم فاعل وَمَمَادٌّ جمع ظرف و آلہ وَاَمَادٌّ جمع اسم تفضیل بقاعدہ(4)ادغام کردند ودر امرنہی بقاعدہ(5)عمل شد۔بحث اثبات فعل ماضی:مَدَّ مَدَّا مَدُّوْ امَدَّتْ مَدَّتَا مَدَدْنَ مَدَدْتَّ مَدَدْتُمَا مَدَدْتُّمْ مَدَدْتِّ مَدَدْتُّمَا مَدَدْتُّنَّ مَدَدْتُّ مَدَدْنَا،درمَدَدْنَ ومابعدِ آں بسبب سکونِ دال دوم دال اول راادغام نکنر دندمگر ازمَدَدْتَّ تامَدَدْتُّ دالِ دوم درتاء بقاعدہ (1)ادغام یافتہ بسبب قرب مخرج دال باتاء۔مجهول :مُدَّمُدَّا مُدُّوْا مُدَّتْ مُدَّتَا مُدِدْنَ مُدِدْتَّ مُدِدْتُّمَا مُدِدْتُّمْ مُدِدْتِّ مُدِدْتُّمَا مُدِدْتُّنَّ مُدِدْتُّ مُدِدْنَا،برقیاس۔

﴿ترجمہ﴾: مَدَّ یَمُدُّ الخ۔مَدَّ میں جس کی اصل مَدَدَ تھی بقاعدہ(1)ادغام کیا اسی طرح مُدَّ اور یَمُدُّ میں بقاعدہ(3)ادغام کیا اسی طرح یُمَدُّ میں اور مَادٌّ اسم فاعل میں اور اسم ظرف اور آلہ کی جمع مماد اور اسم تفضیل کی جمع اَمَادٌّ میں بقاعدہ(4)عمل کیا اور امر و نہی میں بقاعدہ(5)عمل ہوگا۔بحث اثبات فعل ماضی معروف: مَدَّ مَدَّا الخ۔مَدَدْنَ اور اس کے مابعد میں دوسری دال کے سکون کی وجہ سے پہلی دال کا ادغام نہیں کیا مگر مَدَدْتَّ سے مَدَدْتُّ تک بقاعدہ(1)دوسری دال کا تاء میں ادغام ہوا ہے تاء کیساتھ دال کے قریب المخرج ہونے کی وجہ سے۔مجہول: مُدَّمُدَّا الخ۔مذکورہ طریقہ پر۔

﴿تشریح﴾:

مضاعف از نَصَرَ جیسے اَلْمَدُّ کھینچنا:

مَدَّ یَمُدُّ مَدًّا فَهُوَ مَادٌّ وَمُدَّ یُمَدُّ مَدًّا فَذَاكَ مَمْدُوْدٌ مَا مَدَّ مَا مُدَّ لَمْ یَمُدَّ لَمْ یَمُدِّ لَمْ یَمُدُّ لَمْ یَمْدُدْ لَمْ یُمَدَّ لَمْ یُمَدِّ لَمْ یُمَدُّ لَمْ یُمْدَدْ لَا یَمُدُّ لَا یُمَدُّ لَنْ یَمُدَّ لَنْ یُمَدَّ لَیَمُدَّنَّ لَیُمَدَّنَّ لَیَمُدَّنْ لَیُمَدَّنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ مُدَّ مُدِّ مُدُّ اُمْدُدْ لِتُمَدَّ لِتُمَدِّ لِتُمَدُّ لِتُمْدَدْ لِیَمُدَّ لِیَمُدِّ لِیَمُدُّ لِیَمْدُدْ لِیُمَدَّ لِیُمَدِّ لِیُمَدُّ لِیُمْدَدْ مُدَّنَّ لِتُمَدَّنَّ لِیَمُدَّنَّ لِیُمَدَّنَّ مُدَّنْ لِتُمَدَّنْ

لِیَمَدَّنْ لِیُمَدَّنْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتَمُدَّلَاتَمُدِّلَاتَمُدُّلَاتَمْدُدْلَا تُمَدَّلَاتُمَدِّلَاتُمَدُّلَاتُمْدَدْلَایَمُدَّلَایَمُدِّلَایَمُدُّلَایَمْدُدْلَایُمَدَّلَایُمَدِّلَایُمَدُّلَایُمْدَدْلَا تَمُدَّنَّ لَاتُمَدَّنَّ لَایَمُدَّنَّ لَایُمَدَّنَّ لَاتَمُدَّنْ لَاتُمَدَّنْ لَایَمُدَّنْ لَایُمَدَّنْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَمَدٌّمَمَدَّانِ مَمَادٌّوَمُمَیْدٌّوَالْاٰلَۃُمِنْہُ مِمَدٌّمِمَدَّان مَمَادٌّوَمُمَیْدٌّمِمَدَّۃٌمِمَدَّتَانِ مَمَادٌّوَمُمَیْدَۃٌمِمْدَادٌمِمْدَادَان مَمَادِیْدُوَمُمَیْدِیْدٌوَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ اَلْمُذَکَّرُمِنْہُ اَمَدُّ اَمَدَّانِ اَمَدُّوْنَ اَمَادٌّوَاُمَیْدٌّوَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ مُدّٰی مُدَّیَانِ مُدَّیَاتٌ مُدَدٌوَمُدَیْدٰی۔

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مَدَّ ماضی معروف اصل میں مَدَدَ تھا اور مُدَّ ماضی مجہول اصل میں مُدِدَ تھا ان میں مذکورہ بالاقوانین میں سے دوسرے قانون کے تحت ادغام کیا تو مَدَّ، مُدَّ ہو گیا۔

☆ اسی طرح یَمُدُّ مضارع معروف اصل میں یَمْدُدُ تھا اور یُمَدُّ مضارع مجہول اصل میں یُمْدَدُ تھا ان میں مذکورہ بالا قوانین میں سے تیسرے کے تحت ادغام کر دیا تو یَمُدُّ، یُمَدُّ ہو گیا۔

☆ مَادٌّ اسم فاعل اصل میں مَادِدٌ اور مَمَادٌّ جو کہ اسم ظرف، اور اسم آلہ کی جمع ہے یہ اصل میں مَمَادِدُ، اور اَمَادٌّ جو کہ اسم تفضیل کی جمع ہے یہ اصل میں اَمَادِدُ تھا ان سب میں مذکورہ بالاقوانین میں سے چوتھے قانون کے تحت ادغام کیا تو مَادٌّ، مَمَادٌّ اور اَمَاد ہو گیا۔ امر اور نہی کے صیغوں میں مذکورہ بالا قوانین میں سے پانچواں قانون جاری ہوا ہے۔

☆ مَدَّمَدَّا الخ۔ مَدَدْنَ اور اس کے بعد والے تمام صیغوں میں پہلی دال کا دوسری دال میں ادغام نہیں ہوا کیونکہ ان صیغوں میں پہلی دال متحرک ہے اور دوسری دال ساکن ہے اور جب پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو اس صورت میں ادغام کا کوئی قاعدہ نہیں پایا جاتا لیکن مَدَدْتَّ سے مَدَدْتُّ تک دوسری دال کا تاء میں ادغام ہوا قانون نمبر 1 کی وجہ سے کہ دو قریب المخرج حرف جمع ہو گئے اور ان میں سے پہلا ساکن ہے تو اول کا ثانی میں ادغام کر دیا۔ شارح کہتے ہیں کہ مصنف علیہ الرحمۃ کا دال اور تاء کو قریب المخرج کہنا تسامح سے خالی نہیں کیونکہ دال اور تاء قریب المخرج نہیں بلکہ متحد المخرج ہیں۔

☆ مُدَّمُدَّا الخ۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس گردان میں ادغام معروف کی گردان کی طرح ہوا ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: بحث اثبات فعل ماضی معروف: یَمُدُّ یَمُدَّانِ یَمُدُّوْنَ تا آخر وَھٰکَذا مجهول، نفی بَلَنْ: لَنْ یَمُدَّلَنْ یَمُدَّالَنْ یَمُدُّوْا تا آخر نهجے که لَنْ در صحیح عمل می کند کرده ادغام مضارع بحال خودست وهم چنیں مجهول۔ بحث نفی جحد بَلَمْ معروف: لَمْ یَمُدَّلَمْ یَمُدِّلَمْ یَمُدُّلَمْ یَمْدُدْلَمْ یَمُدَّالَم یَمُدُّوْالَمْ تَمُدَّلَمْ تَمُدِّلَمْ تَمُدُّلَمْ

تَمُدُّلَمْ تَمْدُدْلَمْ تَمُدَّالَمْ يَمْدُدْنَ لَمْ تَمُدُّوْالَمْ تَمُدِّیْ لَمْ تَمْدُدْنَ لَمْ اَمُدَّالَمْ اَمُدَّلَمْ اَمُدُّلَمْ اَمْدُدْلَمْ نَمُدَّلَمْ نَمُدِّلَمْ نَمُدُّلَمْ نَمْدُدْ۔درلَمْ يَمُدُّواخواتش اعمالِ قاعده(5)شده وقس عليه المجهول۔لام تاكيدبانون ثقيله درفعل مستقبل معروف:لَيَمُدَّنَّ لَيَمُدَّانِّ لَيَمُدُّنَّ تاآخرطورے كه درصحيح مے باشدبوده است ادغام مضارع بحال خودما ندوهم چنيں مجهول۔نون خفيفه معروف:لَيَمُدَّنْ لَيَمُدُّنْ تاآخروَهٰكَذَا مجهول۔امرحاضرمعروف:مُدَّمُدِّمُدُّاُمْدُدْمُدَّامُدُّوْامُدِّیْ اُمْدُدْنَ درتثنيه وجمع مذكروواحدمؤنث حاضرفك ادغام جائزجيسے زيراكه موقع جزم ووقف دال دوم نيست ولهذااُكْفُفَارادرشعرقصيده برده فَمَالِعَيْنَيْكَ اِنْ قُلْتَ اُكْفُفَاهَمَتَا۔غلط قرارداده اندامربالام معروف و مجهول:بقياس لم ست۔امرحاضرمعروف بانون ثقيله:مُدَّنَّ مُدَّانِّ مُدُّنَّ مُدِّنَّ اُمْدُدْنَانِ۔درمُدَّنَّ هم كه وقف باقی نمانده جزحالةواحده يعنی فتحه دال فك ادغام وضمه وكسره جائزنيست۔امرحاضرمعروف:بانونِ خفيفه مُدَّنْ مُدُّنْ مُدِّنْ امربالام همبريں قياس۔نهی معروف: لَايَمُدَّلَايَمُدِّلَايَمُدُّلَايَمْدُدْلَايَمُدَّالَايَمُدُّوْاتاآخرنون ثقيله وخفيفه بوضعے كه درامردانستی درنهی هم بيار۔

﴿ترجمہ﴾: يَمُدُّيَمُدَّانِ الخ اسی طرح مجہول ہے۔نفی بَلَنْ:لَنْ يَّمُدَّ الخ ۔لَنْ جس طرح صحیح میں عمل کرتا ہے وہی یہاں کیا ہے۔مضارع کا ادغام اپنے حال پر ہے اور اسی طرح مجہول کی گردان ۔بحث نفی جحد بلم معروف:لَمْ يَمُدَّلَمْ يَمُدِّ الخ ۔لَمْ يَمُدَّ اور اس کے نظائر میں قاعدہ (5) جاری کیا گیا ہے اسی پر مجہول کو قیاس کرلیں ۔بحث لام تاکید بانون ثقیلہ درفعل مستقبل معروف:لَيَمُدَّنَّ الخ۔اسی طریقہ پر جیسا کہ صحیح میں ہو تی ہے۔مضارع کا ادغام اپنے حال پر ہے اور اسی طرح مجہول،نون خفیفہ معروف:لَيَمُدَّنْ الخ،اسی طرح مجہول ۔بحث امر حاضر معروف :مُدَّمُدِّ الخ ۔تثنیہ،جمع،مذکر اور واحد مؤنث حاضر میں فک ادغام جائز نہیں ہے کیونکہ دوسری دال وقف اور جزم کا محل نہیں اسی لئے قصیدہ بردہ شریف کے شعر فَمَالِعَيْنَيْكَ اِنْ قُلْتَ اُكْفُفَاهَمَتَا میں اُكْفُفَا کو علماء صرف نے غلط قرار دیا ہے۔امر بالام معروف ومجہول لَمْ کے طرز پر ہے۔بحث امر حاضر معروف بانون ثقیلہ:مُدَّنَّ مُدَّانِّ الخ ۔مُدَّنَّ میں بھی چونکہ وقف باقی نہیں رہا اسلئے اس میں ایک حالت یعنی دال کے فتحہ کے علاوہ فک ادغام،ضمہ،کسرہ جائز نہیں ۔بحث امر حاضر معروف بانون خفیفہ :مُدَّنْ الخ ۔امر بالام بھی اسی طرز پر ہے بحث نہی معروف:لَايَمُدَّالخ :نون ثقیلہ وخفیفہ جس طرح تم امر میں جان

چکے ہو اسی طرح نہی میں لاؤ۔

﴿تشریح﴾:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ لفظ لَنْ جیسے صحیح کے صیغوں میں عمل کرتا ہے یہاں بھی اس نے ویسے ہی عمل کیا ہے کوئی جدید تبدیلی پیدا نہیں کی اور جو ادغام مضارع میں ہو چکا ہے وہ یہاں بھی باقی ہے۔

☆ لَمْ یَمُدَّ، لَمْ یَمُدَّا اور انکے نظائر (یعنی مفرد لفظی کے باقی چار صیغوں) میں قانون نمبر 5 جاری ہوا ہے۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مضارع کے صحیح کے صیغوں میں لام تاکید اور نون ثقیلہ کے آنے سے جو تبدیلیاں ہوتی ہیں یہاں بھی وہی تبدیلیاں ہوئی ہیں کوئی نئی تبدیلی نہیں ہوئی اور جو ادغام مضارع میں ہو چکا ہے وہ یہاں اپنے حال پر باقی ہے۔

☆ مُدَّامُدُّا الخ، مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ تثنیہ، جمع، مذکر، واحد مؤنث حاضر میں فک ادغام جائز نہیں کیونکہ ان صیغوں میں دوسری دال جزم اور وقف کا محل نہیں رہی کیونکہ تثنیہ میں دوسری دال کے بعد الف گر گیا، جمع مذکر میں دوسری دال کے بعد واؤ آ گئی، واحد مؤنث حاضر میں دوسری دال کے بعد یاء آ گئی ہے اور فک ادغام کیلئے دوسرے حرف کا محل جزم ہونا ضروری ہے۔

☆ چونکہ تثنیہ، جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر کے صیغوں میں فک ادغام جائز نہیں اسی وجہ سے قصیدہ بردہ شریف کے شعر فَمَا لِعَيْنَيْكَ اِنْ قُلْتَ اُكْفُفَا هَمَتَا میں اُكْفُفَا صیغہ تثنیہ میں فک ادغام کو غلط قرار دیا گیا ہے صحیح یہ تھا کہ كُفَّا کہتے (ادغام کیساتھ) اس شعر کا دوسرا مصرعہ یہ ہے وَمَا لِقَلْبِكَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ۔

کیا ہو گیا ہے تیری آنکھوں کو کہ اگر تو کہے کہ تھم جاؤ تو بہنے لگ جاتی ہیں

اور کیا ہو گیا ہے تیرے دل کو کہ اگر تو کہتے ہوش میں آ تو جنون عشق میں مبتلا ہو جاتا ہے

یہ شعر امام محمد بوصیری علیہ الرحمۃ کا ہے جو انہوں نے آقائے دو جہاں ﷺ کے فضائل و کمال کے متعلق لکھا، آپ علیہ الرحمۃ بیمار تھے، جب قصیدہ مکمل ہو گیا تو رات کو سوئے تو خواب میں آپ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی، انہوں نے آپ ﷺ کو یہ قصیدہ سنایا تو آپ ﷺ بہت خوش ہوئے اور آپ ﷺ نے ان کے جسم پر ہاتھ پھیرا اور ان کو چادر عطا کی، جب صبح بیدار ہوئے تو بالکل تندرست تھے اور ہاتھ میں ایک چادر تھی جس پر لکیریں تھیں، چونکہ لکیروں والی چادر کو عربی میں بردہ کہتے ہیں اسی مناسبت کی وجہ سے اس قصیدہ کا نام بھی بردہ پڑ گیا۔

مُدَّنَّ الخ۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب مُدَّنَّ میں نون ثقیلہ کے آنے کی وجہ سے وقف باقی نہیں رہا تو اس میں ایک حالت یعنی دال کے فتحہ کے علاوہ باقی حالتیں یعنی فک ادغام ضمہ اور کسرہ جائز نہیں ہیں۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: مَـادٌّ، مَـادَّانِ مَـادُّوْنَ مَـادَّةٌ مَادَّتَـانِ مَـادَّاتٌ طریق ادغـامـش گفتـه شـده۔اسم مفعول: مَمْدُوْدٌ تاآخر بوضع صحیح۔مضاعف از سَمِعَ چون اَلْمَسُّ: دست رسانیدن۔مَسَّ یَمَسُّ مَسًّا فَهُوَ مَاسٌّ وَمُسَّ یُمَسُّ مَسًّا فَهُوَ مَمْسُوْسٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ مَسَّ مَسِّ اِمْسَسْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَمَسَّ لَاتَمَسِّ لَاتَمْسَسْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَمَسٌّ تاآخر بقواعدے که دانسته بقیاس مَدَّ وَفَرَّ که گردانیدصیغ ایں باب هم بایدخواند۔مضاعف ازافتعال: چون اَلْاِضْطِرَارُ: بـجـبـر بـجـانـبـے کشیـدن۔ اِضْـطَـرَّ یَـضْـطَـرُّ اِضْـطِـرَارًا فَهُوَ مُضْطَرٌّ وَاُضْطُرَّ یُضْطَرُّ اِضْطِرَارًا فَهُوَ مُضْطَرٌّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِضْطَرَّ اِضْطَرِّ اِضْطَرِرْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَضْطَرَّ لَاتَضْطَرِّ لَاتَضْطَرِرْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُضْطَرٌّ۔دریں باب فاعل ومفعول وظرف بیك صـورۃ شـده لیـکـن اصـل فـاعـل بـکـسـر عیـن ست ومـفـعـول وظـرف بـفـتـح عیـن۔ازانـفـعـال چـون اَلْاِنْسِـدَادُ: بندشـدن۔اِنْسَـدَّ یَنْسَـدُّ تـا آخـر۔ازاستـفـعـال چـون اَلْاِسْتِقْرَارُ: قـرار گـرفتـن۔ اِسْتَقَرَّ یَسْتَقِرُّ اِسْتِقْرَارًا فَهُوَ مُسْتَقِرٌّ وَاُسْتُقِرَّ یُسْتَقَرُّ اِسْتِقْـرَارًا فَهُـوَ مُسْتَقَـرٌّ اَلْاَمْـرُ مِـنْـهُ اِسْتَقِرَّ اِسْتَقِرِّ اِسْتَقْـرِرْ وَالنَّهْـیُ عَنْـهُ لَاتَسْتَقِـرَّ لَاتَسْتَقِرِّ لَاتَسْتَقْـرِرْ اَلظَّـرْفُ مِـنْـهُ مُسْتَقَـرٌّ۔ازافـعـال چـون اَلْاِمْدَادُ: مـدد کـرنـا۔اَمَدَّ یُمِدُّ اِمْدَادًا فَهُوَ مُمِدٌّ وَاُمِدَّ یُمَدُّ اِمْدَادًا فَهُوَ مُمَدٌّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اَمِدَّ اَمِدِّ اَمْدِدْ وَالنَّهْیُ عَنْـهُ لَاتُـمِدَّ لَاتُـمِدِّ لَاتُمْدِدْ اَلظَّرْفُ مِنْـهُ مُمَدٌّ۔مضاعف تفعیل و تفعل بهمه وجوه مثل صحیح ست چون جَدَّدَ یُجَدِّدُ تَجْدِیْدًا وَتَجَدَّدَ یَتَجَدَّدُ تَجَدُّدًا۔مفاعلة چون اَلْمُحَاجَّةُ: باهـم حـجـت پیـش کـردن یکـے مـردیـگـرے را۔حَاجَّ یُحَاجُّ مُحَاجَّةً فَهُوَ مُحَاجٌّ وَحُوْجَّ یُحَاجُّ مُحَاجَّةً فَهُوَ مُحَاجٌّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ حَاجَّ حَاجِّ حَاجِجْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتُحَاجَّ لَاتُحَاجِّ لَاتُحَاجِجْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُحَاجٌ۔درجمیع ایں باب بقاعده(د)ادغام شده ازتفاعل چون اَلتَّضَادُّ: باهم ضدشدن۔تَضَادَّ یَتَضَادُّ تاآخر مثل مفاعله ست۔

﴿ترجمہ﴾: مَـادٌّ الـخ۔اس کے ادغام کا طریقہ بتایا جا چکا۔اسم مفعول: مَـمْـدُوْدٌ تا آخر صحیح کے طرز پر ہے۔مضاعف از ضَرَبَ جیسے اَلْفِرَارُ بھاگنا فَرَّ یَفِرُّ الخ۔مضاعف از سَمِعَ جیسے اَلْمَسُّ چھونا مَسَّ یَمَسُّ الخ۔ان قواعد کے مطابق جو کہ تم جان چکے ہو مَـدَّ اور فَـرَّ کے طرز پر کہ جن کی تم گردان کر چکے ہو اس باب کے صیغوں کو پڑھ لینا چاہیے۔مضاعف از افتعال: جیسے اَلْاِضْطِرَارُ جبراً کسی طرف کھینچنا اِضْطَرَّ یَضْطَرُّ الخ۔اس باب میں اسم فاعل، اسم مفعول، اور اسم ظرف ایک صورت میں ہو گئے ہیں لیکن اسم فاعل کی اصل عین کے کسرہ کیساتھ ہے، اسم مفعول اور اسم ظرف کی اصل

عین کے فتحہ کیساتھ۔از انفعال جیسے اَلْاِنْسِدَادُ بند ہونا اِنْسَدَّ یَنْسَدُّ الخ۔از استفعال جیسے اَلْاِسْتِقْرَارُ قرار پکڑنا اِسْتَقَرَّ یَسْتَقِرُّ الخ۔از افعال جیسے اَلْاِمْدَادُ مدد کرنا اَمَدَّ یُمِدُّ الخ۔تفعیل اور تفعل کا مضاعف من کل الوجوہ صحیح کی طرح ہے جیسے جَدَّدَ یُجَدِّدُ الخ۔مفاعلہ جیسے اَلْمُحَاجَّۃُ باہم دلیل پیش کرنا حَاجَّ یُحَاجُّ الخ۔اس پورے باب میں بقاعدہ (د) ادغام ہوا ہے از تفاعل جیسے اَلتَّضَادُّ ایک دوسرے کی ضد ہونا تَضَادَّ یَتَضَادُّ تا آخر مفاعلہ کی طرح ہے۔

﴿تشریح﴾:

مَادٌّ الخ۔اس میں ادغام کا طریقہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ یہ اصل میں مَادِدٌ الخ تھا، حَاجٌّ مُوْدٌّ والا قانون جاری ہوا ہے۔مَمْدُوْدٌ الخ۔یہ گردان صحیح کی طرح ہے۔اس میں دال کا دال میں ادغام نہیں ہوا کیونکہ دونوں کے درمیان واؤ کا فاصلہ ہے۔

مضاعف :از باب سَمِعَ جیسے اَلْمَسُّ (چھونا)۔

مَسَّ یَمَسُّ مَسًّا فَھُوَ مَاسٌّ وَمُسَّ یُمَسُّ مَسًّا فَذَاكَ مَمْسُوْسٌ مَامَسَّ مَامُسَّ لَمْ یَمَسَّ لَمْ یَمَسِّ لَمْ یَمْسَسْ لَمْ یُمَسَّ لَمْ یُمَسِّ لَمْ یُمْسَسْ لَایَمَسُّ لَایُمَسُّ لَنْ یَّمَسَّ لَنْ یُّمَسَّ لَیَمَسَّنَّ لَیُمَسَّنَّ لَیَمَسَّنْ لَیُمَسَّنْ اَلْاَمْرُ مِنْہُ مَسَّ مَسِّ اِمْسَسْ لِتَمَسَّ لِتَمَسِّ لِتُمَسَّ لِتُمْسَسْ لِیَمَسَّ لِیَمَسِّ لِیَمْسَسْ لِیُمَسَّ لِیُمَسِّ لِیُمْسَسْ مَسَّنَّ لِتُمَسَّنَّ لِیَمَسَّنَّ لِیُمَسَّنَّ مَسَّنْ لِتُمَسَّنْ لِیَمَسَّنْ لِیُمَسَّنْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتَمَسَّ لَاتَمَسِّ لَاتَمْسَسْ لَاتُمَسَّ لَاتُمَسِّ لَاتُمْسَسْ لَایَمَسَّ لَایَمَسِّ لَایَمْسَسْ لَایُمَسَّ لَایُمَسِّ لَایُمْسَسْ لَاتَمَسَّنَّ لَاتُمَسَّنَّ لَایَمَسَّنَّ لَایُمَسَّنَّ لَاتَمَسَّنْ لَاتُمَسَّنْ لَایَمَسَّنْ لَایُمَسَّنْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَمَسٌّ مَمَسَّانِ مَمَاسُّ وَمُمَیْسٌ وَالْاٰلَۃُ مِنْہُ مِمَسٌّ مِمَسَّانِ مَمَاسُّ وَمُمَیْسٌ مِمَسَّۃٌ مِمَسَّتَانِ مَمَاسُّ وَمُمَیْسَّۃٌ مِمْسَاسٌ مِمْسَاسَانِ مَمَاسِیْسُ وَمُمَیْسِیْسٌ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ الْمُذَکَّرُ مِنْہُ اَمَسُّ اَمَسَّانِ اَمَسُّوْنَ اَمَاسُّ وَاُمَیْسٌّ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ مُسّٰی مُسَّیَانِ مُسَّیَاتٌ مُسَسٌ وَمُسَیْسٰی۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ وہ قوانین جن کو آپ پہلے جان چکے ہیں اور مَدَّ، فَرَّ والی گردان میں جاری کر چکے ہیں انہیں کو اس گردان میں جاری کر کے گردان پڑھ لینی چاہیے۔

مضاعف :از باب افتعال جیسے اَلْاِضْطِرَارُ (جبراً کسی طرف کھینچنا)

اِضْطَرَّ یَضْطَرُّ اِضْطِرَارًا فَھُوَ مُضْطَرٌّ وَاضْطُرَّ یُضْطَرُّ اِضْطِرَارًا فَذَاكَ مُضْطَرٌّ مَااضْطَرَّ مَااضْطُرَّ لَمْ یَضْطَرَّ لَمْ یَضْطَرِّ لَمْ یَضْطَرِرْ لَمْ یُضْطَرَّ لَمْ

Scanned by CamScanner

يُضْطَرَرْ لَايَضْطَرُّ لَايُضْطَرُّ لَنْ يَّضْطَرَّ لَنْ يُّضْطَرَّ لَيَضْطَرَّنَّ لَيُضْطَرَّنَّ لَيَضْطَرَّنْ لَيُضْطَرَّنْ
اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِضْطَرَّ اِضْطَرِّ اِضْطَرِرْ لِتُضْطَرَّ لِتُضْطَرِّ لِتُضْطَرَرْ لِيَضْطَرَّ
لِيَضْطَرِّ لِيَضْطَرِرْ لِيُضْطَرَّ لِيُضْطَرِّ لِيُضْطَرِرْ اِضْطَرَّنَّ لِتُضْطَرَّنَّ لِيَضْطَرَّنَّ لِيُضْطَرَّنَّ اِضْطَرَّنْ
لِتُضْطَرَّنْ لِيَضْطَرَّنْ لِيُضْطَرَّنْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَضْطَرَّ لَاتَضْطَرِّ لَاتَضْطَرِ
رْ لَاتُضْطَرَّ لَاتُضْطَرِّ لَاتُضْطَرَرْ لَايَضْطَرَّ لَايَضْطَرِّ لَايَضْطَرِرْ لَايُضْطَرَّ لَا
يُضْطَرِّ لَايُضْطَرَرْ لَاتَضْطَرَّنَّ لَاتُضْطَرَّنَّ لَايَضْطَرَّنَّ لَايُضْطَرَّنَّ لَاتَضْطَرَّنْ لَاتُضْطَرَّنْ
لَايَضْطَرَّنْ لَايُضْطَرَّنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُضْطَرٌّ مُضْطَرَّانِ مُضْطَرَّاتٌ۔

دریں باب الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک فائدہ کا بیان کرنا ہے کہ اس باب کے اسم فاعل، اسم مفعول، اور اسم ظرف تینوں کی شکل ایک ہے یعنی مُضْطَرٌّ لیکن اصل کے لحاظ سے اسم فاعل مکسور العین (مُضْطَرِرٌ) ہے، اسم ظرف اور اسم مفعول مفتوح العین (مُضْطَرَرٌ) ہیں ان سب میں قاعدہ کا ''ب'' (یعنی مَدَّ، فَرَّ والا) جزء جاری ہوا کہ دو ہم جنس حرف ایک کلمہ میں جمع ہو گئے دونوں متحرک ہیں اور ان کا ما قبل بھی متحرک ہے اول کی حرکت گرا کر اول کا ثانی میں ادغام کر دیا تو مُضْطَرٌّ ہو گیا۔

مضاعف تفعیل وتفعل الخ : مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ تفعیل وتفعل کا مضاعف ہر لحاظ سے صحیح کی طرح ہے۔

مفاعلۃ: جیسے اَلْمُحَاجَّةُ (ایک دوسرے کو دلیل پیش کرنا)۔

حَاجَّ يُحَاجُّ مُحَاجَّةً فَهُوَ مُحَاجٌّ وحُوْجَّ يُحَاجُّ مُحَاجَّةً فَذَاكَ مُحَاجٌّ مَاحَاجَّ مَاحُوْجَّ لَمْ
يُحَاجَّ لَمْ يُحَاجِّ لَمْ يُحَاجِجْ لَمْ يُحَاجَّ لَمْ يُحَاجِّ لَمْ يُحَاجَجْ لَا يُحَاجُّ لَايُحَاجُّ لَنْ يُّحَاجَّ
لَنْ يُحَاجَّ لَيُحَاجَنَّ لَيُحَاجَنَّ لَيُحَاجَنْ لَيُحَاجَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ حَاجَّ حَاجِّ حَاجِجْ لِتُحَاجَّ
لِتُحَاجِّ لِتُحَاجَجْ لِيُحَاجَّ لِيُحَاجِّ لِيُحَاجِجْ لِيُحَاجَّ لِيُحَاجِّ لِيُحَاجَجْ حَاجَّنَّ لِتُحَاجَّنَّ
لِيُحَاجَّنَّ لِيُحَاجَّنَّ حَاجَّنْ لِتُحَاجَّنْ لِيُحَاجَّنْ لِيُحَاجَّنْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتُحَاجَّ لَاتُحَاجِّ
لَاتُحَاجِجْ لَا تُحَاجَّ لَاتُحَاجِّ لَاتُحَاجَجْ لَايُحَاجَّ لَايُحَاجِّ لَايُحَاجِجْ لَايُحَاجَّ لَايُحَاجِّ
لَايُحَاجَجْ لَاتُحَاجَّنَّ لَا تُحَاجَّنَّ لَايُحَاجَّنَّ لَايُحَاجَّنَّ لَاتُحَاجَّنْ لَاتُحَاجَّنْ لَايُحَاجَّنْ
لَايُحَاجَّنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُحَاجٌّ مُحَاجَّانِ مُحَاجَّاتٌ۔

❁ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس باب میں مضاعف والے قانون نمبر 4 یعنی ''حَاجَّ، مُوْدَّ'' والے کی وجہ سے ادغام ہوا ہے۔

از تفاعل: جیسے اَلتَّضَادُّ (ایک دوسرے کی ضد ہونا)

تَضَادَّيَتَضَادُّتَضَادًافَهُوَمُتَضَادٌّوَتُضُوْدَّيُتَضَادُّتَضَادًافَذَاكَ مُتَضَادٌّمَاتَضَادَّمَاتُضُوْدَّلَمْ يَتَضَادَّلَمْ يَتَضَادِّلَمْ يَتَضَادِدْلَمْ يَتَضَادَّلَمْ يُتَضَادِّلَمْ يُتَضَادَدْلَايَتَضَادُّلَايُتَضَادُّلَنْ يَّتَضَادَّلَنْ يُّتَضَادَّلَيَتَضَادَّنَّ لَيُتَضَادَنَّ لَيَتَضَادَّنْ لَيُتَضَادَّنْ اَلْاَمْرُمِنْهُ تَضَادَّ تَضَادِّ تَضَادَّ تَضَادَدْلِتُتَضَادَّلِتُتَضَادِّلِتُتَضَادَدْلِيَتَضَادَّلِيَتَضَادِّلِيُتَضَادِدْلِيُتَضَادَّلِيُتَضَادِّ

لِيُتَضَادَدْتَضَادَّنَّ لِتُتَضَادَّنَّ لِيُتَضَادَّنَّ لِيَتَضَادَّنَّ تَضَادَّنْ لِتُتَضَادَّنْ لِيَتَضَادَّنْ لِيُتَضَادَّنْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَتَضَادَّلَاتَتَضَادِّلَاتَتَضَادَدْلَاتُتَضَادَّلَاتُتَضَادِّلَاتُتَضَادَدْلَايَتَضَادَّلَايَتَضَادِّلَا يَتَضَادَدْلَايُتَضَادَّلَايُتَضَادِّلَايُتَضَادَدْلَاتَتَضَادَّنَّ لَاتُتَضَادَّنَّ لَايَتَضَادَّنَّ لَايُتَضَادَّنَّ لَاتَتَضَادَّنْ لَاتُتَضَادَّنْ لَايَتَضَادَّنْ لَايُتَضَادَّنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَضَادٌّمُتَضَادَّانِ مُتَضَادَّاتٌ۔

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ باب مفاعلہ کی طرح ہے یعنی اس میں بھی قاعدہ کاحَاجَّ،مُوْدَّ والا جز جاری ہوگا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

قسم دوم

مہموز و معتل کیساتھ مضاعف کے مرکب ابواب کا بیان

﴿عبارت﴾: در مرکبات مضاعف بامهموز و معتل مهموز فاء مضاعف از نَصَرَ چون اَلْاِمَامَةُ امام شدن۔ اَمَّ يَؤُمُّ اِمَامَةً فَهُوَ اٰمٌّ وَاُمَّ يُؤَمُّ اِمَامَةً فَهُوَ مَأْمُوْمٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اُمَّ اُمِّ اُمُّ اُؤْمُمْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَؤُمَّ لَاتَؤُمِّ لَاتَؤُمُّ لَاتَأْمُمْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَاَمٌّ تا آخر۔ درهمزه بقواعدمهموزودرمتجانسين بقواعدمضاعف عمل خواهندكردمگربوقت تعارض قاعده مضاعف راترجيح خواهد داد۔ پس دريَؤُمُّ بقاعده رَأْسٌ عمل نكنندبلكه بقاعده يَمُدُّو دراَوُمٌّ برقاعده اٰمَنَ قاعده يَمُدُّراترجيح دادند ليكن بعدادغام بقاعده همزتين متحركتين همزه دوم راواؤكردند۔ مثال و مضاعف ازسَمِعَ۔ چون اَلْوُدُّ۔ دوست داشتن۔ وَدَّيَوَدُّوُدًّفَهُوَوَادٌّوَوُدَّيُوَدُّوُدًّافَهُوَمَوْدُوْدٌاَلْاَمْرُمِنْهُ وَدَّ وَدِّ اِيْدَدْوَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَوَدَّلَاتَوَدِّلَاتَوْدَدْاَلظَّرْفُ مِنْهُ مَوَدٌّوَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِوَدٌّمِوَدَّةٌمِيْدَادٌوَتَثْنِيَتُهُمَامَوَدَّانِ وَمِوَدَّانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَامَوَادُّمَوَادِيْدُاَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ مِنْهُ اَوَدُّوَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ وُدّٰى وَتَثْنِيَتُهُمَااَوَدَّانِ وَوُدَّيَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَااَوَدُّوْنَ وَاَوَادُّوَوُدَدٌوَوُدَّيَاتٌ۔ درمتجانسين بقواعدمضاعف عمل ست ودرواؤبقواعدمعتل مگرحين تعارض چنانكه درمِوَدٌّآله كه قاعده معتل مقتضى ابدال واؤبيابودوقاعده مضاعف مقتضى نقل حركةدال اول بواؤقاعده مضاعف راترجيح داده اند۔ مهموزؤمضاعف ازافتعال: چون اَلْاِيْتِمَامُ اقتداء نمودن۔ اِيْتَمَّ يَأْتَمُّ اِيْتِمَامًافَهُوَمُؤْتَمٌّ وَاُوْتُمَّ يُؤْتَمُّ اِيْتِمَامًافَهُوَمُؤْتَمٌّ اَلْاَمْرُمِنْهُ اِيْتَمَّ اِيْتَمِّ اِيْتَمِمْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَأْتَمَّ لَاتَأْتَمِّ لَاتَأْتَمِمْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُؤْتَمٌّ۔

﴿ترجمہ﴾: دوسری قسم مہموز و معتل کیساتھ مضاعف کے مرکب ابواب کے بیان میں ہے، مہموز فاء واز نَصَرَ جیسے اَلْاِمَامَةُ امام ہونا اَمَّ يَؤُمُّ الخ۔ ہمزہ میں مہموز کے قواعد و متجانسین میں مضاعف کے قواعد پر عمل کریں گے

مگر تعارض کے وقت مضاعف کے قواعد کو ترجیح دیں گے چنانچہ یَــــــــؤُمُّ میں رَأْسٌ کے قاعدہ پر عمل نہیں کیا بلکہ یَـمُـدُّ کے قاعدہ پر اور اَوَمُّ میں اٰمَنَ کے قاعدہ پر یَـمُـدُّ کے قاعدہ کو ترجیح دی لیکن ادغام کے بعد ہمزتین متحرکتین والے قاعدے سے دوسرے ہمزہ کو واؤ کر دیا۔ مثال و مضاعف از سَـمِـعَ جیسے اَلْــوُدُّ دوست رکھنا وَدَّ یَوَدُّ الخ۔ متجانسین میں مضاعف کے قواعد پر عمل ہے اور واؤ میں معتل کے قواعد پر مگر تعارض کے وقت جیسا کہ مِــــوَدٌّ اسم آلہ میں معتل کا قاعدہ واؤ کو یاء سے بدلنے کا مقتضی تھا اور مضاعف کا قاعدہ پہلی دال کی حرکت واؤ کی طرف منتقل کرنے کا مقتضی تھا مضاعف کے قاعدہ کو ترجیح دیدی۔ مہموز و مضاعف از افتعال جیسے اَلْاِيْتِمَامُ اقتداء کرنا اِیْتَمَّ یَأْتَمُّ الخ۔

﴿تشریح﴾:

فصل سوم دو قسموں پر مشتمل تھی قسم اول کے تحت مضاعف کے قواعد اور گردان کا بیان ہوا، اب قسم دوم میں ایسے ابواب کا بیان کیا جارہا ہے جو مضاعف و مہموز سے یا مضاعف و معتل سے مرکب ہیں۔

مہموز الفاء و مضاعف: از باب نَصَرَ یَنْصُرُ جیسے اَلْاِمَامَةُ (امام ہونا)۔

اَمَّ یَؤُمُّ اِمَامَةً فَهُوَ اٰمٌّ وَاُمَّ یُؤَمُّ اِمَامَةً فَهُوَ مَأْمُوْمٌ مَا اَمَّ مَا اُمَّ لَمْ یَؤُمَّ لَمْ یَؤُمِّ لَمْ یَؤُمُّ لَمْ یَأْمُمْ لَمْ یُؤَمَّ لَمْ یُؤَمِّ لَمْ یُؤَمُّ لَمْ یُؤْمَمْ لَایَؤُمُّ لَایُؤَمُّ لَنْ یَؤُمَّ لَنْ یُؤَمَّ لَیَؤُمَّنَّ لَیَؤُمَّنْ لَیُؤَمَّنَّ لَیُؤَمَّنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اُمَّ اُمِّ اُمُّ اُوْمُمْ لِتُؤَمَّ لِتُؤَمِّ لِتُؤَمُّ لِتُؤْمَمْ لِیَؤُمَّ لِیَؤُمِّ لِیَؤُمُّ لِیَأْمُمْ لِیُؤَمَّ لِیُؤَمِّ لِیُؤَمُّ لِیُؤْمَمْ اُمَّنَّ لِتُؤَمَّنَّ لِیَؤُمَّنَّ لِیُؤَمَّنَّ اُمَّنْ لِتُؤَمَّنْ لِیَؤُمَّنْ لِیُؤَمَّنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَؤُمَّ لَاتَؤُمِّ لَاتَؤُمُّ لَاتَأْمُمْ لَاتُؤَمَّ لَاتُؤَمِّ لَاتُؤَمُّ لَاتُؤْمَمْ لَایَؤُمَّ لَا یَؤُمِّ لَایَؤُمُّ لَایَأْمُمْ لَایُؤَمَّ لَایُؤَمِّ لَایُؤَمُّ لَایُؤْمَمْ لَاتَؤُمَّنَّ لَاتُؤَمَّنَّ لَایَؤُمَّنَّ لَایُؤَمَّنَّ لَاتَؤُمَّنْ لَاتُؤَمَّنْ لَایَؤُمَّنْ لَایُؤَمَّنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَأَمٌّ مَأَمَّانِ مَاٰمُّ وَمُؤَیْمٌّ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِیَمٌّ مِیَمَّانِ مَاٰمُّ وَمُوَیْمٌّ مِیَمَّةٌ مِیَمَّتَانِ مَاٰمُّ وَمُوَیْمَّةٌ مِیْمَامٌ مِیْمَامَانِ مَاٰمِیْمُ وَمُوَیْمِیْمٌ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ الْمُذَكَّرُ مِنْهُ اَوَمُّ اَوَمَّانِ اَوَمُّوْنَ اَوَامُّ وَاُوَیْمٌّ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ اُمّٰی اُمَّیَانِ اُمَّیَاتٌ اُمَمٌ وَّاُمَیْمٰی۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ چونکہ یہ باب مہموز بھی ہے اور مضاعف بھی ہے اسلئے اس کے ہمزہ میں مہموز والے قواعد جاری ہوں گے اور جس جگہ مہموز اور مضاعف کے قانون میں ٹکراؤ پیدا ہو جائے یعنی مہموز کے قانون کا تقاضا اور ہو اور مضاعف کے قانون کا تقاضا اور ہو تو وہاں مضاعف کے قانون کو ترجیح دینگے۔ جیسے واحد مذکر غائب یَــــــؤُمُّ اصل یَأْمُمُ تھا مہموز کا رَأْسٌ والا قانون اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہمزہ کو الف سے بدل کر یَامُمُ پڑھا جائے اور مضاعف کا یَمُدُّ، یَفِرُّ، یَعُضُّ والا قانون اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ میم کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی جائے اور میم کا میم میں

ادغام کر کے یَسُوْمُّ پڑھا جائے تو ہم نے یہاں مضاعف کے قانون کو ترجیح دی اور یَسُوْمُّ پڑھا اسی طرح واحد متکلم اَوُمُّ اصل میں اَءْ مُمْ یہاں مہموز کا اٰمَنَ والا قانون اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہمزہ کو الف سے بدل کر اٰمُمُ پڑھا جائے اور مضاعف کا یَمُدُّ، یَفِرُّ، یَعُضُّ والا قانون اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ میم کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی جائے اور پھر میم کا میم میں ادغام کر کے اَءُ مُّ پڑھا جائے تو ہم نے یہاں مضاعف کے قانون کو ترجیح دی اور اَءُ مُّ پڑھا پھر اَوَادِمُ والے قانون کے تحت دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدل دیا تو اَوُمُّ ہو گیا۔

مثال ومضاعف: ازسَمِعَ جیسے اَلْوُدُّ دوست رکھنا۔

وَدَّيَوَدُّ وُدًّا فَهُوَ وَادٌّ وَوُدَّيُوَدُّ وُدًّا فَذَاكَ مَوْدُوْدٌ مَا وَدَّمَا وُدَّلَمْ يَوَدَّلَمْ يَوْدَدْلَمْ يُوَدَّلَمْ يُوَدِّلَمْ يُوْدَدْلَايَوَدُّ لَايُوَدُّلَنْ يَّوَدَّلَنْ يُّوَدَّلَيَوَدَّنَّ لَيُوَدَّنَّ لَيَوَدَّنْ لَيُوَدَّنْ اَلْاَمْرُمِنْهُ وَدَّوَدِّ اِيْدَدْ لِتَوَدَّ لِتُوَدَّ لِتُوْدَدْ لِيَوَدَّ لِيَوْدَدْ لِيُوَدَّ لِيُوْدَدْ لِيُوَدِّ لِيُوْدَدْ وَدَّنَّ لِتُوَدَّنَّ لِيَوَدَّنَّ لِيُوَدَّنَّ وَدَّنْ لِتُوَدَّنْ لِيَوَدَّنْ لِيُوَدَّنْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَوَدَّ لَاتَوَدِّ لَاتَوْدَدْ لَاتُوَدَّ لَاتُوَدِّ لَاتُوْدَدْ لَايَوَدَّ لَايَوَدِّ لَايُوْدَدْ لَا يُوَدَّ لَايُوَدِّ لَايُوْدَدْ لَاتَوَدَّنَّ لَاتُوَدَّنَّ لَايَوَدَّنَّ لَايُوَدَّنَّ لَاتَوَدَّنْ لَاتُوَدَّنْ لَايَوَدَّنْ لَايُوَدَّنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَوَدٌّ مَوَدَّانِ مَوَادُّ وَمُوَيْدٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِوَدٌّ مِوَدَّانِ مَوَادُّ وَمُوَيْدٌ مِوَدَّةٌ مِوَدَّتَانِ مَوَادُّ وَمُوَيْدَةٌ مِيْدَادٌ مِيْدَادَانِ مَوَادِيْدُ وَمُوَيْدِيْدٌ وَاَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ الْمُذَكَّرُ مِنْهُ اَوَدُّ اَوَدَّانِ اَوَدُّوْنَ اَوَادُّ وَاُوَيْدٌ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ اُدّٰى اُدَّيَانِ اُدَّيَاتٌ اُدَدٌ وَاُدَيْدٰى۔

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ چونکہ یہ باب مثال بھی ہے اور مضاعف بھی ہے اسلئے واوٗ میں معتل والے قوانین جاری ہونگے اور متجانسین میں مضاعف والے قوانین جاری ہونگے مگر تعارض کے وقت مضاعف کے قانون کو ترجیح دینگے جیسے مِوَدٌّ اسم آلہ اصل میں مِوْدَدٌ تھا یہاں معتل کا مِيْعَادٌ والا قانون اس بات کا تقاضا کرتا ہے واوٗ کو یاء سے بدل کر مِيْدَدٌ پڑھا جائے اور مضاعف کا یَمُدُّ، یَفِرُّ والا قانون اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ دال اول کی حرکت ماقبل کو دی جائے پھر دال کا دال میں ادغام کر کے مِوَدٌّ پڑھا جائے تو ہم نے یہاں مضاعف کے قانون کو ترجیح دی اور مِوَدٌّ پڑھا۔

﴿سوال﴾: یَوْدَدُ میں یَعِدُ والا قانون کیوں نہیں جاری ہوا؟

﴿جواب﴾: یَعِدُ والے قانون کے لئے شرط یہ ہے کہ جب واوٗ علامتِ مضارع مفتوح اور فتحہ کے درمیان واقع ہو تو وہ مضارع حلقی العین یا حلقی اللام ہونا چاہیے جبکہ یَوْدَدُ ایسا نہیں ہے۔

﴿اعتراض﴾: ثلاثی مجرد سے مثال کا اسم ظرف تو ہمیشہ مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے خواہ مضارع کے عین کلمہ پر کوئی بھی حرکت ہو اور وَدَّیَوَدُّ بھی مثال ہے تو اس کا اسم ظرف مَوِدٌّ ہونا چاہیے تھا نہ کہ مَوَدٌّ۔

﴿جواب﴾: یہ صرف مثال ہی نہیں بلکہ مضاعف بھی ہے، اور مضاعف و معتل کے تعارض کے وقت

مضاعف کو ہی ترجیح دی جاتی ہے، اور مضاعف کا مضارع اگر مضموم العین یا مفتوح العین ہو تو اس کا اسم ظرف مفعل کے وزن پر آتا ہے، اور یہاں مضارع مفتوح العین ہے تو مضاعف کو مثال پر ترجیح دینے کی وجہ سے اسم ظرف مفعل کے وزن پر آیا ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: فائده: نون ساکن چوں قبل یکے ازحروف یَرْمَلُوْنَ واقع شود در دو کلمه دراں حرف ادغام باید در "ر،ل" بے غنه و درباقی باغنه چوں مِنْ رَّبِّكَ مِنْ لَّدُنَّا ،مَنْ يَّرْغَبُ رَؤُوْفٌ الرَّحِيْمٌ صَالِحًامِّنْ ذَكَرٍ نه دریك کلمه چوں دُنْيَاوَصِنْوَانٌ فائده: لامِ تعریف در "دذرزس ش ص ض ط ظ ل ن "ادغام باید چوں وَالشَّمْسِ وایں حرف راحروف شمسیه گویند و در دیگر مدغم نشود چوں وَالْقَمَرِ ایں حروف راحروف قمریه گویند وجه تسمیه همین ست که ایں هر دو لفظ در قرآن مجید واقع انداول بادغام وثانی بے ادغام پس حروفے که در آںهاادغام مے شود بالفظِ شمس مناسبة دارند و دیگر بالفظِ قمر۔

﴿ترجمہ﴾: فائدہ: نون ساکن جب حرف یَرْمَلُوْنَ میں سے کسی ایک سے پہلے واقع ہو دو کلمات میں تو اس حرف یَرْمَلُوْنَ میں ادغام ہوتا ہے را اور لام میں بغیر غنہ کے اور باقی میں غنہ کیساتھ جیسے مِنْ رَّبِّكَ مِنْ لَّدُنَّا،مَنْ يَّرْغَبُ رَؤُوْفٌ الرَّحِيْمٌ صَالِحًامِّنْ ذَكَرٍ نہ کہ ایک کلمہ میں جیسے دُنْيَااور صِنْوَانٌ۔ فائدہ لام تعریف "دذرزس ش ص ض ط ظ ل ن "میں مدغم ہو جاتا ہے جیسے وَالشَّمْسِ اوران حروف کو حرف شمسیہ کہتے ہیں اور باقی حروف میں مدغم نہیں ہوتا جیسے وَالْقَمَرِ ان حروف کو حروف قمریہ کہتے ہیں وجہ تسمیہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں لفظ قرآن مجید میں واقع ہوئے ہیں پہلا ادغام کے ساتھ اور دوسرا بغیر ادغام کے پس وہ حروف کہ جن میں لام تعریف مدغم ہوتا ہے لفظ شمس کیساتھ مناسبت رکھتے ہیں اور باقی حروف لفظ قمریہ کیساتھ

﴿تشریح﴾:

فائدہ نونِ ساکن چوں الخ: اس فائدے کو سمجھنے سے پہلے یہ سمجھیں کہ نون ساکن کا لفظ تنوین کو بھی شامل ہے کیونکہ نون تنوین بھی نون ساکن ہی ہوتی ہے۔ فائدہ کا حاصل یہ ہے کہ جب نون ساکن یَرْمَلُوْنَ کیساتھ چھ حروف میں سے کسی ایک حرف سے پہلے واقع ہو دو کلمات میں تو نون ساکن کا یَرْمَلُوْنَ کے اس حرف میں ادغام ہو جاتا ہے، پھر را اور لام میں بغیر غنہ کے ہوتا ہے اور باقی میں غنہ کے ساتھ جیسے مِنْ رَّبِّكَ یہ دو کلمات ہیں اور نون ساکن یَرْمَلُوْنَ کی "ر" سے پہلے واقع ہوئی تو نون ساکن کا "ر" میں بغیر غنہ کیا دغام کر دیا ایسے ہی مِنْ رَّبِّكَ مِنْ لَّدُنَّا،مَنْ يَّرْغَبُ

رَءُوْفٌ الرَّحِيْمْ صَالِحَامِّنْ ذکر ان میں سے دوسری اور چوتھی مثال میں ادغام غنہ کیساتھ ہوا ہے پہلی اور تیسری میں بغیر غنہ کے ہوا ہے۔ اگر نون ساکن اور حرف يَرْمَلُوْنَ ایک کلمہ میں ہوں تو ادغام نہیں ہوگا بلکہ اظہار جیسے دُنْيَا ,صِنْوَانٌ۔

فائدہ :لام تعریف در الخ : ت،ث ،د،ذ،ر،ز،س،ش،ص،ض،ط،ظ،ل،ن،اگر لام تعریف ان چودہ حروف میں سے کسی سے پہلے واقع ہوئی ہے تو لام تعریف کو ش سے بدل کر ش کا ش میں ادغام ہوگیا تو وَالشَّمْسِ ہوگیا ۔اور یہ حروف جن میں لام تعریف کا ادغام ہوتا ہے ان کو قراء کی صطلاح میں حروف شمسیہ کہتے ہیں ۔اگر لام تعریف کے بعد ان چوذہ حروف کے علاوہ جو حروف ہیں ان میں سے کوئی واقع ہو تو لام تعریف کا اس میں ادغام نہیں ہوتا جیسے وَالْقَمَرِ اس میں لام تعریف کا ادغام نہیں ہوا اور یہ حروف جن میں لام تعریف کا ادغام نہیں ہوتا ان کو قراء کی اصطلاح میں حروف قمریہ کہتے ہیں۔

حروف شمسیہ وقمریہ کی وجہ تسمیہ:

(۱): وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وَالشَّمْسِ، وَالْقَمَرِ یہ دونوں لفظ قرآن کریم میں واقع ہیں پہلا ادغام کیساتھ اور دوسرا ادغام کے بغیر ہے ،اب جن حروف میں لام تعریف کا ادغام ہوتا ہے ان کی مناسبت ہے لفظ شمس کیساتھ اسلئے ان کا نام حروف شمسیہ رکھ دیا اور وہ حروف کہ جن میں لام تعریف کا ادغام نہیں ہوتا ان کی مناسبت ہے لفظ قمر کیساتھ اسلئے ان کا نام حروف قمریہ رکھ دیا۔

(۲): دوسری وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب شمس طلوع ہوتا ہے تو ستارے غائب ہو جاتے ہیں اور جب ان 14 حروف میں سے کوئی حرف آتا ہے تو لام تعریف مدغم ہو کر غائب ہو جاتا ہے ۔پس ان 14 حروف کی مشابہت شمس کیساتھ اس لئے ان کا نام حروف شمسیہ رکھ دیا۔ اور جب چاند طلوع ہوتا ہے تو ستارے غائب نہیں ہوتے اسی طرح جب باقی حروف آتے ہیں تو لام تعریف غائب نہیں ہوتا پس باقی حروف کی مشابہت ہے قمر کیساتھ اسلئے ان کو حروف قمریہ کہتے ہیں۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

چوتھا باب:

افاداتِ نافعہ کا بیان

﴿عبارت﴾: باب چہارم در افاداتِ نافعہ جناب استاذی مولوی سیدمحمدصاحب بریلوی اَعْلٰی اللّٰہُ دَرَجَاتِہٖ فِی الْجَنَّۃِذہنے ثاقب داشتندوہمتے بعلم صرف ہم می گماشتندشذوذاکثرشواذصرفیہ رابتقریرقاعدہ بوجہ انیق دفع می فرمودندمطالب دیگرہم بہ بیان بدیع ارشادی نمودندبعضے ازاں تقاریرافادۃحوالہ قلم می کنم۔افادہ: درمعتلِ افعال واستفعال اعلال آمدہ چوں اَقَامَ یُقِیْمُ اِقَامَۃًوَاِسْتِقَامَ یَسْتَقِیْمُ اسْتِقَامَۃًوتصحیح ہم آمدہ چوں اَرْوَحَ اَرْوَاحًاوَاِسْتَصْوَبَ اِسْتِصْوَابًاوتصحیح بکثرت آمدہ صرفیاں بسبب قصوربَاعَ درتقریرقاعدہ ہمہ الفاظ کثیرہ راشاذقرارداده اند۔جناب استاذی المرحوم المغفور رَفَعَ اللّٰہُ دَرَجَاتِہٖ تقریرقاعدہ بنہجے فرمودندکہ شذوذبالکل دفع شدہ ہمہ کلمات صحیحہ برقاعدہ نشستہ وآں ایں سکہ ہرواؤویائے متحرك کہ ماقبلش حرف صحیح ساکن باشدودرمصدرملاقیٔ الف ساکن نباشدحینِ تحقیق شروطِ دیگرحرکۃآں واؤویاء بماقبل دہندواگرآں حرکۃفتحہ باشدواؤویاء الف شدوازافعال واستفعال چنانکہ مصدربریں دووزن آیدبروزن اِفْعَلَۃٌ وَّاِسْتِفْعَلَۃٌہم می آیدچوں اِقَامَۃٌوَّاِسْتِقَامَۃٌوہمہ مصادرافعال معللہ ایں ہردوباب برہمیں وزن بودہ اندوایں وزن خاص دراجوف آمدہ چنانکہ وزن فعل مصدرثلاثی مجردمختص بناقص ست ودرغیرناقص نیامدہ ونہجیکہ ناقص رااختصاص بوزن فعل نیست مصدرناقص بردیگراوزان ہم می آید،فعل راالبتہ اختصاص بناقس ست کہ درغیرناقص نمی آید۔ہم چنیں اجوف افعال و استفعال رااختصاص بایں دووزن نیست مصدراجوف ایں ہردوباب بروزن افعال واستفعال ہم می آیدچنانکہ درجمیع صیغ مصححہ ایں ہردوباب البتہ اِفْعَلَۃٌوَّاِسْتِفْعَلَۃٌدرغیراجوف نمی آید۔پس

در مصدر اَرْوَحَ وَاِسْتَصْوَبَ و امثالش کہ بروزن افعال واستفعال آمدہ واؤ یاء ملاقی الف ساکن ست لہٰذا در جمیع باب اعلال نمودند و در مصدر اقام استقام و امثالش کہ بروزن افعلۃ و استفعلۃ واؤ یا ملاقی ساکن نیست لہٰذا در جمیع باب اعلال نمودند۔

﴿ترجمہ﴾: جناب استاذی مولوی سید محمد بریلوی (اللہ جنت میں ان کے درجات بلند فرمائے) ایک روشن ذہن رکھتے تھے اور علم صرف میں خوب غور وفکر کیا کرتے تھے اکثر شواذ صرفیہ کے شذوذ کو بڑے عمدہ انداز سے قاعدہ سے بیان کر کے دور کر دیتے تھے اور دیگر مطالب بھی بے نظیر انداز بیان میں ارشاد فرماتے تھے ان میں سے بعض تقریریں افادۃ قلم کے حوالہ کرتا ہوں۔ افادۃ: باب افعال واستفعال کے معتل میں تعلیل بھی ہوئی ہے جیسے اِقَامَ اِقَامَۃً اِسْتِقَامَ اِسْتِقَامَۃً اور تصحیح بھی ہوئی ہے جیسے اَرْوَحَ اَرْوَاحًا وَاِسْتَصْوَبَ اِسْتِصْوَابًا اور تصحیح بکثرت ہوتی ہے، علماء صرف نے قصور فہم کی وجہ سے قاعدہ بیان کرتے ہیں وقت تمام الفاظ کثیرہ کو شاذ قرار دے دیدیا جناب استاذی مرحوم مغفور (اللہ ان کے درجات بلند فرمائے) نے قاعدہ اس طریقے سے بیان فرمایا کہ شذوذ بالکل ختم ہو گیا اور تمام کلمات صحیح قاعدہ پر منطبق ہو گئے اور وہ یہ ہے کہ ہر وہ واؤ اور یائے متحرک کہ جس کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو اور مصدر میں (وہ واؤ اور یاء) الف ساکن کیساتھ متصل نہ ہو دیگر شرائط کے پائے جانے کے وقت اس واؤ اور یاء کی حرکت ماقبل کو دے دیتے ہیں اگر وہ حرکت فتحہ ہو تو اور یاء الف ہو جاتے ہیں اور باب افعال اور استفعال کا مصدر جس طرح ان دو اوزان پر آتا ہے اِفْعَلَۃٌ اور اِسْتِفْعَلَۃٌ کے وزن پر بھی آتا ہے اِقَامَۃٌ اور اِسْتِقَامَۃٌ اور ان دو ابواب کے تعلیل شدہ افعال کے تمام مصادر اسی وزن پر ہیں اور یہ وزن خاص طور اجوف میں آتا ہے جیسا کہ ثلاثی مجرد کے مصدر کا وزن فُعَلٌ ناقص کیساتھ مختص ہے اور غیر ناقص میں نہیں آتا اور جیسا کہ ناقص کا وزن فعل کیساتھ مختص نہیں ہے بلکہ مصدر ناقص دیگر اوزان پر بھی آتا ہے البتہ فُعَلٌ کا وزن ناقص کیساتھ مختص ہے کہ غیر ناقص میں نہیں آتا اسی طرح باب افعال اور استفعال کے اجوف کو ان دونوں کیساتھ اختصاص حاصل نہیں ہے ان دونون ابواب کا مصدر اجوف افعال اور استفعال کے وزن پر بھی آتا ہے جیسا کہ ان دونوں ابواب کے تمام صیغ صحیحہ میں۔ البتہ اِفْعَلَۃٌ اور اِسْتِفْعَلَۃٌ غیر اجوف میں نہیں آتا پس اَرْوَحَ اِسْتَصْوَبَ اور ان کے نظائر کے مصدر میں جو کہ افعال اور استفعال کے وزن پر آتے ہیں واؤ اور یاء الف ساکن سے متصل ہے اسلئے پورے باب میں تعلیل نہیں کی گئی اور اِقَامَ اور اِسْتَقَامَ اور ان کے نظائر کے مصادر میں جو کہ اِفْعَلَۃٌ اور اِسْتِفْعَلَۃٌ کے وزن پر ہیں واؤ اور یاء الف ساکن سے ملاتی نہیں ہے اسلئے پورے باب میں تعلیل کی۔ پس کوئی کلمہ خلاف قاعدہ نہ رہا۔

﴿تشریح﴾:

چوتھا باب افادات نافعہ کے بیان میں ہے یعنی ان نفع مند باتوں کے بیان میں ہے جن کو افادہ کے عنوان کے تحت لکھا گیا ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میرے استاذ جناب مولوی سید محمد صاحب (اَعْلَی اللّٰہُ دَرَجَاتِہٖ) روشن ذہن کے مالک تھے اور علم الصرف میں بہت غور وفکر رکھتے تھے اکثر شواذ صرفیہ کے شذوذ کو قاعدے کی عمدہ طریقے سے تقریر کرکے دور فرما دیتے ہیں اور دیگر فوائد بھی بے نظیر انداز سے بیان فرماتے تھے۔ میں ان کی بعض تقریروں کو افادہ کی خاطر یہاں لکھتا ہوں۔

افادہ نمبر 1:

باب افعال اور استفعال کے اجوف میں تعلیل بھی ہوئی ہے جیسے اِقَامَ اِقَامَۃً اِسْتَقَامَ اِسْتِقَامَۃ اور باب افعال اور استفعال کے اجوف میں تصحیح یعنی عدم تعلیل بھی ہوئی ہے اَرْوَحَ اِرْوَاحًا وَاسْتَصْوَبَ اِسْتِصْوَابًا ان میں قانون نمبر 8 کیوں نہیں جاری کیا گیا چونکہ وہ بعض صرفی قلت فہم کی وجہ سے قانون نمبر 8 پوری شرائط کیساتھ بیان نہیں کر سکے اسلئے انہوں نے ایسے تمام الفاظ کو شاذ قرار دیا لیکن میرے استاذ مرحوم قانون نمبر 8 کی تقریر ہی ایسے طریقے سے کرتے ہیں کہ شذوذ بالکل ختم ہو جاتا ہے اور تمام کلمات صحیحہ یعنی غیر معللہ قاعدہ کے اوپر بیٹھ جاتے ہیں یعنی قاعدہ ان پر منطبق ہو جاتا ہے وہ قانون نمبر 8 کی تقریر یہ ہے کہ واؤ اور یاء متحرک ہوں اور ان کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو اور وہ واؤ اور یاء مصْدر میں الف ساکن کیساتھ ملی نہ ہو اور قانون نمبر 8 کی باقی شرائط بھی پائی جائیں تو اس صورت میں واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینگے پھر اگر وہ حرکت فتحہ ہو تو واؤ اور یاء کو الف سے بدل دینگے۔

واز افعال و استفعال الخ : یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ نے ایک سوال کا جواب دیا ہے۔

﴿سوال﴾: اگر قانون نمبر 8 کی تقریر وہی ہے جو آپ کے استاذ گرامی نے کی ہے پھر تو اَقَامَ اور اِسْتَقَامَ میں بھی تعلیل نہیں ہونی چاہیے کیونکہ ان کے مصدر اصل میں اِقْوَامًا اور اِسْتِقْوَامًا تھے ان مصادر میں واؤ الف کیساتھ ملی ہوئی ہے۔

﴿جواب﴾: اِفْعَال اور اِسْتِفْعَال کے مصادر جیسے اِفْعَال اور اِسْتِفْعَال کے وزن پر آتے ہیں ایسے ہی اِفْعَلَۃٌ ،اِسْتِفْعَلَۃٌ کے وزن پر بھی آتے ہیں اور اِقَامَۃٌ ،اِسْتِقَامَۃٌ کی اصل بھی اِفْعَلَۃٌ ،اِسْتَفْعَلَۃٌ کے وزن پر اِقْوَمَۃٌ ،اِسْتَقْوَمَۃٌ ہے ان کی اصل اقوام اور استقوام نہیں ہے چونکہ ان مصادر میں واؤ الف کیساتھ ملی ہوئی نہیں ہے اسلئے مصادر اور ان کے مشتقات میں سید صاحب علیہ الرحمۃ کے بیان کردہ قاعدے کے مطابق تعلیل صحیح ہے، اسی طرح افعال اور استفعال کے کے وہ تمام اجوف افعال جن میں تعلیل ہوئی ہے ان کے مصادر اِفْعَلَۃٌ ،اِسْتَفْعَلَۃٌ کے وزن پر ہیں۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اِفْعَلَۃٌ ،اِسْتَفْعَلَۃٌ کے وزن خاص ہیں ان دونوں ابواب کے اجوف کیساتھ غیر اجوف میں نہیں پائے جاتے لیکن ان دونوں ابواب کا اجوف ان دو اوزان کیساتھ خاص نہیں بلکہ ان دونوں ابواب کے

اجوف کے مصدر اِفْعَال اور اِسْتِفْعَال کے وزن پر بھی آتے ہیں جیسے اِزْوَاح، اِسْتَصْوَاب، جیسا کہ ثلاثی مجرد میں فعل کا وزن ناقص کیساتھ خاص ہے جیسے ھُدًی یہ غیر ناقص میں نہیں پایا جاتا لیکن ثلاثی مجرد کا ناقص فُعْلٌ کے وزن کیساتھ خاص نہیں ہے جیسے اَلدُّعَاءُ وَالْغِیْبَۃُ۔

پس در مصدر الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ نے مثالوں کو قاعدے پر منطبق کیا ہے، اَزْوَحَ، اِسْتَصْوَبَ اور ان جیسے اجوف کے وہ تمام افعال جن میں تعلیل نہیں ہوئی ان کے مصادر افعال اور استفعال کے وزن پر آتے ہیں ۔چونکہ مصدر میں واؤ اور یاء الف ساکن کیساتھ ملی ہوئی ہے اسلئے اس میں تعلیل نہیں ہوئی ۔جب مصدر میں تعلیل نہیں ہوئی تو پورے باب میں تعلیل نہیں ہوئی اور اَقَامَ، اِسْتَقَامَ اور ان جیسے اجوف کے وہ تمام جن میں تعلیل ہوئی ہے ان کے مصادر اِفْعَلَۃٌ اور اِسْتَفْعَلَۃٌ کے وزن پر آتے ہیں چونکہ ان کے مصادر میں واؤ اور یاء الف ساکن کے ساتھ ملی ہوئی نہیں ہے اسلئے کہ ان کے مصدر میں تعلیل ہوئی ہے ۔جب مصدر میں تعلیل ہوئی ہے تو پورے باب میں تعلیل ہوتی ہے ۔لہٰذا اب کوئی بھی کلمہ قاعدہ کے خلاف نہیں ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: سوال :فعل رادراعلال قرارداده اندومصدررافرع چنانکه درقَامَ قِیَامًاوَقَاوَمَ قَوَامًانوشته اندوایں جاعکسِ آں لازم می آید که فعل دراعلال تابعِ شده۔جواب :ایں اصالۃوفرعیۃسخنے سرسری اصل دراعلال وھم چواحکام این ست که وحدۃحکم که باب منظورمی باشدتاصیغ غیرمتناسب نشوندپس اگردریك کلمه صیغه وجهے مقتضی قوی اعلال شوددرهمه صیغ اعلال می کنندواگردریك صیغه مقتضی قوی تصحیح یافته شودهمه صیغ راصحیح می دارندمراعاۃایں معنیٔ که مقتضی دراصل یافته شدیادرفرع؟هرگزملحوظ نیست امثلاًبودنِ واؤ میانِ یائے مفتوحه وکسره ثقیله ست ومقتضی حذف واؤ لهٰذااوریَعِدُواؤراحذف کردندودردیگرصیغ برعایۃتناسب یامثلاًاجتماع دوهمزه زائددراولِ مضارع ثقیله ست ومقتضیٔ حذف همزه دوم لهٰذااوراُکْرِمُ که دراصل ااُکْرِمُ بودهمزه دوم حذف شده ودریُکْرِمُ وَتُکْرِمُ وَنُکْرِمُ ایں علۃموجودنیست صرف برعایۃتناسب حذف کردندبے لحاظ ایں معنی که یَعِدُاصل ست وَاَعِدُوغیره فرعِ آں یااُکْرِمُ اصلِ ست وَیُکْرِمُ وغیره فرعِ آں وَاِلّاًاگرغائب رااصل قراردهندتابع کردن یُکْرِمُ مراُکْرِمُ رابے جامی شودواگرمتکلم اصل باشداتباع اَعِدُمریَعِدُنازیبامی

گر دو۔

﴿ترجمہ﴾: سوال: علماءِ صرف نے فعل کو تعلیل میں اصل قرار دیا ہے اور مصدر کو فرع جیسا کہ قَامَ قِیَامًا اور قَاوَمَ قِوَامًا میں لکھا ہے اور اس جگہ اس کا عکس لازم آتا ہے کہ فعل تعلیل میں مصدر کے تابع ہے ؟ جواب: یہ اصالت اور فرعیت تو سرسری بات ہے اعلال اور اس جیسے احکام میں اصل میں یہ ہے کہ باب کے حکم کا متحد ہونا منظور ہوتا ہے تاکہ صیغے غیر متناسب نہ جائیں پس اگر ایک صیغہ میں تعلیل کا مقتضی قوی سبب ہو تو سب صیغوں میں تعلیل کردیتے ہیں اور اگر ایک صیغہ میں تصحیح کا مقتضی قوی سبب پایا جاتا ہے ہو تو تمام صیغوں کو صحیح رکھتے ہیں اس بات کی رعایت کہ مقتضی اصل میں پایا جاتا ہے یا فرع میں ہرگز ملحوظ نہیں ہوتی۔ مثلاً واوٗ کا یائے مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان ہونا ثقیل ہے اور حذفِ واوٗ کا مقتضی ہے لہٰذا یَعِدُ میں واوٗ کو حذف کردیا اور دوسرے صیغوں میں بھی تناسب کی رعایت رکھتے ہوئے (واوٗ کو حذف کردیا) یا مثلاً مضارع کے شروع میں دو زائد ہمزوں کا جمع ہونا ثقیل ہے، ہمزہ دوم کے حذف کا مقتضی ہے اسلئے اُکْرِمُ میں جو کہ اصل میں ااُکْرِمُ تھا دوسرا ہمزہ حذف ہوا اور یُکْرِمُ، تُکْرِمُ، اُکْرِمُ، نُکْرِمُ میں یہ علت موجود نہیں ہے صرف تناسب کی رعایت کرتے ہوئے حذف کردیا اس بات کا لحاظ کئے بغیر کہ یَعِدُ اصل ہے اور تَعِدُ وغیرہ اس کی فرع ہیں یا اُکْرِمُ اصل ہے اور تُکْرِمُ وغیرہ اس کی فرع ہیں ورنہ اگر غائب (یَعِدُ) کو اصل قرار دیں تو یُکْرِمُ کو اُکْرِمُ کا تابع کرنا بے جا ہوتا ہے اور متکلم اصل ہو تو اَعِدُ نَعِدُ کو یَعِدُ کے تابع کرنا نازیبا معلوم ہوتا ہے۔

﴿تشریح﴾:

سوال بفعل رادر اعلال: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک سوال ذکر کرکے اس کا جواب نقل کرنا ہے

﴿سوال﴾: قانون نمبر 13 سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فعل تعلیل میں اصل ہے اور مصدر اس کی فرع ہیں کیونکہ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر فعل میں تعلیل نہیں ہوگی تو مصدر میں تعلیل نہیں ہوگی۔ افادہ نمبر ا سے برعکس معلوم ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصدر تعلیل میں اصل ہے اور فعل اس کی فرع ہے اگر مصدر میں تعلیل ہوگی تو فعل میں تعلیل ہوگی اگر مصدر میں تعلیل نہیں ہوگی تو فعل میں بھی نہیں ہوگی۔

﴿جواب﴾: یہ اصل اور فرع ہونا ایک سرسری اور سطحی بات ہے تعلیل اور تعلیل جیسے دیگر احکام مثلاً حذف وتخفیف وغیرہ ان میں اصل یہ ہے کہ سارے باب کا حکم ایک جیسا ہو جائے تاکہ صیغوں میں تناسب اور خوبصورتی برقرار رہے صیغے غیر متناسب نہ ہو جائیں پس اگر کسی ایک صیغے میں تعلیل کا کوئی قوی مقتضی پایا جائے تو تمام صیغوں میں تعلیل کر دیتے ہیں اور اگر ایک صیغے میں تصحیح یعنی عدم تعلیل کا کوئی قوی مقتضی پایا جائے تو تمام صیغوں کو باقی رکھتے ہیں اس بات کا کوئی لحاظ نہیں ہوتا کہ وہ قوی مقتضی اصل میں پایا جاتا ہے یا فرع میں مثلاً واوٗ کا یائے مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہونا

یہ ثقیل ہے یہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ واؤ کو حذف کر دیا جائے اس وجہ سے اُکْــرِمُ سے دوسرے ہمزہ کو حذف کر دیا ۔ہمزہ کو حذف کرنے کا سبب تو واحد متکلم کے صیغے میں تھا باقی صیغوں میں تناسب کو باقی رکھنے کیلئے ہمزہ کو حذف کر دیا گیا اس میں اس بات کا لحاظ نہیں کہ یَعِدُ اصل ہے اور اَعِدُ اس کی فرع ہے۔اور اُکْـرِمُ اصل ہے اور یُکْرِمُ اس کی فرع ہے ۔اسلئے کہ اگر ہم غائب کو اصل مانیں اور متکلم کو اس کی فرع مانیں تو یُکْرِمُ کو اُکْرِمُ کے تابع کرنا غلط ہوگا اور اگر متکلم کو اصل مانیں اور غائب کو اس کی فرع مانیں تو پھر اَعِدُ کو یَعِدُ کے تابع کرنا غلط ہوگا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: سوال: ازیں تقریر واضح شد کہ اصل قاعدہ در یَعِدُ یافتہ می شود و تَعِدُ وَاَعِدُ وَنَعِدُ تابع آں ہستند پس آنکہ دریں رسالہ نوشتہ کہ "تقریر قاعدہ در مطلق علامت مضارع می باید صرف در یاء تقریر قاعدہ نمودن و دیگراں را تابع قرار دادن تطویل لاطائل ست غلط می شود۔ جواب: در تحریر قواعد دو مقام ست یکے تقریر قاعدہ، دیگر بیان نکتہ وسبب حکم قاعدہ در تقریر قاعدہ بیانِ کلی باید کہ شاملِ جمیع جزئیات باشد و در بیانِ نکتہ وسبب شرح نمودہ شود کہ علۃ حکم چنیں یافتہ شد در فلاں صیغہ و دیگراں را تابع کردہ اند در اصل تقریر تفریق نمودند موجبِ انتشار ذہن می شود ولہٰذا عادت محققین ہم چنیں است کَمَاتَرٰی فِی الْفُصُوْلِ الْاَکْبَرِیَّۃِ وَالْاُصُوْلِ الْاَکْبَرِیَّۃِ وَسَائِرِ کُتُبِ اَھْلِ التَّحْقِیْقِ و تحقیق اصالۃ و فرعیۃ فعل و مصدر بعد ازیں در ہمیں باب حسبِ افاداتِ جناب استاذی خواہد آمد۔

﴿ترجمہ﴾: سوال: اس تقریر سے واضح ہوگیا کہ اصل قاعدہ یَعِدُ میں پایا جاتا ہے اور تَعِدُ، اَعِدُ اور نَعِدُ اس کے تابع ہیں پس وہ بات جو اس رسالہ میں لکھی ہے کہ قاعدہ مطلق علامت مضارع کے بارے میں بیان کرنا چاہیے یاء کے بارے میں قاعدہ بیان کرنا اور باقیوں کو تابع قرار دینا تطویل لا طائل ہے یہ بات غلط ہوگئی؟
جواب: قواعد کی تحریر میں دو مقام ہیں ایک قاعدہ کی تقریر، دوسرا قاعدہ کے حکم کے سبب اور نکتہ کا بیان۔ قاعدہ کی تقریر میں ایسا بیان کلی ہونا چاہیے جو کہ تمام جزئیات کو شامل ہو اور نکتہ اور سبب کے بیان میں تشریح کی جاتی ہے کہ فلاں صیغہ میں حکم کا سبب اس طرح پایا گیا ہے پھر باقی صیغوں کو تابع کر دیا قاعدہ کی تقریر میں فرق بیان کر دینا ذہن کے منتشر ہونے کا سبب بنتا ہے اسلئے محققین کی عادت بھی اسی طرح ہے جیسا کہ تم فصول اکبری، اصول اکبری اور اصحاب تحقیق کی تمام کتابوں میں دیکھتے ہو، فعل اور مصدر کی اصالت وفرعیت کی تحقیق

اس کے بعد اسی باب میں جناب استاذی کے افادات کے مطابق آ رہی ہے۔

﴿تشریح﴾:

سوال ناز یں تقریر الخ : سے غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ ایک سوال ذکر کر کے اس کا جواب دینا ہے۔

﴿سوال﴾: مذکورہ جواب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل قاعدہ یَعِدُ میں پایا گیا ہے اور باقی تَعِدُ، اَعِدُ، نَعِدُ وغیرہ یہ یَعِدُ کے تابع ہیں پس اسی رسالہ میں مصنف علیہ الرحمۃ جو پہلے لکھ چکے ہیں کہ قاعدہ کی تقریر مطلقاً علامت مضارع میں کرنی چاہیے قاعدہ کی تقریر صرف یاء میں کرنا اور باقی صیغوں کو یاء والے صیغوں کے تابع کرنا یہ خوامخواہ بات کو لمبا کرنا ہے پھر مصنف علیہ الرحمۃ کی وہ بات غلط ہو جاتی ہے، جو وہ پہلے لکھ چکے ہیں؟

در تحریر قواعد الخ : سے غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ مذکورہ سوال کا جواب دینا ہے۔

﴿جواب﴾: قواعد کے بیان کے لئے دو مقام ہیں۔

(۱) ایک جگہ محض قاعدہ ذکر کیا جاتا ہے۔ (۲) اور دوسری جگہ اس قاعدے کا حکم اور سبب اور نکتہ بیان کیا جاتا ہے۔

قاعدے کا بیان ایک کلی کے طور پر ہوتا ہے جو اپنی تمام جزئیات کو شامل ہوتا ہے، جبکہ نکتہ اور سبب بیان کرتے وقت تشریح کی جاتی ہے کہ اس قاعدے کی یہ علامت ہے اور وہ فلاں صیغے میں پائی جاتی ہے اور بقیہ صیغے اس کے تابع ہیں، پہلے مقام (یعنی قاعدے کی تقریر کے مقام) میں یہ وضاحت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اگر پہلے مقام میں یہ وضاحت کی گئی تو یہ طالب علم کیلئے ذہنی انتشار کا سبب بنے گا۔

❁ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں یہ میری من گھڑت بات نہیں ہے بلکہ محققین کی کتب مثلاً فصول اکبری اور اصول اکبری کو اٹھا کر دیکھ لیں ان کا بھی یہی طرز ہے کہ وہ قاعدہ کی تقریر کلی اور جامع طریقے سے کرتے ہیں اور حکم کے نکتے اور سبب کے بیان میں پھر تفصیل کر دیتے ہیں کہ اصل قاعدہ فلاں صیغہ میں پایا گیا اور باقی صیغے اس کے تابع ہیں، باقی رہی یہ بات کہ فعل اور مصدر میں سے اصل کون ہے؟ اور فرع کون ہے؟ تو اس کی تحقیق اسی باب میں میرے استاذ کے افادہ کے مطابق آئے گی۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: **افادہ: اَبٰی یَأْبٰی را کہ فَتَحَ یَفْتَحُ بے آنکہ عین یالامش حرفِ حلق باشد آمدہ شاذ گفتہ اند و کلمات دیگر مثل قَلِیَ یَقْلٰی وَعَضَّ یَعَضُّ وَبَقٰی یَبْقٰی عَلٰی بَعْضِ اللُّغَاتِ ہم از فَتَحَ بے شریطہ مذکور آمدہ برائے دفع شذوذ اینہا حضرت استاذی تقریر قاعدہ بریں نہج نمودند کہ ہر کلمہ صحیح کہ از باب فَتَحَ یَفْتَحُ آید باید کہ عین یالامش حرف حلق باشد۔ قید صحیح در قاعدہ افزودند پس**

شذوذآں کلمات کہ بعضے ناقص وبعضے مضاعف ہستند لازم نیامد۔افادہ: در کُلْ وَخُذْ وَمُرْ کہ دراصل اُؤْکُلْ اُؤْخُذْ اُؤْمُرْ بودہ حذف ھمزتین راشاذ گفتہ اند۔حضرت استاذی علیہ الرحمۃ دفع شذوذ اینہا بایں نہج فرمودند کہ دریں صیغہا قلب مکانی واقع شدہ کہ فاء رابجائے عین بردند وعین رابجائے عین بردند وعین رابجائے فا اُکُوْلْ اُخُوْذْ اُمُوْرْ شد پس بقاعدہ یَسَلُ ھمزہ راحذف کردند وھمزہ وصل باستغناء بیفتاد۔

﴿ترجمہ﴾: افادہ: اَبٰی یَاْبٰی کو جو کہ فَتَحَ یَفْتَحُ سے ہے بغیر اس کے کہ اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو (صرفیوں نے) شاذ کہا ہے اور دیگر کلمات جیسے قَلٰی یَقْلٰی وَعَضَّ یَعَضُّ وَبَقٰی یَبْقٰی بھی بعض لغات کے مطابق فَتَحَ سے شرط مذکور کے بغیر آئے ہیں ان کے شذوذ کو ختم کرنے کیلئے حضرت استاذی نے قاعدہ کی تقریر اس طرز پر فرمائی ہے کہ ہر کلمہ صحیح جو کہ فَتَحَ یَفْتَحُ کے باب سے آئے اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہونا چاہیے قاعدہ میں صحیح کی قید کا اضافہ کر دیا پس ان کلمات کا شذوذ جو کہ بعض ناقص اور بعض مضاعف ہیں لازم نہیں آیا۔افادہ: کُلْ، خُذْ، مُرْ میں جو کہ اصل میں اُؤْکُلْ اُؤْخُذْ اُؤْمُرْ تھے دو ہمزوں کے حذف کو علماء صرف نے شاذ کہا ہے حضرت استاذی نے ان کے شذوذ کو اس طرح ختم فرمایا ہے کہ ان صیغوں میں قلب مکانی واقع ہوا ہے کہ فاء کلمہ (یعنی ہمزہ) وعین کی جگہ لے گئے اور عین کلمہ کو فاء کی جگہ چنانچہ اُکُوْلْ اُخُوْذْ اُمُوْرْ ہو گیا پھر یَسَلُ کے قاعدہ سے دوسرے ہمزہ کو حذف کر دیا اور ہمزہ وصل بوجہ استغناء گر گیا۔

﴿تشریح﴾:

یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ افادہ نمبر۲ اور افادہ نمبر۳ بیان فرما رہے ہیں۔

افادہ نمبر2:

اَبٰی یَاْبٰی باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے ہے......صرفیوں سے سوال کی گیا کہ باب فَتَحَ یَفْتَحُ کی شرط یہ ہے کہ اس کے عین یا لام کلمہ میں حرف حلقی ہو......جبکہ اَبٰی یَاْبٰی کے عین یا لام کلمہ میں حرف حلقی نہیں ہے تو پھر یہ باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے کیسے ہوسکتا ہے؟ تو انہوں نے اسکے جواب میں کہا کہ یہ شاذ ہے۔

☆ اسی طرح بعض دوسرے کلمات مثلاً قَلٰی، یَقْلٰی، عَضَّ، یَعَضُّ اور بَقٰی یَبْقٰی یہ بھی بعض لغات میں باب فَتَحَ سے آئے ہیں لیکن ان کے عین یا لام کلمہ میں حرف حلقی نہیں ہے تو جب صرفیوں سے سوال کیا گیا کہ ان کا تو عین یا لام کلمہ حرف حلقی نہیں ہے تو یہ فَتَحَ یَفْتَحُ سے کیسے ہوئے؟......تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کا باب فَتَحَ سے آنا شاذ ہے۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میرے استاذ گرامی ان کے شذوذ کو ختم کرنے کیلئے قاعدے کی تقریر یوں کرتے

ہیں کہ ہر وہ کلمہ صحیح جو باب فَتَحَ سے آئے اس کے عین یا لام کلمہ میں حرف حلقی ہونا ضروری ہے۔ یعنی استاذ گرامی نے صرف ''صحیح'' کی قید بڑھا دی جس کی وجہ سے ان کلمات کا شاذ ہونا لازم نہیں آئیگا کیونکہ ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں ہے بعض ناقص ہیں اور بعض مضاعف ہیں۔

افادہ نمبر 3:

کُلْ، خُذْ، مُرْ اصل میں اُؤْخُذْ، اُؤْکُلْ، اُؤْمُرْ تھے۔

☆ جب صرفیوں سے سوال کیا گیا کہ ان میں اُوْمِنَ والا قاعدہ کیوں جاری نہیں کیا گیا؟ اور دونوں ہمزوں کو کیوں حذف کر دیا گیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ان صیغوں میں دونوں ہمزوں کو حذف کرنا اور اُوْمِنَ والا قاعدہ جاری نہ کرنا یہ شاذ ہے۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میرے استاذ گرامی! ان کے شذوذ کو ختم کرنے کیلئے قاعدہ کی تقریر یوں کرتے ہیں کہ ان صیغوں میں قلب مکانی ہوا ہے وہ اس طرح کہ فاء کلمہ کو عین کلمہ کی جگہ لے گئے اور عین کلمہ کو فاء کلمہ کی جگہ لے گئے تو اُکْـؤُلْ، اُخْـؤُذْ، اُمْـؤُرْ ہو گئے پھر ان میں یَسَلُ والا قاعدہ جاری ہوا کہ ہمزہ متحرک ایسے حرف ساکن کے بعد واقع ہوا جو مدہ زائدہ بھی نہیں اور یائے تصغیر بھی نہیں ہے تو ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور ہمزہ کو گرا دیا اُکُلْ، اُخُذْ، اُمُرْ ہو گیا اب فاء کلمہ کے متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی اسے بھی گرا دیا تو کُلْ، خُذْ، مُرْ ہو گیا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: سوال: قاعدہ یَسَلُ جوازی ست وحذف در کُلْ وَخُذْ وجوبی؟ جواب: ماتقریر قاعدہ بریں نمط می کنیم کہ ہر ہمزہ متحرکہ بعد ساکن غیر مدہ زائدہ ویاء تصغیر باشد حرکۃ آں ہمزہ بماقبل رَوَدْ ہمزہ حذف شود وجوباً اگر وقوع ہمزہ بعد ساکن بسبب قلب باشد یا در فعلے از افعال قلوب باشد وَاِلَّا جَوَازاً پس وجوب حذف ہمزہ در افعالِ رُؤْیَۃ ہم بقاعدہ است ودریں ہر سہ صیغہ ہم بقاعدہ وامتناع حذف در اسمائے رُؤْیَۃ ہم بقاعدہ است ودر مُرْ قلب ہر دو آمدہ بر تقدیر قلب ہمزہ وجوباً حذف می شود لہٰذا امور نیامدہ وبر تقدیر عدم قلب حذف نمی شود وقلب مکانی در لغۃِ عرب بسیار واقع می شود گاہے بہ بردن فاء بجائے عین وعین بجائے فاء مثل اٰدُرٌ در اَدْءُرٌ جمع دَارٌ کہ دراصل اَدْوُرٌ بعد واؤ بقاعدہ وجوہ ہمزہ شد وبقلب مکانی بجائے فاء رفتہ بقاعدہ اٰمَنَ الف شد پس اٰدُرٌ بروزن اَعْفُلٌ شد وگاہے ببردنِ عین بجائے لام ولام بجائے عین چوں قِسِیٌّ در قُسُوْوٌ جمع

قوس واورابجائے سین بردندوسین رابجاے واوقُسُوْوٌشدپس بقاعدہ(۱۵)مثل دِلِیٌّ گشت وگاھے بہ بردن لام بجائے فاء وفاء بجائے عین وعین بجائے لام چوں اَشْیَاءُ کہ دراصل شَیْئَاءُ بوداسم جمع شَیْءٌ مثل نَعْمَاءُ اسم جمع نِعْمَۃٌاست وَاَشْیَاءُ بروزن افعال نمی تواندشدزیراکہ اَشْیَاءُ غیرمنصرف ست وبرتقدیربودنش بروزن افعال سببی برائے منع صرف آں یافتہ نمی شودلھذااصلش بروزن فُعْلَاءُ قراردادندکہ ھمزہ ممدودہ سبب منع صرف ست قائم مقام دوسبب وبعدقلب اَشْیَاءُ بروزن تَفْعَاءُ شدہ نوشتہ اندکہ قلب بدیگراخوانِ اشتقاقی آں کلمہ شناختہ می شودمثل آدُرٌکہ بلفظ دَارٌواحدجمع وَدُوَیْرَۃٌتصغیرمعلوم می گرددکہ درآدُرٌعین بجائے فاء رفتہ وھم چنیں درقِسِیٌّ ازلفظ قَوْسٌ وَتَقَوُّسٌ مدرك می گرددکہ اصل قِسِیٌّ قُوُوْسٌ بودہ وھم چنیں قلب شناختہ می شودبایں کہ اگرقائل بقلب رااعتبارنکنندشذوذلازم آیدچنانکہ درکُلْ،خُذْ،مُرْوچنانکہ درمنع صرف بے سبب خلاف قیاس است وداعی برائے اعتبارقلب گرادیدہ ھم چنیں تخیف ھمزھم یااعلال بے تحقق علۃخلاف قیاس است وداعی برائے اعتبارقلب می تواندشد۔

﴿ترجمہ﴾: سوال: یَسَلُ والا قاعدہ جوازی ہے اور کُلْ اور خُذْ میں حذف وجوبی ہے؟ جواب: ہم قاعدہ کی تقریر اس طریقہ سے کرتے ہیں کہ ہر ہمزہ متحرکہ جو ایسے ساکن کے بعد ہو جو ساکن مدہ زائدہ اور یائے تصغیر کے علاوہ ہو تو اس ہمزہ کی حرکت ماقبل کی طرف چلی جاتی ہے اور ہمزہ وجوباً حذف ہو جاتا ہے اگر ہمزہ کا وقوع ساکن کے بعد قلب مکانی کی وجہ سے ہو ہمزہ افعال قلوب میں سے کسی فعل میں ہو ورنہ جوازاً (حذف ہو جا تا ہے) پس حذف کا وجود افعال رُؤْیَۃ میں بھی قاعدہ کے مطابق ہے اور ان تینوں صیغوں (یعنی کُلْ،خُذْ،مُرْ) میں بھی قاعدہ کے مطابق ہے اور اسمائے رُؤْیَۃ میں حذف ہمزہ کا ممنوع ہونا بھی قاعدہ کے مطابق ہے،مُرْ میں قلب اور عدم قلب دونوں آئے ہیں قلب کی صورت میں ہمزہ وجوباً حذف ہوگا اسلئے اُمْـؤُرْ نہیں آیا اور عدم قلب کی صورت میں حذف نہیں ہوگا اور لغت عرب میں قلب مکانی بکثرت واقع ہوتا ہے کبھی فاء کو عین کی جگہ اور عین کو فاء کی جگہ لے جا کر جیسے اٰدُرٌ دَارٌ کی جمع اَدْءُرٌ میں جو کہ اصل میں اَدْوُرٌ تھا واوٗ وُجُوْہٌ کے قاعدہ سے ہمزہ ہوگئی اور قلب مکانی کی وجہ سے فاء کی جگہ چلی گئی پھر اٰمَنَ کے قاعدہ سے الف ہوگئی پس آدُرٌ بروزن اَعْقُلٌ ہو گیا اور کبھی عین کو لام کی جگہ لے جا کر جیسے قِسِیٌّ قَوْسٌ کی جمع قُوُوْسٌ میں کہ سین کو واوٗ کی جگہ اور واوٗ کو سین کی جگہ لے گئے قُسُوْوٌ ہو گیا پھر بقاعدہ (۱۵) دِلِیٌّ کی طرح ہو گیا اور کبھی لام کو

فاء کی جگہ اور فاء کو عین کی جگہ اور عین کو لام کی جگہ لے جا کر جیسے اَشْیَاءُ جو کہ اصل میں شَیْئَاءُ تھا جو شَیْءٌ کا اسم جمع ہے جیسا کہ نَغْمَاءُ نَغْمَۃٌ کا اسم جمع ہے اور اَشْیَاءُ اَفعال کے وزن پر نہیں ہوسکتا کیونکہ اَشْیَاءُ غیر منصرف ہے اور افعال کے وزن پر ہونے کی صورت میں اس میں منع صرف کا کوئی سبب نہیں پایا جاتا اسلئے کہ اس کی اصل فُعَلَاءُ قرار دی کہ ہمزہ ممدودہ منع صرف کا سبب ہے جو دو سببوں کے قائم مقام ہے اور قلب کے بعد اَشْیَاءُ لَفْعَاءُ کے وزن پر ہو گیا علماء صرف نے لکھا ہے کہ قلب اس کلمہ کے مادہ کے دیگر مشتقات سے پہچانا جاتا ہے جیسے اَدْؤُرٌ کہ لفظ دَارٌ واحد اور دُوْرٌ جمع اور دُوَیْرٌ تصغیر معلوم ہوتا ہے کہ اَدْؤُرٌ میں عین کلمہ یعنی واؤ فاء کلمہ کی جگہ چلا گیا ہے اسی طرح قِسِیٌّ میں قَوْسٌ اور تَقَوُّسٌ سے پتہ چل جاتا ہے کہ قِسِیٌّ کی اصل قُوُوْسٌ ہے اسی طرح قلب پہچانا جاتا ہے اس بات سے کہ اگر قلب کے قائل نہ ہوں تو بغیر سبب کے غیر منصرف ہونا لازم آئے جیسا کہ اَشْیَاءُ میں میرے استاذ محترم فرماتے تھے کہ اسی طرح قلب پہچانا جاتا ہے اس بات سے کہ اگر قلب کا اعتبار نہ کریں تو شاذ ہونا لازم آئے جیسا کہ کُلْ، خُذْ اور مُرْ میں جس طرح بغیر سبب کے غیر منصرف ہونا خلاف قیاس ہے اور قلب کے اعتبار کا مقتضی ہے اسی طرح علت کے پائے جانے کے بغیر ہمزہ کی تخفیف یا اعلال بھی خلاف قیاس ہے اور قلب کے اعتبار کا مقتضی ہوسکتا ہے۔

﴿تشریح﴾:

سوال: قاعدہ یَسَلُ الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک سوال ذکر کر کے اس کا جواب دینا ہے۔

﴿سوال﴾: یَسَلُ والا قاعدہ جوازی ہے جبکہ کُلْ، خُذْ، مُرْ میں حذف وجوبی ہے۔ تو جوازی قاعدے کی وجہ سے حذف وجوبی کیسے ہو گیا؟

﴿جواب﴾: ہم یَسَلُ والے قاعدے کی تقریر اس طریقے سے کرتے ہیں کہ اگر ہمزہ متحرکہ ایسے حرف ساکن کے بعد واقع ہو جو مدہ زائدہ بھی نہ ہو اور یائے تصغیر بھی نہ ہو تو اس ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے دیتے ہیں اور ہمزہ کو گرا دیتے ہیں۔ پھر اگر ہمزہ کا حرف ساکن کے بعد واقع ہونا قلب کی وجہ سے ہو یا افعال قلوب میں سے کسی فعل میں ہو تو اس صورت میں ہمزہ کا حذف وجوبی ہوگا ورنہ ہمزہ کا حذف جوازی ہوگا پس رُؤْیَۃٌ مصدر کے افعال میں ہمزہ کا حذف وجوبی ہے اسی طرح ان تینوں یعنی کُلْ، خُذْ، مُرْ میں بھی ہمزہ کا حذف وجوبی اسی قاعدے کی وجہ سے ہے کیونکہ ان تینوں صیغوں میں ہمزہ کا حرف ساکن کے بعد واقع ہونا قلب کی وجہ سے ہے اور جب ہمزہ قلب کی وجہ سے ساکن کے بعد واقع ہو تو بھی اس ہمزہ کا حذف واجب ہوتا ہے اور رُؤْیَۃٌ مصدر کے اسماء میں ہمزہ کا حذف وجوبی نہ ہونا بھی اسی قاعدے کے تحت ہے کیونکہ رُؤْیَۃٌ مصدر کے اسماء افعال قلوب نہیں ہے (اسماء ہیں)۔

ودر مر قلب وعدم قلب الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک اعتراض کا جواب دینا ہے۔

﴿اعتراض﴾: آپ نے کہا کہ جب ہمزہ متحرکہ ساکن حرف کے بعد قلبِ مکانی کی وجہ سے واقع ہو تو اس صورت میں ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہوتا ہے، اب مــر میں تو قلب مکانی ہوا ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ اس میں ہمزہ کا حذف کرنا واجب ہو لیکن اس میں تو ہمزہ کو حذف کرنا واجب نہیں ہے جائز ہے کیونکہ مُرْ (بحذف الہمزہ) اور اُوْمُرْ (بغیر حذف الہمزہ) دونوں جائز ہیں۔

﴿جواب﴾: مُرْ میں قلبِ مکانی اور عدم قلبِ مکانی دونوں جائز ہیں، اب اگر اس میں قلبِ مکانی ہو تو اس صورت میں ہمزہ وجوباً حذف ہوتا ہے جیسے مُــرْ، یہی وجہ ہے کہ قلبِ مکانی کے بعد ہمزہ کو برقرار رکھ کر اُمُوْرْ پڑھنا جائز نہیں، اور اگر اس میں قلب مکانی نہ ہوئی ہو بلکہ اپنی اصل پر ہو تو اس صورت میں ہمزہ حذف نہیں ہوتا بلکہ اُوْمِــنَ والے قانون کے مطابق ہمزہ واؤ سے بدل دیا جاتا ہے جیسے اُوْمُرْ۔

قلبِ مکانی کی مختلف صورتیں:

قلب مکانی در لغت الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک سوال مقدر کا جواب دینا ہے۔

﴿سوال﴾: کیا کلامِ عرب میں قلبِ مکانی واقع ہوئی بھی ہے یا صرف انہی تین مقامات (کُلْ، خُذْ، مُرْ) پر واقع ہوئی ہے؟

﴿جواب﴾: قلب مکانی لغت عرب میں بہت واقع ہوئی ہے جس کی بالعموم تین صورتیں ہیں۔

1: فاء کلمہ کو عین کلمہ کی جگہ اور عین کلمہ کو فاء کلمہ کی جگہ رکھ دیا جائے۔ جیسے اٰدُرٌ جو کہ دَارٌ کی جمع ہے یہ اصل میں اَدْوُرٌ تھا پھر وُجُوْہٌ والے قانون کے تحت واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا تو اَدْءُرٌ ہو گیا پھر فاء کلمہ کو عین کلمہ کی جگہ اور عین کلمہ کو فاء کلمہ کی جگہ لے گئے تو اَءْدُرٌ ہو گیا پھر اٰمَنَ والے قاعدے کے تحت دوسرے ہمزہ کو الف سے بدلا تو اٰدُرٌ بروزن اَعْفُلٌ ہو گیا۔

2: عین کلمہ کو لام کلمہ کی جگہ اور لام کلمہ کو عین کلمہ کی جگہ رکھ دیا جائے جیسے قِسِـــیٌّ جو کہ قَــوْسٌ کی جمع ہے یہ اصل میں قُوُوْسٌ تھا، عین کلمہ کو لام کلمہ کی جگہ اور لام کلمہ کو عین کلمہ کی جگہ لے گئے تو قُسُوْوٌ ہو گیا یہ جمع فُعُوْلٌ کے وزن پر ہے اس میں دِلِـــیٌّ والا قانون جاری ہوا کہ اس کے آخر میں دو واؤ جمع ہو گئیں، تو دونوں واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا پھر یاء کی مناسبت کی وجہ سے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا تو قُسِـــیٌّ ہو گیا پھر عین کی اتباع میں فاء کلمہ کو کسرہ دیا تو قِسِیٌّ ہو گیا۔

3: لام کلمہ کو فاء کلمہ کی جگہ اور فاء کلمہ کو عین کلمہ کی جگہ اور عین کلمہ کو لام کلمہ کی جگہ رکھ دیا جائے جیسے اَشْیَاءُ جو کہ اسم جمع ہے شَیْءٌ کی جیسا کہ نَعْمَاءُ اسم جمع ہے نِعْمَۃٌ کی ...... ''اَشْیَاءُ'' اصل میں شَیْئَاءُ تھا لام کلمہ کو فاء کلمہ کی جگہ لے گئے اور فاء کلمہ کو عین کلمہ کی جگہ لے گئے اور عین کلمہ کو لام کلمہ کی جگہ لے گئے تو اَشْیَاءُ بروزن لَفْعَاءُ ہو گیا۔

تنبیہ اَشْیَاءُ بروزن اَفْعَال الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک اعتراض کا جواب دینا ہے۔

﴿اعتراض﴾: یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اشیاء اپنی اصل پر ہی ہو اس میں کوئی قلبِ مکانی نہ ہوئی ہو اور اس کا وزن افعال ہو تو اس میں قلب مکانی ماننے کی کیا ضرورت ہے؟

﴿جواب﴾: اَشْيَاءُ اَفْعَال کے وزن پر نہیں ہو سکتا کیونکہ اَشْيَاءُ غیر منصرف ہے اگر اس کو افعال کے وزن پر قرار دیں تو اس میں منع صرف کا کوئی سبب نہیں پایا جائے گا کیونکہ اس صورت میں اس کا ہمزہ اصلی ہوگا اور منع صرف کا سبب وہ ہمزہ بنتا ہے جو زائد ہو اور تانیث کیلئے ہو اسلئے اس کو فَعْلَاءُ کے وزن پر قرار دیں گے اس صورت میں ہمزہ ممدودہ زائدہ منع صرف کا سبب ہے اور یہ ایک ایسا سبب جو اکیلا ہی دو کے قائم مقام ہے۔

اسم جمع کی تعریف:

اِسْمُ الْجَمْعِ مَایَکُوْنُ بِمَعْنَی الْجَمْعِ وَلَایَکُوْنُ عَلٰی وَزْنٍ مِّنْ اَوْزَانِ الْجُمُوْعِ الْمَعْرُوْفَةِ وَلَيْسَ لَهٗ وَاحِدٌ مِّنْ لَفْظِهٖ غَالِبًا یعنی اسم جمع وہ اسم ہوتا ہے جو جمع کے معنیٰ پر دلالت کرے اور جمع کے مشہور اوزان میں سے کسی وزن پر نہ ہو اور اسی لفظ سے اس کے لئے واحد کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

جمع اور اسم جمع میں فرق:

1: جمع اپنے مخصوص اوزان میں سے کسی ایک وزن پر ہوتی ہے، جبکہ اسم جمع میں یہ چیز نہیں ہوتی۔
2: جمع کے لئے اپنے لفظ سے واحد کا ہونا ضروری ہے جبکہ اسم جمع کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔
3: جمع نسبت اور تصغیر کے وقت اپنے واحد کی طرف لوٹتی ہے، جبکہ اسم جمع میں یہ بھی صفت نہیں۔

قلب مکانی کی پہچان کی علامات:

☆ مصنف علیہ الرحمۃ نے قلبِ مکانی کو پہچاننے کے تین طریقے بیان کئے ہیں، جن میں سے دو طریقے دیگر صرفیوں نے بیان کئے ہیں اور ایک طریقہ مصنف علیہ الرحمۃ استاذ علیہ الرحمۃ نے بیان کیا ہے۔

نوشته اند که قلب بدیگر الخ سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک سوال مقدر کا جواب دینا ہے۔

﴿سوال﴾: قلبِ مکانی کی پہچان کی علامات کیا ہیں یعنی یہ کیسے معلوم ہوگا کہ یہاں قلب ہوا ہے؟

﴿جواب﴾: قلبِ مکانی پہچاننے کی تین علامتیں ہیں۔

1: کسی کلمہ میں قلب پہچانا جاتا ہے اس کلمہ مقلوبہ کے دوسرے اشتقاقی نظائر سے یعنی اس کلمہ مقلوبہ کے مادے کے جو دوسرے کلمات ہیں ان سب میں حروف کی ترتیب اور ہو......اور اس کلمہ میں حروف کی ترتیب اور ہو...... تو یہ اس بات کی دلیل ہوگی کہ اس کلمہ میں قلب ہوا ہے۔ جیسے اٰدُرٌ میں قلب پہچانا جاتا ہے اس کے واحد دَارٌ کے لفظ سے اور دَارٌ کی دوسری جمع دُوْرٌ کے لفظ سے......اور دَارٌ کی تصغیر دُوَیْرَةٌ کے لفظ سے، ان نظائر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اٰدُرٌ میں عین کلمہ فاء

کلمہ کی جگہ چلا گیا ہے......اسی طرح قِسِیٌّ میں قلب پہچانا جاتا ہے قَوْسٌ کے لفظ سے اور تَقَوُّسٌ کے لفظ سے۔ان دو نظائر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قِسِیٌّ اصل میں قُوُوْسٌ تھا۔

2: اگر کسی کلمہ میں قلب نہ مانیں تو پھر کلمہ کا بغیر سبب کے غیر منصرف ہونا لازم آئیگا تو سمجھ لیں اس میں قلب ہوا ہے جیسے اَشْیَاءُ۔

3: مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میرے استاذ گرامی فرماتے ہیں کہ کسی کلمہ میں قلب اس طرح بھی پہچانا جاتا ہے کہ اگر اس میں قلب کا اعتبار نہ کریں تو پھر اس کلمہ کا شاذ ہونا لازم آئے جیسے کُلْ، خُذْ، مُرْ میں اگر قلب کا اعتبار نہ کیا جائے تو پھر ان کا شاذ ہونا لازم آئیگا اور جیسے کسی کلمہ کا بغیر سبب کے غیر منصرف ہونا خلاف قیاس ہے اور اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس میں قلب کا عتبار کیا جائے اسی طرح بغیر علت کے پائے جانے کے ہمزہ کی تخفیف اور تعلیل یہ بھی خلاف قیاس ہے اور اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس میں قلب کا اعتبار کیا جائے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: افادہ: درلَمْ یَکُنْ وَاِنْ یَکُنْ گاھے نون راحذف کردہ لَمْ یَكُ وَاِنْ یَكُ می گویندو ایں حذف راخلاف قیاس گفتہ اندجناب استاذی غَفَرَاللّٰہُ لَہٗ تقریر قاعدہ برائے آں فرمودند آں ایں کہ ہر نون کہ در آخر فعل ناقص واقع شود حین دخول جوازم جائزاست کہ حذف گردد۔ہر چند کہ ایں قاعدہ منحصر در ھمیں یك فرد ست لیکن کلیۃ راانحصار فرد واحد مضر نیست تخلف بعضے جزئیات در حکم مضر ست وبس ونظیر ایں تقریر بعض محققین ست قاعدہ را در لفظ یَااَللّٰہُ کہ باثبات ھمزہ باحرف ندامی آید یعنی ایں کہ ہر الف ولام کہ در اسمے از اسمائے الٰھی بعد حذف ھمزہ بحالش قاعدم شد باشد بوقت دخولِ حرف ندا ھمزہ آں قطعی شدہ باقی ماند ایں کلیۃ ھم منحصر در لفظ اَللّٰہُ است وبس۔افادہ: یائے مبدل از ھمزہ چوں فائے افتعال باشد تاء نمی شود چوں اِیْتَکَلَ وَاِیْتَمَرَ لھٰذا اِتَّخَذَ را کہ در اں یاء تاء شدہ شاذ گفتہ اند جناب استاذنا المرحوم برائے دفع شذوذ آں می فرمودند کہ تاء در اِتَّخَذَ اصلی است مجرد آں تَخِذَ یَتْخَذُ بودہ است نہ اَخَذَ یَأْخُذُ بودن تَخِذَ بمعنی اَخَذَ از بیضاوی واضح مے شود پس اِتَّخَذَ مثل اِتَّبَعَ است کہ ماخوذ است از تَبِعَ وتائے آں اصلی است۔

﴿ترجمہ﴾: افادہ: لَمْ یَکُنْ اور اِنْ یَکُنْ میں کبھی نون کو حذف کر کے لَمْ یَكُ اور اِنْ یَكُ کہتے ہیں اور اس حذ

ف کو علماء صرف نے خلاف قیاس کہا ہے میرے استاذ محترم (اللہ ان کی مغفرت فرمائے) نے اس کیلئے قاعدہ بیان فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر وہ نون جو کہ فعل ناقص کے آخر میں واقع ہو جوازم کے داخل ہونے کے وقت جائز ہے کہ وہ نون حذف ہو جائے اگر چہ یہ قاعدہ اسی ایک فرد میں منحصر ہے لیکن ایک فرد میں منحصر ہونا کلیت کیلئے مضر نہیں ہے بلکہ بعض جزئیات کا حکم میں پیچھے رہ جانا (یعنی ان میں قاعدہ جاری نہ ہونا) مضر ہے اور بس اس کی نظیر بعض محققین کی وہ تقریر ہے جو لفظ یَـا اَللّٰـہ کے قاعدہ کے بارے میں ہے کہ حرف نداء کے باوجود اثبات کیساتھ آتا ہے (وہ تقریر یہ ہے) کہ ہر وہ الف اور لام جو اسمائے الٰہی میں سے کسی اسم میں ہمزہ حذف کے بعد اس کی جگہ قائم ہو گیا ہو بوقت دخول نداء اس کا ہمزہ قطعی ہو کر باقی رہتا ہے یہ قاعدہ بھی فقط لفظ اَللّٰـہ میں منحصر ہے۔ افادہ: ہمزہ سے بدلی ہوئی یاء جب باب افتعال کا فاءکلمہ ہو تو وہ یاء تاء نہیں ہوتی جیسے اِیْتَـکَـلَ اور اِیْتَـمَـرَ لہٰذا اِتَّـخَـذَ کو کہ جس میں یاء تاء ہوگئی علماء صرف نے شاذ کہا ہے ہمارے مرحوم استاذ محترم اس کے شذوذ کو ختم کرنے کیلئے فرماتے تھے کہ اِتَّـخَـذَ میں تاء اصلی ہے اس کا مجرد تَـخِـذَ یَتْـخَـذُ تھا نہ کہ اَخَـذَ یَـأْخُـذُ اور تَـخِـذَ کا اَخَـذَ کے معنی میں ہونا بیضاوی سے واضح ہوتا ہے۔ پس "اِتَّـخَـذَ" "اِتَّبَـعَ" کی طرح ہے جو کہ تَبِـعَ سے ماخوذ ہے اور اسکی تاء اصلی ہے۔

﴿تشریح﴾:

یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ افادہ نمبر 4 اور افادہ نمبر 5 بیان فرما رہے ہیں۔

افادہ نمبر 4:

لَمْ یَکُنْ اور اِنْ **یَکُنْ** سے کبھی نون کو حذف کر کے لَمْ یَکُ اور اِنْ یَّکُ بھی کہتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ہے **اِنْ یَّکُ صَـادِقًـا**۔ صرفیوں سے سوال کیا گیا کہ ان کے آخر سے نون کیوں گر جاتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کے آخر سے نون کا حذف کرنا شاذ اور خلاف قیاس ہے لیکن میرے استاذ گرامی ان کے شذوذ کو ختم کرنے کیلئے قاعدہ یوں بیان رماتے ہیں: ہر وہ نون جو افعال ناقصہ میں سے کسی فعل کے آخر میں ہو تو جب اس فعل ناقص پر جوازم داخل ہوں تو اس فعل ناقص کے آخر سے نون کو حذف کرنا جائز ہے یہ قانون اگر چہ صرف ایک فرد یعنی کَـانَ یَـکُـوْنُ میں بند ہے کیونکہ افعال ناقصہ میں سے صرف اسی کے آخر میں نون ہے لیکن قانون کا ایک فرد میں بند ہونا قاعدہ کی صحت کیلئے مضر نہیں ہے۔ قانون کی صحت کیلئے مضر یہ ہے کہ بعض جزئیات کا حکم میں تخلف ہو جائے یعنی بعض مثالوں میں تعلیل کی علت پائی جاتی ہو لیکن حکم نہ پایا جاتا ہو اور ایسی خرابی ہمارے استاذ گرامی کے بیان کردہ قاعدہ میں نہیں ہے۔

☆ اس قاعدہ کی نظیر بعض محققین کا وہ قاعدہ ہے جو انہوں نے لفظ یَـا اَللّٰـہ میں باوجود حرف نداء کے داخل ہونے کے

ہمزہ کو باقی رکھنے کے متعلق بیان کیا ہے وہ قاعدہ یہ ہے کہ جب اسمائے الٰہیہ میں سے کسی اسم سے ہمزہ کو حذف کر کے الف لام کو ہمزہ کے قائم مقام کر دیا جائے تو ایسے اسم الٰہی پر جب حرف نداء داخل ہوگا تو الف لام کا ہمزہ قطعی ہو کر باقی رہے گا، یہ جو قاعدہ ہے یہ صرف ایک فرد یعنی لفظ اَللّٰـہ میں بند ہے کیونکہ لفظ اَللّٰـہ کے علاوہ کوئی اور اسم الٰہی ایسا نہیں ہے جس میں ہمزہ کو حذف کر کے الف لام کو اس کے قائم مقام کیا گیا ہو تو جس طرح بعض محققین کے بیان کردہ اس قاعدے کا ایک فرد میں بند ہونا اس قاعدے کی صحت کیلئے مضر نہیں اسی طرح ہمارے استاذ کے بیان کردہ قاعدے کا بھی صرف ایک فرد میں بند ہونا اس کی صحت کیلئے مضر نہیں۔

افادہ نمبر 5:

وہ یاء جو ہمزہ سے بدلی ہوئی ہو جب وہ افتعال کے فاء کلمہ میں واقع ہو تو اس کو تاء سے بدل کر اس کا تائے افتعال میں ادغام نہیں کرتے یعنی اس میں اِتَّـقَـدَ، اِتَّسَرَ والا قانون جاری نہیں کرتے جیسے اِیْتَکَلَ، اِیْتَمَرَ ان میں یاء چونکہ ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے کیونکہ اِیْتَکَلَ اور اِیْتَمَرَ اصل میں اِئْتَمَرَ تھا اس لئے ان میں اِتَّـقَدَ، اِتَّسَرَ والا قاعدہ جاری نہیں کیا۔سوال ہوتا ہے کہ اِتَّخَذَ کا مادہ اَخَذَ یَاْخُذُ ہے اِتَّخَذَ اصل میں اِئْتَخَذَ تھا تو ایمان والے قاعدے کے تحت دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلا تو اِیْتَخَذَ ہو گیا پس اس کی یاء ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے لہٰذا اس میں بھی اِتَّـقَدَ، اِتَّسَرَ والا قاعدہ جاری نہیں ہونا چاہیے تھا حالانکہ اس میں یہ قاعدہ جاری کرتے ہیں اور اِتَّخَذَ پڑھتے ہیں۔جب دیگر صرفیوں سے سوال کیا گیا کہ یاء کے اصلی نہ ہونے کے باوجود اس میں اِتَّـقَدَ، اِتَّسَرَ والا قاعدہ کیوں جاری کیا گیا؟ تو انہوں نے جواب میں کہا کہ یہ شاذ ہے۔میرے استاذ مرحوم ان کے شذووذ کو ختم کرنے کیلئے یہ فرماتے ہیں کہ اِتَّخَذَ کی تاء اصلی ہے یہ اصل میں اِیْتَخَذَ تھا اس کا مجرد تَخِذَ ہے اَخَذَ نہیں ہے البتہ وہ ''تَخِذَ'' اَخَذَ کے معنی میں ہے اور تَخِذَ کا اَخَذَ کے معنی میں ہونا تفسیر بیضاوی سے واضح ہوتا ہے پس اِتَّخَذَ ''اِتَّبَعَ'' کی طرح ہے جس طرح اِتَّبَعَ ماخوذ ہے تَبِعَ سے اور اس کی تاء اصلی ہے اسی طرح اِتَّخَذَ ماخوذ ہے تَخِذَ سے اور اس کی تاء اصلی ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: افادہ: فیمابین بصریین و کوفیین اختلاف است دریں کہ فعل است یا مصدر؟ کوفیاں باول قائل اند و بصریاں بثانی و اصل اختلاف درھمین است کہ آیا فعل ماضی را مادہ و اصل قرار دادہ مشتق منہ باید گفت و مصدر را فروع و مشتق ازاں یا بالعکس؟ پس بصریاں بامر معنوی استدلال می کنند کہ معنی مصدری مادہ و اصل برائے معانی جمیع افعال و اسمائے مشتقہ است پس لفظ مصدر ھم مادہ و اصل برائے جمیع مشتقات باشد و کوفیاں بامور لفظیۃ استدلال می

کنند مثلاً اکثر مصدر تابع فعل در اعلال می باشد و اعلال از امور لفظیه است پس مصدر را فرع فعل در لفظ و مشتق از ان می باید گفت۔

﴿ترجمہ﴾: افادہ: بصریین اور کوفیین کے مابین اس بات میں اختلاف ہے کہ فعل اصل ہے یا مصدر؟ کوفی اول کے قائل ہیں اور بصری ثانی کے، اور اصل اختلاف اس بات میں ہے کہ آیا فعل ماضی کو اصل اور مادہ قرار دے کر مشتق منہ کہنا چاہیے اور مصدر کو فرع اور اس سے مشتق یا بالعکس۔ پس بصریین ایک معنوی چیز سے استدلال کرتے ہیں کہ مصدری معنی تمام افعال اور اسمائے مشتقہ کے معانی کیلئے مادہ اور اصل ہے پس لفظ مصدر بھی تمام مشتقات کے واسطے مادہ اور اصل ہو گا اور کوفیین لفظی چیزوں سے استدلال کرتے ہیں مثلاً مصدر اعلال کا تابع ہوتا ہے اور اعلال امور لفظیہ میں سے ہے پس مصدر کو لفظ میں بھی فعل کی فرع اور اس سے مشتق کہنا چاہیے۔

﴿تشریح﴾: یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ افادہ نمبر 6 بیان فرمارہے ہیں۔

افادہ نمبر 6:

بصریین اور کوفیین کا اس امر میں اختلاف ہے کہ فعل اصل ہے یا مصدر اصل ہے؟

☆ کوفیین کہتے ہیں کہ فعل اصل ہے، جبکہ بصریین کہتے ہیں کہ مصدر اصل ہے۔ اصل اختلاف اس بات میں ہے کہ فعل ماضی کو مادہ اور اصل قرار دے کر مشتق منہ کہا جائے اور مصدر کو اس کی فرع اور اس سے مشتق کہا جائے یا اس کے برعکس کہا جائے یعنی مصدر کو مادہ اور اصل قرار دے کر مشتق منہ کہا جائے اور فعل کو اسکی فرع اور اس سے مشتق کہا جائے اور کوفیین یہ کہتے ہیں کہ فعل ماضی کو مادہ اور اصل قرار دے کر مشتق منہ کہا جائے اور مصدر کو اس کی فرع اور اس سے مشتق کہا جائے۔

فریقین کے اجمالی دلائل

پس بصریان الخ: بصری! امر معنوی سے استدلال کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مصدر کا معنی یہ تمام افعال اور اسمائے مشتقات کے معانی کا مادہ اور اصل ہے تو پھر مصدر کے لفظ کو بھی تمام افعال اور اسمائے مشتقات کے لفظ کا مادہ اور اصل ہونا چاہیے۔

☆ اور کوفی! امر لفظی سے استدلال کرتے ہیں کہ اکثر تعلیل کے اندر مصدر فعل کے تابع ہوتا ہے اور تعلیل امور لفظیہ میں سے ہے۔ تو جب لفظوں کے لحاظ سے فعل اصل ہے اور مصدر اس کی فرع ہے تو معنی کے لحاظ سے بھی فعل کو اصل اور مصدر کو اس کی فرع اور اس سے مشتق کہنا چاہیے۔

مصنف علیہ الرحمۃ کے استاذ کا نظریہ

﴿عبارت﴾: جناب استاذنا المرحوم مذهب کوفیین راترجیح می دادندوفی الواقع دلائل قویه بررجحان مذهب کوفیین قائم است اول این که گفتگودراشتقاق است واشتقاق ازامورلفظیة است اگرچه علاقه بمعنیٰ هم داردواپس درلفظ فعل ماضی ومصدرتأمل باید کرد که آیالفظ فعل ماضی لیاقت ماده بودن می داردیالفظ مصدر؟وعندالتامل مدرك می گرددکه لفظ فعل لیاقت مادیةمی داردنه لفظ مصدرزیراکه جمله حروفے که درفعل ماضی یافته می شودبالضرورةدرمصدریافته می شودولاعکس وهم جزهفت وزن مصادرثلاثی یعنی قَتْلٌ،فِسْقٌ،شُکْرٌ،طَلَبٌ،خَنِقٌ،صِغَرٌ،هُدًی،ودرتفاعل وتفعل وتفعلل درهمه اوزان حروف مصدرازحروف فعل ماضی زائدست وظاهرست که لیاقت مادیةهمون می داردکه درجمله فروع یافته شودنه آن که یافته نشودوهم مزیدعلیه اَحَقٌّ وَاَلْیَقُ ست باصالةومادیت نه مزیدو بودن همه حروف فعل ماضی درجمله مصادرعیان ست۔

﴿ترجمہ﴾: ہمارے مرحوم استاذ محترم کوفیوں کے مذہب کو ترجیح دیتے تھے اور فی الواقع کوفیوں کے مذہب کے راجح ہونے پر قوی دلائل قائم ہیں اول یہ کہ گفتگو اشتقاق کے بارے میں ہے اور اشتقاق امور لفظیہ میں سے ہے اگر چہ معنی سے بھی تعلق رکھتا ہے پس فعل ماضی اور مصدر کے لفظ میں غور کرنا چاہیے کہ آیا فعل ماضی کا لفظ مادہ ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے یا مصدر کا لفظ اور غور کرتے وقت معلوم ہو جاتا ہے کہ فعل کا لفظ مادہ بننے کی صلاحیت رکھتا ہے نہ کہ مصدر کا لفظ کیونکہ وہ تمام حروف جو کہ فعل ماضی میں پائے جاتے ہیں وہ مصدر میں بھی ضرور پائے جاتے ہیں اور اس کے برعکس نہیں نیز ثلاثی کے مصادر کے سات اوزان یعنی قَتْلٌ،فِسْقٌ،شُکْرٌ،طَلَبٌ،خَنِقٌ،صِغَرٌ،هُدًی اور تفاعل وتفعل وتفعلل کے علاوہ تمام اوزان میں مصدر کے حروف فعل ماضی کے حروف زائد ہوتے ہیں اور ظاہر ہے کہ مادہ ہونے کی صلاحیت وہی رکھتا ہے جو تمام فروعات میں پایا جائے نہ وہ جو کہ نہیں پایا جاتا۔ نیز مزید علیہ اصالت اور مادیت کا زیادہ حق دار اور زیادہ لائق ہوتا ہے نہ کہ مزید اور فعل ماضی کے تمام مصادر میں پایا جانا بالکل واضح ہے۔

﴿تشریح﴾:

جناب استاذنا المرحوم الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان کرنا ہے کہ ہمارے استاذ اس مسئلہ میں کوفیین کے مذہب کو ترجیح دیتے ہیں اور واقع میں بھی کوفیین کے مذہب کے راجح ہونے پر دلائل موجود ہیں۔

اول ایں که الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ کوفیوں کی پہلی دلیل بیان کرنی ہے۔

کہ یہاں گفتگو اشتقاق میں ہے کہ مشتق منہ کون ہے؟ اور مشتق کون ہے؟ اور اشتقاقی امور لفظیہ میں سے ہے اگر چہ اس کا معنی کیساتھ بھی تعلق ہے۔ جب اشتقاق امورِ لفظیہ میں سے ہے پس فعل ماضی کے لفظ میں اور مصدر کے لفظ میں غور وفکر کرنا چاہیے کہ آیا فعل ماضی کے لفظ میں مادہ بننے کی صلاحیت ہے یا مصدر کے لفظ میں مادہ بننے کی صلاحیت ہے، غور وفکر کرنے کے بعد معلوم یہ ہوتا ہے کہ فعل ماضی کا لفظ میں مادہ بننے کی صلاحیت موجود ہے اور مصدر کے لفظ میں مادہ بننے کی صلاحیت نہیں کیونکہ فعل ماضی کے تمام حروف مصدر میں لازمی طور پر پائے جاتے ہیں اور مصدر کے تمام حروف فعل ماضی میں لازمی طور پر نہیں پائے جاتے۔

وهم جز هفت الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ کوفیوں کی پہلی دلیل کی تائید پیش کرنی ہے۔

ثلاثی مجرد کے مصادر کے سات اوزان یعنی قَتْلٌ، فِسْقٌ، شُکْرٌ، طَلَبٌ، خَنِقٌ، صِغَرٌ، هُدًی اور ثلاثی مزید فیہ کے مصادر کے دو وزن یعنی تَفَاعُلٌ اور تَفَعُّلٌ اور رباعی مزید فیہ کے مصادر کا ایک وزن یعنی تفعلل ان دس اوزان کے علاوہ باقی تمام اوزان مصادر میں مصدر کے حروف فعل ماضی کے حرف سے زائد ہیں اور یہ بات واضح ہے کہ مادہ بننے کی صلاحیت وہی رکھتا ہے جو تمام فروع میں پایا جائے، اور جو تمام فروع میں نہ پایا جائے وہ مادہ بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

وهم مزید مزید علیه الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ دوسری تائید پیش کرنی ہے۔

کہ فعل مزید علیہ ہے اور مصدر مزید ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ مادہ اور اصل بننے کا زیادہ حق دار مزید علیہ ہے اور مصدر مزید ہے۔ باقی فعل کا مزید علیہ ہونا اور مصدر کا مزید ہونا یہ واضح ہے کیونکہ فعل کے حروف کم ہیں اور مصدر کے حروف زیادہ ہیں۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: در اِخْشِیْشَانٌ وَاِدْهِیْمَامٌ که واؤ موجود است در اِخْشَوْشَنَ والف موجود است در اِدْهَامَّ یافته نمی شود وجهش ایں که واؤ والف در مصدر بسبب کسره ماقبل حسبِ اقتضائے قاعده یاء گردیده پس بالاصل واؤ والف در مصدر موجود ست واگر مصدر ماده بودے ماضی اِخْشَیْشَنَ وَاِدْهَیْمَمَ آمدے وهم چنیں همه افعال واسمائے مشتقه زیرا که قاعده ووجهے برائے ابدال یاء

بواؤ در اِخْشَوْشَنَ وبالف در اِدْهَامَّ یافته نمی شود در مصدر تفعیل که حرف مکرر ماضی یافته نمی شود۔ محققان گفته اند که اصل یائے تفعیل آں حرف مکرر بوده مثلاً تَحْمِیْدٌ در اصل تَحْمِمْدٌ بود میم دوم را بیاء بدل کردند اکثر در مضاعف حرف دوم را برائے دفعِ ثقل بحرف علة بدل مے کنند چنانچه در دَسّٰھَا که اصلش دَسَّسَهَا بود سین آخر را ھا بالف بدل کردند۔

﴿ترجمہ﴾: جو واؤ اِخْشَوْشَنَ میں ہے اور جو الف اِدْهَامَّ میں موجود ہے (یہ واؤ اور الف) اِخْشِیْشَان اور اِدْهِیْمَام میں نہیں پایا جاتا اسکی وجہ یہ ہے کہ مصدر میں واؤ اور الف ماقبل کے کسرہ کے سبب حسب اقتضائے قاعدہ یاء ہو گیا۔ پس اصل میں واؤ اور الف مصدر میں موجود ہے اگر مصدر مادہ ہوتا تو ماضی اِخْشَیْشَنَ اور اِدْهَیْمَمَ آتی اور اسی طرح تمام افعال واسمائے مشتقہ میں ہوتا کیونکہ اِخْشَوْشَنَ میں یاء کو واؤ سے بدلنے کیلئے اور اِدْهَامَّ میں یاء کو الف سے بدلنے کیلئے کوئی قاعدہ اور کوئی وجہ نہیں پائی جاتی اور تفعیل کے مصدر میں جو ماضی کا حرف مکرر نہیں پایا محققین فرماتے ہیں کہ یائے تفعیل کی اصل وہی حرف مکرر ہے مثلاً تَحْمِیْدٌ اصل میں تَحْمِمْدٌ تھا دوسری میم کو یاء سے بدل دیا مضاعف میں اکثر دوسرے حرف کو ثقل ختم کرنے کیلئے حرف علت سے بدل دیتے ہیں چنانچہ دَسّٰھَا میں کہ جس کی اصل دَسَّسَهَا ہے دوسری سین کو الف سے بدل دیا۔

﴿تشریح﴾:

در اِخْشِیْشَان الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک سوال مقدر کا جواب دینا ہے۔

﴿سوال﴾: آپ کا یہ دعوی کہ فعل ماضی کے تمام حروف مصدر میں لازمی طور پر پائے جاتے ہیں ہم اسے تسلیم نہیں کرتے مثلاً اِخْشَوْشَنَ فعل ماضی میں واؤ جبکہ اس کے مصدر اِخْشِیْشَان میں یہ واؤ نہیں ہے اور اِدْهَامَّ فعل ماضی میں ھاء کے بعد الف ہے۔ جبکہ اس کے مصدر اِدْهِیْمَام میں یہ الف نہیں ہے؟

﴿جواب﴾: اِخْشَوْشَنْ میں جو واؤ ہے اور اِدْهَامَّ میں جو الف ہے یہ واؤ اور الف اصل میں مصدر میں موجود تھے پھر یہ ماقبل کے کسرہ کی وجہ سے یاء سے بدل گئے۔ پس حقیقت میں واؤ اور الف مصدر میں بھی موجود ہیں۔

واگر مصدر الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ علی سبیل الترقی کہنا ہے کہ اگر مصدر مادہ ہوتا تو ماضی اِخْشَیْشَنْ اور اِدْهَیْمَمَ ہوتی اسی طرح دیگر افعال اور اسمائے مشتقات بھی یاء کیساتھ ہوتے مثلاً مضارع یَخْشَیْشِنُ اور اسم فاعل مُخْشَیْشِنٌ ہوتا۔ کیونکہ آپ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ مصدر میں جو یاء ہے وہ فعل ماضی میں واؤ اور الف سے بدل گئی ہے کیونکہ اس یاء کو واؤ اور الف سے بدلنے کا کوئی قاعدہ موجود نہیں ہے۔

ودر مصدر تفعیل الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک سوال مقدر کا جواب دینا ہے۔

﴿سوال﴾: آپ کا یہ دعوی کہ فعل ماضی کے تمام حروف مصدر میں پائے جاتے ہیں ہم اسے تسلیم نہیں کرتے کیونکہ باب تفعیل کی فعل ماضی میں عین کلمہ مکرر ہوتا ہے جبکہ اس کے مصدر میں عین کلمہ مکرر نہیں ہوتا؟

﴿جواب﴾: علم صرف کے محققین یہ کہتے ہیں کہ فعل ماضی میں جو حرف مکرر ہے وہ مصدر میں یاء کی شکل میں موجود ہے مثلاً تَحْمِیْدٌ اصل میں تَحْمِمْدٌ تھا دوسرے میم کو یاء سے بدل دیا تو تَحْمِیْدٌ ہو گیا۔ کیونکہ اکثر ایسا کرتے ہیں کہ مضاعف میں دوسرے حرف کو ثقل دور کرنے کیلئے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدل دیتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ہے وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا اصل میں دَسَّسَهَا تھا تو ثقل کو دور کرنے کیلئے دوسرے سین کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت الف سے بدل دیا تو دَسّٰهَا ہو گیا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: سوال: ایں کہ گفتی بہ تَبْصِرَۃٌ وَتَسْمِیَۃٌ وَسَلَامٌ وَکَلَامٌ مصادر تفعیل وَقِتَالٌ وَقِیْتَالٌ مصدر مفاعلۃ منتقض می شود چہ دریں مصادر جملہ حروفِ ماضی موجود نیست۔ جواب: گفتگو دراصل مصادر ست کہ کلیۃ باب شد مصادر قَلِیْلَۃُ الْوُجُوْد اعتبار را انشاید وَسَلَامٌ وَکَلَامٌ را اسم مصدر گفتہ اند واصل وزن تفعلۃ تفعیل بر آوردہ اند و گفتہ کہ تَسْمِیَۃٌ مثلاً دراصل تَسْمِیْوٌ بود یاء را حذف کردہ تا در آخر عوض دادند و واو بسبب را بعیۃ یاء شدہ و در قِیْتَالٌ الف کہ در ماضی بود بسبب کسرہ ماقبل یاء شدہ وَقِتَالٌ مخفف آنست پس در جملہ مصادر ھمہ حروف فعل ماضی وَلَوْ تَقْدِیْراً موجود ست۔ دوم آں کہ فعل بے مصدر یافتہ می شود مثلاً لَیْسَ وَعَسٰی پس اگر مصدر اصل باشد وجود فرع بے وجود اصل لازم آید مصدر بے فعل نیامدہ وبعض مصادر را کہ عقمیہ گفتہ اند مثل مَتْنٌ وَتَقْسِیْمٌ کہ ازیں ہر دو جز فاعل نیامدہ پس بودن اینہا ایں چنیں مسلم نیست چنانچہ از قاموس واضح می شود۔ سوم ایں کہ بِصْرِیَّان بُوْدنِ معنی مصدری را مادہ برائے معافی افعال ومشتقات دلیل بر اشتقاق لفظِ فعل از لفظ مصدر قرار دادہ اند ایں معنی بعد تامل در حقیقۃ اشتقاق لفظی محض باطل می گردد حقیقۃ اشتقاق لفظی این است کہ در دو لفظ تناسب باشد لفظاً و معنی و ھر جا از لفظے اعتبارِ بناء لفظ دیگر سھل باشد لفظ دوم را مبنی ومشتق از لفظ اول قرار دھند۔ صورۃ صوغ اَوَانِی وَحُلِیّ از ذَھب وَفِضّۃ کہ مادہ ذھب وفضہ علیحدہ اولا موجود ست و دراں تصرف کردہ اَوَانِی

وَحُلِیّ می سازندایں جانیست کہ مشتق منه علیحده اولاموجودبودودراں تصرف کرده مشتق راساختہ اندتحقق مشتق منه ومشتق باعتباروضع واستعمال درزمان واحدست پس دردلیل اشتقاق فعل ازمصدرکصوغ اَلْاَوَانِی وَالْحُلِیّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِذکرنمودن قیاس مع الفارق است۔

﴿ترجمہ﴾: سوال: جوبات کہ آپ نے کہی وہ تفعیل کے مصادر تَبْصِرَةٌ،تَسْمِيَةٌ،سَلَامٌ، كَلَامٌ اور مفاعلہ کے مصادرقِتَالٌ اورقِيْتَالٌ سے منتقض ہو جاتی ہے کیونکہ ان مصادر میں ماضی کے تمام حروف موجود نہیں ہیں ؟جواب: گفتگو اصل مصادر میں ہے جو باب میں کلیہ ہوتے ہیں (یعنی اکثر استعمال ہوتے ہیں)قَلِيْلَةُ الْوُجُوْد مصادر کا اعتبار نہیں ہے پھر سَلَامٌ اور كَلَامٌ کوتو اسم مصدر کہا ہے اور تَفْعِلَةٌ کا اصل وزن تَفْعِيْلٌ نکالا ہے اور کہا ہے کہ مثلاً تَسْمِيَةٌ اصل میں تَسْمِيْوٌ تھا یاء کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں تاء لے آئے واؤ بوجہ رابعیت یاء ہوگئی اور قِيْتَالٌ میں وہ الف جو کہ ماضی میں تھا ماقبل کے کسرہ کے سبب یاء ہو گیا اور قِتَالٌ اسی (قِيْتَالٌ) کا مخفف ہے پس تمام مصادر میں فعل ماضی کے تمام حروف موجود ہیں اگر چہ تقدیراً سہی دوسری دلیل یہ ہے کہ فعل بغیر مصدر کے پایا جاتا ہے جیسے لَيْسَ اور عَسٰی پس اگر مصدر اصل ہو تو اصل کے پائے جانے کے بغیر فرع کا پایا جانا لازم آئیگا اور مصدر بغیر فعل کے نہیں آتا اور بعض مصادر کو جو علمائے صرف نے عقمیہ یعنی بغیر فعل والے کہا ہے مثلاً مَتْنٌ وَّتَقْسِيْمٌ کہ ان دونوں سے بجز فاعل کے کوئی صیغہ نہیں آتا تو ان کا ایسا ہونا (مقیم ہونا) مسلم نہیں چنانچہ قاموس سے واضح ہو جاتا ہے۔تیسری دلیل یہ ہے کہ بصریین نے افعال و مشتقات کے معانی کیلئے معنی مصدری کے مادہ ہونے کو اس بات پر دلیل قرار دیا ہے کہ فعل کا لفظ مصدر کے لفظ سے مشتق ہے۔اشتقاق لفظی کی حقیقت میں غور کرنے کے بعد یہ بات باطل محض ہو جاتی ہے اور اشتقاق لفظی کی حقیقت یہ ہے کہ دولفظوں میں لفظاً و معنی مناسبت ہو اور جس جگہ ایک لفظ سے دوسرے لفظ کے بنانے کا اعتبار کرنا سہل ہو تو دوسرے لفظ کو پہلے لفظ سے بنایا ہوا اور مشتق قرار دیتے ہیں برتنوں اور زیورات کو سونا چاندی سے ڈھالنے کی صورت کہ سونا اور چاندی کا مادہ اولاً علیحدہ موجود ہوتا ہے اور اس (مادہ) میں تصرف کر کے برتن اور زیورات بناتے ہیں یہاں نہیں ہے کہ مشتق منہ اولاً علیحدہ موجود ہو اس میں تصرف کر کے مشتق کو بنالیں۔مشتق اور مشتق منہ کا تحقق استعمال اور وضع کے اعتبار سے ایک ہی زمانہ میں ہوتا ہے لہٰذا فعل کے مصدر سے مشتق ہونے کی دلیل میں صوغ اَلْاَوَانِی وَالْحُلِیّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ جیسی مثالوں کا ذکر کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

﴿تشریح﴾:

سوال باین کہ گفتی الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک سوال ذکر کر کے اس کا جواب دینا ہے۔

﴿سوال﴾: آپ کا یہ دعویٰ کہ ماضی کے تمام حروف مصدر میں پائے جاتے ہیں یہ دعویٰ ٹوٹ جاتا ہے باب تفعیل کے مصادر تَبْصِرَةٌ، تَسْمِيَةٌ، سَلَامٌ، كَلَامٌ کیساتھ، کیونکہ ان مصادر میں یاء موجود نہیں ہے کہ آپ یہ کہہ دیں کہ یہ یاء وہی حرف مکرر ہے جو ماضی میں ہے۔اسی طرح باب مفاعلہ کے مصادر قِتَالٌ، قِيْتَالٌ کیساتھ یہ دعویٰ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ ان میں بھی ماضی کے تمام حروف موجود نہیں؟

مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کے دو جواب دیئے ہیں۔

﴿جواب﴾1: ہماری گفتگو ان مصادر کے بارے میں ہے جو مصادر باب میں کثیر الاستعمال ہیں اور وہ مصادر جو قلیل الاستعمال ہوں ان کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور آپ نے سوال میں جو مصادر ذکر کئے ہیں وہ قلیل الاستعمال ہیں۔

﴿جواب﴾2: سَلَامٌ، كَلَامٌ تو مصدر ہی نہیں ہیں بلکہ اسم مصدر ہیں سَلَامٌ اسم ہے تَسْلِيْمٌ کا اور كَلَامٌ اسم ہے تَكْلِيْمٌ کا۔باقی تَبْصِرَةٌ اور تَسْمِيَةٌ اصل میں تَبْصِيْرٌ اور تَسْمِيْوٌ تھے یاء کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں تاء لے آئے تو تَبْصِرَةٌ اور تَسْمِوَةٌ ہو گئے پھر تَسْمِوَةٌ میں واؤ چوتھی جگہ واقع ہوئی تو قاعدہ نمبر ۲۰ یعنی يُدْعِيَانِ تُدْعِيَانِ والے قاعدہ کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدلا تو تَسْمِيَةٌ ہو گیا۔باقی قِيْتَالٌ کی ماضی میں جو الف ہے وہ قِيْتَالٌ میں یاء سے بدل گیا ہے ماقبل کسرہ کی وجہ سے اور قِتَالٌ قِيْتَالٌ کا مخفف ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ تمام مصادر میں فعل ماضی کے تمام حروف موجود ہیں حقیقۃً نہ سہی لیکن تقدیراً موجود ہیں۔

مصدر، اسم مصدر اور علم مصدر کی تعریفات:

1: مصدر وہ اسم ہے جو مشتق منہ بھی ہو اور معنیٰ حدثی پر دلالت بھی کرے۔

2: اسم مصدر وہ اسم ہے جو مشتق منہ تو نہ ہو لیکن معنیٰ حدثی پر دلالت کرے۔

3: علم مصدر وہ اسم ہے جو نہ مشتق منہ ہو اور نہ ہی معنیٰ حدثی پر دلالت کرے۔

دوم آنکہ الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ کوفیوں کی دوسری دلیل بیان کرنی ہے۔

کہ فعل مصدر کے بغیر پایا جاتا ہے جیسے لَيْسَ اور عَسٰی یہ ایسے فعل ہیں جو بغیر مصدر کے پائے جاتے ہیں اور مصدر بغیر فعل کے نہیں پایا جاتا پس اگر مصدر کو اصل کہا جائے اور فعل کو اس کی فرع کہا جائے جیسا کہ بصری حضرات کہتے ہیں تو فرع کا اصل کے بغیر پایا جانا لازم آئیگا اور یہ باطل ہے۔

وبعض مصادر عقیمہ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ بصریوں کی طرف سے کئے گئے سوال کا جواب دینا ہے۔

﴿سوال﴾ کہ بعض مصادر عقیمہ (بانجھ) ہیں مثلاً مَتْنٌ، تَقْبِیْسٌ ان سے صرف اسم فاعل استعمال ہوتا ہے اس کے علاوہ ان سے کچھ بھی مستعمل نہیں اگر فعل کو اصل کہا جائے اور مصدر کو اس کی فرع کہا جائے جیسے کوفی حضرات کہتے ہیں تو فرع کا بغیر اصل کے پایا جانا لازم آئے گا اور یہ باطل ہے۔

﴿جواب﴾: بعض مصادر مثلاً مَتْنٌ اور تَقْبِیْسٌ جن کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ ان سے صرف اسم فاعل استعمال ہوتا ہے ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ان مصادر سے افعال بھی مستعمل ہیں جیسے مَتَنَ الرَّجُلُ (آدمی نے سفر کیا) قَسَمَ الدَّهْرُ الْقَوْمَ (زمانے نے قوم کو متفرق کر دیا) جیسا کہ لغت کی کتاب قاموس کو دیکھ لیں تو یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی۔

سوم آیں کہ الخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ کوفیوں کی تیسری دلیل بیان کرنی ہے۔

بصریین نے معنی مصدری کے تمام افعال اور اسمائے مشتقات کے معانی کیلئے مادہ اور اصل ہونے کو اس بات کی دلیل بنایا ہے کہ فعل کا لفظ مصدر کے لفظ سے مشتق ہے۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ بصریین کی یہ بات اشتقاق لفظی کی حقیقت میں غور و فکر کرنے سے باطل ہو جاتی ہے کیونکہ اشتقاق لفظی کی حقیقت یہ ہے کہ دو لفظوں کے درمیان لفظی اور معنوی تناسب ہو، پھر جس جگہ ایک لفظ کو دوسرے لفظ سے بنانا آسان ہو تو وہاں دوسرے لفظ کو مبنی اور مشتق کہتے ہیں اور پہلے کو مبنیٰ علیہ اور مشتق منہ کہتے ہیں۔

بصریین کی دلیل اور اس کا جواب:

صورۃ اوانی صوغ الخ : سے غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ بصریین کی دلیل اور اس کا جواب دینا ہے۔

☆ بصری حضرات مصدر سے فعل کے اشتقاق کو قیاس کرتے ہیں سونا اور چاندی سے زیورات اور برتنوں کے اشتقاق پر، یعنی وہ کہتے ہیں کہ جس طرح سونا اور چاندی سے زیورات اور برتن بناتے ہیں تو زیورات اور برتن کے اندر اصل مادہ اور معنی پایا جاتا ہے صرف ایک جدید شکل پیدا ہو جاتی ہے...... اور اصل معنی پر زائد معنی پیدا ہو جاتا ہے اسی طرح مصدر کا اصل مادہ اور معنی تمام افعال میں پایا جاتا ہے صرف ایک جدید شکل پیدا ہو جاتی ہے اور اصل معنی پر زائد معنی پیدا ہو جاتا ہے۔ پس جس طرح سونا اور چاندی اصل ہیں اور زیورات و برتن ان کی فرع ہیں اسی طرح مصدر اصل ہے اور تمام افعال اور اسمائے مشتقات اسکی فرع ہیں۔

مصنف علیہ الرحمۃ کی طرف سے جواب:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مقیس علیہ میں اصل اور مادہ یعنی سونا اور چاندی پہلے پائے جاتے ہیں اور فرع یعنی زیورات اور برتن بعد میں پائے جاتے ہیں جبکہ مقیس کے اندر مصدر اور افعال یہ دونوں ایک ہی زمانے میں پائے

جاتے ہیں۔پس ایک زمانہ میں پائی جانے والی چیز کو قیاس کر رہے ہیں دو زمانے والی چیز پر یہ قیاس! قیاس مع الفارق ہے یعنی ایک چیز کو دوسری چیز پر قیاس کرنا ہے بغیر کسی مناسبت کے، جو کہ درست نہیں۔

قیاس مع الفارق:

ایک چیز کو کسی مناسبت اور علتِ مشترکہ کے بغیر دوسری چیز پر قیاس کرنے کو قیاس مع الفارق کہتے ہیں۔

غیر محققین سے دو غلطیوں کا وقوع

﴿عبارت﴾: فائدہ: غیر محققین دربیان ایں اختلاف وتحریر دلائل طرفین عجیب خبط میکنند تقریر اختلاف درمطلق اصالۃ وفرعیۃ میکنند و دربیان استدلال میگویند کہ بصریان بایں جہۃ مصدر را اصل میگویند کہ فعل ازمصدر مشتق است وکوفیان بایں جہت فعل را اصل میگویند کہ مصدر تابع فعل است دراعلال باز محاکمہ مے کنند کہ مصدر من حیث الاشتیاق اصل ست وفعل من حیث الاعلال اصل است واصل حقیقۃ آن ست کہ تحریر نمودیم بالجملہ نزد بصریان شش اسم مشتق اند اسم فاعل واسم مفعول واسم ظرف اسم آلہ وصفۃ مشبہ واسم تفضیل ونزد کوفیان ہفت شش مذکور ویك مصدر واصل اختلاف دراشتقاق ست کہ فعل ازمصدر مشتق است یا مصدر ازفعل؟ ودلائل قویہ مقتضی ترجیح ثانی ست کہ مذہبِ کوفیان ست۔

﴿ترجمہ﴾: فائدہ: غیر محققین اس اختلاف کے بیان اور طرفین کے دلائل کی تحریر میں عجیب خبط کرتے ہیں اختلاف مطلق اصالت وفرعیت میں بیان کرتے ہیں اور دلائل کے بیان میں کہتے ہیں کہ بصری اس وجہ سے مصدر کو اصل کہتے ہیں کہ فعل مصدر سے مشتق ہے اور کوفی اس وجہ سے فعل کو اصل کہتے ہیں کہ مصدر اعلال میں فعل کے تابع ہے پھر محاکمہ کرتے ہیں کہ مصدر من حیث الاشتقاق اصل ہے اور فعل من حیث الاعلال اصل ہے اور اصل حقیقت وہ ہے جو ہم نے لکھ دی خلاصہ یہ ہے کہ بصریوں کے نزدیک چھ اسم مشتق ہیں۔اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف، اسم آلہ، صفت مشبہ، اسم تفضیل اور کوفیوں کے نزدیک سات اسمائے مشتقہ اسم چھ مذکورہ اور ایک مصدر اور اصل اختلاف اشتقاق میں ہے کہ فعل مصدر سے مشتق ہے یا مصدر فعل سے اور قوی دلائل دوسری بات کی ترجیح کے مقتضی ہیں جو کہ کوفیوں کا مذہب ہے۔

﴿تشریح﴾:

فائدہ غیر محققین در الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ بطور فائدہ یہ بیان کرنا ہے کہ غیر محقق قسم کے لوگ اس مقام پر دو قسم کی غلطیاں کرتے ہیں۔

1: ایک تو اس طرح کہ یہ کہتے ہیں فعل اور مصدر کی اصلیت اور فرعیت میں جو بصریین اور کوفیین کا اختلاف ہے یہ مطلقاً یعنی ہر لحاظ سے اصل اور فرع ہونے میں ہے حالانکہ ان کی یہ بات غلط ہے اس لئے کہ اختلاف مطلق اصالت اور فرعیت میں نہیں بلکہ یہ اختلاف اشتقاق کے اعتبار سے اصل اور فرع ہونے میں ہے کہ من حیث الاشتقاق مصدر اصل ہے یا فعل اصل ہے۔

2: دوسری غلطی یہ ہے کہ مصدر کے اصل ہونے پر انہوں نے بصریین کی دلیل یہ بتلائی کہ فعل! مصدر سے مشتق ہوتا ہے اس لئے مصدر اصل ہے حالانکہ یہ بصریین کی دلیل نہیں بلکہ یہی تو محل نزاع ہے یعنی اختلاف ہی اسی بات میں ہے کہ فعل مصدر سے مشتق ہوتا ہے یا مصدر فعل سے مشتق ہوتا ہے اس کو بصریین کی دلیل قرار دینا کسی طرح بھی درست نہیں۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: افادہ: واؤ جمع مذکر غائب وحاضر ویاء درمؤنث حاضر کہ بانون ثقیلہ حذف می شود بصریان می گویند کہ بسبب اجتماع وکوفیان می گویند کہ بسبب اجتماع ثقیلین ولہٰذا الف ساقط نمی شود کہ ثقیل نیست وبصریان دربیان وجہ عدم حذف الف درتثنیہ گویند کہ اگر حذف می کردند۔ واحدو تثنیہ باھم ملتبس می شدند جناب استاذنا المرحوم دریں امر ھم ترجیح مذھب کوفیان می فرمودند بر بصریان از جانب کوفیۃ وارد می نمودند کہ اگر ایں مقام آن است کہ اجتماع ساکنین مقتضی حذف است ابایستے کہ نھجیکہ نون خفیفہ درمواقع الف نمی آید نون ثقیلہ ھم نمی آید تحریر کلام دریں مقام آن ست کہ اجتماع ساکنین کہ دراں ساکن اول مدہ باشد وساکن دوم حرف مشدد داگر دریك کلمہ باشد جائز است ومدہ را حذف کنند چوں ضَآلِّیْنَ ،وَاَتُحَاجُّوْنِّیْ وایں را اجتماع ساکنین علی حدہ می گویند واگر در دو کلمہ علیحدہ است ،مگر بسبب شدت امتزاج ہر دو بمنزلہ کلمہ واحدہ شدہ اند پس می گوئیم کہ اگر وحدت کلمہ را اعتبار کنند باید کہ واؤ ویاء را ھم حذف ننمایند لَیَفْعَلُوْنَّ وَلَتَفْعَلِیْنَّ گویند واگر اثنینیت را اعتبار کنند الف را ھم حذف کنند وحدیث التباس سخنی است

که طفلاں راباآں فریب تواں دادورنه ازالتباس تاکجاخواهند گریخت هزارجاالتباس بسبب اعلال گردیده است مثلاًتَدْعِیْنَ واحدمؤنث حاضربسبب اعلال باجمع مؤنث حاضرملتبس شده ودرجمیع ابواب ناقص مکسورالعین ومفتوح العین چه مجردلوچه مزید!ایں التباس موجوداست!پس ایں التباس چرامانع اعلال نشد؟ونهجیکه تثنیه باواحدمغایرةداردودال برتعددهم چنیں جمع هم!جوازالتباس دریکے وعدم جوازدردیگرے تحکم محض ست بعدالتنزیل می گوئیم که برائے تحاشی ازالتباس اجتماع ساکنین جائزمی گرددیانه؟برشق اول بایستے که نون خفیفه هم باالف بیاید!وبرشق ثانی بایستے که نهجیکه نون خفیفه باالف نمی آیدنون ثقیله هم نمے آیدوایں که اگرنون ثقیله هم نمی آمدسبیل تاکیدمنحصردرنون نیست بطریق دیگرتاکیدمی تواں کردنه بینی؟که افعل التفضیل ازلون وعیب ومزیدورباعی نمی آید۔درآں جاادائے معنی تفضیل بطریق دیگرمی کنند۔بالجمله مذهبِ کوفیاں که حذف واؤویاء بانونِ ثقیله بسبب اجتماع ثقیلین ست بے غبارست ومذهب بصریان بهیچ وجه راست نمی نشیند۔

﴿ترجمہ﴾: افادہ: جمع مذکر غائب اور حاضرؔ میں واؤ اور مؤنث حاضر میں یاء جو کہ نون ثقیلہ کی وجہ سے حذف ہو جاتی ہے بصری کہتے ہیں اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوتی ہے اور کوفی کہتے ہیں اجتماع ثقیلین کے سبب سے حذف ہوتی ہے اسی لئے الف ساقط نہیں ہوتا کیونکہ ثقیل نہیں ہے اور بصری حضرات تثنیہ میں الف کے عدم حذف کی وجہ کے بیان میں کہتے ہیں کہ اگر حذف کر دیں تو واحد اور تثنیہ باہم ملتبس ہو جائیں گے۔ ہمارے مرحوم استاذ محترم اس مسئلہ میں بھی کوفیوں کے مذہب کو ترجیح دیتے ہیں اور کوفیوں کی طرح سے بصریوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ اگر چہ اجتماع ساکنین حذف کا مقتضی ہے تو چاہیے تھا کہ جس طرح مواقع الف میں نون خفیفہ نہیں آتا نون ثقیلہ بھی نہ آتا اس مقام میں تحقیق یہ ہے کہ ایسا اجتماس ساکنین کہ جس میں پہلا ساکن مدہ ہو اور دوسرا ساکن حرف مشدد ہو اگر ایک کلمہ میں ہوں تو جائز ہے اور مدہ کو حذف نہیں کرتے جیسے ضَالِّیْنَ، اَتُحَاجُّوْنِّی اور اس کو اجتماع ساکنین عَلٰی حَدِّهٖ کہتے ہیں اور اگر دو کلموں میں ہوں تو پہلے کو جبکہ مدہ ہو حذف کرتے ہیں جیسے یَخْشَی اللّٰهَ، اُدْعُوا اللّٰهَ، اُدْعِیَ اللّٰهَ اور نون ثقیلہ فعل مضارع کے ساتھ حقیقۃً علیحدہ کلمہ ہوتا ہے مگر شدت امتزاج کی وجہ سے دونوں بمنزلہ کلمہ واحدہ کے ہوتے ہیں پس ہم کہتے ہیں کہ اگر وحدت کلمہ کا اعتبار کریں تو چاہیے کہ واؤ اور یاء کو بھی حذف کرنہ کریں لَیَفْعَلُوْنَ اور لَتَفْعَلِیْنَ کہیں اور اگر کلمہ

کے دو ہونے کا اعتبار کریں تو الف کو بھی حذف کر دیں اور التباس کی بات ایسی ہے کہ بچوں کو ہی اس کیساتھ فریب دیا جا سکتا ہے ورنہ التباس سے کہاں تک بھاگیں گے ہزار جگہ اعلال کے سبب التباس ہوا ہے مثلاً تَدُعِیْنَ واحد مؤنث حاضر اعلال کے سبب جمع مؤنث حاضر کے ساتھ ملتبس ہو گیا اور ناقص مکسور العین اور مفتوح العین کے تمام ابواب میں خواہ مجرد ہوں خواہ مزید یہ التباس موجود ہیں پس یہ التباس مانع اعلال کیوں نہیں ہوا ؟ اور جس طرح تثنیہ واحد کیساتھ مغایرت رکھتا ہے اور تعدد پر دال ہے اسی طرح جمع بھی (لہٰذا) ایک میں التباس کا جواز اور دوسرے میں عدم جواز محض تحکم (سینہ زوری) ہے اور اپنے دعویٰ سے نیچے اترنے کے بعد ہم کہتے ہیں کہ التباس سے بچنے کیلئے اجتماع ساکنین جائز ہوگا یا نہیں؟ پہلی شق پر چاہیے کہ نون خفیفہ بھی الف کے ساتھ آئے اور دوسری شق پر چاہیے کہ جس طرح نون خفیفہ الف کیساتھ نہیں آتا نون ثقیلہ بھی نہ آئے اور یہ کہنا کہ اگر نون ثقیلہ بھی نہ آتا تو تثنیہ کے واسطے تاکید کا کوئی طریقہ باقی نہ رہتا انتہائی کمزور کلام ہے تاکید کا طریقہ نون میں منحصر نہیں دوسرے طریقہ سے بھی تاکید کی جا سکتی ہے ۔تو نہیں دیکھتا کہ افعل التفضیل لون وعیب اور مزید ور باعی سے نہیں آتا وہاں تفضیل کے معنی دوسرے طریقہ سے ادا کرتے ہیں خلاصہ کلام یہ ہے کہ کوفیوں کا مذہب کہ نون ثقیلہ کیساتھ واؤ یاء کو حذف کرنا اجتماع ساکنین ثقیلین کے سبب سے ہے بے غبار ہے اور بصریوں کا مذہب کسی طرح ٹھیک نہیں بیٹھتا ۔

﴿تشریح﴾:

افادہ نمبر 7واؤ درالخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ افادہ نمبر 7 بیان کرنا ہے ۔

افادہ نمبر 7:

نون ثقیلہ کے جمع مذکر غائب اور جمع مذکر حاضر کے صیغوں میں واؤ اور واحد مؤنث حاضر کے صیغے میں یاء گر جاتی ہے اس واؤ اور یاء کے گرنے کے سبب کیا ہے؟

☆ اس بارے میں بصریوں اور کوفیوں کا اختلاف ہے۔ بصری کہتے ہیں کہ واؤ اور یاء کے گرنے کا سبب التقائے ساکنین ہے اور کوفی کہتے ہیں کہ واؤ اور یاء کے گرنے سبب اجتماع ثقیلین ہے اسی وجہ سے تو تثنیہ کے صیغوں میں الف نہیں گرا کیونکہ الف ثقیل نہیں ہے اگر واؤ اور یاء کے گرنے کا سبب التقائے ساکنین ہوتا جیسا کہ بصری کہتے ہیں تو پھر تثنیہ میں الف کو حذف ہونا چاہیے تھا۔ کیونکہ اجتماع ساکنین یہاں بھی ہے اور بصری کہتے ہیں کہ واؤ اور یاء کے گرنے کا سبب اجتماع ساکنین ہے باقی تثنیہ کے صیغوں میں الف اس لئے نہیں گرتا کہ اگر تثنیہ کے صیغوں میں الف کو گرائیں تو تثنیہ کا واحد کیساتھ التباس لازم آئیگا۔

جناب استاذنا المرحوم الخ : سے غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ اپنے استاذ گرامی کا مذہب بیان کرنا ہے۔

کہ میرے استاذ گرامی اس مسئلہ میں بھی کوفیوں کے مذہب کو ترجیح دیتے ہیں اور کوفیوں کی طرف سے بصریوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ اگر واؤ اور یاء کے حذف کا سبب اجتماع ساکنین ہوتا تو پھر جس طرح مواقع الف میں نون خفیفہ نہیں آتا اسی طرح مواقع الف میں نون ثقیلہ بھی نہیں آنا چاہیے تھا۔اسی طرح اجتماع ساکنین بھی لازم نہ آتا اور کلمہ التباس سے بھی محفوظ رہتا نون ثقیلہ کا مواقع الف میں آنا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حذف کا سبب اجتماع ثقلین ہے...... اجتماع ساکنین نہیں ہے۔

تحریر کلام دیں مقام الخ : سے غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ مذکورہ اعتراض اور دلیل کی وضاحت کرنا ہے ۔ قبل از وضاحت مصنف علیہ الرحمۃ نے ایک تمہید بیان کی ہے،جس کے دو اجزاء ہیں ۔

1: وہ اجتماع ساکنین جس میں پہلا ساکن مدہ ہو اور دوسرہ ساکن حرف مشدد ہو ایسا اجتماع ساکنین اگر ایک کلمہ میں ہو تو جائز ہے اور اس صورت میں پہلے ساکن کو حذف نہ کرنا واجب ہے جیسے ضَالِّیْنَ، اَتُحَاجُّوْنِّیْ اس اجتماع ساکنین کو اجتماع ساکنین عَلٰی حَدِّہٖ کہتے ہیں اور اگر ایسا اجتماع ساکنین دو کلمات میں ہو تو اس میں جو پہلا ساکن مدہ ہے اس کو حذف کرنا واجب ہے ۔جیسے یَخْشَی اللّٰہَ، اُدْعُوْاللّٰہَ، اُدْعِی اللّٰہَ۔

2: فعل مضارع اور نون ثقیلہ در حقیقت تو دو الگ کلمے ہیں لیکن شدت اتصال کی وجہ سے بمنزلہ کلمۂ واحدہ کے ہیں۔

❁ اس تمہید کے بعد اب ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم فعل مضارع اور نون ثقیلہ کو شدت اتصال کی وجہ سے ایک کلمہ سمجھیں تو پھر جس طرح تثنیہ میں الف حذف نہیں ہوتا اسی طرح جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر میں واؤ اور یاء کو بھی حذف نہیں ہونا چاہیے اور یوں کہنا چاہیے لَتَفْعَلُوْنَّ، لَتَفْعَلِیْنَّ کیونکہ دو ساکن ایک کلمہ میں جمع ہو گئے اور جب اجتماع ساکنین ایک کلمہ میں ہو تو اس میں پہلے ساکن کو حذف نہ کرنا واجب ہے اور اگر آپ حقیقت کا اعتبار کرتے ہوئے فعل مضارع اور نون ثقیلہ کو دو کلمے سمجھیں تو پھر جس طرح جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر میں واؤ اور یاء گر جاتی ہیں اسی طرح تثنیہ میں الف کو بھی گر جانا چاہیے۔

وحدیث التباس الخ : سے غرضِ مصنف علیہ الرحمۃ بصریوں کی دلیل کا جواب دینا ہے۔

التباس سے بچوں کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے،اس سے کوئی عاقل شخص مطمئن نہیں ہو سکتا......اس لئے کہ التباس سے آپ کہاں تک بھاگیں گے ہزار ہا جگہیں ایسی ہیں جہاں تعلیل کی وجہ سے التباس پیدا ہو جاتا ہے،مثلاً تعلیل کی وجہ سے واحد مؤنث حاضر اور جمع مؤنث حاضر یعنی تَدْعِیْنَ کی تعلیل کے بعد دونوں کی شکل ایک ہو جاتی ہے......اسی طرح ناقص کے تمام ابواب خواہ وہ مکسور العین ہوں یا مفتوح العین ......مجرد ہوں یا مزید فیہ......معروف ہوں یا مجہول......ان سب میں التباس موجود ہے تو پھر یہ التباس تعلیل سے کیوں مانع نہیں ہے اور تثنیہ کا واحد کیساتھ التباس تعلیل سے کیوں مانع ہے

۔اور جس طرح تثنیہ واحد کا لفظاً غیر ہے اور تعدد پر دلالت کرنے کی وجہ سے معنیً بھی واحد کا غیر ہے اس طرح جمع مؤنث حاضر لفظاً بھی واحد مؤنث حاضر کا غیر ہے اور تعدد پر دلالت کرنے کی وجہ سے معنیً بھی واحد مؤنث حاضر کا غیر ہے۔پھر ایک میں یعنی واحد مؤنث حاضر اور جمع مؤنث حاضر میں التباس کو جائز قرار دینا اور تثنیہ اور واحد کے التباس کو ناجائز قرار دینا یہ تو سینہ زوری اور بدمعاشی ہے۔

مصنف علیہ الرحمۃ کا بصریین سے سوال:

بعد التنزیل الخ: مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اے بصریین! ہم اپنے قوی دلائل سے نیچے اتر کر آپ سے ایک سوال کرتے ہیں کہ یہ بتاؤ! التباس سے بچنے کیلئے اجتماع ساکنین جائز ہے یا نہیں؟ اگر تم پہلی شق اختیار کرتے ہو کہ التباس سے بچنے کیلئے اجتماع ساکنین جائز ہے تو پھر جس طرح مواقع الف میں نون ثقیلہ آتا ہے اسی طرح مواقع الف میں نون خفیفہ بھی آنا چاہیے اور اگر تم دوسری شق اختیار کرتے ہو کہ التباس سے بچنے کیلئے اجتماع ساکنین جائز نہیں تو پھر جس طرح مواقع الف میں نون خفیفہ نہیں آتا اسی طرح مواقع الف میں نون ثقیلہ بھی نہیں آنا چاہیے۔

بصریوں کا اعتراض اور مصنف علیہ الرحمۃ کا جواب:

وایں اگر نون ثقیلہ الخ :سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ بصریوں کی طرف سے کئے گئے ایک اعتراض کو نقل کر کے اس کا جواب دینا ہے۔

﴿اعتراض﴾: یہ جو تم کہتے ہو کہ تثنیہ کے صیغوں میں جس طرح نون خفیفہ نہیں آتا اسی طرح نون ثقیلہ بھی نہیں آنا چاہیے تو اگر تثنیہ کے صیغوں میں نون ثقیلہ بھی نہ آئے تو تاکید کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی؟

﴿جواب﴾: جنابِ عالی! آپ کی یہ بات انتہائی کمزور ہے کیونکہ تاکید کا طریقہ نون ثقیلہ میں تو بند نہیں ہے بلکہ تاکید دوسرے طریقے سے بھی لائی جا سکتی ہے۔آپ یہ نہیں دیکھتے کہ اسم تفضیل ثلاثی مجرد کے ان الفاظ سے جن میں لون وعیب والا معنی پایا جاتا ہے اور ثلاثی مزید ورباعی سے نہیں آتا لیکن ان میں اسم تفضیل کا معنی ادا کرنے کیلئے دوسرا طریقہ موجود ہے وہ یہ ہے کہ مصدر منصوب پر لفظ اَشَدُّ بڑھا دیا جائے جیسے اَشَدُّ اِجْتِنَابًا۔

خلاصہ بالجملہ الخ : لب لباب یہ ہے کہ کوفیین کا جو مذہب ہے کہ واؤ اور یاء کے گرنے کا سبب اجتماع ثقیلین ہے یہ مذہب بے غبار اور بصریین کا جو مذہب ہے کہ واؤ اور یاء کے گرنے کا سبب اجتماع ساکنین ہے یہ مذہب کسی لحاظ سے بھی درست نہیں ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

خاتمہ در صیغ مشکلہ

﴿عبارت﴾: مناسب معلوم شد کہ درخاتمہ کتاب صیغ مشکلہ قرآن مجید درج کردہ شود چہ مقصود بالذات صرف ونحو ادراک معانی قرآن مجید ست و بیان آں صیغ موجبِ تذکر وتعلم اکثرِ قواعد صرف خواہد شد وقاعدہ چنیں است کہ درمقام سوال صیغہ رابرسم خط نمی نویسند بلکہ بوضع تلفظ تا اشکال پیدا کند و دریں جا صیغہ کہ قابلِ استفسار است بعد حرف "ص" می نویسم وبیانِ آں بعدِ حرفِ "ب" ص (1) فَتَقُوْنَ۔ ب: صیغہ جمع مذکر امر حاضر معروف است فَاتَّقُوْنَ ہمزہ وصل اِتَّقُوْا بسبب درآمدنِ فاء بیفتاد و نون کہ در آخر ست نون اعرابی نیست بلکہ نونِ وقایہ است کہ میانِ فعل ویائے متکلم برائے نگاہ داشتن آخر فعل از کسرہ می آید اصل فَاتَّقُوْنِیْ بودہ یائے متکلم را حذف کردہ بر کسرہ نون و قایہ اکتفاء حسبِ معمول از تَتَّقُوْنَ آں را ساختہ اند وتَتَّقُوْنَ دراصل تَتَّقِیُوْنَ بودہ ضمہ یاء بعد ازالہ حرکت ماقبل بماقبل دادہ یاء را واؤ کردہ اجتماع ساکنین بینداختند تَتَّقُوْنَ شد۔

﴿ترجمہ﴾: مناسب معلوم ہوا کہ کتاب کے خاتمہ میں قرآن مجید کے مشکل صیغے درج کر دیئے جائیں کیونکہ صرف ونحو کے سیکھنے سے مقصود بالذات قرآن مجید کے معانی کو معلوم کرنا ہے اور ان صیغوں کا بیان کرنا اکثر قواعد صرف سے سیکھنے اور یاد کرنے کا سبب ہوگا اور طریقہ یہ ہے کہ مقام سوال میں صیغہ رسم الخط کے مطابق نہیں لکھتے بلکہ تلفظ کے طریقہ سے تاکہ اشکال پیدا کرے اور اس جگہ میں جو صیغے پوچھنے کے قابل ہیں حرف ص کے بعد لکھتے ہیں اور اس کا بیان حرف ب کے بعد۔ ص (1) فَتَقُوْنِ۔ ب: صیغہ جمع مذکر امر حاضر معروف فَاتَّقُوْنِ ہے اِتَّقُوْا کا ہمزہ وصل فاء کے داخل ہونے کی وجہ سے گر گیا اور نون جو کہ آخر میں ہے نون اعرابی نہیں ہے بلکہ نون وقایہ ہے جو کہ آخر فعل کو کسرہ سے بچنے کیلئے فعل اور یائے متکلم کے درمیان آتا ہے اصل میں فَاتَّقُوْنِیْ تھا یائے متکلم کو حذف کر کے نون وقایہ کے کسرہ سے اکتفاء کرلیا کہ اکثر ایسا کر لیتے ہیں

اسکے بعد وقف کی وجہ سے کسرہ ساقط ہو گیا فَاتَّقُوْنْ ہو گیا اور یہ صیغہ باب افتعال سے ناقص ہے حسب معمول اسکو تَتَّقُوْنَ سے بنایا اور تَتَّقُوْنَ اصل میں تَتَّقِیُوْنَ تھا یاء کا ضمہ ماقبل کی حرکت ختم کرنے کے بعد ماقبل کو دیا یاء کو واؤ کر کے اجتماع ساکنین سے گرا دیا تَتَّقُوْنَ ہوا۔

﴿تشریح﴾:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں مجھے یہ بات مناسب لگی کہ کتاب کے خاتمہ میں قرآن مجید کے مشکل صیغے درج کر دیئے جائیں۔ایک تو اس وجہ سے کہ صرف ونحو کو پڑھنے سے اصل مقصود قرآن مجید کے معانی معلوم کرنا ہے اور قرآن مجید کے صحیح معانی تب معلوم ہونگے جب صیغے معلوم ہونگے۔دوسری وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید کے مشکل صیغوں کو بیان کرنے سے صرف ونحو کے اکثر قواعد بھی یاد ہو جائیں گے،اور ہمارا طریقہ کار یہ ہوگا کہ ہم نے جو صیغہ پوچھنا ہے ہم اس کو رسم الخط کے طریقے پر نہیں لکھیں گے بلکہ تلفظ کے طریقہ پر لکھیں گے تا کہ صیغہ مشکل ہو جائے،پھر جو صیغہ ہم نے پوچھنا ہے اس کو صاد کے بعد لکھیں گے اور اس کا بیان باء کے بعد کرینگے۔

صیغہ نمبر 1: فَتَّقُوْنْ

بیان: یہ جمع مذکر حاضر امر حاضر معروف کا صیغہ ہے،یہ اصل میں اِتَّقُوْا تھا،تو شروع میں فاء آئی،پس ہمزہ وصلی درمیان میں آنے کی وجہ سے گر گیا،اور اس کے آخر میں جو نون ہے یہ نون اعرابی نہیں ہے،بلکہ نون وقایہ ہے۔

نون وقایہ کسے کہتے ہیں؟:

اس نون کو کہتے ہیں جو فعل اور یائے متکلم کے درمیان واقع ہوتا ہے فعل کے آخر کو کسرہ سے بچانے کیلئے۔

اصل میں فَاتَّقُوْنِیْ تھا یاء متکلم کو حذف کر دیا اور اس کے ماقبل یعنی نون وقایہ کے کسرہ پر اکتفاء کر لیا کیونکہ اکثر ایسا کر لیتے ہیں اس کے بعد وقف کی وجہ سے نون کو ساکن کیا تو فَاتَّقُوْنْ ہو گیا۔یہ ہفت اقسام میں لفیف مفروق ہے،باب افتعال سے ہے،اسے حسب معمول تَتَّقُوْنَ سے بنایا گیا ہے اور تَتَّقُوْنَ اصل میں تَتَّقِیُوْنَ تھا اس میں قانون نمبر 10 کی تیسری جزء جاری ہوئی کہ یاء متحرک کسرہ کے بعد واقع ہوئی اور اس یاء متحرک کے بعد واؤ ساکن ہے تو یاء کے ماقبل کی حرکت دور کر کے یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور یاء کو واؤ سے بدلا دو ساکن جمع ہو گئے یعنی دو واؤ پہلی واؤ کو گرا دیا تَتَّقُوْنَ ہو گیا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: ص (2) فَرْھَبُوْنَ ۔ب بمثل فَاتَّقُوْنَ است جزائیکہ صحیح است از فَتَحَ یَفْتَحُ۔فائدہ: اکثر بسبب لحوق نون وقایہ بعد افعال موقوفہ یا منجزمہ کہ

بعدحذف یائے متکلم برنون وقف می آیدصیغه اشکال پیدامے کندطالب علم متحیرمے شودکه باوصف جزم ووقف نون اعرابی چگونه آمده وهم چنیں افتادن همزه دردرج کلام موجب اشکال صیغه مے شودبالخصوص که حرف کلمه دیگرراکه اتصال آں بسبب سقوط همزه شده باصیغه ضم کرده به پرسندچوں تَرْجِعِيْ ازیٰۤاَیَّتُهَاالنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ وهکذاسُعْبُدُوْا ازیٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْاولَرْجِعُوْا ازقِیْلَ ارْجِعُوْاوبِرْجِعُوْنِ ازرَبِّ ارْجِعُوْنِ،وَمَاوَلَا که بع ماضی ابوابِ همزه وصل درمی آیدالف ایں هردوهم می افتدپس مُجْتَنَبَ ،مُنْفَطَرْ،لَنْفَجَرْ،مَسْتُوْرِدَوامثالِ آں مے شودوباعث اشکال مے گرددبالخصوص درباب انفعال که لَاصورةلَنْ برماضی وَمَاصورةمَنْ پیدامی کندمَحْلُوْلِیْنَ علاوه جمع مذکرمفعول که پرسیده شودبهمیں قاعده برمے آیدکه مَااُحْلُوْلِیْنَ صیغه جمع مؤنث غائب نفی ماضی مجهول ست ناقص ازباب افعیعال واکثرمَضْرُوْبِیْنَ می پرسندوآں همیں صیغه است ازافعیلال بهمیں قاعده۔

﴿ترجمہ﴾: ص (2) فَرْهَبُوْنَ۔ب: فَاتَّقُوْنِ کی طرح ہے بجز اس کے کہ صحیح ہے باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے۔ فائدہ: اکثر افعال موقوفہ یعنی وہ افعال جن کے آخر میں وقف ہو یا مجزومہ کے بعد نون وقایہ لاحق ہونے اور یائے متکلم کے حذف کے بعد نون پر وقف آنے کی وجہ سے صیغہ اشکال پیدا کرتا طالب علم متحیر ہو جاتا ہے کہ جزم اور وقف کے باوجود نون اعرابی کیسے آگیا؟ اور اسی طرح درج کلام میں ہمزہ کا گر جانا صیغہ میں اشکال کا سبب ہوتا ہے بالخصوص جبکہ صیغہ کو دوسرے کلمہ کے اس حرف سے ملا کر پوچھیں جس کے اتصال کی وجہ سے ہمزہ کا سقوط ہوا۔

جیسے یٰۤاَیَّتُهَاالنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ سے تُرْجِعِيْ اور اسی طرح یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا سے سُعْبُدُوْا اور قِیْلَ ارْجِعُوْا سے لَرْجِعُوْا اور رَبِّ ارْجِعُوْنِ سے بِرْجِعُوْنِ اور مَا اور لَا جبکہ ہمزہ وصلی کے ابواب کے ماضی پر آئیں تو ان دونوں کا الف گر جاتا ہے چنانچہ مُجْتَنَبٌ ،مُنْفَطَرٌ،لَنْفَجَرَ،مَسْتُوْرِدَا اور اس کی امثال ہو کر اشکال کا باعث ہو جاتا ہے بالخصوص باب انفعال میں کیونکہ لَا ماضی پر لَنْ کی صورت اور مَامِنْ کی صورت پیدا کر دیتا ہے مَحْلُوْلِیْنَ جمع مذکر مفعول کے علاوہ جو پوچھا جاتا ہے وہ اسی قاعدہ سے نکلتا ہے کہ مَااُحْلُوْلِیْنَ صیغہ جمع مؤنث غائب نفی ماضی مجہول باب افعیعال سے ناقص ہے اور اکثر مضروبین پوچھتے ہیں اور وہ بھی یہی صیغہ ہے باب افعیلال سے اسی قاعدہ سے۔

﴿تشریح﴾:

صیغہ نمبر 2 فَرْهَبُوْن: بیان: یہ تَتَّقُوْنَ کی طرح ہے فرق صرف اتنا ہے کہ تَتَّقُوْنَ ہفت اقسام میں لفیف مفروق ہے باب افتعال سے اور فَرْهَبُوْنَ ہفت اقسام میں صحیح ہے باب فَتَحَ سے۔

فوائد:

1: **اکثر بسبب لحوق الخ** : اکثر ایسا ہوتا ہے کہ افعال موقوفہ اور افعال منجزمہ کے آخر سے یاء متکلم کو حذف کر کے اس سے پہلے جونون وقایہ ہوتا ہے اس پر وقف کر لیتے ہیں جس کی وجہ سے صیغہ مشکل ہو جاتا ہے طالب علم حیران ہو جاتا ہے کہ وقف اور جزم کے باوجود نون اعرابی کیسے آ گیا ہے؟ حالانکہ حقیقت میں وہ نون اعرابی نہیں ہوتا بلکہ نون وقایہ ہوتا ہے۔

2: **وهم چنیں الخ** : جب ہمزہ وصلی وسط کلام میں آنے کی وجہ سے گر جائے تو صیغہ مشکل ہو جاتا ہے خصوصاً جبکہ دوسرے کلمہ کا وہ حرف جس کے ملنے کی وجہ سے ہمزہ وصلی گرا ہے جب اس حرف کو صیغہ کیساتھ لا کر صیغہ پوچھا جائے تو صیغہ اور زیادہ مشکل ہو جاتا ہے مثلاً یوں پوچھا جائے یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ میں تُرْجِعِی کونسا صیغہ ہے؟ اسی طرح یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا میں پوچھا جائے سُعْبُدُوْ کونسا صیغہ ہے؟ اور قِیْلَ ارْجِعُوْا میں پوچھا جائے لَرْجِعُوْا کونسا صیغہ ہے؟ اور رَبِّ ارْجِعُوْنِ میں پوچھا جائے کہ بِرْجِعُوْنِ کونسا صیغہ ہے؟۔

3: **وَمَا وَلَا که الخ** : ہمزہ وصلی کے ابواب کی ماضی کے شروع میں جب مَا اور لَا آتے ہیں تو ہمزہ وصلی وسط میں آنے کی وجہ سے گر جاتا ہے اور خود مَـــا اور لَا کا الف بھی اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جاتا ہے اور صیغہ مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں "لَا" لفظِ لَنْ کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور "مَا" مَنْ کی شکل اختیار کر لیتا ہے جیسے لَا انْقَلَبَ مَا الْفَتَحَ مخاطب کو پریشانی سننے کے وقت ہوتی ہے لکھا ہوا صیغہ دیکھنے کے وقت نہیں ہوتی۔

4: **مَخلُوْلِیْنَ الخ**:

﴿سوال﴾: مَخلُوْلِیْنَ ایک تو جمع مذکر اسم مفعول کا صیغہ ہے...... اس کے علاوہ اور کون سا صیغہ ہے؟

﴿جواب﴾: یہ جمع مؤنث غائب باب افعیعال سے ماضی مجہول منفی کا صیغہ ہے ہفت اقسام میں ناقص واوی ہے اور مادہ خَلَوَ ہے اصل میں مَـا اُخْلُوْلِیْنَ تھا اس میں ہمزہ وصلی درمیان کلام میں آنے کی وجہ سے گر گیا اور ما اور لا کا الف بھی اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا ہفت اقسام میں یہ ناقص ہے۔

﴿سوال﴾: مَضْرُوْبِیْنَ ایک تو جمع مذکر اسم مفعول کا صیغہ ہے...... اس کے علاوہ اور کونسا صیغہ ہے؟

﴿جواب﴾: یہ باب افعیعال سے جمع مؤنث غائب ماضی مجہول منفی کا صیغہ ہے اصل میں مَـا اُضْرُوْبِیْنَ

تھامَــا اُدْھُــوْ مِــمْنَ کے وزن پر اس میں ہمزہ وصلی درمیان کلام میں آنے کی وجہ سے گر گیا اور مَــا اور لَا کا الف بھی اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا اور دوسری ہاء کو یاء سے بدل دیا تو مَضْرُوْبِیْنَ ہو گیا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: ص (3) فَـدَّارَأْتُـمْ۔ب: فَـادَّارَأْتُمْ صیغه جمع مذکر حاضر اثبات ماضی معروف مهموز لام از اِفَّاعُلْ اِدَّارَأْتُمْ بوده بسبب آمدن فاء همزه وصل افتاده۔ ص (4) لَنْفَضُّوْا۔ب: صیغه جمع مذکر غائب اثبات ماضی معروف ست مضاعف از انفعال چون لام تاکید بران در آمد همزه وصل بیفتاد لَانْفَضُّوْا اشد۔ ص (5) اِسْتَغْفَرْتَ۔ب: بسبب آمدن همزه استفهام همزه وصل افتاده وهمزه مفتوحه در موضع همزه وصل موجب اشکال صیغه گردیده اصل صیغه اِسْتَغْفَرْتَ است که اشکال ندارد۔ ص (6) تَظَاهَرُوْنَ۔ب: صیغه جمع مذکر حاضر اثبات فعل مضارع معروف است از تفاعل تَتَظَاهَرُوْنَ بودیك تاء بقاعده معلومه حذف شده۔ ص (7) لِتُکْمِلُوْا۔ب: صیغه جمع مذکر حاضر اثبات۔فعل مضارع معرف است صحیح از افعال نون اعرابی بسبب ان که بعد لام جاره مقدرست ساقط شده در همۂو صیغ وجه اشکال این است که لام را لامِ امر پنداشته طالبِ علم متحیر می شود که در حاضر معروف لامِ امر چگونه آمد۔

﴿ترجمہ﴾: ص (3) فَـدَّارَأْتُـمْ۔ب: فَـادَّارَأْتُـمْ صیغہ جمع مذکر حاضر اثبات ماضی معروف مہموز لام باب افعال سے ہے اِدَّارَأْتُمْ تھا فاء آنے کی وجہ سے ہمزہ وصلی گر گیا۔ص (4) لَنْفَضُّوْا۔ب: صیغہ جمع مذکر غائب اثبات ماضی معروف مضاعف باب انفعال سے ہے جب اس پر لام تاکید داخل ہوا تو ہمزہ وصلی گر گیا لَانْفَضُّوْا ہو گیا۔ص (5) اِسْتَغْفَرْتَ۔ب: ہمزہ استفہام کے آنے کی وجہ سے ہمزہ وصلی گر گیا اور ہمزہ وصلی کی جگہ میں ہمزہ مفتوحہ صیغہ کے اشکال کا سبب بن گیا اصل صیغہ اِسْتَغْفَرْتَ ہے جو کہ اشکال نہیں رکھتا۔ص (6) تَـظَـاهَـرُوْنَ۔ب: صیغہ جمع مذکر حاضر اثبات فعل مضارع معروف باب تفاعل سے ہے تَتَظَاهَرُوْنَ تھا ایک تاء قاعدہ معلومہ کی وجہ سے حذف ہو گئی۔ص (7) لِتُکْمِلُوْا۔ب: صیغہ جمع مذکر حاضر اثبات فعل مضارع معروف صحیح باب افعال سے ہے نون اعرابی اس ان کی وجہ سے جو کہ لام جارہ کے بعد مقدر ہے ساقط ہو گیا ایسے صیغوں میں اشکال کی وجہ یہ ہے کہ طالبعلم لام کو لام امر سمجھ کر حیران ہوتا ہے کہ حاضر امر معروف میں لام امر کیسے آ گیا؟۔

﴿تشریح﴾:

صیغہ نمبر 3 فَدَّارَأْتُمْ: بیان: یہ جمع مذکر حاضر ماضی معروف مثبت کا صیغہ ہے ہفت اقسام میں مہموز اللام ہے، باب اِفَّاعُلٌ سے اصل میں اِدَّارَءْ تُمْ تھا شروع میں فاء آئی تو ہمزہ وصلی گر گیا فَدَّارَءْ تُمْ ہو گیا۔

صیغہ نمبر 4 لَنْفَضُّوْا:

بیان: یہ جمع مذکر غائب ماضی معروف مثبت کا صیغہ ہے ہفت اقسام میں مضاعف ہے باب انفعال سے اصل میں اِنْفَضُّوْا تھا جب شروع میں لام تاکید آیا تو ہمزہ وصلی درمیان میں آنے کی وجہ سے گر گیا لَنْفَضُّوْا ہو گیا۔

صیغہ نمبر 5 اِسْتَغْفَرْتَ:

بیان: اَسْتَغْفَرْتَ یہ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی معروف ہفت اقسام میں صحیح ہے، یہ صیغہ اصل میں اِسْتَغْفَرْتَ تھا شروع میں ہمزہ استفہام داخل ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی گر گیا تو اَسْتَغْفَرْتَ ہو گیا اور صیغہ مشکل ہو گیا ،طالبعلم یہ سوچتا ہے کہ استفعال کی ماضی میں ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے ،حالانکہ حقیقت میں یہ ہمزہ وصلی نہیں بلکہ ہمزہ استفہام ہے ورنہ اصل صیغہ اِسْتَغْفَرْتَ کوئی مشکل نہیں ہے۔

صیغہ نمبر 6 تَظَاهَرُوْنَ:

بیان: یہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف مثبت کا صیغہ ہے ہفت اقسام میں صحیح باب تفاعل سے اصل میں تَتَظَاهَرُوْنَ تھا، اس میں ایک تاء کو حذف کر دیا قاعدہ مشہورہ کی وجہ سے، وہ قاعدہ یہ ہے کہ اگر باب تفاعل اور تفعل کے مضارع معلوم میں دو تائے مفتوحہ جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک تاء کو حذف کرنا جائز ہے۔

صیغہ نمبر 7 لِتُكْمِلُوْا

بیان: یہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف مثبت کا صیغہ ہے ہفت اقسام میں صحیح ہے باب افعال سے ۔اس کے شروع میں جو لام جارہ ہے اس کے بعد اَنْ مقدر ہے، اس اَنْ مقدرہ کی وجہ سے اس کے آخر سے نون اعرابی حذف کر دیا گیا مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس جیسے صیغوں کے مشکل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے شروع میں جو لام ہے طالب علم اس کو لام امر سمجھ کر حیران ہو جاتا ہے کہ امر حاضر معروف میں لام امر کیسے آ گیا ہے حالانکہ یہ لام امر نہیں ہوتا بلکہ لام جارہ ہے اور صیغہ بھی امر کا نہیں بلکہ مضارع کا ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: ص(8) وَلْتَأْتِ ـب: صیغہ واحد مؤنث امر غائب معروف مہموز فاء وناقص یائی از ضَرَبَ لامِ امر بسبب درآمدن واؤ ساکن شدہ وقاعدہ

چنیں ست کہ لام امر بعد واؤ وجوباً ساکن می شود وبعد فاء جوازاً وسببش ایں کہ عرب ہر جا کہ وزن فعل باشد بالاصالۃ یا بالعرض وسط را ساکن می کنند در کَتِفٌ کَتْفٌ می گویند وما بعد لام متحرک می باشد پس بدخول واؤ یا فاء صورۃ فَعِلٌ بالغرض پیدا مے کند پس لام را ساکن می کنند وجہ وجوب در واؤ کثرت استعمال ست۔ وَلْتَأْتِ را از تَأْتِيْ مضارع گرفتہ اند۔ یائے آخر بسبب لامِ امر افتادہ۔ ص (9) وَيَتَّقْهِ۔ ب: صیغہ واحد مذکر غائب اثبات مضارع معروف ناقص مہموز فاء وناقص از افتعال يَتَّقِيْ بود بسبب مَنْ يُّطِعْ وَيَخْشَ وَيَتَّقِهْ ہر سہ را جزم شد دریں در حرف علۃ بسبب جزم افتادہ در يُطِعْ عین کہ لام کلمہ است ساکن شدہ بود چوں بالام ما بعد آں اجتماع ساکنین شد عین را کسرہ داند۔ وَيَتَّقِهِ بعد حذف یاء بسبب لحوق ضمیر مفعول صورۃ وزن فعل پیدا کردہ لہٰذا قاف را ساکن کردند يَتَّقْهِ شد۔

﴿ترجمہ﴾: ص (8) وَلْتَأْتِ۔ ب: صیغہ واحد مؤنث امر غائب معروف مہموز فاء اور ناقص یائی ہے باب ضَرَبَ سے۔ لام امر واؤ کے آنے کی وجہ سے ساکن ہو گیا اور قاعدہ یوں ہے کہ لام امر واؤ کے بعد وجوباً ساکن ہو جاتا ہے اور فاء کے بعد جوازاً اور اس کا سبب یہ ہے کہ جہاں بھی فَعِلٌ کا وزن ہو اصلی یا عارضی اہل عرب بیچ کے حرف کو ساکن کر دیتے ہیں کَتِفٌ میں کَتْفٌ کہتے ہیں اور لام کا ما بعد چونکہ متحرک ہوتا ہے اسلئے واؤ یا فاء کے دخول سے عارضی طور پر فعل کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اسلئے لام کو ساکن کر دیتے ہیں اور واؤ میں وجوب کی وجہ سے کثرت استعمال ہے وَلْتَأْتِ کو تَأْتِيْ مضارع سے بناتے ہیں یائے آخر لام امر کی وجہ سے ساقط ہو گئی۔

ص (9) وَيَتَّقْهِ۔ ب: صیغہ واحد مذکر غائب اثبات مضارع معروف باب افتعال سے ناقص ہے اصل میں يَتَّقِيْ تھا اس جزم کی وجہ سے جو کہ اس کے ماقبل کے عطف کی وجہ سے آئی ی حذف ہو گئی۔ ماقبل کا صیغہ اس طرح ہے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ مَنْ کی وجہ سے ہے، يُطِعْ، يَخْشَ، يَتَّقِهِ تینوں کو جزم ہوا ان دونوں میں حرف علت جزم کی وجہ سے گر گیا اور يُطِعْ میں عین جو کہ لام کلمہ ہے ساکن ہو گئی تھی جب اس کے ما بعد لام کیساتھ اجتماع ساکنین ہوا تو عین کو کسرہ دیدیا اور يَتَّقِهِ میں یاء کو حذف کرنے کے بعد ضمیر مفعول کے لاحق ہونے کی وجہ سے وزن فَعِلٌ کی صورت پیدا ہو گئی اس لئے قاف کو ساکن کر دیا يَتَّقْهِ ہوا۔

﴿تشریح﴾:

صیغہ (8) وَلْتَأْتِ:

بیان: یہ واحد مؤنث امر غائب معروف کا صیغہ ہے ہفت اقسام میں مہموز الفاء اور ناقص یائی ہے باب ضَرَبَ سے اور لام امر اسلئے ساکن ہو گیا ہے کہ اس سے پہلے واؤ آگئی ہے کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ لامِ امر سے پہلے اگر واؤ آجائے تو لام امر وجوباً ساکن ہو جاتا ہے اور لام امر سے پہلے اگر فاء آجائے تو لامِ امر جوازاً ساکن ہو جاتا اس کی وجہ یہ ہے کہ جس جگہ فَعِلٌ کا وزن پیدا ہو جائے خواہ وہ فَعِلٌ کا وزن اصلی ہو یا عارضی تو وہاں پر اہل عرب درمیان والے حرف کو ساکن دیتے ہیں مثلاً اہل عرب کَتِفٌ کو کَتْفٌ پڑھتے ہیں چونکہ لامِ امر کا مابعد متحرک ہوتا ہے جب لام امر سے پہلے واؤ یا فاء آتی ہے تو وہاں عارضی طور پر فَعِلٌ کا وزن پیدا ہو جاتا ہے، پس اس کا وسط جو لامِ امر ہے اس کو ساکن کر دیتے ہیں واؤ کی صورت میں سکون کے وجوبی ہونے کی وجہ کثرت استعمال ہے، اور فاء کی صورت میں سکون کے جوازی ہونے کی وجہ قلت استعمال ہے۔ وَلْتَأْتِ کو تَأْتِیْ مضارع سے بنایا گیا مضارع سے بنایا گیا ہے آخر سے یا! لام امر کی وجہ سے گر گئی۔

صیغہ 9 وَیَتَّقْهِ:

بیان: یہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف مثبت کا صیغہ ہے ہفت اقسام میں لفیف مفروق ہے باب افتعال سے۔ یہ اصل میں یَتَّقِیْ تھا ماقبل پر عطف کی وجہ اس پر جزم آگئی اور جزم کی وجہ سے اس کے آخر سے یاء گر گئی کیونکہ اس کا ماقبل وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَخْشَ اللّٰهَ وَیَتَّقْهِ ہے اس میں جو مَنْ ہے اس کی وجہ سے تینوں فعلوں پر جزم آگئی ہے۔ یُطِعْ پر جزم آگئی سکون کی صورت میں یَخْشَ اور یَتَّقْهِ میں جزم آگئی ہے یاء کے گرنے کی صورت میں۔ پھر چونکہ یُطِعْ میں عین ساکن کے بعد لام ساکن تھا اسلئے اجتماع ساکنین کو ختم کرنے کیلئے عین کو کسرہ دیدیا اور یَتَّقِ میں حرف علت یاء کو گرانے کے بعد ضمیر مفعول کو لاحق کیا تو یَتَّقِهِ ہو گیا اب اس میں فَعِلٌ کا وزن پیدا ہو گیا (تَقِهِ) تو وسط یعنی قاف کو ساکن کیا تو یَتَّقْهِ ہو گیا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: ص (10) اَرْجِهْ۔ ب: اَرْجِ صیغہ واحد مذکر امر حاضر معروف ناقص از افعال بہ لحوق ضمیر واحد مذکر غائب مفعول اَرْجِهُ شد چوں در قرآن مجید بعد آں لفظ وَاَخَاهُ واقع شد، جِهِ وصورۃ وزن فِعِلٌ چوں اِبِلٌ پیدا کردہ قاعدہ عرب است کہ دریں وزن ہم وسط را ساکن می کنند پس ھاء را ساکن کردند اِرْجِهْ وَاَخَاهُ شد۔ ص (11) عَصَوَّ۔ ب: صیغہ عَصَوْا جمع مذکر غائب ماضی معروف است

چوں رَمَوْا واوِ عطف بعد آں آمدہ در بِمَا عَصَوا وَّ کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ وقاعدہ چنیں ست کہ واو غیر مدہ در واوِ عطف ادغام مے باید لہٰذا عَصَوْا وَّ کَانُوْا شد۔ ص (12) اَنَّمُنَّ۔ ب: اَنْ نَّمُنَّ صیغہ غیر متکلم مع الغیر مضارع معروف است منصوب بہ اَنْ مضاعف از نَصَرَ مثل نَمُدُّ نون اَنْ در نون متکلم ادغام شدہ۔ ص (13) لُمْتُنَّنِیْ۔ ب: صیغہ لُمْتُنَّ ست جمع مؤنث حاضر اثبات ماضی معروف اجوف از نَصَرَ مثل قُلْتُنَّ نونِ وقایہ ویائے متکلم کہ در آخرش آمدہ لُمْتُنَّنِیْ شدہ۔

﴿ترجمہ﴾: ص (10) اَرْجِــهْ۔ ب: اَرْجِ صیغہ واحد مذکر امر حاضر معروف باب افعال سے ناقص ہے مفعول کی ضمیر واحد مذکر غائب کے لاحق ہونے کی وجہ سے ارجہ ہو گیا جب قرآن مجید میں اس کے بعد لفظ وَاَخَاہُ واقع ہوا جِہِ وَ وزن فَعِل کی صورت اِبِلٌ کی طرح پیدا ہو گئی عرب کا قاعدہ ہے کہ اس وزن میں بھی وسط کو ساکن کرتے ہیں اسلئے ہاء کو ساکن کیا اَرْجِــهْ وَاَخَاہُ ہو گیا۔ ص (11) عَصَوْ۔ ب: صیغہ عَصَوْا جمع مذکر غائب ماضی معروف ہے رَمَوْا کی طرح بِمَا عَصَوا وَّ کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ میں اس کے بعد واوَ عطف آ گئی اور قاعدہ یوں ہے کہ واوَ غیر مدہ واوَ عطف میں مدغم ہو جاتی ہے لہٰذا عَصَوْا وَّ کَانُوْا ہو گیا۔ ص (12) اَنَّمُنَّ۔ ب: اَنْ نَّمُنَّ صیغہ متکلم مع الغیر مضارع معروف منصوب بہ اَنْ باب نَصَرَ سے مضاعف ہے یَمُدُّ کی طرح ان کو نون ''نون متکلم'' میں مدغم ہو گیا۔ ص (13) لُمْتُنَّنِیْ۔ ب: صیغہ لُمْتُنَّ جمع مؤنث حاضر اثبات ماضی معروف اجوف باب نَصَرَ سے ہے قُلْتُنَّ کی نون وقایہ اور یائے متکلم جب اس آخر میں آئے تو لُمْتُنَّنِیْ ہوا۔

﴿تشریح﴾:

صیغہ نمبر 10 اَرْجِهْ:

بیان: اَرْجِ صیغہ واحد مذکر حاضر امر حاضر معروف ہے ہفت اقسام میں ناقص ہے باب افعال سے ہے۔ جب اَرْجِ کے آخر میں ضمیر مفعول کو لاحق کیا تو اَرْجِهِ ہو گیا اور قرآن مجید میں اس کے بعد وَاَخَاہُ کا لفظ ہے تو یہ جِہِ وَ، فِعِلٌ اور اِبِلٌ کا وزن پیدا ہو گیا اور عرب کی عادت یہ ہے کہ وہ فِعِلٌ اور اِبِلٌ کے وزن میں بھی وسط کو ساکن کر دیتے ہیں، یہاں بھی وسط یعنی ہاء کو ساکن کر دیا تو اَرْجِهْ ہو گیا۔

صیغہ نمبر 11 عَصَوْ:

بیان: اس میں صیغہ عَصَوْا ہے۔ یہ جمع مذکر غائب فعل ماضی کا صیغہ ہے رَمَوْا کی طرح۔ قرآن مجید میں اس کے بعد واوَ عاطفہ آ گئی ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ جب واوَ غیر مدہ کے بعد واوَ عاطفہ آ جائے تو واوَ غیر مدہ کا واوَ عاطفہ میں

ادغام کر دیتے ہیں۔اسی قاعدہ کے مطابق یہاں بھی عَصَوْا کی واؤ غیر مدہ کا واؤ عاطفہ میں ادغام کیا تو عَصَوَّ ہو گیا۔

صیغہ (۱۲) اَنَّمُنَّ:

بیان: یہ جمع متکلم معروف کا صیغہ ہے، اصل میں اَنْ نَمُنَّ تھا اَنْ کی وجہ سے منصوب ہے ہفت اقسام میں مضاعف ہے باب نَصَرَ سے نَمُدُّ کی طرح یہاں اَنْ کے نون کا نون متکلم میں ادغام ہو گیا تو اَنَّمُنَّ ہو گیا اور صیغہ مشکل ہو گیا۔

صیغہ (۱۳) لُمْتُنَّنِیْ:

بیان: اس میں صیغہ لُمْتُنَّ ہے قُلْتُنَّ کی طرح، اصل میں لَوَمْتُنَّ یہ جمع مؤنث حاضر فعل ماضی معروف مثبت کا صیغہ ہے ہفت اقسام میں اجوف ہے باب نَصَرَ سے اس کے آخر میں نون وقایہ اور یائے متکلم آئی تو لُمْتُنَّنِیْ ہو گیا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: ص (14) اِمَّا تَرَيِنَّ۔ب: صیغه واحدمؤنث حاضر اثبات مضارع معروف بانون ثقیله مهموزعین وناقص ست ازفَتَحَ دراصل تَرَيْنَ بوده بسبب نون ثقیله نون اعرابی حذف شده وياء راكه غيرمده بودبسبب اجتماع ساكنين بانون ثقيله كسره دادندتَرَيِنَّ شده وتَرَيْنَّ دراصل تَرْأَيِيْنَ بودهمزه بقاعده يَسَلُ كه درافعال رُؤْيَة وجوبی ست بیفتاددویاء بقاعده تَرْمِيْنَ وپيش ازيں نوشته ام كه چنانه نون تاكيد درآخرمضارع مثبت بعدلام تاكيدمے آيدهم چنيں بعداِمَّاشرطيه هم مى آيدبهميں جهةاِمَّا تَرَيِنَّ شد۔ص (15) اَلَمْ تَرَ۔ب: صيغه لَمْ تَرَ ست واحدمذكرحاضرنفى جحدبَلَمْ درفعل مستقبل معروف ازرُؤْيَة كه اعلالات جمله صيغ آں درتصاريف افعال دانسته بسبب آمدن همزه استفهام اَلَمْ تَرْشد۔ص (16) قَالِيْنَ۔پ: صيغه جمع مذكراسم فاعل ناقص ازضَرَبَ بمعنئ دشمن دارندگان۔قَالِيِيْنَ بود بقاعده رَامِيْنَ اعلال كردندهرچند كه ايں صيغه اشكال ندارددوليكن اكثرصيغه بسبب اشتراك باسمي ديگرزبان اجنبيت پيدامى كندقَالِيْن فرشي مے باشدبايں جهةايں صيغه راشكال پيداشده۔

﴿ترجمہ﴾: ص (14) اِمَّا تَرَيِنَّ۔ب: صیغہ واحد مؤنث حاضر اثبات مضارع معروف بانون ثقیلہ مہموز عین اور ناقص یائی ہے باب فَتَحَ سے۔اصل میں تَرَيْنَ تھا نون ثقیلہ کی وجہ سے نون اعرابی حذف ہو گیا اور یاء جو کہ غیر مدہ تھی اس

کو نون ثقیلہ کے ساتھ اجتماع ساکنین سے کسرہ دے دیا تَرَیِنَّ ہوا اور تَرَیْنَ اصل میں تَرْأَیِیْنَ تھا ہمزہ یَسَلُ کے قاعدہ سے جو کہ افعال رُؤْیَۃ میں وجوبی ہے گر گیا اور یاء تُرْمِیْنَ کے قاعدے سے اور اس سے پہلے میں لکھ چکا ہوں کہ جیسے نون تا کید مضارع مثبت کے آخر میں لام تاکید کے بعد آتا ہے اسی طرح اِمَّا شرطیہ کے بعد بھی آتا ہے اسی لئے اِمَّا تَرَیِنَّ ہوا۔ص (15) اَلَمْ تَرَ۔ب: رُؤْیَۃ مصدر سے صیغہ لَمْ تَرَ واحد مذکر حاضر نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف ہے کہ اس رُؤْیَۃ کے تمام صیغوں کی تعلیلات افعال کی گردانوں میں تم جان لیں ہمزہ استفہام آنے کے سبب اَلَمْ تَرَ ہو گیا۔ص (16) قَالِیْنَ۔ب: صیغہ جمع مذکر اسم فاعل باب ضَرَبَ سے ناقص ہے بمعنی دشمنی رکھنے والے کے قَالِیِیْنَ تھا رَامِیْنَ کے قاعدہ سے تعلیل کی اگر چہ یہ صیغہ اشکال نہیں کھتا لیکن اکثر دوسری زبان میں دوسرے اسم کیساتھ اشتراک کی وجہ سے صیغہ اجنبیت پیدا کر دیتا ہے۔قَالِیْنَ ایک فرش ہوتا ہے اس وجہ سے اس صیغہ میں اشکال پیدا ہو گیا۔

﴿تشریح﴾:

صیغہ نمبر 14 اِمَّا تَرَیِنَّ:

بیان: یہ واحد مؤنث حاضر فعل مضارع معروف مثبت با نون تا کید ثقیلہ کا صیغہ ہے ہفت اقسام میں مہموز العین اور ناقص یائی ہے باب فَتَحَ سے۔اصل میں تَرَیْنَ تھا اس کے آخر میں نون ثقیلہ آیا تو نون اعرابی گر گیا۔تَرَیْنَّ ہو گیا دو ساکن جمع ہو گئے یاء اور نون ،یاء غیر مدہ تھی اسکو حرکت کسرہ دی تو تَرَیِنَّ ہو گیا اور تَرَیْنَ اصل میں تَرْأَیِیْنَ تھا اس میں یَسَلُ والا قانون جاری ہوا کہ ہمزہ متحرک ایسے حرف ساکن کے بعد واقع ہوا جو مدہ زائدہ بھی نہیں اور یائے تصغیر بھی نہیں تو ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور ہمزہ کو گرا دیا تو تَرَیِیْنَ ہو گیا، پھر اس میں تُرْمِیْنَ والا قانون جاری ہوا یعنی قَالَ،بَاعَ والا کہ یاء متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدلا تو تَرَایْنَ ہو گیا التقائے ساکنین کی وجہ سے الف کو گرا دیا تو تَرَیْنَ ہو گیا۔

❁ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے ہم یہ بات لکھ آئے ہیں کہ جس طرح مضارع مثبت کے شروع میں لام تاکید آئے تو اسکے آخر میں نون ثقیلہ لانا جائز ہے اسی طرح جب مضارع کے شروع میں اِمَّا شرطیہ آئے تو اس کے آخر میں نون ثقیلہ لانا جائز ہے۔تَرَیْنَ کے شروع میں اِمَّا شرطیہ اور آخر میں نون ثقیلہ آیا تو اِمَّا تَرَیِنَّ ہو گیا۔

صیغہ نمبر 15 اَلَمْ تَرَ:

بیان: اس میں صیغہ لَمْ تَرَ ہے،اصل میں لَمْ تَرَایْ یہ واحد مذکر حاضر نفی جحد بلم جازمہ در فعل مستقبل معروف کا صیغہ ہے رُؤْیَۃ مصدر سے،مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ رُؤْیَۃ مصدر کے تمام صیغوں کی تعلیلات ہم افعال کی گردانوں میں جان چکے ہیں لَمْ تَرَ کے شروع میں ہمزہ استفہام آیا تو اَلَمْ تَرَ ہو گیا۔

صیغہ نمبر 16 قَالِیْنَ:

بیان: یہ جمع مذکر اسم فاعل کا صیغہ ہے، ہفت اقسام میں ناقص یائی ہے باب ضَرَبَ سے اس کا معنی ہے ''دشمنی رکھنے والے'' یہ اصل میں قَالِیِیْنَ تھا اس میں رَامِیْنَ کی طرح تعلیل ہوئی، یعنی قانون نمبر 10 کی دوسری جزء جاری ہوا ہے کہ یاء متحرک کسرہ کے بعد واقع ہوئی، اور اس یاء متحرک کے بعد یاء ساکن ہے تو یاء کی حرکت گرا کر التقائے ساکنین کی وجہ سے ایک یاء کو بھی گر دیا تو قَالِیْنَ ہو گیا۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قَالِیْنَ صیغہ کوئی مشکل نہیں ہے لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک لفظ دوسری زبان میں کسی چیز کا نام ہوتا ہے جس کی وجہ سے طالب علم کے ہاں وہ صیغہ اجنبی ہو جاتا ہے۔ قَالِیْنَ بھی چونکہ اردو اور فارسی زبان میں فرش (کارپٹ) کا نام ہے، تو طالب علم کا ذہن فرش کی طرف چلا جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ صیغہ مشکل ہو جاتا ہے اس صیغے میں دو احتمال اور بھی ہیں۔

1: یہ جمع مؤنث حاضر امر حاضر معروف کا صیغہ ہے ہفت اقسام میں ناقص ہے باب مفاعلہ سے ضَارِبْنَ اور یہ مُقَالَاۃ سے ماخوذ ہے اس کا مجرد قَلْیٌ ہے بمعنی دشمنی رکھنا۔

2: یہ واحد مؤنث حاضر امر حاضر معروف کا صیغہ ہے اسی باب مفاعلہ سے اس کے آخر میں یاء متکلم اور نون وقایہ لاحق ہوئی یاء کو گرا دیا اور نون وقایہ کا کسرہ وقف کی وجہ سے گر گیا تو قَالِیْنَ ہو گیا لیکن آخری دونوں احتمال قرآن مجید میں جاری نہیں ہو سکتے کیونکہ قرآن مجید میں یہ معرف باللام ہے اِنِّی لِعَمَلِکُمْ مِّنَ الْقَالِیْنَ اور فعل معرف باللام نہیں ہوتا۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قُوْلِیْنَ جو کہ ''جوانا موئی'' مشہور کتاب کا پہلا صیغہ ہے یہ اسی باب مفاعلہ سے مُقَالَاۃ مصدر سے جمع مؤنث غائب فعل ماضی مجہول مثبت کا صیغہ ہے۔

نوٹ: ''جوانا موئی'' یہ علم صرف کی مشہور کتاب ''پنج گنج'' کے ایک جزء کے طور پر اس کے آخر میں منسلک ہے، اس کا آغاز یوں ہوتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم س (ا) قُوْلِیْنَ چیست؟ جواب! صیغہ جمع مؤنث غائب اثبات فعل ماضی مجہول بر وزن قُوْتِلْنَ الخ، اس کتاب کا پہلا صیغہ قُوْلِیْنَ ہے، صاحب علم الصیغہ نے تنبیہ فرمائی ہے کہ جوانا موئی کتاب میں اکثر صیغوں کی تعلیلات غلط کی گئی ہیں اس وجہ سے یہ کتاب محققین کے ہاں مقبول نہیں ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿حکایت﴾

﴿عبارت﴾: یکے از طلباء بریلی بزمانے کہ رامپور بودم وارد رامپور بود وشرح ملا از من می خواند کتب صرف زیں پیش از من در بریلی خوانده بود حسبِ عادة خود مشق بیانِ صیغه اَزُوْ کنانیده بودم و صیغهائے مشکله محفوظ داشت۔یکے از طلبائے منتهی رامپور مستعد مناظره بایں طالب علم شد هرچند ایں بے چاره عذر عدم مساواة و تباین بَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ کَالْمَشْرِقَیْنِ پیش کرد رامپوری نشنیدای بے چاره حسبِ دستور طلبائے عاقلین که درهمه موقع ابتدائے استفسار از جانب خود مصلحت مے دانند آغاز مناظره بایں وضع کرد که از رامپوری پرسید که آسمان چه صیغه است؟ بمجرد استماع عقل رامپوری بُرخ آمده هرچند فکر خود را گردش دادسیر ش ببرجے از بروج ایں صیغه نرسید۔وچوں خسمة متحیره حیران بماند سببش هموں اشتراك لفظی است ورنه صیغه مشکل نیست بروزن اَفْعَلَانِ تثنیه اسم تفضیل ست نون بسبب وقفْ ساکن شده وَیُمْکِنُ که صیغه تثنیه مذکر غائب ماضی معروف باشد از باب افعال که در آخر نون وقایه ویائے متکلم بوده یاء حذف شده وکسره نون بسبب وقت بیفتاد ولفظ قَالِیْنَ دواحتمال دیگر دار دیکے آں که جمع مؤنث امر حاضر معروف باشد ناقص از مفاعله قَالٰی یُقَالِیْ ماخوذ از قَلْیٌ بمعنی دشمن داشتن دیگر آں که واحد مؤنث حاضر معروف باشد از هموں باب نون وقایه ویائے متکلم در آں لاحق شده یاء حذف گشته وکسره نون و قایه بسبب وقف بیفتاد لیکن ایں هر دواحتمال درقرآن مجید جاری نمی تواند شد زیرا که معروف باللام واقع شده اِنِّیْ لِعَمَلِکُمْ مِّنَ الْقَالِیْنَ۔قُوْلِیْنَ که اول صیغه جوانامو ئی کتابِ مشهور ست از همیں باب است جمع مؤنث غائب اثبات ماضی جهول۔

فائده: درکتاب مذکور اکثر صیغها با علالات غیر صحیحه قائم کرده لهٰذا آں کتاب مقبول اهل تحقیق نیست۔

﴿ترجمہ﴾: جس زمانہ میں! میں رامپور تھا، بریلی کے طلباء میں سے ایک طالب علم رامپور میں وارد ہوا اور

مجھ سے شرح ملا پڑھتا تھا اور اس سے پہلے بریلی میں مجھ سے کتب صرف پڑھ چکا تھا اپنی عادت کے موافق میں نے اسے صیغے بیان کرنے کی مشق کرائی ہوئی تھی اور مشکل صیغے محفوظ کر رکھے تھے رامپور کے طلباء میں سے ایک منتہی طالب علم اس طالب علم کیساتھ مناظرہ کرنے کیلئے تیار ہو گیا اگر چہ اس بے چارے نے برابری نہ ہونے کا اور کَالْمَشْرِقَیْنِ درجوں میں تفاوت کا عذر پیش کیا رامپوری نے اس بے چارے کی نہ سنی سمجھدار طلباء کے دستور کے مطابق کہ ایسے موقع میں اپنی طرف سے سوال کی ابتداء کرنے میں مصلحت سمجھتے ہیں مناظرہ کا آغاز اس طریقہ سے کیا کہ کہ رامپوری سے پوچھا کہ آسمان کیا صیغہ ہے محض سن پر ہی رامپوری کی عقل چکر میں آگئی اگر چہ اپنی سوچ کو گردش دی لیکن اس کی سیر اس صیغہ کے برجوں میں سے کسی برج تک نہ پہنچی اور پانچ متحیر ستاروں کی طرح حیران رہ گیا اس کا سبب وہی اشتراک لفظی ہے ورنہ صیغہ مشکل نہیں ہے اَفْـعَلَانِ کے وزن پر تثنیہ اسم تفضیل ہے وقف کی وجہ سے نون ساکن ہو گیا اور ممکن ہے کہ باب افعال سے صیغہ تثنیہ مذکر غائب ماضی معروف ہو کہ آخر میں نون وقایہ اور یائے متکلم تھی یاء حذف ہو گئی اور نون کا کسرہ وقف کی وجہ سے گر گیا اور لفظ قَـالِیْنَ دیگر دو احتمال رکھتا ہے ایک یہ کہ جمع مؤنث امر حاضر معروف ناقص باب مفاعلہ سے ہو قَالٰی یُقَالِی قَلْیٌ بمعنی دشمنی کرنا سے ماخوذ ہے۔ دوسرا یہ کہ اسی باب سے واحد مؤنث امر حاضر معروف ہو نون وقایہ اور یائے متکلم اس کے آخر میں لاحق ہو کر یاء حذف ہو گئی اور نون وقایہ کا کسرہ وقف کی وجہ سے گر گیا لیکن یہ دونوں احتمال قرآن مجید میں جاری نہیں ہو سکتے کیونکہ اِنِّیْ لِعَمَلِکُمْ مِّنَ الْقَالِیْنَ معروف باللا واقع ہوا ہے۔ قُـوْلِیْـنَ جو کہ مشہور کتاب جوانا موئی کا پہلا صیغہ ہے اسی باب سے ہے جمع مؤنث غایب اثبات ماضی مجہول۔ فائدہ: مذکورہ کتاب میں اکثر صیغوں کو غلط اعلالات کیساتھ قائم کیا ہے اسلئے یہ کتاب اہل تحقیق کے ہاں مقبول نہیں ہے۔

﴿تشریح﴾:

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جس زمانے میں...... میں رامپور میں تھا بریلی کا ایک طالب علم رامپور مجھ سے شرح جامی پڑھتا تھا، اور اس نے اس سے پہلے بریلی میں مجھ سے صرف کی کتابیں پڑھی تھیں میں نے اپنی عادت کے مطابق اس کو صیغوں کی مشق کرائی تھی اور اس کو مشکل صیغے یاد تھے، رامپور کا آخری درجے کا طالب علم اس کیساتھ مناظرہ کیلئے تیار ہو گیا اس بے چارے نے بڑا عذر کیا کہ میرے اور تیرے درمیان برابری نہیں میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا فرق ہے لیکن اس رامپوری نے کوئی بات نہ سنی، اس بے چارے نے عقل مند طلباء کے دستور کے مطابق اس سے سوال کا آغاز کر دیا اس سے پوچھا کہ آســمــان کون سا صیغہ ہے یہ سنتے ہی رامپوری کی عقل گھوم گئی۔ اس نے اپنے ذہن کو بہت گھمایا لیکن اس کا ذہن اس صیغے کے کسی برج تک نہ پہنچ سکا اور پانچ متحیر ستاروں کی طرح حیران رہ گیا۔

مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس صیغے کے مشکل ہونے کی وجہ یہی ہے کہ لفظ آسمان ہماری زبان میں ایک چیز کا نام ہے ورنہ صیغہ کوئی مشکل نہیں ہے یہ یا تو اَفْعَلَانِ کے وزن پر اسم تفضیل تثنیہ کا صیغہ ہے اور اس کے آخر میں جو نون ہے وہ وقف کی وجہ سے ساکن ہو گیا اور ایک دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ یہ تثنیہ مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے باب افعال سے اس کے آخر میں نون وقایہ اور یاء متکلم آگئی پھر یاء متکلم کو حذف کر دیا اور نون وقایہ کا کسرہ وقف کی وجہ سے گر گیا۔

فلک کے 360 دائرے:

الدَّرَجَتَیْن : دَرَجَة کا تثنیہ ہے بمعنیٰ مرتبہ، یا د رہے علم ہیئت کے ماہرین نے فلک کے دائروں کو 360 حصوں پر تقسیم کیا ہے، جن میں سے ہر حصہ کو اصطلاح میں درجہ کہتے ہیں،، پھر یہ 360 حصے 12 طبقات پر مشتمل ہیں، جن میں سے ہر طبقہ کو برج کہتے ہیں، ہر برج 30 درجات پر مشتمل ہوتا ہے، ان 12 برجوں کے نام یہ ہیں۔

(۱) حمل۔ (۲) ثور۔ (۳) جوزا۔ (۴) سرطان۔ (۵) اسد۔ (۶) سنبلہ۔ (۷) میزان۔ (۸) عقرب۔ (۹) قوس۔ (۱۰) جدی۔ (۱۱) دلو۔ (۱۲) حوت۔

پانچ متحیر ستارے:

خمسہ متحیرہ : ان سے مراد یہ پانچ ستارے ہیں۔

(۱) عطارد۔ (۲) زہرہ۔ (۳) مریخ۔ (۴) زحل۔ (۵) مشتری۔

☆ ان کو متحیرہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ پانچوں کبھی اپنا معمول کی حرکت چھوڑ کر پیچھے کی طرف چلنا شروع کر دیتے ہیں، اور پھر حسبِ معمول آگے بڑھنے لگتے ہیں، جیسے کوئی راستہ بھول گیا ہو تو وہ حیران ہو کر کبھی ایک طرف چلتا ہے اور کبھی دوسری طرف چلتا ہے، اسے سمجھ نہیں آتا کہ کدھر جاؤں؟

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: ص (17) اَشُدَّ که دربَلَغَ اَشُدَّهٗ واقع است۔ ب: جمع شِدَّة ست بمعنی قوت چوں اَنْعُمٌ جمع نِعْمَةٌ کذافی البیضاوی و درقاموس احتمال جمع شَدٌّ که هم بمعنی قُوَّةٌ هست هم نوشته۔ ص (18) لَمْ یَكُ۔ ب: دراصل لَمْ یَكُنْ بود بموجب قاعده که ازفعل ناقص نون آخر بوقت دخول جوازم جائز الحذف ست نون راحذف کردند۔ لَمْ اَكُ، لَمْ نَكُ، اِنْ یَّكُ هم درقرآن واقع شده اند۔ ص (19) یَهِدِّیْ۔ ب: صیغه واحدمذکرغائب اثبات مضارع معروف ناقص ازافتعال دراصل ازافتعال دراصل یَهْتَدِیْ بودچوں دال عین افتعال واقع شدتاء رادال کرده درادال ادغام کردندوفاء

راکسرہ دادندیَہِدّیُ شدوفتحہ ہم جائز ست یَہَدِّیُ ہم می توان گفت۔ص (20) یَخِصِّمُوْنَ۔ب: دراصل یَخْتَصِمُوْنَ بودبسبب وقوع صادبجائے عین افتعال کاربطوریَہِدّیُ کردندشرح قاعدہ ایں ہردوصیغہ درتصاریف ابواب گزشتہ است۔ص (21) وَادَّکَرَ۔ب: دراصل اِذْتَکَرَبودہ بسبب وقوع ذال فائے افتعال تارادال کردندوذال رادال نمودہ ودردال ادغام۔ص (22) مُدَّکِرْ۔ب: ہم ازیں باب است ودرتصاریف ابواب دانستہ کہ دریں جااِذْدَکَرَبفك ادغام وَاِذَّکَرَبابدال دال بذال وادغام ہم آمدہ۔

﴿ترجمہ﴾: ص (17) اَشُدَّ جوکہ بَلَغَ اَشُدَّہٗ میں واقع ہے۔ب: شدت کی جمع ہے بمعنی قوت جیسے اَنْعُمٌ نِعْمَۃٌ کی جمع ہے بیضاوی میں اسی طرح ہے اور قاموس میں شَدٌّ جوکہ قوت ہی کے معنی میں ہے اس کی جمع ہونے کا احتمال بھی لکھا ہے۔ص (18) لَمْ یَكُ۔ب: اصل میں لَمْ یَکُنْ تھا نون کو اسی قاعدہ کی وجہ سے حذف کر دیا کہ فعل ناقص سے نون آخر جوازم کے دخول کے وقت جائز الحذف ہوتا ہے لَمْ اَكُ،لَمْ نَكُ،اِنْ یَّكُ بھی قرآن مجید میں واقع ہوئے ہیں۔ص (19) یَہِدّیُ۔ب: صیغہ واحد مذکر غائب اثبات مضارع معروف باب افتعال سے ناقص ہے اصل میں یَہْتَدِیُ تھا جب دال افتعال کے عین کلمہ میں واقع ہوئی تو تاء کو دال کر کے دال میں ادغام کر دیا اور فاء کلمہ (یعنی ہاء) کو کسرہ دیدیا یَہِدّیُ ہوا اور فتحہ بھی جائز ہے یَہَدِّیُ بھی کہہ سکتے ہیں۔ص (20) یَخِصِّمُوْنَ۔ب: اصل میں یَخْتَصِمُوْنَ تھا باب افتعال کے عین کلمہ کی جگہ صاد واقع ہونے کی وجہ سے یَہِدّیُ کی طرح عمل کیا اور ان دونوں صیغوں کے قاعدہ کی شرح ابواب کی گردانوں میں گزر چکی ہے۔ص (21) وَادَّکَرَ۔ب: اصل میں اِذْتَکَرَ تھا افتعال کے فاء کلمہ میں دال واقع ہونے کی وجہ سے تاء کو دال کر دیا پھر دال کو دال سے بدل کر دال (دال ثانی) میں ادغام کر دیا۔ص (22) مُدَّکِرٌ۔ب: اسی باب افتعال سے ہے اور ابواب کی گردانوں میں تم جان چکے کہ اس جگہ اِذْدَکَرَ فک ادغام کیساتھ اور دال کو ذال سے بدل کر ادغام اِذَّکَرَ بھی آیا ہے۔

﴿تشریح﴾:

صیغہ نمبر 17 اَشُدَّ:

اَشُدَّ جوکہ بَلَغَ اَشُدَّہٗ میں واقع ہے...... یہ جمع ہے شدت بمعنی قوت کی...... جیسا کہ اَنْعُمٌ جمع ہے نِعْمَۃٌ کی اصل میں اَشْدُدٌ...... یَمُدُّ یَفِرُّ والے قانون سے اَشُدٌّ ہوگیا...... تفسیر بیضاوی میں ایسے ہی ہے...... اور قاموس میں ہے کہ اس میں

یہ احتمال بھی ہے کہ اَشُدٌّ جمع ہے شَدٌّ کی بمعنی قوت۔

صیغہ نمبر 18 لَمْ یَکُ:

بیان: یہ اصل میں لَمْ یَکُنْ تھا، اسکے آخر سے نون گر گیا، اس قانون کی وجہ سے جو ہم افادات میں لکھ چکے ہیں کہ جب افعال ناقصہ میں سے کسی فعل ناقص کے آخر میں نون ہو اور اس فعل پر جوازم میں سے کوئی داخل ہو تو نون کو حذف کرنا جائز ہے۔ اسی قانون کی وجہ سے اس کے آخر سے نون کو حذف کر دیا تو لَمْ یَکُ ہو گیا۔ قرآن مجید میں لَمْ یَکُ، لَمْ اَکُ، لَمْ نَکُ اور اِنْ یَّکُ بھی آئے ہیں ان میں یہی قانون جاری ہوا ہے۔

صیغہ نمبر 19 یَہِدِّیْ:

بیان: یہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے ہفت اقسام میں ناقص ہے، باب افتعال سے۔ اصل میں یَہْتَدِیُ تھا افتعال کے عین کلمہ میں دال واقع ہوئی، تائے افتعال کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا پھر فاء کلمہ اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْکَسْرِ کے قانون کے تحت کسرہ دیا تو یَہِدِّیْ ہو گیا اور اس میں فاء کلمہ کو فتحہ دے کر یَہَدِّیْ پڑھنا بھی جائز ہے کیونکہ فتحہ اَخَفُّ الحرکات ہے۔

صیغہ نمبر 20 یَخِصِّمُوْنَ:

بیان: یہ اصل میں یَخْتَصِمُوْنَ تھا، افتعال کے عین کلمہ میں صاد واقع ہوئی، تو تاء افتعال کو صاد سے بدل صاد کا صاد میں ادغام کر دیا اور فاء کلمہ کو اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْکَسْرِ کے قانون کے تحت کسرہ دیا تو یَخِصِّمُوْنَ ہو گیا۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ان دونوں صیغوں میں جاری ہونے والے قانون کی شرح ابواب کی گردانوں میں گزر چکی ہے۔

صیغہ نمبر 21 وَادَّکَرَ:

بیان: یہ واحد مذکر غائب ماضی معروف مثبت کا صیغہ ہے باب افتعال سے اصل میں اِذْتَکَرَ تھا افتعال کے فاء کلمہ میں ذال واقع ہوئی تو تاء افتعال کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا شروع میں واوَ آنے کی وجہ سے ہمزہ وصلی گر گیا تو وَادَّکَرَ ہو گیا۔ اس میں دو صورتیں اور بھی جائز ہیں۔ (۱) فک ادغام کریں یعنی اِذْدَکَرَ پڑھیں۔
(۲) تاء افتعال کو دال سے بدل کر پھر دال کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیں، یعنی اِذَّکَرَ پڑھیں۔

صیغہ نمبر 22 مُدَّکِرٌ:

بیان: یہ اصل میں مُذْتَکِرٌ تھا، افتعال کے فاء کلمہ میں ذال واقع ہوئی تو تاء افتعال کو دال سے بدلا پھر فاء کلمہ کی ذال کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کیا تو مُدَّکِرٌ ہو گیا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: ص (23) تَدَّعُوْنَ۔ب: صیغه جمع مذکر حاضر اثبات مضارع معلوم ست ناقص واوی از افتعال دراصل تَدْتَعِیُوْنَ بوده تاء بسبب بودن فاء "دال" شده درادال درادغام یافته ویاء بقاعده تَرْمُوْنَ حذف گشته۔ ص (24) مُزْدَجِرٌ۔ب: مصدر میمی ست صحیح از افتعال دراصل مُزْتَجِرٌ بوده بسبب بودنِ فاء "زا" تاء دال شده وباعتبار وزن صیغه مفعول وظرف هم می تواند شد شرح قاعده درتصاریف ابواب گزشته۔ ص (25) فَمَنِضْطُرَّ۔ب: اُضْطُرَّ صیغه واحد مذکر غائب اثبات ماضی مجهول مضاعف از افتعال همزه وصل بسبب درج افتاده ونون ساکن بقاعده اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْکَسْر کسره یافته وتائے افتعال بسبب ضاد طاء شده۔ ص (26) مُضْطُرِرْتُمْ۔ب: درقرآن مجید اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَیْهِ واقع است اُضْطُرِرْتُمْ صیغه جمع مذکر حاضر اثبات ماضی مجهول ست مضاعف از افتعال همزه وصل بسبب درج افتاده والف مابساکنین وتائے افتعال بسبب ضاد طاء شده۔ (27) فَمَسْطَاعُوْا۔ب: دراصل فَمَا اسْتَطَاعُوْا بوده۔ صیغه جمع مذکر غائب نفی ماضی معروف اجوف واوی از استفعال تائے استفعال را حذف کردند وهمزه وصل بدرج افتاده والف مابساکنین فَمَسْطَاعُوْا شده۔

﴿ترجمہ﴾: ص (23) تَدَّعُوْنَ۔ب: صیغہ جمع مذکر حاضر اثبات مضارع معلوم ناقص واوی باب افتعال سے ہے اصل میں تَدْتَعِیُوْنَ تھا فاء کلمہ کے دال ہونے کی وجہ سے تاء دال ہو کر دال میں مدغم ہوگئی اور تَرْمُوْنَ کے قاعدہ سے یاء حذف ہوگئی۔ ص (24) مُزْدَجِرٌ۔ب: باب افتعال سے صحیح مصدر میمی ہے اصل میں مُزْتَجِرٌ تھا زاء کے فاء کلمہ ہونے کی وجہ سے تاء دال ہوگئی، اور وزن کے اعتبار سے مفعول اور ظرف کا صیغہ بھی ہوسکتا ہے قاعدہ کا بیان کی گردانوں میں ہو چکا ہے۔ ص (25)۔ فَمَنِضْطُرَّ۔ب: اُضْطُرَّ باب افتعال سے صیغہ واحد مذکر غائب اثبات ماضی مجہول مضاعف ہے ہمزہ وصل درمیان میں آنے کی وجہ سے گر گیا اور نون ساکن کو اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْکَسْر کے قاعدے سے کسرہ دیا گیا اور تائے افتعال ضاد کی وجہ سے طاء ہوگئی۔ ص (26) مُضْطُرِرْتُمْ۔ب: قرآن مجید میں اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَیْهِ واقع ہے اُضْطُرِرْتُمْ باب افتعال سے صیغہ جمع مذکر حاضر اثبات ماضی مجہول مضاعف ہے۔ ہمزہ وصل درمیان میں آنے کی وجہ سے گر گیا اور ما

کا الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے (گر گیا) اور تائے افتعال ضاد کی وجہ سے طاء ہو گئی۔ص
(27) فَمَسْطَاعُوْا۔ب: اصل میں فَمَا اسْتَطَاعُوْا تھا باب استفعال سے صیغہ جمع مذکر غائب نفی ماضی معروف اجوف واوی ہے تائے استفعال کو حذف کر دیا اور ہمزہ وصل درمیان میں آنے کی وجہ سے گر گیا اور ما کا الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے (گر گیا) فَمَسْطَاعُوْا ہو گیا۔

﴿تشریح﴾:

صیغہ نمبر 23 تَدَّعُوْنَ: بیان: یہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف مثبت کا صیغہ ہے ہفت اقسام میں ناقص ہے باب افتعال سے اصل میں تَدْتَعِیُوْنَ تھا چونکہ افتعال کے فاء کلمہ میں دال واقع ہوئی تو تاء افتعال کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا تَدَّعِیُوْنَ ہو گیا پھر اس میں قانون نمبر 10 کی تیسری جزء جاری ہوئی کہ یاء متحرک کسرہ کے بعد واقع ہوئی اور اس یاء متحرک کے بعد واؤ ساکن ہے تو یاء کے ماقبل کی حرکت کو دور کر کے یاء کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دی اور یاء کو واؤ سے بدلا دو ساکن جمع ہو گئے یعنی دو واؤ ایک کو گرا دیا تو تَدَّعُوْنَ ہو گیا۔

صیغہ نمبر 24 مُزْدَجَرٌ:

بیان: یہ مصدر میمی ہے ہفت اقسام میں صحیح ہے باب افتعال سے اصل میں مُزْتَجَرٌ تھا چونکہ افتعال کے فاء کلمہ میں زاء واقع ہوئی تو تاء افتعال کو دال سے بدلا مُزْدَجَرٌ ہو گیا۔مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اگر چہ قرآن کریم میں یہ مصدر میمی ہے لیکن وزن کے لحاظ سے یہ اسم مفعول او اسم ظرف بھی ہو سکتا ہے۔

صیغہ نمبر 25 فَمَنِضْطُرَّ:

بیان: اس میں صیغہ اُضْطُرَّ ہے یہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول مثبت کا صیغہ ہے ہفت اقسام میں مضاعف ہے باب افتعال سے۔اصل میں اُضْتُرِدَ تھا اس میں ہمزہ وصلی گر گیا درمیان میں آنے کی وجہ سے اور مَنْ کے نون کو اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْکَسْرِ والے قانون کے تحت کسرہ دیا اس میں تاء کو طاء سے اس لئے بدلا کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ اگر افتعال کے فاء کلمہ میں ضاد واقع ہو تو تاء افتعال کو طاء سے بدل دیتے ہیں یہاں بھی تاء کو طاء سے بدلا تو فَمَنِضْطُرَّ ہو گیا۔

صیغہ نمبر 26 مَضْطُرِرْتُمْ:

بیان: اس میں صیغہ اُضْطُرِرْتُمْ ہے یہ جمع مذکر حاضر فعل ماضی مجہول مثبت کا صیغہ ہے ہفت اقسام میں مضاعف ہے، باب افتعال سے اصل میں اُضْتُرِرْتُمْ تھا اِطَّلَبَ اِظَّلَمَ والے قانون سے تائے افتعال طاء سے بدل گئی تو لَاُضْطُرِرْتُمْ بن گیا اس میں ہمزہ وصلی درمیان کلام میں آنے کی وجہ سے گر گیا اور ما کا الف بھی التقائے ساکنین کی وجہ

سے گر گیا۔ اس میں ضادؔ واقع ہوئی افتعال کے فاء کلمہ میں، تو تائے افتعال کو طاء سے بدل دیا مَضْطُرِرْتُمْ ہو گیا۔

صیغہ نمبر 27 فَمَسْطَاعُوْا:

بیان: اصل میں فَمَااسْتَطَاعُوْا تھا یہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مجہول منفی کا صیغہ ہے ہفت اقسام میں اجوف واوی ہے باب استفعال سے، تائے استفعال کو حذف کر دیا اور ہمزہ وصلی درمیان کلام میں آنے کی وجہ سے گر گیا اور مَاکا الف بھی التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا تو فَمَسْطَاعُوْا ہو گیا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: ص (28) لَمْ تَسْطِعْ۔ب: دراصل لَمْ تَسْتَطِعْ بود تاء را حذف کردند و اعلال دراں مثل لَمْ يَسْتَقِمْ شده۔ ص (29) مُضِيًّا۔ب: مصدر ست ناقص از مَضٰى يَمْضِيْ دراصل مُضُوْيًا بوده بقاعده مَرْمِيٌّ اعلال کردند و دریں کسره فاء هم جائز ست۔ ص (30) عِصِيَّهُمْ۔ب: عِصِيٌّ جمع عَصَا ست دراصل عُصُوْوٌ بود بقاعده دِلِيٌّ هر دو واؤ یاء شده ضمه هاء ماقبل کسره گشته۔ ص (31) لَنَسْفَعًا۔ب: لَنَسْفَعَنْ بروزن لَنَفْعَلَنْ صیغه متکلم مع الغیر لام تاکید بانون خفیفه است گاهے نون خفیفه را بمشاکله تنوین بصورتش می نویسند و بهمون وضع نویشتند لهٰذا صیغه اشکالے پیدا کرده۔ ص (32) نَبْغِ۔ب: نَبْغِيْ مثل نَرْمِيْ یاء را بایں قاعده که درحالت وقف از آخر ناقص حذف حرفِ علت جائز ست حذف کردند و محققین صرف نوشته اند که علی الاطلاق محاوره عرب است که بے جزم و وقف هم در يَدْعُوْ، يَرْمِيْ، يَدْعُ، يَرْمِ می گویند۔

﴿ترجمہ﴾: ص (28) لَمْ تَسْطِعْ۔ب: اصل میں لَمْ تَسْتَطِعْ تھا تاء کو حذف کر دیا اور اس میں اعلال لَمْ يَسْتَقِمْ کی طرح ہوا۔ ص (29) مُضِيًّا۔ب: مَضٰى يَمْضِيْ سے مصدر ناقص ہے اصل میں مُضُوْيً تھا مَرْمِيٌّ کے قاعدہ سے تعلیل کی اور اس میں فاء کلمہ یعنی میم کو کسرہ بھی جائز ہے۔ ص (30) عِصِيَّهُمْ۔ب: عَصًا کی جمع عِصِيٌّ ہے اصل میں عُصُوْوٌ تھا دِلِيٌّ کے قاعدہ سے دونوں واؤ یاء ہو کر ماقبل کا ضمہ کسرہ ہو گیا۔ ص (31) لَنَسْفَعًا۔ب: لَنَسْفَعَنْ لَنَفْعَلَنْ کے وزن پر صیغہ متکلم مع الغیر تاکید بانون خفیفہ ہے نونِ خفیفہ کو تنوین کی مشابہت کی وجہ سے کبھی اس کی صورت میں لکھ دیتے ہیں اسی طریقہ سے لکھا گیا اسلئے صیغہ نے اشکال پیدا کر دیا۔ ص (32) نَبْغِ۔ب: نَبْغِيْ نَرْمِيْ کی طرح ہے یاء کو اس قاعدہ سے حذف کر دیا کہ حالت وقف میں ناقص کے آخر سے حرف علت کا حذف جائز ہے اور محققین علم صرف نے لکھا ہے کہ علی الاطلاق

عرب کا محاورہ ہے کہ جزم اور وقف کے بغیر بھی یَدْعُوْ، یَرْمِیْ میں یَدْعُ، یَرْمِ کہہ سکتے ہیں۔

﴿تشریح﴾:

صیغہ نمبر 28 لَمْ تَسْطِعْ:

بیان: اصل میں لَمْ تَسْتَطِعْ تھا تائے استفعال کو حذف کر دیا تو لَمْ تَسْطِعْ ہو گیا اس میں لَمْ یَسْتَقِمْ کی طرح تعلیل ہوئی اصل میں لَمْ تَسْتَطْوِعْ تھا تو قانون نمبر 8 (یَقُوْلُ، یَبِیْعُ والا قانون) جاری ہوا کہ واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے تو واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی پھر مِیْعَادٌ والے قاعدے کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدلا پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے یاء کو گرا دیا تو لَمْ تَسْطِعْ ہو گیا۔

صیغہ نمبر 29 مُضِیًّا:

بیان: یہ مَضٰی یَمْضِیْ کا مصدر ہے ہفت اقسام میں ناقص ہے اصل میں مُضُوْیًا تھا اس میں مَرْمِیٌّ والا قانون جاری ہوا کہ واؤ اور یاء مبدل ایک ایسے کلمہ میں جمع ہوئیں جو کہ غیر ملحق ہے اور ان دونوں میں سے پہلا ساکن ہے تو واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا اور یاء کی مناسبت کی وجہ سے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا تو مُضِیًّا ہو گیا اس میں عین کلمہ کی اتباع میں فاء کلمہ کو کسرہ دے کر مِضِیًّا پڑھنا بھی جائز ہے۔

صیغہ نمبر 30 عِصِیُّهُمْ:

بیان: عِصِیٌّ جمع ہے عَصَا کی اصل میں عُصُوْوٌ تھا اس میں دِلِیٌّ والا قانون جاری ہوا کہ یہ جمع فُعُوْلٌ کے وزن پر ہے اور اس کے آخر میں دو واؤ ہیں دونوں واؤ کو یاء سے بدل دیا اور یاء کا یاء میں ادغام کر دیا اور یاء کی مناسبت کی وجہ سے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا اور عین کلمہ کی اتباع میں فاء کلمہ کو کسرہ دیدیا تو عِصِیٌّ ہو گیا۔

صیغہ نمبر 31 لَنَسْفَعًا:

بیان: لَنَسْفَعَنْ بروزن لَنَفْعَلَنْ ہے جمع متکلم لام تاکید بانون خفیفہ کا صیغہ ہے، کبھی نون خفیفہ کو تنوین کیساتھ مشابہت کی وجہ سے تنوین کی صورت میں لکھ دیتے ہیں تو یہاں بھی نون خفیفہ کو تنوین کی شکل میں لکھا جس کی وجہ سے صیغہ مشکل ہو گیا۔

صیغہ نمبر 32 نَبْغِ:

بیان: نَبْغِیْ یہ نَرْمِیْ کی طرح ہے......اس کے آخر سے یاء حذف ہو گئی ہے اس قانون کی وجہ سے کہ حالت وقف میں ناقص کے آخر سے حرف علت حذف کرنا جائز ہے پس نَبْغِ ہو گیا۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ علم الصرف

کے محققین کہتے ہیں کہ علی الاطلاق عرب کا محاورہ ہے کہ بغیر جزم اور بغیر وقف کے بھی ناقص کے آخر سے حرف علت کو گرا دیتے ہیں یَدْعُوْ کو یَدْعُ اور یَرْمِیْ کو یَرْمِ پڑھتے ہیں۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: ص (33) ب: غَاشِیَۃٌ است بقاعده جَوَارٍ کاربدن شدند دراعلال امثال این صیغه بحثے طویل است مناسب مے نماید که تُتْمِیْمًا لِلْاِفَادَۃِ سرکنیم درامثال جَوَارٍ بحالت رفع وجر یاء حذف شده عذف عدم الاضافة واللام تنوین می آیدو بحالت نصب مطلقاً یاء مفتوح می باشد می گویند جَاءَ تَنِیْ جَوَارٍ وَمَرَرْتُ بِجَوَارٍ وَرَأَیْتُ جَوَارِیَ بوقت اضافة ولام یائے ساکن درآخر می باشد رَفْعًا وَجَرًّا مثل جَاءَ تَنِیْ الْجَوَارِیْ وَمَرَرْتُ بِالْجَوَارِیْ۔

﴿ترجمہ﴾: ص (33) غَوَاشٍ۔ب: غَاشِیَۃٌ کی جمع ہے جَوَارٍ کے قاعدہ پر عمل کیا گیا ہے اس جیسے صیغوں کی تعلیل میں ایک لمبی بحث مناسب معلوم ہوتا ہے کہ افادہ کی تکمیل کیلئے سر کریں (یعنی لکھ دیں)۔ جَوَارٍ جیسے صیغوں میں حالت رفع وجر میں یاء حذف ہو کر اضافت اور لام نہ ہونے کے وقت تنوین آجاتی ہے اور حالت نصب میں مطلقاً یاء مفتوح ہوتی ہے کہتے ہیں جَاءَ تَنِیْ جَوَارٍ وَمَرَرْتُ بِجَوَارٍ وَرَأَیْتُ جَوَارِیَ اور اضافت اور لام کے وقت رفعی اور جری حالت میں آخر میں یاء ساکن ہوتی ہے جَاءَ تَنِیْ الْجَوَارِیْ وَمَرَرْتُ بِالْجَوَارِیْ۔

﴿تشریح﴾:

صیغہ نمبر 33 غَوَاشٍ:

بیان: یہ جمع ہے غَاشِیَۃٌ کی، اس کی اصل غَوَاشِیٌ اس میں جَوَارٍ والا قانون جاری ہوا۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ غَوَاشٍ اور اس جیسے صیغوں کی تعلیل میں ایک لمبی بحث ہے۔ مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ افادہ کو مکمل کرنے کی خاطر وہ بحث یہاں لکھ دوں جَوَارٍ اور اس کے نظائر میں حالت رفع اور جر میں یاء حذف ہو جاتی ہے، پھر اگر وہ معرف باللام اور مضاف نہ ہو تو عین کلمہ پر تنوین آجاتی ہے، اور حالت نصب میں مطلقاً یاء مفتوح باقی رہتی ہے...... مطلقاً کا مطلب یہ ہے کہ خواہ وہ معرف باللام یا مضاف ہو یا نہ ہو جیسے جَاءَ تْنِیْ جَوَارٍ وَمَرَرْتُ بِجَوَارٍ وَرَأَیْتُ جَوَارِیَ اور اگر وہ معرف باللام اور مضاف ہو تو حالت رفع اور جر میں ان کے آخر میں یاء ساکن ہو جاتی ہے جیسے جَاءَ تَنِیْ الْجَوَارِیْ وَمَرَرْتُ بِالْجَوَارِیْ۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: پس اشکال وارد می کنند کہ ایں وزن منتہی الجموع است کہ ازاسباب قویۃ منع صرف است بایستے کہ تنوین دریں مطلقاً نمی آمد و یاء گاھے ھے حذف نمی شد چنانکہ در اَوْلٰی وَاَعْلٰی وغیرہ اسم تفضیل بایں جھۃ کہ بسبب منع صرف کہ علۃ آں وزن فعل و وصف بودہ تنوین دراں نیامدہ الف ھیچ گاہ حذف نشدہ؟ وجواب ایں اشکال چنیں دادہ اند کہ اصل در اسماء انصراف است پس ھر اسم منصرف برمی آید لھٰذا دریں جا اصل باتنوین برآمدہ درحالت نصب کہ یاء حسب قاعدہ قَاضٍ نمی افتد، دروزن منتہی الجموع خللے نیامدہ لھٰذا کلمہ غیرمنصرف شدہ تنوین حذف گردیدہ و درحالت رفع وجر چوں بقاعدہ قَاضٍ افتادہ جَوَارٍ بروزن مفرد مثل سَلَامٌ وَکَلَامٌ ماندہ وزن منتہی الجموع باطل شدہ ومدار منع صرف دریں جا صرف برھمیں وزن است پس کلمہ منصرف باقی ماندہ باتنوین وحذف یا قائم ماندہ ودراَعْلٰی وامثال آں اصل باتنوین برآوردہ بودند لیکن بعدافتادن الف بالتقائے ساکنین باتنوین ھم سبب منع صرف زائم نمی شود چہ سبب منع صرف ایں جادو چیز ست وصف کہ دراں ھیچ گونہ خللے واقع نشدہ ووزن فعل کہ دریں مقام معتبر ازاں بودن یکے از حوف اَتَیْنَ درابتداء است بے قبول یاء وایں معنی باوصف سقوط الف ھم موجود است پس بقاعدہ علۃ منع صرف موجب منع صرف کلمہ گردیدہ تنوین رابرانداخت۔ صاحب فصول اکبری برائے تفصی ازیں اشکال راہ دیگر پیمودہ کہ ایں جمع راازمعیۃ قاضی برآوردہ برائے ایں قاعدہ دیگر قراردادہ یعنی ایں کہ درجمع ناقص کہ بروزن صوری فَوَاعِلُ باشد بحالت رفع وجر یاء راحذف کردہ تنوین می آرند چونکہ درتقریر صاحب فصول اکبری ازاصل اشکال واردنمی شود وتخفیف مؤنث بسیارست لھٰذا قاعدہ رادریں کتاب بھمیں نہج نوشتیم۔

﴿ترجمہ﴾: پس اشکال وارد کرتے ہیں کہ یہ وزن منتہی الجموع کے صیغے کا ہے جو کہ صرف کے قوی اسباب میں سے ہے تو چاہیے کہ اس میں تنوین مطلقاً نہ آئے یاء کبھی حذف ہو چنانچہ اَوْلٰی اور اَعْلٰی وغیر اسم تفضیل میں الف اسلئے حذف نہیں ہوا کہ منع صرف کے باعث جس کا سبب وزن فعل اور وصف ہے ان میں تنوین نہیں آتی تھی اس اشکال کا جواب یوں دیتے ہیں کہ اسماء میں اصل منصرف ہونا ہ پس اہر اسم کی اصل منصرف

آتی ہے لہذا یہاں (جَوَارٍ) اصل تنوین کیساتھ نکال کر حالت نصبی میں یاء چونکہ قَاضٍ کے قاعدہ سے حذف نہیں ہوتی تو وزن منتہی الجموع میں کو یہ خلل نہ آیا لہٰذا کلمہ غیر منصرف ہو کر تنوین حذف ہو گئی اور حالت رفع و جر میں چونکہ یاء قَاضٍ کے قاعدہ سے گر گئی تو جَوَارٍ مفرد کے وزن پر سَلَامٌ اور کَلَامٌ کی طرح رہ گیا وزن منتہی الجموع باطل ہو گیا اور یہاں منع صرف کا دارو مدار اسی وزن پر ہے پس کلمہ تنوین کیساتھ منصرف رہا اور یاء کا حذف قائم رہا اور اَعْلٰی اور اس کی امثال میں اصل تنوین کیساتھ نکالی تھی لیکن التقائے ساکنین با تنوین کی وجہ سے الف گرنے کے بعد بھی سبب منع صرف زائل نہ ہوا کیونکہ اس جگہ سبب منع صرف دو چیزیں ہیں، وصف کہ جس میں کسی قسم کا کوئی خلل واقع نہ ہوا اور وزن فعل کہ جس کیلئے اس مقام پر یہ شرط ہے کہ ابتداء میں حروف اَتَيْنَ میں سے ایک ہو اور تا کو قبول نہ کرے اور یہ چیز الف ساقط ہونے کے باوجود موجود ہے پس منع صرف کے سبب کی بقاء کلمہ کے منع صرف کا موجب ہو کر تنوین کو گرا دیا۔ صاحب فصول اکبری نے اس اشکال سے خلاصی کیلئے ایک دوسری راہ اختیار کی کہ اس جمع کو قاض سے الگ کر کے اس کیلئے ایک اور قاعدہ مقرر کر دیا یعنی یہ کہ ایسی جمع ناقص میں جو کہ فَوَاعِلُ کے وزن صوری پر ہو حالت رفع و جر میں یاء کو حذف کر کے تنوین لگا دیتے ہیں چونکہ صاحب فصول اکبری کی تقریر مین سرے سے اشکال وارد نہیں ہوتا اور مؤنث کی تخفیف بہت ہے اسلئے ہم نے قاعدہ کو اس کتاب میں اسی طریقہ سے لکھ دیا۔

﴿تشریح﴾:

پس اشکال واردالخ : سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک اشکال نقل کر کے اس کا جواب دینا ہے۔

﴿اشکال﴾: جَــوَارٍ اور اس کے نظائر کا وزن منتہی الجموع کا وزن ہے...... اور یہ دو سببوں کے قائم مقام ہونے کی وجہ سے غیر منصرف کا قوی سبب ہے۔ تو جب جَــوَارٍ اور اس کے نظائر کا وزن منتہی الجموع کا وزن ہے اور غیر منصرف کا قوی سبب ہے تو پھر چاہیے کہ جَوَارٍ اور اس کے نظائر میں تنوین بالکل نہ آئے نہ حالت رفع میں، نہ حالت نصب میں، نہ حالت جر میں کیونکہ غیر منصرف پر تنوین نہیں آتی جب تنوین نہیں آئے گی تو یاء بھی حذف نہ ہو گی کیونکہ یاء حذف ہوئی ہے تنوین کیساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے جب تنوین نہ آئے گی تو التقائے ساکنین نہیں ہو گا لہٰذا یاء حذف نہیں ہو گی جیسا کہ اَوْلٰی اور اَعْلٰی اسم تفضیل غیر منصرف ہیں وزن فعل اور وصف کی وجہ سے ان کے آخر میں تنوین نہیں آئے گی اور الف بھی نہیں گرے گا۔ جس طرح اَوْلٰی اور اَعْلٰی کی اصل بغیر تنوین کے نکالی جاتی ہے اور الف حذف نہیں ہوتا اسی طرح جَوَارٍ کی اصل بھی بغیر تنوین کے نکالی جائے اور یاء کو حذف نہیں کرنا چاہیے۔

﴿جواب﴾: اسماء مین اصل انصراف ہے پس ہر اسم کی اصل منصرف نکالی جاتی ہے۔ لہٰذا یہاں بھی اصل تنوین کیساتھ نکالی جائیگی چونکہ حالت نصب میں یاء قَاضٍ والے قانون کی وجہ سے نہیں گرتی کیونکہ یاء پر فتحہ ثقیل نہیں ہے

اور جمع منتہی الجموع کے وزن میں خلل پیدا نہیں ہوا لہٰذا یہ کلمہ غیر منصرف ہو گیا اور تنوین حذف ہو گئی اور حالت رفع وجر میں یاء قَاضٍ والے قانون کی وجہ سے گر گئی ہے کیونکہ یاء پر رفع اور جر ثقیل ہے اور جَوَارٍ یہ مفرد یعنی سَلَامٌ، کَلَامٌ کے وزن پر آ گیا ہے تو جب مفرد سَلَامٌ کَلَامٌ کے وزن پر آ گیا تو منتہی الجموع کا وزن باطل ہو گیا اور یہاں منع صرف کا مدار منتہی الجموع کا وزن ہے پس کلمہ منصرف باقی رہ گیا تنوین کیساتھ اور یاء کا حذف بھی قائم رہا۔ اَعْلٰی اور اَوْلٰی کی اصل بھی تنوین کیساتھ نکالی گئی تھی پھر قَالَ والے قانون کے تحت یاء کو الف سے بدلا وہ الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر بھی گیا لیکن الف کے التقائے ساکنین کی وجہ سے گرنے کے باوجود غیر منصرف کا کوئی سبب زائل نہیں ہوا کیونکہ منع صرف کے اسباب اس جگہ دو ہیں 'وصف اور وزن فعل'' تو الف کے گرنے کے باوجود بھی وصف میں میں کوئی خلل پیدا نہیں ہوا اسی طرح وزن فعل میں بھی کوئی خلل پیدا نہیں ہوا۔ کیونکہ وزن فعل جو منع صرف کا سبب ہے وہ یہ ہے کہ شروع میں حروف اَتَیْنَ میں سے کوئی حرف ہو اور تاء کو قبول کرنے والا نہ ہو یہ دونوں باتیں الف کے گرنے کے بعد باقی ہیں جب منع صرف کی علت باقی ہے تو کلمہ غیر منصرف ہو جائیگا اور تنوین گر جائیگی تو الف واپس آ جائے گا۔

☆ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ صاحب فصول اکبری نے اس اشکال سے جان چھڑانے کیلئے ایک دوسرا راستہ اختیار کیا ہے اس نے کہا کہ جَوَارٍ اور اس کے نظائر میں قَاضٍ والا قانون جاری نہیں ہوا انہوں نے اس کیلئے ایک اور قانون بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ جس ناقص کی جمع فَوَاعِلُ کے وزن صوری پر ہو تو حالت رفع اور جر میں یاء حذف ہو کر عین کلمہ پر تنوین آ جاتی ہے چونکہ صاحب فصول اکبری کی تقریر میں سرے سے اشکال ہی وارد نہیں ہوتا اور بہت ساری مشقت سے تخفیف ہو جاتی ہے اسلئے ہم نے اس کتاب میں قاعدہ اسی طریقہ سے لکھا۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: ص (34) فَقَدْ رَأَيْتُمُوْهُ۔ ب: صیغہ رَأَيْتُمْ فَعَلْتُمْ فائے تعقیب وقد تحقیق در ابتدایش آمده چوں ہائے ضمیر مفعول در آخر آں لاحق شده واؤ بر تُمْ افزوده وقاعده چنیں ست که بعد کُمْ وَهُمْ وَتُمْ ہر گاه ضمیر لاحق مے شود بعد میم واؤ مے فزاید و میم مضموم مے شود چوں قَتَلْتُمُوْهُمْ ،اَكَلْتُمُوْهَا،اَكْرَهْتُمُوْنِيْ،طَلَّقْتُمُوْهُنَّ بلکه د تائے مکسوره واحد مؤنث حاضر حین لحوق ضمیر گاہے یائے ساکنه زیاده مي شود در صحیح بخاری در قول ابن مسعودٌ وارد شد لَوْ قَرَأْتِيْهِ لَوَجَدْتِّيْهِ۔ ص (35) اَنُلْزِمُكُمُوْهَا۔ ب: صیغه نُلْزِمُ است مثل نُكْرِمُ مثل نُكْرِمُ ہمزه استفهام بر سرش آمده وَكُمْ ضمیر مفعول در آخرش وبعد آں بسبب ہا ضمیر مفعول دوم بعد میم واؤ افزوده میم مضموم

شده۔ اَنُلْزِمُکُمُوْهَا گشته۔ ص (36) اَنْ سَیَکُوْنُ۔ ب: صیغه یَکُوْنُ ست مثل یَقُوْلُ اشکال بسبب عدم نصب و وجهش ایں که ایں اَنْ ناصبه نیست بلکه مخففه است از اَنَّ مشبه بالفعل بعدعلم و ظن ایں اَنْ می آیدو نصب نمی کند۔

﴿ترجمہ﴾: ص (34) فَقَدْ رَأَیْتُمُوْهُ۔ ب: صیغہ رَأَیْتُمْ کے وزن پر ہے اس کے شروع میں فائے تعقیب اور قَدْ تحقیق آ گیا ہے جب اس کے آخر میں مفعول کی ہاء ضمیر لاحق ہوئی تو تُمْ پر واؤ کا اضافہ کر دیا۔ قاعدہ یوں ہے کہ کُمْ، هُمْ اور تُمْ کے بعد جس وقت کوئی ضمیر لاحق ہو جائے تو میم کے بعد واؤ زیادہ ہو جاتا ہے اور میم مضموم ہو جاتی ہے کہ کُمْ، هُمْ اور تُمْ کے بعد جس وقت کوئی ضمیر لاحق ہو جائے تو میم کے بعد واؤ زیادہ ہو جاتا ہے اور میم مضموم ہو جاتی ہے جیسے قَتَلْتُمُوْهُمْ، اَکَلْتُمُوْهَا، اَکْرَهْتُمُوْنِیْ، طَلَّقْتُمُوْهُنَّ بلکہ واحد مؤنث حاضر کی تائے مکسورہ میں ضمیر لاحق ہونے کے وقت یائے ساکنہ زیادہ ہو جاتی ہے صحیح بخاری میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے قول میں وارد ہوا ہے لَوْ قَرَأْتِیْهِ لَوَجَدْتِّیْهِ۔ ص (35) اَنُلْزِمُکُمُوْهَا۔ ب: صیغہ "نُلْزِمُ" "نُکْرِمُ" کی طرح ہے ہمزہ استفہام اس کے شروع میں اور کُمْ ضمیر مفعول اس کے آخر میں آ گئی اور اس کے بعد مفعولِ دوم کی ہاء ضمیر کی وجہ سے میم کے بعد واؤ بڑھا دی میم مضموم ہو گئی تو اَنُلْزِمُکُمُوْهَا ہو گیا۔ ص (36) اَنْ سَیَکُوْنُ۔ ب: صیغہ "یَکُوْنُ" "یَقُوْلُ" کی طرح ہے اشکال عدم نصب کی وجہ سے ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اَنْ ناصبہ نہیں ہے بلکہ اَنْ مشبہ بالفعل سے مخففہ ہے علم اور ظن کے بعد یہ اَنْ آتا ہے اور نصب نہیں کرتا۔

﴿تشریح﴾:

صیغہ نمبر 34 فَقَدْ رَأَیْتُمُوْهُ:

بیان: اس میں صیغہ رَئَیْتُمْ ہے۔ بروزن فَعَلْتُمْ اس کے شروع میں فاء تعقیبیہ اور قَدْ تحقیقیہ لائے تو فَقَدْ رَأَیْتُمْ ہو گیا پھر اس کے بعد مفعول کی ھاء ضمیر کو بڑھانا چاہا، تو میم کو ضمہ دے کر واؤ کو بڑھا دیا تو فَقَدْ رَأَیْتُمُوْهُ ہو گیا۔ قانون یہ ہے کہ کُمْ، هُمْ، تُمْ ان کے بعد جب ضمیر مفعول کو بڑھاتے ہیں تو میم کو ضمہ دیتے ہیں اور میم کے بعد واؤ کو بڑھا دیتے ہیں جیسے قَتَلْتُمُوْهَا، اصل میں قَتَلْتُمْ، اَکَلْتُمُوْهَا اصل میں اَکَلْتُمْ، اَکْرَهْتُمُوْنِیْ اصل میں اَکْرَهْتُمْ، طَلَّقْتُمُوْهُنَّ اصل میں طَلَّقْتُمْ تھا بلکہ ماضی معروف کے واحد مؤنث حاضر کے صیغے میں جب ضمیر مفعول کو لاحق کرنا چاہتے ہیں تو تاء مکسورہ کے بعد کبھی یاء کو بڑھا دیتے ہیں جیسے صحیح بخاری میں حضرت عبد بن مسعودؓ کا قول ہے لَوْ قَرَأْتِیْهِ لَوَجَدْتِّیْهِ۔

☆ اس قول کا شانِ ورود یہ ہے کہ ایک روز سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث پاک بیان

فرمائی کہ لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاصِلَۃَ وَالْمُسْتَوْصِلَۃَ کہ اللہ کی لعنت ہے اس عورت پر جو سر کے بالوں میں دوسرے کے بال لگاتی ہے یا لگواتی ہے......اس پر ایک خاتون نے کہا کہ میں نے قرآن مجید پڑھا ہے لیکن میں اس قسم کی عورتوں پر لعنت کا بیان مجھے نہیں ملا......تو اس کے جواب میں سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لَوْقَرَأْتِیْہِ لَوَجَدْتِیْہِ یعنی اگر تو قرآن غور سے پڑھتی تو تجھے اس کا بیان مل جاتا......اور آپ نے دلیل کے طور پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے وَمَاآتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَانَھَاکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا یعنی جب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ایسی عورتوں پر اللہ کی لعنت ہے تو پھر یقیناً اللہ کی طرف سے بھی ایسی عورتوں پر لعنت ہوگی۔

صیغہ نمبر 35 اَنُلْزِمُکُمُوْھَا:

بیان: اس میں صیغہ نُلْزِمُ ہے، نُکْرِمُ کی طرح اس کے شروع میں ہمزہ استفہامیہ لائے تو اَنُلْزِمُ ہو گیا اور اس کے آخر میں مفعول کی ضمیر کُمْ لائے تو اَنُلْزِمُکُمْ ہو گیا پھر مفعول ثانی ھاء ضمیر کو لانا چاہا تو میم کو ضمہ دے کر واؤ کو بڑھا دیا تو اَنُلْزِمُکُمُوْھَا ہو گیا۔

صیغہ نمبر 36 اَنْ سَیَکُوْنُ:

بیان: اس میں صیغہ یَکُوْنُ ہے یَقُوْلُ کی طرح۔اس کے مشکل ہونے کا سبب یہ ہے کہ اس کے شروع میں اَنْ کے باوجود اس کے آخر میں نصب نہیں آرہا، طالب علم سوچتا ہے کہ اَنْ کے باوجود اس کے آخر میں نصب کیوں نہیں آرہا۔حالانکہ یہ اَنْ ناصبہ نہیں ہے بلکہ اَنْ مُخَفَّفَہ مِنَ الْمُثَقَّلَہ ہے کیونکہ علم اور ظن کے بعد جو اَنْ ہوتا ہے وہ اَنْ مُخَفَّفَہ مِنَ الْمُثَقَّلَہ ہوتا ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: (37) مِتْنَا۔ب: صیغہ متکلم مع الغیر ست چوں خِفْنَا و وجہ اشکال دریں صیغہ این است کہ مضارع آں در قرآن مجید مضموم العین مستعمل شدہ چوں یَمُوْتُ وَیَمُوْتُوْنَ پس باید کہ صیغہ از نَصَرَ یَنْصُرُ باشد و مُتْنَا آید چوں قُلْنَا جوابش ایں کہ اهل تفسیر نوشدہ اند کہ ایں لفظ از سَمِعَ آمدہ مَاتَ یَمَاتُ چوں خَافَ یَخَافُ و از نَصَرَ ھم آمدہ چوں مَاتَ یَمُوْتُ و در قرآن مجید ماضی از سَمِعَ مستعمل شدہ و مضارع از نَصَرَ ۔ ص (38) فَمُبَجَسَتْ۔ب: فَانْبَجَسَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف است مثل اِنْفَطَرَتْ ھمزہ بسبب درج افتادہ و نون ساکن بود بسبب وقوع یاء بعد آں میم شدہ

بایں جهةدر صیغه اشکالے آمده۔ص (39)اَلدَّاعِ۔ب: صیغه اسم فاعل است دَاعِیْ یاء بموجب قاعده که یائے آخراسم معرف باللام راگاهے حذف کننده ساقط شده۔ص (40)اَلْجَوَارِ۔ب: اَلْجَوَارِیْ بوده۔بقاعده که اینك ذکر کردیم یاء راحذف کردند۔ص (41)اَلتَّنَادِ۔ب: اَلتَّنَادِیْ مصدرباب تفاعل است اَلتَّنَادِیْ بوده بقاعده معلومه ضمه دال کسره شده یاء ساکن گشته وبقاعده مذکوره حال افتاده۔ص (42)دَسّٰهَا۔ب: صیغه دَسّٰی است که دراصل دَسَّسَ بوده حرف آخرتضعیف رابحرف علةبدل کردنداکثرعرب چنیں می کنند۔

﴿ترجمہ﴾: ص (37)مِتْنَا۔ب: صیغہ متکلم مع الغیر خَفْنَا کی طرح ہے اور اس صیغہ میں اشکال کی وجہ یہ ہے کہ اس کا مضارع قرآن مجید میں مضموم العین استعمال ہوا ہے جیسے یَمُوْتُ اور یَمُوْتُوْنَ پس چاہیے کہ صیغہ نَصَرَ یَنْصُرُ سے ہو اور قُلْنَا کی طرح مُتْنَا آئے اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ اہل تفسیر نے لکھا ہے کہ یہ لفظ سَمِعَ سے خَافَ یَخَافُ کی طرح مَاتَ یَمَاتُ آتا ہے اور نَصَرَ سے بھی آتا ہے جیسے مَاتَ یَمُوْتُ (قَالَ،یَقُوْلُ کی طرح) اور قرآن مجید میں ماضی سَمِعَ سے مستعمل ہوئی ہے اور مضارع نَصَرَ سے۔ص (38)فَمْبَحَسَتْ۔ب: فَانْبَحَسَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف اِنْفَطَرَتْ کی طرح ہے ہمزہ درمیان میں آنے کے سبب گر گیا اور نون جو کہ ساکن تھی اس کے بعد یاء واقع ہونے کی وجہ سے میم ہوگئی اس وجہ سے صیغہ میں اشکال آگیا۔ص (39)اَلدَّاعِ۔ب: اسم فاعل کا صیغہ دَاعِیْ ہے یاء اس قاعدہ کی وجہ سے ساقط ہوگئی کہ اسم معرف باللام کے آخر کی یاء کو کبھی حذف کر دیتے ہیں۔ص (40)اَلْجَوَارِ۔ب: اَلْجَوَارِیْ تھا یاء کو اس قاعدہ کی وجہ سے حذف کر دیا جو کہ ہم نے ابھی ذکر کیا۔ص (41)اَلتَّنَادِ۔ب: اَلتَّنَادِیْ باب تفاعل کا مصدر ہے اصل میں اَلتَّنَادُیُ تھا قاعدہ معلومہ سے دال کا ضمہ کسرہ ہو کر یاء ساکن ہوگئی اور حال میں ذکر کئے ہوئے قاعدہ سے گر گئی۔ص (42)دَسّٰهَا۔ب: صیغہ دَسّٰی جو کہ اصل میں دَسَّسَ تھا تضعیف کے حرف آخر کو حرف علت سے بدل دیا اکثر عرب ایسا کرتے ہیں۔

﴿تشریح﴾:

صیغہ نمبر 37 مِتْنَا:

بیان: یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے خِفْنَا کی طرح اصل میں مَوَتْنَا تھا، قَالَ،بَاعَ والے قانون سے واؤ الف سے بدلا، پھر الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا تو مِتْنَا بن گیا، پھر خِفْنَ والے قانون سے میم کو کسرہ دیا اور اس کے مشکل

ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس صیغہ کا مضارع قرآن مجید میں مضموم العین استعمال ہوا ہے جیسے یَمُوْتُ، یَمُوْتُوْنَ لہٰذا یہ صیغہ باب نَصَرَ، یَنْصُرُ سے ہونا چاہیے اور مُتْنَافاء کلمہ کے ضمہ کیساتھ آنا چاہیے قُلْنَا کی طرح۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ لفظ سَمِعَ سے آتا ہے مَاتَ یَمَاتُ، خَافَ یَخَافُ کی طرح اور نَصَرَ سے بھی آیا ہے مَاتَ یَمُوْتُ، قَالَ یَقُوْلُ کی طرح اس کی ماضی قرآن مجید میں نَصَرَ اور سَمِعَ دونوں سے آئی ہے۔ سَمِعَ سے جیسے ءَ اِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا، نَصَرَ سے جیسے وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لیکن اس کا مضارع قرآن مجید میں صرف نَصَرَ سے استعمال ہوا ہے جیسے یَوْمَ یَمُوْتُ۔

صیغہ نمبر 38 فَمْبَجَسَتْ:

بیان: اس میں صیغہ اِنْبَجَسَتْ ہے۔ یہ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف ہے اِنْفَطَرَتْ کی طرح، اس کے شروع میں فاء آئی تو ہمزہ وصلی درمیان کلام میں آنے کی وجہ سے گر گیا، چونکہ نون ساکن کے بعد باء آ گئی اسلئے نون ساکن کو میم سے بدلا، پس فَمْبَجَسَتْ ہو گیا اور اب صیغہ مشکل ہو گیا طالب علم خیال کرتا ہے کہ باب انفعال سے ہونے کے باوجود فاء کلمہ سے پہلے نون کیوں نہیں آئی۔

صیغہ نمبر 39 اَلدَّاعِ:

بیان: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے اصل میں اَلدَّاعِوُ تھا، دُعِیَ والے قانون سے واؤ یاء سے بدل گئی پھر یَدْعُوْ، یَرْمِیْ والے قانون سے یاء ساکن ہوئی تو اَلدَّاعِیْ ہو گیا۔ کبھی معرف باللام کے آخر سے یاء کو تخفیف کی خاطر گرا دیتے ہیں اس لئے یہاں بھی یاء کو گرا دیا تو اَلدَّاعِ ہو گیا۔

صیغہ نمبر 40 اَلْجَوَارِ:

بیان: اصل میں اَلْجَوَارِیْ تھا اس کے آخر سے یاء گر گئی ہے اس قاعدے کی وجہ سے جو اَلدَّاعِ میں بیان کیا ہے کہ کبھی معرف باللام کے آخر سے یاء کو تخفیف کی خاطر گرا دیتے ہیں اسلئے یہاں بھی یاء کو گرا دیا تو اَلْجَوَارِ ہو گیا۔

صیغہ نمبر 41 اَلتَّنَادِ:

بیان: یہ باب تفاعل کا مصدر ہے اصل میں اَلتَّنَادُیٌ تھا اس میں اَدْلٍ والا قانون جاری ہوا، یاء اسم کے لام کلمہ میں واقع ہوئی ضمہ کے بعد، تو ضمہ کو کسرہ سے بدلا اَلتَّنَادِیُ ہو گیا پھر یاء کو ساکن کیا تو اَلتَّنَادِیْ ہو گیا پھر اس میں اَلْجَوَارِ اور اَلدَّاعِ والا قانون جاری ہوا کہ کبھی کبھی معرف باللام کے آخر سے یاء کو تخفیفاً گرا دیتے ہیں اس لئے یہاں بھی یاء کو گرا دیا تو اَلتَّنَادِ ہو گیا۔

صیغہ نمبر 42 دَسّٰهَا:

بیان: اس میں صیغہ دَسّٰی ہے، اصل میں دَسَّسَ تھا، مضاعف کے دوسرے حرف کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت الف سے بدلا تو دَسّٰھَا ہو گیا کیونکہ اہل عرب اکثر ایسا کرتے ہیں۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: ص (43)فَظَلْتُمْ۔ب فَظَلِلْتُمْ بوده جمع مذکر حاضر ماضی معروف مضاعف از سَمِعَ بقاعده عرب که از دو حرف تضعیف یکے را گاهے حذف مے کنند لام اول را حذف کردند۔ گاهے فَظِلْتُمْ مے گویند بکسر ظاء بنقل حرکۃ اول بظاء۔ ص (44)قَرْنَ ۔ب: حسب بیان بعض مفسرین در اصل اِقْرَرْنَ بوده حسب قاعده مذکوره اِنفَاراء اول بعد نقل حرکتش حذف کردند حاجۃ همزه وصل نمانده لهٰذا بیفتاد قَرْنَ و در بیضای یك توجیه آن قَرْنَ مثل خَفْنَ از قَارَیَقَارُ مثل خَافَ یَخَافُ و معنی آن مقارب بماده قرار نوشته۔ ص (45)حُجُرَاتٌ ۔ب: جمع حُجُرَۃٌ است در واحد عین ساکن است در جمع حسب قاعده که عین فعل بالضم مؤنث وَفُعْلَۃٌ را بوقت جمع بالف و تاء ضمه می دهند جیم را ضمه دادند فتحه هم دریں صورۃ جائز است و در فِعْلٌ بالکسر مؤنث وَفِعْلَۃٌ چوں کِسْرَۃٌ عین را کسره می دهند و گاهے فتحه و در امثال تَمْرَۃٌ، تَمَرَاتٌ گویند بفتح عین برائے تعلیم ایں قاعده ایں صیغه نوشته شد۔

﴿ترجمہ﴾: ص (43)فَظَلْتُمْ۔ب: صیغہ فَظَلِلْتُمْ تھا جمع مذکر حاضر ماضی معروف باب سَمِعَ سے مضاعف ہے عرب کے اس قاعدے سے کہ تضعیف کے دو حروف سے ایک کو کبھی حذف کر دیتے ہیں پہلے لام کو حذف کر دیا اور کبھی پہلے لام کی حرکت ظاء کی طرف منتقل کر کے ظاء کے کسرہ کیساتھ فَظِلْتُمْ کہتے ہیں۔ ص (44)قَرْنَ ۔ب: بعض مفسرین کے بیان کے مطابق اصل میں اِقْرَرْنَ تھا مذکورہ قاعدہ (کہ متجانسین میں سے ایک حروف کو حذف کیا جاتا ہے) کے مطابق رائے اول کو اس کی حرکت نقل کرنے کے بعد حذف کر دیا ہمزہ وصل کی حاجت نہ رہی اسلئے ساقط ہو گیا قَرْنَ ہو گیا اور بیضاوی میں ایک توجیہ یہ ہے کہ قَارَیَقَارُ مثل خَافَ یَخَافُ، قَرْنَ مثل خَفْنَ ہے اور اس کے معنی مادہ قرار کے قریب قریب لکھے ہیں۔
ص (45)حُجُرَاتٌ ۔ب: حُجُرَۃٌ کی جمع ہے واحد میں عین کلمہ ساکن ہے اور جمع میں جیم کو ضمہ اس قاعدہ کے کے موافق دیا ہے کہ فعل بالضم مؤنث اور فُعْلَۃٌ کی عین کو الف اور تاء کیساتھ جمع بناتے وقت ضمہ دے

دیتے ہیں اور اس صورت میں فتحہ بھی جائز ہے اور فعل بالکسر مؤنث اور فِعْلَۃٌ مثل کِسْرَۃٌ میں عین کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں اور کبھی فتحہ (دیتے ہیں) اور تَمْرَۃٌ کی امثال میں تَمَرَاتٌ عین کلمہ کے فتحہ کیساتھ کہتے ہیں اس قاعدہ کی تعلیم کیلئے یہ صیغہ لکھا گیا ہے۔

﴿تشریح﴾:

صیغہ نمبر 43 فَظَلْتُمْ:

بیان: یہ صیغہ اصل میں فَظَلِلْتُمْ تھا، جمع مذکر حاضر فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے ہفت اقسام میں مضاعف ہے باب سَمِعَ سے عرب کا قاعدہ ہے کہ مضاعف کے دوحروف میں سے کبھی ایک حرف کو تخفیف کی خاطر گرا دیتے ہیں یہاں بھی اسی قاعدے کی وجہ سے پہلے لام کو حذف کیا تو فَظَلْتُمْ ہو گیا اور کبھی اس کو فَظِلْتُمْ بھی پڑھتے ہیں کہ ظاء کی حرکت دور کر کے لام کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں اور پہلے لام کو گرا دیتے ہیں۔

صیغہ نمبر 44 قَرْنَ:

بیان: قَرْنَ کے بارے میں مفسرین کہتے ہیں کہ یہ اصل میں اِقْرَرْنَ تھا پھر اس میں فَظَلْتُمْ والا قانون جاری ہوا کہ را کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور پہلی را کو گرا دیا تو اِقَــــرْنَ ہو گیا، فاء کلمہ متحرک نے کی وجہ سے ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی اسے بھی گرا دیا تو قَــرْنَ ہو گیا۔ بیضاوی میں دوسری توجیہ بھی لکھی ہے۔ قَــرْنَ خَــفْــنَ کی طرح ہے قَارَیَقَارُ سے جیسے خَفْنَ ماخوذ ہے خَافَ یَخَافُ سے اور قَارَیَقَارُ کا معنی قرار! مادہ کے قریب قریب ہے۔

صیغہ نمبر 45 حُجُرَاتٌ:

بیان: حُجْرَۃٌ کی جمع ہے واحد میں عین کلمہ یعنی جیم ساکن ہے اور جمع یعنی حُجُرَاتٌ میں اس قاعدہ کے مطابق جیم کو ضمہ دیا گیا کہ فُعْلٌ (بضم الفاء) اور فُعْلَۃٌ مؤنث کے عین کلمہ کو الف اور تاء کیساتھ جمع لاتے وقت ضمہ دے دیتے ہیں اور اس صورت میں (عین کلمہ کو) فتحہ دینا بھی جائز ہے، اور فعل (بکسر الفاء) مؤنث جیسے قِدْرٌ اور فِعْلَۃٌ مؤنث جیسے تَمْرَۃٌ کِسْرَۃٌ میں الف اور تاء کیساتھ جمع لاتے وقت عین کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں اور کبھی فتحہ بھی دیتے ہیں اور فَعْلَۃٌ جیسے تَمْرَۃٌ میں الف اور تاء کیساتھ جمع بناتے وقت عین کلمہ کو صرف فتحہ دیا جاتا ہے۔ جیسے تَمْرَۃٌ سے تَمَرَاتٌ اور اَرْضٌ سے اَرَضَاتٌ۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

﴿عبارت﴾: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ که ایں رساله بانجام رسید بِفَضْلِهٖ جَلَّتْ آلَاءُهٗ محتومی برقواعدے شده که نافع مبتدی و منتهی است۔ بالخصوص باب افادات وخاتمه

مشتمل بر فوائدیست کہ اکثر کتب صرف ازاں خالی است وادراکِ آں نہایۃ افع مقصود بالذات از تحصیل علم صرف علم قرآن مجیدست ودرخاتمہ صیغ قرآن مجید مذکور شد کہ ادراک بے مراجعۃ کتب تفسیر دشوار ست ازیں انفع چہ خواہد بودہ وبہمیں جہۃ وبسبب اختتام ایں رسالہ در۱۲۷۶ھ نامش علم الصیغۃ گذاشتہ آمد وبسبب ظہور ایں قوانین جزیلۃ التحقیق بپاس خاطر شفیق حقیق حافظ وزیر علی صاحب سَلَّمَہٗ رَبُّ الْمَوَاھِب ملقب بقوانین جزیلہ حافظیہ کردہ شد خدائے تعالٰی قبول فرماید وحقیر گنہگار، نامہ سیاہ، تباہِ روزگار، راازمکارہِ دینویہ برآوردہ، عافیۃ تامہ عنایت فرمودہ برآستانہ خود وآستانہ حبیب خود برساند وَمُحِبِّیْ مُحْسِنِیْ شَفِیْقِیْ حافظ وزیر علی صاحب باعث تصنیف ایں کتاب رابہمہ وجوہ مرفہ الحال ومقتضی المرام وفائز بمرادات دینی ودینوی دارد۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

﴿ترجمہ﴾: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ یہ رسالہ اختتام کو پہنچا اَللّٰہ جَلَّتْ آلَاءُ ہٗ کے فضل سے ایسے قواعد پر حاوی ہو گیا جو کہ مبتدی اور منتہی کے لئے نفع بخش ہیں خصوصاً باب افادات خاتمہ ایسے فوائد پر مشتمل ہیں کہ اکثر کتب صرف ان سے خالی ہیں اور جن کا جاننا انتہائی مفید ہے۔ تحصیل علم صرف سے مقصود بالذات قرآن مجید کا علم ہے اور خاتمہ میں قرآن مجید کے ایسے صیغے مذکور ہیں کہ ان میں سے اکثر کا جاننا کتب تفاسیر کی طرف رجوع کئے بغیر دشوار ہے اس سے زیادہ نافع کیا چیز ہو سکتی ہے؟ اس وجہ سے اور اس رسالہ 1276ھ میں مکمل ہونے کی وجہ سے اس کا نام علم الصیغہ رکھا گیا ہے اور زیادہ تحقیق والے قوانین کا ظہور میرے واقعی مہربان حافظ وزیر علی صاحب (خدا ان کو محفوظ فرمائے) کی دلجوئی کے خیال سے ہونے کی وجہ سے ان قواعد کا نام جزیلہ حافظیہ رکھا گیا ہے خدا تعالی قبول فرمائے اور گنہگار حقیر سیاہ اعمال نامہ برباد زمانہ کو مکروہات دینویہ سے نکال کر عایت تامہ عنایت فرمائے اور اپنے دربار اور اپنے حبیب ﷺ کے دربار پر پہنچائے۔ میرے دوست، میرے مہربان، حافظ وزیر علی صاحب اس کتاب کے باعث تصنیف کو ہر اعتبار سے خوشحال اور مقصود اور دینی دینوی مرادات کیساتھ کامیاب رکھیں۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ (آمین)

﴿تشریح﴾:

جَلَّتْ: ضَرَبَ یَضْرِبُ واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے یعنی جَلَّ یَجِلُّ جَلَالَۃً بمعنیٰ بڑے مرتبے والا ہونا۔
آلَاءُ: نعمتیں، یہ اِلٰی یا اِلْیٌ کی جمع ہے۔
مُحْتَوِیْ: باب افتعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنیٰ مشتمل و جامع۔
جَزِیْلَۃ: جَزُلَ جَزَالَۃً، کَرُمَ سے ہے بمعنیٰ بڑا ہونا۔ جَزِیْلَۃ بہت بڑی۔......
رَبُّ الْمَوَاهِبِ !اَلْمَوَاهِب !مَوْهِبَۃٌ کی جمع ہے بمعنیٰ عطیہ، ہبہ کی ہوئی چیز۔
رَبُّ الْمَوَاهِب بمعنیٰ عطایا اور بخششوں کا مالک۔
نامہ سیاہ: سیاہ کار۔ مَکَارِہ بمَکْرُوْهَۃٌ کی جمع ہے بمعنیٰ ناپسندیدہ چیزیں۔ بهمه وجوه: ہر اعتبار سے۔
مُرَفَّہُ الْحَال: آسودہ اور خوشحال۔ باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔
مَقْضِیُّ الْمُرَامِ: کامران۔ مُرَادَات، مُرَادٌ کی جمع ہے بمعنیٰ مقاصد و مطالب۔
وبهمیں جهةوبسبب الخ: سے غرض مصنف علیہ الرحمۃ ایک سوال مقدر کا جواب دینا ہے۔
﴿سوال﴾: علم الصیغہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
﴿جواب﴾: اس کتاب کا نام علم الصیغہ دو وجہ سے رکھا گیا ہے۔
1: ایک تو اس وجہ سے کہ علم صرف حاصل کرنے سے مقصود اصلی قرآن پاک کو سمجھنا ہے اور اس کتاب کا خاتمہ قرآن مجید کے چند مشکل صیغوں پر مشتمل ہے تو اس رسالہ کے پڑھنے سے ان صیغوں کا علم حاصل ہو جاتا ہے اس لئے نام علم الصیغہ رکھا گیا۔
2: دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ کتاب 1276 ہجری میں مکمل ہوئی تھی، اور لفظِ علم الصیغہ جن حروفِ تہجی پر مشتمل ہے حروفِ ابجد کے اعتبار سے ان حروف کا مجموعی عدد بھی 1276 بنتا ہے لہٰذا یہ (علم الصیغہ) اس رسالہ کا تاریخی نام ہے۔
☆ رہی یہ بات کہ حروف ابجد کے اعتبار سے علم الصیغہ کے اعداد 1276 کیسے بنتے ہیں؟
تو اسے جاننے کے لئے یہ جاننا ضروری ہوگا کہ حروفِ ابجد کے حساب سے ہر حرفِ تہجی کا ایک خاص عدد ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

حروفِ تہجی اور ان کے مدمقابل اعداد:

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ
1	2	400	500	3	8	600
د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
4	700	200	7	60	300	90
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق
8	9	900	70	1000	80	100
ک	ل	م	ن	و	ہ	ی
20	30	40	50	6	5	10

اب علم الصیغہ کے حروفِ تہجی اپنے اعداد سمیت یہ ہیں۔

ع	ل	م	ا	ل	ص	ی	غ	ہ
70	30	40	1,	30	90	10	1000	5

☆ ان حروف کے اعداد کا مجموعہ 1276 ہے۔

☆☆☆......☆☆☆......☆☆☆

تمت بالخیر

ابواویس **مفتی محمد یوسف القادری**

12/11/2018

10:40PM بروز پیر